تحقیقی مقالہ برائے ایم۔فل علوم اسلامیہ

پاکستان میں خواتین کے تراجم قرآن کا علمی جائزہ

سیشن 2019-2021

مقالہ نگار

مدیحہ عباسی

رول نمبر FA1913LA001

ایم فل قرآن و تفسیر (علوم اسلامیہ)

نگران مقالہ

ڈاکٹر محمد سعید شیخ

اسسٹنٹ پروفیسر

دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور

شعبہ علوم اسلامیہ

دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور

بسم الله الرحمن الرحيم

لَقَدْ مَنَّ ٱللَّهُ عَلَى ٱلْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُواْ عَلَيْهِمْ ءَايَٰتِهِۦ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْحِكْمَةَ وَإِن كَانُواْ مِن قَبْلُ لَفِى ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ

ترجمہ :

خدا نے مومنوں پر بڑا احسان کیا ہے کہ ان میں انہیں میں سے ایک پیغمبر بھیجے۔ جو ان کو خدا کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے اور ان کو پاک کرتے اور (خدا کی) کتاب اور دانائی سکھاتے ہیں اور پہلے تو یہ لوگ صریح گمراہی میں تھے

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

إِنَّ أَفْضَلَكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سب میں بہتر وہ ہے جو قرآن مجید پڑھے اور پڑھائے۔

انتساب

میں اپنی علمی کاوش اپنے والدین کے نام
منسوب کرتی ہیں

حلف نامہ

میں **مدیحہ عباسی** حلفاً اقرار کرتی ہوں کہ مقالہ ہذا عنوان "**پاکستان میں خواتین کے تراجم قرآن کا علمی جائزہ**" میری ذاتی کاوش کا نتیجہ ہے۔ اس میں مضامین کی نقل اور غیر ضروری مواد سے اجتناب کیا ہے تا کہ یہ مقالہ اپنی نوعیت کے اعتبار سے انفرادیت حاصل کر سکے اور اس سے بھرپور فائدہ حاصل کیا جاسکے۔ یہ مقالہ کسی دوسری جامعہ میں ایم۔ فل یا کسی اور ڈگری کے حصول کے لیے پیش نہیں کیا گیا۔

مدیحہ عباسی

رول نمبر FA1913LA001

تصدیق نامہ

اس امر کی تصدیق کی جاتی ہے کہ طالبہ مدیحہ عباسی تخصص ایم۔فل (تخصص قرآن و تفسیر) علوم اسلامیہ رو ل نمبر FA1913LA001 میں با قاعدہ داخلہ لیا۔ مذکورہ طالبہ نے تحقیقی مقالہ بعنوان: "**پاکستان میں خواتین کے تراجم قرآن کا علمی جائزہ** "میری نگرانی میں مکمل کیا ہے اور ایم۔فل کی ڈگری کے حصول کے لئے تمام قواعد و ضوابط پورے کئے ہیں۔ میری معلومات کے مطابق مقالہ ہذا کے متن میں سے کوئی مواد اس سے قبل کسی ادارے میں کسی ڈگری کے حصول کے لئے پیش نہیں کیا گیا۔ تاہم دوسری تحقیقات کو مقالہ ہذا کے متن میں مناسب حوالہ کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔

طالبہ نے تمام ضروری اہداف حاصل کر لئے ہیں اور اس امر کی اہل ہو گئی ہے کہ مقالہ ہذا "شعبہ علوم اسلامیہ" اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں تخصص ایم۔فل (تخصص قرآن و تفسیر) کی ڈگری کے حصول کے لئے بطور جزوی اہلیت پیش کر سکے۔

ڈاکٹر محمد سعید شیخ

اسسٹنٹ پروفیسر

دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور

اظہار تشکر

الحمد اللہ رب العالمین والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین اما بعد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمام تعریفیں اس ذات پاک کے لئے ہیں جو ازلی و ابدی ہے۔ یکتائی کا وصف صرف اسی کا ہے جو تمام جہانوں کا خالق و مالک ہے۔ جہان رنگ و بو کا ہر نفس صرف اسی کی حمد ثناء، ستائش اور مدح میں مصروف ہے۔ کروڑوں درود و سلام ہوں اللہ تعالیٰ کے حبیب اور مالک موجودات حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کی ذات پر جو سید العرب و العجم، سید المرسلین، خاتم النبیین ہیں۔ اللہ رب العزت کی حمد و ثناء اور رسول اللہ پر درود و سلام اور شکر گزاری کے بعد اپنے تمام محسنین کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتی ہوں جن کی مشفقانہ توجہ اور ساتھ کی وجہ سے اس مقالہ کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں کامیاب ہو سکی۔ میں تہہ دل سے احسان مند ہوں اپنے استاذ و نگران مقالہ محسن و مکرم جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد سعید شیخ کی جنہوں نے اول تا آخر اس مقالے کے سپرد قلم کرنے میں بھرپور رہنمائی کی اور ایک مشفق باپ کی مانند شفقت اور اپنی قیمتی آراء سے نوازا۔ اللہ تبارک اللہ و تعالیٰ آپ کو اجر عظیم عطا فرمائے اور دنیا و آخرت کی کامیابی سے نوازے۔ آمین!

میں اپنے تمام اساتذہ کرام کی بھی مشکور ہوں جن کی شفقتیں اور آراء میرے لے خضر راہ ثابت ہوئیں۔

فرمان الٰہی ہے: ان اشکر لی ولوالدیک

اس لئے میں خصوصاً اپنے والد ماجد پروفیسر شمشاد حسین عباسی (مرحوم) کو دعاؤں کی صورت میں ہدیہ تشکر پیش کرتی ہوں۔ جنہوں نے مجھے دینی و دنیاوی تعلیم حاصل کرنے کی راہ پر لگایا۔ اللہ تعالیٰ انہیں کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے (آمین)۔

میں اپنی والدہ محترمہ کی تہہ دل سے شکر گزار اور احسان مند جنہوں نے لمحہ بہ لمحہ کٹھن مراحل سے گزر کر میرے چمن کی آبیاری کی اور اپنی دعاؤں اور ہدایتوں سے میری حوصلہ افزائی کی۔ اللہ تعالیٰ ان کا سایہ عاطفت تا دیر قائم رکھے آمین!

میں اپنے بھائیوں محمد زوہیب عباسی اور محمد فہد عباسی اور اپنے اہل خانہ کی بھی مشکور و ممنون ہوں جنہوں نے میرا بہت ساتھ دیا اور بہت سی ذمہ داریوں میں ہاتھ بٹایا جس کی وجہ سے میں اس مقالہ کو پایہ تکمیل تک پہنچا سکی۔

آخر میں ان تمام معاونین و محسنین کا شکریہ ادا نہ کروں تو ناسپاسی ہو گی جنہوں نے مقالہ کی تسوید و تبیض کے دوران میری ہر ممکن مدد کی۔ اور مجھے علمی مواد مہیا کرنے میں معاونت کی۔

میں رب تعالیٰ کے حضور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات کو صحت و تندرستی اور درازی عمر کے ساتھ سلامت رکھے۔ آمین!

مدیحہ عباسی

پاکستان میں خواتین کے تراجم قرآن کا علمی جائزہ

فہرست ابواب

باب اول : ترجمہ نگاری اور ترجمہ قرآن کا تعارف

فصل اول: ترجمہ کا مفہوم اور ضرورت اور اہمیت

1	لفظ ترجمہ کا لغوی معنی	3
2	ترجمہ کے لئے انگریزی مستعمل لفظ	4
3	انگریزی میں ترجمہ کی تعریف	4
4	ترجمہ کا اصطلاحی معنی	4
5	ترجمہ کا دوسرا معنی	5
6	ترجمہ کی اہمیت / ترجمہ نگاری کی ضرورت و اہمیت	5

فصل دوم: ترجمہ نگاری کے اصول، اقسام، شرائط، آداب اور طریقے

7	ترجمہ نگاری کے اصول و طریقے	12
8	الفاظ اور عبارت کا ترجمہ کرنے کے اصول	12
9	موضوعات کے اعتبار سے ترجمہ کے اصول	16
10	انگریزی میں ترجمہ نگاری کے اصول	17
11	شاعری کے ترجمہ کے اصول	17
12	ترجمہ کی اقسام	19
13	ماہر فن وضع کردہ اقسام	19
14	ترجمہ نگاری کی شرائط و آداب	24

فصل سوم: ترجمہ قرآن کا تعارف، ضرورت، تاریخ و ارتقاء

15	ترجمہ قرآن کی اہمیت و ضرورت	27
16	شاہ ولی اللہ کے نزدیک ترجمہ نگاری کی اہمیت	28

29	ترجمہ قرآن کی اہمیت برائے فہم قرآن	17
30	نزول قرآن کے مقاصد کی روشنی میں ترجمہ قرآن کی اہمیت	18
32	ترجمہ قرآن حکیم کا آغاز وارتقاء	19
32	اسلامی دور میں ترجمے کی روایت کا آغاز	20
34	دنیامیں تراجم قرآن کا آغاز وارتقاء کا مختصر جائزہ	21
35	برصغیر پاک وہند میں ترجمہ قرآن کا آغاز وارتقاء	22
37	اردو میں ترجمہ قرآن	23
37	اردو تراجم کے ادوار	24

فصل چہارم: ترجمہ قرآن کی اقسام، اصول قواعد وضوابط

42	ترجمہ قرآن کی اقسام	25
42	ترجمہ قرآن کے لفظی ترجمہ کی اقسام	26
44	تفسیری ترجمہ کی شرائط	27
45	عمومی طور پر ترجمہ قرآن کی اقسام	28
46	ترجمہ قرآن کی بنیادی اقسام	29
48	ترجمہ قرآن کے اصول، قواعد وضوابط	30
53	ترجمہ قرآن کی شرائط / مترجم کی شرائط وخصوصیات	31

باب دوم: پاکستان کی مترجمات قرآن کا تعارف / تعارفی جائزہ

فصل اول: منتخب آیات کا ترجمہ کرنے والی خواتین

59	ام عدنان بشریٰ قمر	32
63	اسماء برلاس	33
67	یاسمین حمید	34
69	ثریابتول علوی	35

فصل دوم: جزوی ترجمہ و تفسیر کرنے والی خواتین کا تعارف

36	سیدہ رباب کاظمی	73
37	ڈاکٹر خالدہ ثمر مند	75
38	خالدہ تنویر	78
39	صفیہ منہاس	80

فصل سوم: مکمل ترجمہ کرنے والی خواتین کا تعارف

40	ڈاکٹر نگہت ہاشمی	83
41	ڈاکٹر فرحت ہاشمی	89
42	رفعت اعجاز	94
43	شہزادی حفیظ	96
44	ام یمان رضیہ طیب	98
45	ڈاکٹر میمونہ مرتضی	100
46	ام عمران شکیلہ	104
47	عامرہ احسان	106

فصل چہارم: جزوی منظوم ترجمہ کرنے والی خواتین کا تعارف

48	ثمینہ راجہ	110
49	پروین سجل	144

فصل پنجم: مکمل منظوم ترجمہ کرنے والی خواتین کا تعارف

50	ڈاکٹر شہناز مزمل	118

باب سوم: خواتین کے تراجم قرآن کا تعارف اور علمی جائزہ

فصل اول: منتخب آیات کے تراجم

51	گلدستہ دروس خواتین از محترمہ ام عدنان بشریٰ قمر	131
52	عورت کو اسلام میں ماننا: قرآن کو بغیر پڑھے ہوئے پدرسری تفسیر از اسماء برلاس	136
53	خذہ الکتاب بقوۃ از یاسمین حمید	141
54	یاایھاالذین آمنو از خالدہ تنویر	146
55	آیات بینات از ثریا عندلیب	151
56	جدید تحریک نسواں اور اسلام از ثریا بتول علوی	155
57	اسلام میں عورت کا مقام و مرتبہ از ثریا بتول علوی	159
58	تجلیات قرآن کے چند عجائبات از امۃ الکریم بیگم اسحاق	163

فصل دوم: جزوی تراجم قرآن کا تعارف

59	منتخب تفسیر از شہریار بانو	168
60	مصحف الکریم از ذاکرہ سیدہ رباب کاظمی	172
61	قرآن کی روشنی از عامرہ احسان	177
62	رواں ترجمہ از ڈاکٹر فرحت ہاشمی	181
63	قرآن کے تیس پاروں کا تفسیری انتخاب از پروفیسر خالدہ ثمر	187
64	انوار تبیان القرآن (پشتو) از محترمہ صفیہ منہاس	194
65	عرفان القرآن (پشتو) از محترمہ صفیہ منہاس	200

فصل سوم: مکمل تراجم قرآن

66	اردو ترجمہ قرآن از نگہت ہاشمی	205
67	قرآن لفظی ترجمہ از ڈاکٹر فرحت ہاشمی	209
68	مفہوم القرآن از رفعت اعجاز	213

225	القرآن سلیس اردو ترجمہ بمناسبت عربی متن از شہزادی حفیظ بنت ولی اللہ خان	69
232	رضیہ تراجم از ام یمان رضیہ طیب	70
242	نور المبین از محترمہ ڈاکٹر میمونہ مرتضیٰ	71
246	تسہیل البیان فی تفسیر القرآن از ام عمران شکیلہ بنت میاں فضل حسین	72

فصل چہارم: جزوی منظوم تراجم قرآن کا تعارف

251	منظوم تراجم کا تعارف	73
252	سورۃ الفاتحہ از ثمینہ راجہ	74
254	سورۃ اخلاص از ثمینہ راجہ	75
254	سورۃ الفلق از ثمینہ راجہ	76
256	مقال از پروین سجل	77

فصل پنجم: مکمل منظوم تراجم قرآن

264	نور فرقان از ڈاکٹر شہناز مزمل	78

271	خلاصہ تحقیق	79
272	سفارشات	80
273	کتابیات	81
278	فہرست آیات	82
280	فہرست اعلام	83
283	فہرست اماکن	84

مقدمہ

اللہ سبحان و تعالیٰ نے انسان کو تخلیق کیا اور اس کی ہدایت کی خاطر آسمانی کتب نازل فرمائیں۔ یہ اہل دنیا پر اللہ تبارک و تعالیٰ کا احسان ہے۔ اور ساتھ ہی اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ وہ اپنے بندوں سے کتنی محبت کرتا ہے۔ اللہ جل شانہ نے اپنے بندوں میں سے ہی برگزیدہ لوگوں کو منتخب کیا جنہیں رسول کہا جاتا ہے۔ اور ان پر اپنی کتاب نازل کی۔ اللہ تعالیٰ نے آسمانی کتاب اس وقت کے لوگوں کی قومی زبان میں نازل فرمائی تاکہ کسی کو کلام الٰہی میں موجود احکامات سمجھنے میں دشواری پیش نہ آئے۔ اور ہر کوئی ہدایت کے پیغام کو بنا کسی دقت کے سمجھ لے۔ اللہ جل جلالہ نے حضرت محمد ﷺ کو رسول بنا کر مبعوث کیا اور اس بات کا بھی اعلان فرمادیا کہ آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ما كان محمد ابا احد من رجالكم ولكن رسول الله و خاتم النبين(الاحزاب:40)

آپ ﷺ پر قرآن مجید فرقان حمید نازل کیا جو کہ عربی زبان میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وكذالك انزلنا ه قرانا عربيا(طٰہٰ:113)

نہ صرف آپ ﷺ کی زبان عربی تھی بلکہ پورے جزیرہ عرب میں عربی زبان بولی جاتی تھی۔ قرآن حکیم ہر دور کے انسانوں کے لئے ہدایت کا سرچشمہ ہے اور تا قیامت اس کا فیض جاری و ساری رہے گا۔ قرآن کریم کے اولین مخاطب اہل عرب تھے تو اس لئے ابتداء میں دیگر زبانوں میں تراجم کی ضرورت پیش نہ آئی لیکن جب اسلامی فتوحات ہوئیں اور اسلامی دائرہ کار وسیع ہو گیا تو اسلام عرب سے لے کر دور دراز علاقوں تک پھیل گیا تو اس وقت قرآنی تفہیم اور ولوگوں کو قرآنی مطالب سمجھانے کے لئے تراجم کی ضرورت محسوس ہونے لگی۔ تاریخ اسلام کے ابتدائی ادوار میں کسی کو بھی یہ جسارت نہ ہو سکی کہ وہ کلام الٰہی کی ترجمانی کسی اور زبان میں کریں چونکہ قرآن مجید کا مقصد نزول ہدایت ہے اور تمام آسمانی وزمینی علوم کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ یہ مکمل ضابطہ حیات بھی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے کلام کے مطالب اور منشاء الٰہی کو جاننے اور اس کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھالنے کے لئے انسانی کوششیں ہوتی رہی ہیں۔ مختلف اہل علم نے مختلف زاویوں سے قرآن حکیم کے حوالے سے خدمات سرانجام دی ہیں اور دے رہے ہیں۔ جیسے تجوید قرآت، نزول قرآن، اسباب نزول، علم رسم مصحف، محکم و متشابھات، تفسیر و ترجمہ وغیرہ۔

قرآن پاک چونکہ قیامت تک کے لوگوں کے لئے رشد وہدایت اور ایسی گائیڈ بک ہے جو ہر انسان کے لئے تمام حالات میں بہترین اور کامیاب پذیرائی کرتی ہے۔ مگر جن لوگوں کی زبان عربی نہیں تو ان کے لئے قرآن کریم

کی تلاوت تو ممکن ہے مگر اس کے معنی و مطالب کو سمجھنا ممکن نہ تھا۔ قرآنی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کے لئے فہم قرآن لازم ہے جو ان لوگوں کی زبان میں ترجمہ کے بغیر ناممکن ہے۔ اگرچہ قرآن مجید کا ترجمہ کرنا انتہائی مشکل امر ہے۔ اگر قرآنی آیات کا خفیف سے خفیف جزو بھی چھوٹ جائے یا پھر بالکل غیر معمولی قسم کا اضافہ ہو جائے تو وہ ترجمہ اجر و ثواب کی بجائے عذاب و عتاب کا موجب بن جاتا ہے۔ پھر بھی توفیق الٰہی سے بعض اہل علم نے قرآن فہمی کے لئے قرآن پاک کا ترجمہ کیا ہے۔

قرآن مجید کے تراجم کئی اہم زبانوں میں دنیا بھر میں ہو چکے ہیں اور ہو بھی رہے ہیں۔ مختلف ادوار میں کئی اہل علم نے کئی زبانوں میں ترجمہ قرآن کیا۔ یہاں تک کہ غیر مسلم نے بھی قرآن مجید میں موجود مختلف پوشیدہ علوم و فنون جاننے کے لئے اپنی زبان میں ترجمہ کیا ہے اور پھر قرآن کی روشنی نے ان کے دلوں کو منور کر دیا اور وہ حلقہ بگوش اسلام ہو گئے جیسے محمد مارماڈیوک پکھتال، برطانیہ کے مسیحی پروٹسٹنٹ تھے جنہوں نے بعد میں اسلام قبول کر لیا۔

اس کے علاوہ کئی لوگوں نے قرآن مجید کا ترجمہ مختلف زبانوں میں کیا جس سے عوام الناس کو قرآنی احکامات کو سمجھنے اور اپنی زندگی کو اس کے مطابق ڈھالنے میں آسانی ہوئی۔ جیسے موضح القرآن از شاہ عبد القادر، معارف القرآن از مفتی محمد شفیع، تفہیم القرآن از مولانا مودودی، بیان القرآن از اشرف علی تھانوی، فتح الرحمن از شاہ ولی اللہ ہیں۔ اسلام کی ایک خاصیت یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مرد و عورت دونوں کے لئے علم کو فرض قرار دیا۔ اس کا عملی نمونہ دور اسلام ہی سے امہات المومنین کی صورت میں نظر آتا ہے۔ قرآن کے ترجمہ و تفسیر سے مراد اگر انفرادی آیات یا سورتوں کی تفسیر و تدریس ہو تو یہ کام امہات المومنین سے ہی شروع ہوتا ہے۔ جن میں ام المومنین حضرت عائشہؓ صدیقہ، حضرت حفصہؓ، حضرت ام سلمہؓ اور تابعات میں حضرت حفصہ بنت سیرین، ملکہ زبیدہ ہارون الرشید اور عرب و عجم کی کئی خواتین شامل ہیں۔ جہاں مرد حضرات نے قرآن پاک کے کئی تراجم و تفاسیر لکھی ہیں وہیں خواتین نے بھی قرآن کے تراجم و تفاسیر لکھی ہیں۔ عربی، فارسی اردو، انگریزی، پشتو، ترکی اور کئی زبانوں میں متعدد خواتین نے تراجم و تفاسیر لکھی ہیں۔ جزوی، کلی، منظوم، مفہومی، تفسیری تراجم و تفاسیر کئی انداز میں خواتین کے ذریعہ انجام دیے گئے ہیں۔

ترجمہ و تفسیر پارہ عم المسمی بہ مطالب القرآن از واحدہ خاتم، تفسیر قرآن مجید مع ترجمہ محمود النساء بیگم بصائر القرآن از نگہت شاہجہان پوری اور بھی کئی خواتین نے قرآنی مطالب کی وضاحت کے لئے ترجمہ و تفسیر لکھی ہیں۔

باوجود اس حقیقت کے کہ ترجمہ ایک انتہائی مشکل فن ہے ، کلام اللہ کا ترجمہ کرنا ایک انتہائی دشوار اور نازک کام ہے۔ مگر پاکستان کی بھی بعض خواتین نے قرآن مجید کے تراجم تحریر کئے ہیں اور کر رہی ہیں۔

انتخاب موضوع:

ایم فل کے مقالہ کے لئے "پاکستان کی خواتین کے تراجم قرآن کا علمی جائزہ" کے عنوان کا انتخاب کیوں کیا گیا؟ اس انتخاب کا باعث چند ایک وجوہات ہیں۔ اس موضوع پر زیادہ تفصیل و تحقیق کے ساتھ خواتین کا کام نہیں ملتا۔ اگر ملتا بھی ہے تو بہت کم راقمہ کا خیال تھا کہ خواتین کے کام کی حوصلہ افزائی بھی ضروری ہے کہ وہ بھی قرآنی خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔ جبکہ خواتین کی ذمہ داریاں مردوں سے مختلف ہیں اور وسائل بھی زیادہ میسر نہیں ہوتے۔ اس کے باوجود وہ قرآن کا ترجمہ کرکے رضائے الٰہی کے حصول اور اپنی دین اسلام سے محبت میں سرشار ہونے کا ثبوت پیش کرتی ہیں۔ اور خواتین کے منہج واسلوب اور ترجمہ کرنے کے معیار کو سامنے لایا جائے۔ تاکہ معلوم ہوسکے کہ یہ تراجم اسلام کی کسوٹی پر پورا اترتے ہیں یا نہیں۔ پاکستانی خواتین کا ترجمہ قرآن کرنے کا زاویہ نظر کیا ہے۔ اور اہل علم اس کا تنقیدی و تقابلی جائزہ لیں تاکہ یہ واضح کرسکیں کہ دوسرے تراجم خصوصاً مرد حضرات کے تحریر کردہ صحیح تراجم اور اصل متن قرآن کے معانی کے مطابق ہیں یا نہیں؟ اس کے علاوہ لوگوں کو آگاہی ہو اور مزید خواتین میں ان کو دیکھ کر ذوق شوق میں اضافہ ہو قرآن پاک کا ترجمہ کرتے وقت خواتین کو کون کون سے مسائل درپیش ہیں وہ معلوم ہوسکے۔

راقمہ کی نظر سے تاحال ایسا کوئی تحقیقی کام نہیں گزرا جس میں صرف پاکستان کی خواتین کی قرآنی خدمات خصوصاًتراجم قرآن کے حوالے سے علمی، تجزیاتی یا تقابلی، تنقیدی جائزہ پیش کیا گیا ہو۔

موضوع کی اہمیت وضرورت:

اس حقیقت کے باوجود کہ ترجمہ ایک مشکل اور وقت طلب فن ہے۔ اللہ کی کتاب (قرآن کریم) کا ترجمہ کرنا ایک نہایت نازک اور باریک بینی کا کام ہے۔ اسے قرآن پاک کا اعجاز کہیں یا خواتین کی عقیدت و محبت کا کمال کہ گھریلو ذمہ داریوں اور اور دیگر دشواریوں اور پابندیوں کے باوجود بھی وہ قرآن مجید کے متعدد تراجم کرنے میں مصروف عمل ہیں۔ پاکستانی خواتین نے بھی منثور و منظوم تراجم لکھے ہیں کچھ زیور اشاعت سے مرصع ہوئے اور کچھ تاحال مخطوطات کی شکل میں ہیں۔

برصغیر پاک وہند کی جامعات میں خواتین کے تمام قرآن پر تو متعدد تحقیقی مقالات لکھے جاچکے ہیں مگر پاکستانی خواتین کے تراجم پر مقالہ ہذا کے علاوہ تاحال کوئی مقالہ نہیں لکھا جاسکا۔ ضرورت اس امر کی تھی کہ پاکستانی خواتین کے تراجم کا علمی جائزہ لیا جائے کہ پاکستان کی خواتین نے کس زبان اور زاویہ نظر اپنا کر کون کون سے تراجم کئے؟ یہی وہ محرک تھا جو اس موضوع کے انتخاب کا محرک بنا۔

ماقبل تحقیقی کام کا جائزہ:

زیر تحقیق عنوان پر ایم۔اے، ایم فل یا پی۔ایچ ڈی کی سطح پر پاک وہند کی کسی بھی یونیورسٹی میں کوئی جامع و مبسوط مقالہ تو تحریر نہیں کیا گیا۔ اگرچہ چند مضامین تحریر ہوئے جو اختصار اور تشنگی کے حامل ہیں۔ جن سے مستند اور مکمل معلومات کا حصول ناممکن ہے۔ ذیل میں اس موضوع پر کئے گئے چند کام کی فہرست دی جارہی ہے۔

1۔ حضرت مولانا قاضی اطہر صاحب مبارکپوری نے خواتین اسلام کی دینی وعلمی خدمات کے نام سے کتاب لکھی ہے جس میں انہوں نے چند پاکستانی خواتین کے تراجم کا تذکرہ کیا ہے یہ کتاب دارالفلاح چوک فوارہ ملتان سے شائع ہوئی ہے۔

2۔ ابوالحسن اعظمی (رکن رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ) نے "قرآنی خدمات اور اردو تراجم و تفاسیر کی تاریخ" کے نام سے کتاب لکھی ہے۔ جس کے آخری باب کا عنوان "برصغیر ہند وپاک میں تفسیر وعلوم قرآنی میں صاحب تصنیف خواتین" ہے۔ اس باب میں چند ایک پاکستانی خواتین کا بھی مختصر تعارف بیان کیا ہے۔

3۔ ڈاکٹر ندیم سحر عنبرین نے خواتین کی قرآنی خدمات کے حوالے سے تین کتابیں تحریر کی ہیں۔ ذیل میں ان کا ذکر ہے۔

i۔ خواتین اور خدمت قرآن جو 2018ء میں شائع ہوئی اس میں پاکستانی خواتین ترجمہ نگار چند خواتین کا تعارف پیش کیا ہے۔

ii۔ "دور حاضر کی چند اہم مفسرات قرآن" اس کتاب میں بھی چند ایک خواتین ایسی شامل ہیں جو پاکستان سے تعلق رکھتی ہیں۔ یہ کتاب 2018ء میں درالاشاعت مصطفائی سے شائع ہوئی۔

iii۔ "قرآنیات میں خواتین کے تحقیقی مقالات" اس کتاب میں موصوفہ نے پاکستان کے تحقیقی مقالات کی فہرست بھی تیار کی ہے۔

4۔ علوم اسلامیہ میں خواتین کی خدمات کے عنوان سے ڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندوی نے چند سطور تیا کی جن میں پاکستانی خواتین کے تراجم وتفاسیر کے بارے میں بھی بیان کیا گیا ہے۔

5۔ ڈاکٹر سید وہاج الدین ہاشمی نے "اردو تراجم و تفاسیر قرآن میں خواتین کی خدمات" کے عنوان سے پی ایچ ڈی کا مقالہ لکھا جس کے باب ہفتم میں چند پاکستانی مترجمات و مفسرات کا مختصر تعارف بیان کیا گیا ہے۔

مقاصد واہداف تحقیق:

زیر تسوید مقالہ میں پاکستانی خواتین کا تین اعتبار سے جائزہ لیا گیا ہے۔ اولاً ان مترجمات کی سوانح خاکہ بیان کیا ہے تاکہ معلوم ہو سکے وہ کہاں اور کس خاندان سے تعلق رکھتی ہیں۔ ثانیاً تراجم کون سی زبانوں میں کئے؟ ثالثاً اس بات کا جائزہ لیا گیا ہے کہ ان تراجم کا منہج و اسلوب کیا ہے؟ ان کے رجحانات کیا ہیں اور ماخذ و مراجع کون کون سے ہیں۔ علاوہ ازیں اس تحقیق سے یہ بھی مقصود ہے کہ پاکستانی خواتین کے اس عظیم کارنامے کو منظر عام پر لایا جائے اور مترجمات کا تعارف کرایا جائے۔

اس مقصد کے تحت مقالہ ہذا کو درج ذی تین ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔

باب اول:

یہ باب تین فصلوں پر منقسم ہے

فصل اول:

پہلی فصل جس میں ترجمہ کا مفہوم اور ضرورت و اہمیت بیان کی ہے۔

فصل دوم:

دوسری فصل "ترجمہ نگاری کے اصول، اقسام، شرائط و آداب" کے عنوان سے معنون ہے۔ اس فصل میں ترجمہ نگاری کے عمومی اصول، اقسام، شرائط و آداب سے متعلق بحث کی گئی ہے۔

فصل سوم:

فصل سوم میں ترجمہ قرآن کا تعارف، ضرورت اور تاریخ وارتقاء کی تفصیلاً بحث کی ہے۔

باب دوم:

تین فصلوں پر محیط دوسرا باب ''پاکستان کی مترجمات قرآن کا تعارف'' کے نام سے معنون ہے۔

فصل اول:

اس فصل میں ان خواتین کا تعارف پیش کیا ہے جنہوں نے چند ایک آیات کا ترجمہ کیا ہے۔

فصل دوم:

فصل دوم بعنوان جزوی ترجمہ کرنے والی خواتین ہے اس میں جزوی ترجمہ کرنے والی پاکستانی خواتین کا تعارف بیان کیا ہے۔

فصل سوم:

فصل سوم دو مکمل ترجہ کرنے والی خواتین، کے عنوان سے معنون ہے۔ اس میں مکمل ترجمہ قرآن کرنے والی خواتین کا تعارف کیا ہے۔

فصل چہارم:

یہ فصل جزوی منظور ترجمہ کرنے والی خواتین'' کے عنوان سے معنون ہے۔ اس میں ان خواتین کا تعارف بیان کیا ہے۔ جنہوں نے جزوی منظوم تراجم قرآن تحریر کیے۔

فصل پنجم:

فصل پنجم کا عنوان ''مکمل منظوم ترجمہ کرنے والی خواتین'' ہے جس میں شاعرانہ انداز میں قرآن کا ترجمہ کرنے والی خواتین کا تعارف پیش کیا ہے۔

باب سوم:

تیسرا باب بعنوان ''خواتین کے تراجم قرآن کا تعارف اور علمی جائزہ'' ہے جو پانچ فصلوں پر مشتمل ہے۔

فصل اول:

پہلی فصل بعنوان ''منتخب آیات کے تراجم'' سے منعون ہے۔ اس فصل میں پاکستانی خواتین کی ان تالیفات کا تعارف بیان کیا جن میں انہوں نے منتخب آیات کا ترجمہ و تشریح کی ہے۔

فصل دوم:

''جزوی تراجم قرآن'' سے معنون ہے۔ جس میں خواتین کے تحریر کردہ جزوی تراجم کا علمی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

فصل سوم:

تیسری فصل بعنوان '' مکمل تراجم قرآن'' ہے۔ اس میں خواتین کے تحریر کردہ مکمل تراجم قرآن لفظی و با محاورہ کا علمی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

فصل چہارم:

فصل چہارم ''جزوی منظوم تراجم قرآن'' کے عنوان سے منعون ہے۔ اس میں خواتین کے تالیف کردہ مکمل تراجم قرآن کا جائزہ لیا گیا ہے۔

فصل پنجم:

فصل پنجم بعنوان ''مکمل منظوم تراجم قرآن'' ہے۔ اس فصل میں کلی منظوم مفہومی ترجمہ قرآن کا تعارف اور علمی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

منہج تحقیق:

راقمہ نے تعارفی منہج کے تحت مقالہ تحریر کیا ہے۔ سب سے پہلے لفظ ترجمہ کی بھرپور انداز میں وضاحت کی ہے۔ جس میں ترجمہ کی شرائط، اقسام، تاریخ آداب و شرائط بیان کر کے قرآن کے ترجمہ کی وضاحت ضرورت و اہمیت کو بیان کیا ہے۔ قابل قدر اصلی اور ثانوی مصادر سے استفادہ کیا گیا ہے۔

متعلقہ موضوع پر کام کرنے والی تمام خواتین کا تعارف و تراجم سامنے لانے کی بساط بھر کوشش کی ہے۔

تجزیاتی و علمی جائزہ لیا ہے۔ تنقید سے گریز کیا ہے۔

مسلکی و اختلافی تناظر سے ہٹ کر تحقیق کی ہے۔

ضروری وضاحت: راقمہ کو بعض خواتین کا تعارف بہت کوشش کے بعد بھی نہیں ملا تو ان کا سر سری تعارف ان کی تالیف سے پہلے باب سوم میں بیان کیا ہے۔

باب اول

ترجمہ نگاری اور ترجمہ قرآن کا تعارف و تاریخ

فصل اول

ترجمہ کا مفہوم اور ضرورت واہمیت

اس فصل میں لفظ ترجمہ کا لغوی و اصطلاحی معنی اور ترجمہ کی ضرورت و اہمیت سے متعلق بحث کی گئی ہے۔

لفظ ترجمہ کا لغوی معنی:

لفظ "ترجمہ" کا مادہ دو طرح سے بیان کیا جاتا ہے۔ ایک ثلاثی مجرد سے جور، ج، م ہے۔ دوسرا رباعی مجرد سے جو کہ ت، ر، ج اور م ہے۔

علامہ جوہری اور دیگر کے مطابق:

جوہری اس کا مادہ رجم بیان کرتے ہیں[1]۔ جب کہ دیگر آئمہ لغت نے اس کا مادہ ترجم بیان کیا ہے۔[2] ائمہ لغت کے ہاں اس بات میں بھی اختلاف ہے کہ کیا یہ عربی لفظ ہے یا معرب ہے۔ جس کی اصل در غمان ہے۔[3]

عربی زبان میں لفظ ترجمہ درج ذیل چار معنوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

1۔ کلام کا اس شخص تک پہنچانا، جس تک کلام نہیں پہنچا۔

ایک شاعر نے لفظ ترجمہ اسی معنی میں استعمال کیا ہے:

ان الثمانین------------ وبلغتہا قد احوجت سمعی الی ترجمان

"بے شک میں اسی سال کی عمر کو پہنچ چکا ہوں، اس عمر نے مجھے ترجمان کا محتاج بنا دیا ہے۔"

(یعنی مجھے مخاطب کی بات سنائی نہیں دیتی، اس لیے میں ایسے شخص کا محتاج ہوں، جو خاص طور پر مجھے وہ بات سمجھائے۔)

2۔ کلام جس زبان میں ہے، اسی زبان میں اس کی تفسیر کرنا۔ اس معنی کے اعتبار سے ابن عباسؓ کو مترجمان القرآن کہا جاتا ہے۔

3۔ کسی دوسری زبان میں کلام کی تفسیر کرنا۔

لسان العرب اور قاموس میں ہے کہ ترجمان، کلام کے مفسر کو کہا جاتا ہے۔ شارح قاموس نے جوہری کے حوالے سے بیان کیا کہ "ترجمہ وترجم عنہ" کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص کسی کے کلام کا مطلب دوسری زبان میں بیان کرلے۔

ابن کثیر اور امام لغوی سے معلوم ہوتا ہے کہ لفظ ترجمہ، عربی زبان میں مطلقاً بیان کرنے کو کہتے ہیں خواہ اسی

---

[1] جوہری، اسماعیل بن حماد، الصحاح تاج اللغۃ وصحاح العربیۃ، تحقیق: احمد عبد الغفور عطار، دار العلم للملایین بیروت، ط:3، 1404ء/1984ء، ج5، ص1928

[2] الزبیدی، محمد مرتضی، تاج العروس من جواھر القاموس، منشورات دار مکتبۃ الحیاۃ بیروت، س ن، ج8، ص311

[3] تاج العروس، ص311

زبان میں ہو، جس میں اصل کلام ہے یا پھر دوسری زبان میں۔

4۔ کلام کو ایک زبان سے دوسری زبان میں منتقل کرنا۔[4]

علامہ زرقانی لفظ ترجمان کا مفہوم یوں بیان کرتے ہیں لفظ ترجمان ترجمہ سے ماخوذ ہے جس کے معنی وہ شخص ہے جو کسی کلام کو ایک زبان سے دوسری زبان میں منتقل کرتا ہے اور اسے دو زبانوں سے واسطہ ہوتا ہے۔ ایک وہ زبان جس میں ترجمہ کیا جارہا ہے اور دوسری وہ جس سے ترجمہ کیا جاتا ہے۔[5]

ویقال: قد ترجم کلامہ إذا افسرہ بلسان آخر[6]

لسان العرب میں ترجمان، پہلے حرف پر پیش یا زبر، وہ شخص ہے جو کلام کو ایک زبان سے دوسری زبان کی طرف نقل کرے۔

ترجمہ کے لیے انگریزی میں مستعمل لفظ:

ترجمہ کو انگریزی میں Translation کہتے ہیں۔

انگریزی میں ترجمہ کی تعریف (Oxford Dictionary):

1. The process of translating words or text from one language into another.[7]

ترجمہ کی تعریف مریم ویبسٹر (Merriam Webster) کے مطابق:

2. An act, process or instance of translating such as a rending from one language into another also: the product of such a rending (b) : a change to a different substance, form, or appearnce: conversion.[8]

1۔ ترجمہ کے اصطلاحی معنی:

کلام کو ایک زبان سے دوسری زبان میں نقل کرنے کو ترجمہ کہتے ہیں۔ جیسے ایک ہی زبان کے ردیف کو ہٹا کر اس کی جگہ اسی زبان کا دوسرا ردیف رکھ دیا جائے[9]

---

[4] الصابونی، محمد علی، التبیان فی علوم القرآن، مکتبہ البشریٰ کراچی، 1432ھ / 2011، ص 1432 تا206۔

[5] زرقانی، عبدالعظیم (م: 1367) مناھل العرفان فی علوم القرآن، عیسیٰ لابانی الحلمی مصر، ط: ص1928 دارالحیاء الکتاب العربیہ 3، س ن، ج:5، ص:31۔

[6] ابن منظور، لسان العرب، دارالمعارف بیروت، س ن، ج3، ص: 1603، ذیل مادہ رجم؛ جوہری، الصحاح، ج5، ص:1928۔

[7] https:// www.oxfordlanguages.com

[8] https://www.merriam-webster.com/dictionary/translation.

[9] التبیان فی علوم القرآن، ص:206۔

2۔ ترجمہ کا دوسرا معنی:

ایک کلام کا مطلوب و مقصود دوسری زبان میں پوری وضاحت کے ساتھ بیان کر دیا جائے۔[10]

3۔ کسی مصنف کے خیالات کو ان کی اپنی زبان کا لباس پہنایا جائے ان کو اپنے الفاظ و محاورات کے سانچے میں ڈھالا جائے اور اپنی قوم کے سامنے اس انداز سے پیش کیا جائے کہ ترجمہ اور تالیف میں کچھ فرق معلوم نہ ہو۔[11]

4۔ ترجمہ اصل کے خیال اور فکری گہرائیوں میں اتر کر اس کی گرفت اور پھر دوسری زبان میں منتقلی کا ایسا عمل ہے جو اصل کے انداز ترسیل، طرزِ بیان اور لب و لہجہ سے قریب تر ہو۔ یہ ایسی ترسیل ہے جو دوسری زبان میں منتقل ہو کر بھی اصل کے ادائے اظہار و نگارش کو حتی الامکان باقی رکھے۔

بالفاظ دیگر ترجمہ احساسات اور خیالات کو ایک زبان سے دوسری زبان میں منتقل کرنے کا عمل ہے یا یوں کہیں کہ ترجمہ باز تخلیق یا دوبارہ تخلیق کا عمل ہے۔ ترجمہ راست اظہار نہیں ہوتا بلکہ اصل اظہار کا عکس ہوتا ہے۔

5۔ محمد علی صابونی کے نزدیک:

ترجمۃ القرآن معناھا: نقل القرآن إلى لغات اجنبيه أخرى غير اللغة العربية------ ليطلع عليها من لا يعرف اللغة العربيه "لغة القرآن" ويفهم مراد اللّٰه عزوجل من كتابه العزيز بواسطة هذه الترجمة[12]

"ترجمہ قرآن سے مراد قرآن کریم کے مطابق کسی دوسری یعنی غیر عربی زبان میں منتقل کرنے کے ہیں تاکہ عربیت نا آشنا اشخاص بھی قرآن مجید کی زبان سمجھ سکیں اور ترجمہ کے توسط سے قرآن مجید کے ذریعہ اللہ کی مراد کا فہم حاصل کر سکیں۔"

ترجمہ کی اہمیت / ترجمہ نگاری کی ضرورت واہمیت:

اگر ہم تاریخ اسلام پر ہی صرف نظر ڈالیں تو ہمیں اندازہ ہوتا ہے کہ علم ایک مشترکہ میراث ہے۔ زبانوں کے فرق سے قطع نظر ہو کر بنو اُمیہ اور بنو عباس کے ادوار میں دارہائے ترجمہ موجود تھے۔ جو ملک جتنا ترقی یافتہ ہو وہ ترجمے کے عمل پر اتنا ہی زیادہ زور دیتا ہے تاکہ دیگر اقوام، افکار اور علوم کو اپنی زبان میں ڈھال سکے۔

چنانچہ ترجمہ کی اہمیت و ضرورت ہر دور سے بھی زیادہ ہو رہی ہے۔ یہ دور گلوبلائزیشن کا دور ہے۔ موجود دور

---

[10] حریری، پروفیسر، غلام احمد، تاریخ تفسیر و مفسرین، مل سنز پبلشرز کارخانہ بازار، فیصل آباد، تاریخ اشاعت 1999ء2000، ص:21

[11] قریشی، نثار احمد، ترجمہ اور روایت اور فن، نظر ثانی محمد شریف گنجاہی، مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد، سن اشاعت 1985 ، ص 4

[12] التبیان فی علوم القرآن، ص:224

جو مہاجرت کا عہد قرار دیا جائے تو غلط نہ ہو گا۔

ترجمہ بھی دراصل مہاجرت کا عمل ہے۔ جس میں مقامی / ملکی زبان کے کچھ عناصر نو منتقل ہو جاتے ہیں۔ مگر مقامی مٹی کی بوباس اور ذائقہ منتقل نہیں ہو پاتا۔ سرحد پار لوگوں کی منتقلی ترجمے کے اسلوب کو بڑھا رہی ہے۔ انسانوں کا باہمی ربط زبانوں کے باہمی ربط کا سبب بنا ہے۔

عام طور پر دنیا بھر میں ترجمہ چار وجوہات کی بنا پر ہوا۔

1. مذہبی تقاضوں کے سبب پیغام الٰہی کی نشر و اشاعت کی صورت میں ہمارے ہاں سیر ام پور کے عیسائی مشنریوں اور شاہ عبد القادر دونوں کا ترجمے کے بارے میں مقصد اور نقطۂ نظر ایک ہی تھا۔[13]

وہ ایک عام آدمی تک کلام الٰہی اور پیغام خود انہی کی زبانوں میں پہنچانا چاہتے تھے۔ ترجمے کی ایسی ضرورت جو اس ضمن میں نظر آتی ہے خالصتاً مذہبی تقاضوں سے پیدا ہوتی ہے۔

2. قومی سطح پر ترقی یافتہ اقوام کے علوم و فنون و ادبیات سے واقفیت حاصل کرنے کی خاطر اس باب میں ڈاکٹر عبد الحق لکھتے ہیں: "جس طرح یونان کا اثر روحہ اور دیگر اقوام یورپ پر پڑا، جس طرح عرب نے عجم کو اور عجم نے عرب کو اپنا فیض پہنچایا۔ اسی طرح آج ہم بھی بہت سی باتوں میں مغرب کے محتاج ہیں۔ یہ قانون عالم ہے جو یوں ہی جاری رہا اور جاری رہے گا۔ جب کسی قوم کی نوبت یہاں تک پہنچ جاتی ہے اور وہ آگے قدم بڑھانے کی کوشش کرتی ہے تو ادبیات کے میدان میں پہلی منزل ترجمہ ہوتی ہے۔"[14] (ملاحظہ: مقدمات حسہ دوم، انجمن ترقی اردو، ص: 202)

3. گھٹن کے خلاف، تازہ ہوا کی جستجو بقول ڈاکٹر سہیل احمد خان: "پابندیوں کے زمانے میں ایسے افسانوں اور ایسی نظموں کے تراجم زیادہ ہونے لگتے ہیں جن میں پابندیوں کے خلاف باغیانہ لہجہ یا جبر کا احساس نمایاں ہو۔ ایسی صورت میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ بہت سے ادیبوں کی یہ روحانی ضرورت بن گئی ہے یا وہ شعوری طور پر تہذیبی اور سماجی صورتِ حال کے پس منظر میں ایک خاص نوع کی تخلیقات سے دلچسپی رکھنے پر مجبور ہیں۔ وہ باتیں جنہیں وہ خود بیان نہیں کر سکتے۔ انہیں ترجموں کی زبان سے بیان کرتے ہیں۔ اس طرح کے تراجم خود ان ادیبوں کے گرد کھڑے جبریت کے حصار کو کسی حد تک توڑتے ہیں اور قاری بھی صورتِ حال کے بعض کوائف کو ان میں پہچان کر ایک حد تک ان کے ذریعے جبر و احتساب کی فضاء سے نکل آتا ہے۔ اس لحاظ سے ان تراجم کا جواز اصل

[13] خلیق انجم، فن ترجمہ نگاری، ثمر آفسٹ پرنٹرز نئی دہلی انڈیا، طبع اول: اپریل 1995ء، ص:22۔

[14] بیگ، مرزا حامد، اردو ترجمے کی روایت، دوست پبلی کیشنز اسلام آباد، 2016، ص: فرضی 15

تخلیقات کے بعض موضوعات میں پوشیدہ ہوتا ہے۔[15] (ادبی ترجمے کے مسائل، مشمولہ، طرزین قوسین، مول چند، سٹریٹ لاہور، 1982ء)

اگر تمام پہلوؤں پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ترجمہ کا فن نیا نہیں ہے۔ بلکہ زمانہ قدیم سے رائج ہے کیونکہ اس کی ضرورت اور اہمیت ہر زمانہ و دور میں میں محسوس کی جاتی ہے۔

ڈاکٹر احمد امتیاز "اپنے مضمون "اُردو میں ادبی ترجمے کی روایت میں کہتے ہیں:

"ادبیات عالم میں طبع زاد اور ترجمہ کی اصطلاحیں رائج ہیں۔ عام طور پر انہیں ایک دوسرے کی ضد بھی سمجھا جاتا ہے۔ترجمہ چونکہ دوسری زبان سے ماخوذ یا مستعمار ہوتا ہے۔ اس لیے اس میں ایک حد تک غیرت کا احساس باقی رہتا ہے۔ اس غیرت کے احساس کے سبب ہی "طبع زاد" کے مقابلے ترجمہ کو ثانوی حیثیت حاصل رہی ہے۔[16]

لیکن دوسرے فنون کی طرح ترجمہ نگاری بھی ایک فن ہے اور ادب میں اس کی حیثیت مسلم ہے۔ ترجمہ ایک ایسا فن ہے جس کے بغیر دوسری زبانوں کے علوم وفنون سے آشنائی ممکن نہیں اور اس کے بنا کوئی بھی زبان جدید اور ترقی پذیر ہونے کا دعویٰ بھی نہیں کرسکتی۔ ترجمہ ہی وہ فن ہے جس کے ذریعے سے ایک قوم دوسری قوم کے ذخیرہ علم و ادب اور فنون سے آشنا ہوتی رہی ہے۔ مندرجہ بالا اقتباس سے یہ بات صاف واضح ہے کہ ادب کسی ایک خاص قوم، ملک اور نسل کی میراث نہیں۔ ہر زبان میں تخلیقیت کے مظاہر سامنے آتے رہتے ہیں۔ انہیں دوسری قوموں تک پہنچانا ترجمہ ہی کے ذریعے ممکن ہو سکتا ہے اور اس طرح ادب اور اس کے لوازمات پھیلتے ہیں۔

"افسانوں اور ناولوں کے ترجمے میں مترجم کا کام ایک لفظ تہذیبی ترجموں کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر حسن الدین احمد لکھتے ہیں:۔

کی جگہ دوسرا لفظ رکھنا نہیں بلکہ ایک تہذیبی معنویت کو دوسری تہذیبی معنویت میں ڈھالنا ہے۔"[17]

ڈاکٹر حسن الدین ترجمہ کی اہمیت یوں بیان کرتے ہیں:۔

"ایک زبان کے ادبی شہ پاروں کو دوسری زبان کے ادیبوں اور دانشوروں تک پہنچانا بھی ضروری ہے تاکہ دوسری زبان کے ادیب نئے ادبی رجحانات کو فروغ دیں۔"[18]

---

[15] ادبی ترجمے کے مسائل، مشمولہ، طرزیں، قوسین مول چند سٹریٹ، لاہور، 1982ء ص:89۔

[16] اردو میں ادبی ترجمے کی روایت، ریسرچ جنرل اردو، مضمون ڈاکٹر امتیاز احمد اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ اردو، دہلی، 2015۔

[17] ڈاکٹر، حسن الدین احمد، انگریزی شاعرے کے منظوم اردو ترجموں کا تحقیقی و تنقیدی مطالعہ مقالہ برائے پی، ایچ ڈی، جامعہ ملیہ اسلامیہ، طباعت نیشنل پریس چار کمان حیدر آباد، ناشر ولا اکیڈمی حیدر آباد، مئی 1984، ص:13

اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ کوئی ایک قوم یا کوئی ایک زبان کے حاصل لوگ کبھی علمی لحاظ سے مکمل اور خود مکتفی نہیں ہوسکتے۔ جب تک انہیں دوسری قوموں کی تحقیق اور علوم سے واقفیت نہ ہو۔ انہیں علم کے ہر میدان میں دوسری قوموں کی تحقیق و معلومات کی ضرورت ہوتی ہے اور ترجمہ ان علوم و فنون اور معلومات کے حصول کا ذریعہ ہے۔ ایک زبان کے ماننے والوں کے لیے یہ لازم اور اہم ہے کہ وہ دوسری زبان کی اہم تخلیقات کا اپنی زبان میں ترجمہ کریں اور اپنی نئی زبان کو نئے نئے الفاظ، اصطلاحات، محاوروں، دیگر ادبی محاسن اور علوم و فنون سے مالا مال کریں۔

ترجمہ کی اہمیت کے بارے میں ڈاکٹر جمیل جالبی کہتے ہیں:۔ (ان کا قول ڈاکٹر حسن الدین احمد نے اپنے مقالے میں نقل کیا ہے)۔

ترجمہ کی اہمیت یہی ہے کہ ایک طرف تو اس کے ذریعہ نئے خیالات زبان میں داخل ہوتے ہیں جس سے ذہنی جذب و قبول کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ دوسری یہ کہ زبانوں کی قوت اظہار میں نئے امکانات پیدا ہوتے ہیں یعنی جس زبان میں ترجمے کیے جائیں اس کے ادب کو جدید خیالات کے ساتھ ساتھ نئی تشبیہات اور تازہ استعارے ملتے ہیں اور اس زبان کو نئی جہت اور وسعت حاصل ہوتی ہے۔ زبان ایک نئی مزاج سے روشناس ہوتی ہے۔ نئے لہجوں کو اپنے مزاج میں جذب کرتی ہے۔

خصوصاً منظوم تراجم کی صورت میں زبان شاعرانہ اور نازک خیالات کے اظہار پر عبور حاصل کرکے احساس وخیالات کے نت نئی طریقے اور تصویریں اُبھارنے کے قابل بن جاتی ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اگر کسی زبان میں دیگر زبانوں کے الفاظ اور خیالات جذب کرنے کی صلاحیت نہ ہو تو وہ کبھی ترقی نہیں کرسکتی۔ [19،20]

دیگر زبانوں سے نئے خیالات اور نئی اصنافِ ادب کو اپنے اندر جذب کرنے کا سب سے بہترین ذریعہ بلکہ یوں کہنا غلط نہ ہوگا کہ واحد ذریعہ ترجمہ ہی ہے۔ ترجمہ ہی کے ذریعے دیگر زبانوں کے خزانوں کو اپنی زبان کے سانچے میں ڈھال لیا جاتا ہے۔ ترجمہ ہی کے ذریعہ نئے افق سامنے آتے ہیں۔ جن سے خیالات میں وسعت پیدا ہوتی ہے۔ نئے اقدار حاصل ہوتے ہیں اور مختلف تقاضوں کے درمیان تقابل کا موقع ملتا ہے۔ ترجمہ ہی کے ذریعے علوم و فنون لسانی پیراہن بدلتے ہیں اور پھر تمام انسانیت کی میراث بنتے ہیں۔ خواہ مختلف علاقوں اور خطوں کے رہنے والوں کی زبانیں ایک دوسرے سے کتنی ہی مختلف کیوں نہ ہوں اور پھر اس طرح ایک عالمی ادب معرض وجود میں آتا ہے۔

---

[18] جالبی، جمیل، ڈاکٹر، تاریخ اردو ادب، مجلس ترقی ادب لاہور، 1966ء، ص: 3 تا 14

[19] انگریزی شاعری کے منظوم اردو ترجموں کا تحقیقی و تنقیدی مطالعہ مقالہ، ص: 18

[20] محمد موسیٰ خان کلیم، ترجمہ کی اہمیت اور دشواریاں، ماہ نو کراچی، فروری 1955ء۔

اسی سلسلہ میں ڈاکٹر امتیاز احمد لکھتے ہیں:

"زبان کے پھلنے پھولنے میں بھی ترجمہ ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔ نئی اصناف ادب کا ورد ہمیشہ ترجمے کے ذریعے ہی ممکن ہو سکتا ہے۔ اس وجہ سے ترجمہ کی ضرورت و اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔"

ترجمہ کی ضرورت اس لیے بھی اہمیت کی حامل ہے کہ اس کے ذریعے طور طریقے، مذہب، ادب اور تہذیب کو سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے۔ اس بات سے بھی ترجمہ کی اہمیت کا اندازہ لگایا جاتا ہے کہ انسانی تہذیب کی ترقی میں ترجمہ ایک اہم رول ادا کرتا ہے۔ اس لیے قوموں اور زبانوں کے درمیان باہمی افہام و تفہیم اور ربط و ضبط کی راہیں کھولنے کے لیے ترجمہ کی ہی مدد لی جاتی ہے۔

دنیا میں تاریخی ادوار اور لسانی تہذیب و تمدن کی شناخت و بازیافت کا واحد ذریعہ ترجمہ ہی رہا۔ اس لیے ترجمہ کو اخذ و استفادہ کی ایک شکل بھی قرار دیا گیا ہے۔ کیونکہ اس کی ضرورت اس وقت پیش آتی ہے جب کسی چیز کا فقدان ہو۔ اس فقدان کی تکمیل اس وقت تک ممکن نہیں ہو سکتی جب تک کہ اس چیز کی طرف رجوع نہ کیا جائے۔

رجوع کے ساتھ ہی ذہن ترجمے کی طرف منتقل ہو جاتا ہے اور اس وقت ترجمے کی ضرورت کا احساس ہوتا ہے۔ ناواقفیت کی منزل سے گزرتے وقت ترجمے کی ضرورت کا احساس بار بار محسوس ہوتا ہے اور اسی کے زیر اثر ترجمے کا فن پروان چڑھتا ہے۔

ترجمے کی ضرورت کے ساتھ ساتھ اس کی اہمیت کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔ ترجمے کے ذریعے نہ صرف الفاظ اور زبان کی نشو و نما میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ علوم و فنون میں بھی اضافہ ہوتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ ذہن میں کشادگی پیدا ہوتی ہے۔ ترجمہ ہی کی بدولت نئے نئے اسالیب بیان ظاہر ہوتے ہیں اور تو اور دوسری زبانوں کے ذخیرہ علوم و فنون سے آشنائی ہوتی ہے۔ زبان کا منصب طے ہوتا ہے۔ اسلوبی خصائص اور تہذیبی بوباس کا اندازہ ہوتا ہے۔

معاشرتی اور ذہنی تحریکیں ترجمے کے ذریعے ہی وجود میں آئی اور زبانوں اور تہذیبوں کے درمیان ایک رشتہ ارتباط قائم ہوا ہے۔ ترجمے کے ذریعے ہی آج مشرق و مغرب کے درمیان کی دوری ادبی اور لسانی اعتبار سے کم ہو پائی ہے۔ ان کے افکار و خیالات سے آشنائی ہوئی ہے۔ ان کے افکار و خیالات سے آشنائی ہوئی ہے اور ایک دوسرے کو سمجھنے میں بہت حد تک کامیاب ہو پائے ہیں۔ دوسرے علوم و فنون اور ادب کے خزانوں کا سراغ ہمیں ترجمے کے ذریعے ہی مل پایا ہے۔

اس سے معلوم ہوا ہے کہ ہم نے جو ترقی انفرادی اور اجتماعی دونوں اعتبار سے کی وہ ترجمے کے ذریعے ہی ممکن ہو سکا ہے۔ بطور فن ہم بھلے ہی ترجمے کو طبع زاد کے مقابلے اتنی اہمیت کا حامل نہ سمجھیں مگر اس حقیقت سے

انکار نہیں کیا جاسکتا کہ ترجمہ نے کچھ ایسے کام انجام دیتے ہیں جو طبع زاد تصنیف بھی نہیں دے سکتی تھی۔ چند مثالیں تو ایسی ہیں جنہیں ترجمے کے ذریعے ہی قبولیت حاصل ہوئی ہے۔

مختلف زبانوں کی علوم وفنون سے آراستہ کتب کا مختلف زبانوں میں تراجم ہوئے۔ مغربی علوم وفنون کے علاوہ خود مشرقی علوم وفنون سے بھی ہم نے بہت کچھ حاصل کیا ہے۔ ہم نے سب سے زیادہ فائدہ جن تین زبانوں سے اُٹھایا وہ عربی سنسکرت اور فارسی ہے۔ ہائیکو اور سیڈوکا جیسی جاپانی علوم وفنون تک رسائی ترجموں کے ذریعے ہی ہو پائی ہے۔ گویا ترجمے نے ہی دنیا میں موجود علوم وفنون کو مختلف انداز سے روشناس کرایا ہے۔

ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ قوموں کی علمی ترقی میں ترجمے ہی نے سب سے اہم رول ادا کیا ہے۔ ذہانت وفطانت پر کسی ایک قوم کی اجارہ داری نہیں۔ تاہم اس ذہانت وفطانت کے ذریعہ کی گئی ایجادات کو دوسرے تک پہنچانے کا واحد ذریعہ ترجمہ ہے۔ ترجمہ صرف تہذیبی سفر ہی نہیں بلکہ لسانی اور ادبی سفیر بھی ہے جہاں وہ ایک ثقافت کو دوسری ثقافت سے متعارف کرواتا ہے وہیں وہ ایک زبان، قوم، علاقے اور لوگوں کی علمی، ادبی، مذہبی خصوصیات کو دوسری زبان میں منتقل کرتا ہے تاکہ دوسرے بھی اس سے بھرپور فائدہ اُٹھا سکیں۔

اگر ہم دنیا کے مختلف ملکوں کی تاریخ پر نظر ڈالیں تو معلوم ہوگا کہ ان ممالک میں کیا کیا انقلاب اور تبدیلیاں آئیں اور اگر ان ملکوں کی ترقی اور تنزلی ہوئی تو ان کی کیا وجوہات رہیں اور ساتھ ہی ساتھ دوسری قوموں کے تجربات اور ان کے نتائج جو انہوں نے اپنی زبان میں لکھے وہ ہم تک ہماری زبان میں ترجمہ کی مدد سے ہی پہنچے۔

فصل دوم

ترجمہ نگاری کے اصول، اقسام، شرائط، آداب اور طریقے

اس فصل میں ترجمہ نگاری کے اصول، قواعد وضوابط کے ساتھ ساتھ تمام اقسام پر روشنی ڈالنے کی کوشش کی ہے اور ترجمہ کرتے وقت کون کون سی شرائط، لوازمات اور آداب کو ملحوظِ خاطر رکھا جاتا ہے۔ ان کو بھی واضح کرنے کی سعی کی ہے۔ ترجمہ کرنے کے کون کون سے طریقے ہیں ان کو بھی بیان کیا ہے۔

ترجمہ نگار کے اصول وطریقے:

فن ترجمہ کے اصول و ضوابط، قواعد اور طریقہ کار کے حوالے سے اختلاف ابتدا ہی سے رہا ہے۔ تاہم ناقدین اور مترجمین نے اپنے اپنے نقطۂ نظر اسے اس سلسلہ میں کئی وضاحتیں کی ہیں جس کے نتیجے میں ایک اصول و قواعد سامنے نظر آتے ہیں۔ ان اصول وضوابط کو حتمی تو نہیں کہہ سکتے۔ البتہ یہ بنیادی اصول ترجمہ کرنے والے کے لیے بہت اہمیت کے حامل ہیں اور ترجمہ کرنے کی راہ میں چراغ کی ہی روشنی کا کام ضرور دیتے ہیں۔

الفاظ اور عبارت کا ترجمہ کرنے کے اصول:

سید باقر حسین نے الفاظ اور عبارت کا ترجمہ کرنے کے لیے علیحدہ علیحدہ اصول بیان کیے ہیں اور ان کے نقطۂ نظر کے مطابق الفاظ کا ترجمہ کرنے کے لیے ضروری اصول مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ الفاظ کا ترجمہ صحیح ہونا چاہیے

2۔ حتی الامکان عام فہم اور سہل ہونا چاہیے۔

3۔ سبک اور خوبصورت ہونا چاہیے۔

ترجمہ کے عمل میں پہلا درجہ الفاظ کے صحیح ترجمے تک رسائی ہے جس کے لیے ضروری ہے کہ ایسے الفاظ تلاش کیے جائیں جو اصل متن کی صحیح ترجمانی کرتے ہوں۔ عام فہم ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جو بادیٔ النظر میں ہی زیادہ غور وفکر کیے بغیر ہی متن کے مفہوم کی ترسیل اور ابلاغ کی صلاحیت رکھتے ہوں۔ جہاں تک الفاظ کے سبک اور خوبصورت ہونے کا تعلق ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ترجمہ کرتے وقت ثقیل اور بھاری بھرکم الفاظ کے استعمال سے گریز کرنا چاہیے تاکہ مطلب کی وضاحت اور اظہار کی قوت میں مشکل پیش نہ آئے۔

لفظی ترجمہ کا عمل اتنا سادہ اور آسان نہیں ہے۔ کیونکہ ہر لفظ کا اپنا تہذیبی، ثقافتی پس منظر ہوتا ہے۔ کسی لفظ کی مخصوص فضا سے وابستگی کو سمجھے بغیر اس کا ترجمہ متبادل لفظ کے طور پر استعمال کر دینا ابہام پیدا کر سکتا ہے۔

ترجمے کا یہ عمل اس وقت اور بھی پیچیدہ ہو جاتا ہے جب دو زبانوں Source Language اور Target Language دونوں کا تعلق لسانی حوالے سے مختلف ہو۔ کیونکہ ہر زبان کے الفاظ، معنی، صوت اور گرامر کے ڈھانچے میں اختلاف کے باعث جملوں کی ساخت اور ان کے استعمال کے طریقہ کار میں تبدیلی آجاتی ہے۔

جس طرح انگریزی اور اردو زبان ایک دوسرے سے لسانی تناظر میں مختلف ہیں جبکہ اُردو زبان عربی، فارسی اور پاکستانی زبانیں (پنجابی، سندھی، سرائیکی، کشمیری، ہندکو) دیگر کئی زبانوں سے اشتراک رکھتی ہیں۔

اس پہلو سے وضاحت کرتے ہوئے ممتاز مترجم شاہد حمید کہتے ہیں:

"زبانیں ایک دوسرے کے قریب ہو تو ترجمہ اتنا زیادہ مشکل نہیں رہتا جیسے فارسی اور عربی کی تخلیقات کو اُردو میں ترجمہ کرتے وقت زیادہ دشواری اس لیے پیش نہیں آتی کہ جملوں کی ساخت مختلف ہونے کے باوجود اُردو کا ذخیرہ الفاظ زیادہ تر انہی دو زبانوں سے آیا ہے۔[21]

دونوں کا تعلق ایک ہی لسانی گھرانے (T.L) اور (S.L) سے ہو تو ترجمہ کرتے میں کچھ زیادہ دقت پیش نہیں آتی۔ لیکن جب دو زبانوں کا لسانی تعلق مضبوط نہ ہو تو ایسی صورت میں مشکل پیش آتی ہے۔ یہ صورتحال ترجمہ نگاری میں چیلنج کی حیثیت رکھتی ہے۔

- ایسے میں مترجم کے لیے ضروری ہے کہ وہ S.L اور T.L دونوں پر عبور رکھتا ہو۔
- دونوں زبانوں کی لسانی باریکیوں سے آگاہی رکھتا ہو۔
- ادبی متن کے حوالے سے خاص طور پر جملے کی ساخت، محاورے کے استعمال میں مشتاق ہو۔
- مترجم معنی اور مفہوم کو اچھے انداز سے ترجمہ کرلے تاکہ ترجمہ کی جانے والی زبان (T.L) کو اسلوب کی تازگی میسر آسکے۔

اُردو زبان میں انگریزی اور دیگر غیر ملکی زبانوں سے تراجم کے ضمن میں یوں تو کام اٹھارویں صدی سے جاری ہے لیکن اس کام کو قابل اعتنا نہ سمجھنے کی وجوہات بھی قابل فہم ہیں جن کی طرف معروف نقاد حسن عسکری اپنے ایک مضمون میں کچھ اس طرح سے اشارہ کرتے ہیں:

ترجمے کی بدولت ہمیں ایسا تخلیقی جذبہ نہیں ملتا جیسا سرشار کو مل گیا تھا نہ ان کے ذریعے ہماری نثر کے اسالیب میں کوئی اضافہ یا تغیر ہوتا ہے۔[22]

حسن عسکری نے فن ترجمہ نگاری کے ضمن میں جو سخت لہجہ اپنایا ہے یہی وہ نکتہ ہے جو اس بات پر غوروفکر کی دعوت دیتا ہے کہ کسی ادبی متن کو دوسری زبان اور اس کے موافق اسلوب میں پیش کرنا چاہے۔

مغرب کی انشائیوں کو اُردو زبان میں ترجمہ کرنے والے معروف انشائیہ نگار اور مترجم سلیم آغا قزلباش ترجمے کی مبادیات پر روشنی ڈالتے ہوئے کہتے ہیں:

---

[21] شاہد حمید، (ممتاز مترجم سے انٹرویو)، روزنامہ ایکسپریس سرگودھا، 19 نومبر 2008ء

[22] عسکری، حسن، مضمون: گر ترجمے سے فائدہ اخفائے حال، مشمولہ مجموعہ، محمد حسن عسکری، لاہور سنگ میل پبلی کیشنز، 2008ء، ص 205

"ترجمہ چاہے ملکی زبان سے غیر ملکی زبان میں کیا جائے یا غیر ملکی زبان سے ملکی زبان میں اس کی عموماً دو ہی صورتیں مروج ہیں۔

اولا= آزاد ترجمہ –ثانیا= لفظی یا بامحاورہ ترجمہ آزاد ترجمہ کرتے وقت مترجم کی طرف سے حذف و اضافہ کا عمل نمایاں ہوتا ہے۔ لہٰذا اس نوع کے تراجم کا مطالعہ کرنے کے بعد قاری اصل فن پارہ کا محض ایک ہلکا سا تاثر ہی قبول کر سکتا ہے۔

اس کے بر خلاف لفظی ترجمہ کا فریضہ احسن طریقے سے انجام پا جائے تو ایسی صورت میں قارئین تک اصل تخلیق کی ترسیل کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔[23]

آزاد اور لفظی ترجمہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مغربی اصطلاح ہے۔ دونوں طریق کار کے توسط سے قارئین (T.L) کے مطابق اصل متن کو دوسری زبان تک اس خوشبو کو پہنچانا ہے جو معنوی اور ظاہری صورت میں وحدت کے تاثر کو قابو میں رکھے۔

اس اصول کے تحت آزادانہ ترجمے میں تخلیقی اور جمالیاتی طرزِ عمل کو اپنایا جاتا ہے۔ جبکہ لفظی ترجمہ معنی سے اپنا رشتہ بر قرار رکھتا ہے اور اس طرح کے ترجمے کو دیانت دارانہ عمل کہا گیا ہے کیونکہ لفظی ترجمے میں مترجم اصل متن اور تخلیق کار سے وفاداری نبھاتا ہے۔

عبارت کا ترجمہ کے بنیاد اصول:

عبارت کا ترجمہ کرنے کے لیے پانچ بنیادی اصول ہیں:

1) ترجمہ حتی الامکان تحت اللفظ ہو، اصل عبارت کا محض خلاصہ مطلب نہیں ہونا چاہیے۔

2) ترجمہ حتی الامکان محاورۂ زبان کے مطابق ہونا چاہیے۔

3) الفاظ کے وزن اضافی اور ابواب کی خاصیات کا خیال رکھنا چاہیے تا کہ اصل عبارت میں ان کی جو اضافی اہمیت ہے وہ ترجمے میں باقی رہے۔

4) حتی الامکان ایسے الفاظ کے ترجمے سے گریز کرنا چاہیے جن کے مترادفات پہلے سے موجود نہ ہوں۔ زبان کو وسعت دینے کا طریقہ یہی ہے کہ جہاں تک ممکن ہو ہر لفظ کا مترادف تلاش کرنے کی کوشش کی جائے خواہ وہ مترادف نامانوس ہی کیوں نہ ہو۔

---

[23] قزلباش، ڈاکٹر، سلیم آغا، مغرب کے انشائے، لاہور، مکتبہ فکر و خیال، 182 ستلج بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور، 1989ء، ص:8

5) اصل عبارت میں جملہ اگر اس قدر پیچیدہ اور لمبا ہو کہ اس کے تحت اللفظ ترجمے کرنے سے معنی میں الجھاؤ پیدا ہو تو ایسی صورت میں جملے کو چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں تقسیم کر لینا چاہیے۔[24]

فرانسیسی شاعر اور مترجم Dolet Etienne نے (1540) میں فن ترجمہ نگاری کے پانچ بنیادی اصول وضع کیے کہ کس طرح سے ایک سے دوسری زبان میں ترجمہ کا عمل بہتر بن سکتا ہے۔[25]

1۔ مترجم کے لیے ضروری ہے کہ سب سے پہلے وہ اصل متن کے خیال (Scene) اور مطالب (Meaning) کا بغور جائزہ لے۔

2۔ مترجم کے لیے ضروری ہے کہ دونوں زبانوں (Target Language, Source Language) پر مکمل عبور رکھتا ہو۔

3۔ مترجم کو لفظی ترجمے (Word of Word Translation) سے گریز کرنا چاہیے۔

4۔ مترجم کو چاہیے کہ وہ روز مرہ کی زبان کو استعمال کرلے۔

5۔ مترجم کو آزادی ہونی چاہیے کہ وہ درست آہنگ (Correct Tone) کے لیے مناسب الفاظ کا انتخاب کرلے۔

1790ء میں Alexander Faser Tytler نے ایک مضمون "Essay on the principles of Translation" میں لکھا ہے کہ:

"That , in which the merit of the original work is so completed transfer used into another language, as to be as distintly apprehended, and as strongly felt, by a native of the country to which that language belongs, as it is by those who speak the language of the original work."[26]

---

[24] باقر حسین، سید، ترجمے کے اصول، ترجمہ روایت اور فن، مرتبہ اسلام آباد، مقتدرہ قومی زبان، ستمبر 1958ء، ص:3

[25] Etienne Dolet, Extracts from (on the way of translating well from one language into another) published in 1540, coated : by Andre Lefevere "Translation History of Culture" published 1992 by Routledge 11 new fitter Lane London p: 27.

[26] Alexander Faser Tytler, Essay on the principles of Translation, Translation History and Culture, (A Source Book) Edited by, Andre Lefevere, published 1992, by Routledge, 11 New Fitter Lane, London New York p:28.

Tytler مزید بتاتے ہیں کہ ایک کامیاب ترجمے کے لیے تین اصول بہت اہم ہیں۔

1- Give a complete transcript of the ideas and sentiments in the original passage.

2- Maintain the character of the style.

3- Have the ease and flow of the original text.

الیگزینڈر فاسٹر ٹیٹلر نے ترجمہ کے ضمن میں اصل زبان کی اہمیت اور افادیت کو بحال رکھنے پر زور دیتے ہیں اور چند چیدہ اصول بتائے۔

- ترجمہ مکمل طور پر اصل متن کے خیالات اور جذبات کی نمائندگی کرتا ہو۔
- اس کے لیے اسلوب کی خاصیت کا برقرار رہنا ضروری ہے۔
- اصل متن کی عبارت جیسی روانی اور سلاست کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے۔

موضوعات کے اعتبار سے ترجمہ کے اصول:

موضوعات بدل جانے سے ترجمہ نگاری کے اسالیب اور اصولوں میں تبدیلیاں پیدا ہو جاتی ہیں؟ چنانچہ ادبی ترجمہ کے اصول علمی ترجمہ سے مختلف ہوتے ہیں۔ اسی طرح سے نثر کا ترجمہ کا اسلوب منظوم ترجمہ سے مختلف ہوتا ہے۔

ادبی ترجمہ کے اصول:

الفاظ کے ساتھ ساتھ متن کی روح اور کیفیات، ادیب کے احساسات و جذبات کو بھی مطلوبہ زبان میں منتقل کرنا ادبی ترجمہ کا اصول ہے۔

علمی ترجمہ کے اصول:

علمی ترجمہ سے مراد مختلف علوم کی کتابوں کا ترجمہ جس میں متعلقہ مباحث پائے جاتے ہیں۔ مثلاً ریاضی، طبیعیات، کیمیاء، حیاتیات، جغرافیہ، طب، وہندسہ و دیگر علوم کی کتابوں کا ترجمہ کرنا۔

علمی کتابیں مختلف اشکال، تصاویر، نقشوں، جدولوں اور توضیحی اشاریوں پر مشتمل ہوتی ہیں جن کو ماہر فن ہی زیادہ بہتر طور پر سمجھ سکتا ہے اور زیادہ آسانی سے دوسری زبان میں منتقل کر سکتا ہے۔

علمی ترجمہ کے لیے مترجم میں حسب ذیل صفات کا پایا جانا ضروری ہے۔

- دونوں زبانوں پر گہری نظر ہو۔
- جس علمی موضوع پر کتاب ہے اس موضوع سے واقفیت ہو۔
- متعلقہ موضوع پر دونوں زبانوں کی فنی اصطلاحات پر دسترس حاصل ہو۔
- حسن تعبیر پر قدرت حاصل ہو۔

علمی کتاب کا ترجمہ کرنے کا اصول یہ بھی ہے کہ پہلے تمام پہلو کا بغور مطالعہ کیا جائے۔ اصطلاحات کی نشاندہی کی جائے اور پھر ان کی فہرست تیار کی جائے یوں ترجمہ میں بے ساختگی اور باقاعدگی آتی ہے۔

انگریزی میں ترجمہ نگاری کے اصول:

جب ہم انگریزی میں فن ترجمہ نگاری کو اصول لسانیات کی رو سے دیکھتے ہیں تو پتہ چلتاہے ترجمہ اور اس کے اصول اور طریقہ کار سے متعلق انگریزی زبان میں کام لسانی بنیادوں پر زیادہ ہوا ہے۔ اس لیے جب ہم انگریزی زبان میں ترجمہ کے فن اور طریقہ ہائے ترجمہ اور اصول کو جاننے کی کوشش کرتے ہیں تو اس ضمن میں انگریزی ادب میں کافی مواد موجود ہے۔

"Jean-panl and Jean Darbelnet" ترجمہ کی Methodology کے بارے میں مندرجہ ذیل طریق ہائے / اصول بتاتے ہیں:۔

1. مستعار طریقہ کار (Borrowing)
2. لفظ بہ لفظ ترجمہ (Literal Translation)
3. ترسیل (Transposition)
4. ترجمہ کرتے وقت پیغام میں ترمیم کرنا (Modulation)
5. مترادف / مساوی یا ہم پلہ ترجمہ (Equivallence)
6. حالات کے مطابق ڈھالنا (Adapation)

شاعری کے ترجمے اصول:

فن ترجمہ نگاری میں شاعری کے ترجمے میں بہت سی مشکلات درپیش ہوتی ہیں۔ جنہیں آسان بنانے کے لیے آندرے لیفیورنے سات مختلف مشم کے اصول اور طریقے بتائے۔

1. صوتی ترجمہ (Phonemic Translation)
2. ہو بہو لفظی ترجمہ (Literal Translation)
3. پیمائشی ترجمہ (Metrical Translation)
4. شاعری کا نثری ترجمہ (Poetry into prose)
5. موزوں رِدھم کے ساتھ ترجمہ (Rhymed Translation)
6. آزاد بلینک ورس ترجمہ (Blank Verse Translation)
7. تشریحی ترجمہ (Intorpretation Translation)

"منظوم ترجمے کا عمل" کے عنوان چشتی کا مضمون مشمولہ "ترجمے کا فن اور روایت" بہت اہمیت کا حامل ہے۔ اس مضمون کے چیدہ نکات درج ذیل ہیں۔[27]

جس میں ترجمے اصول کی وضاحت ہوتی ہے۔

- مصنف / شاعر کی طرزِ فکر اور اس کے فنی طریقہ کار سے واقفیت
- تصنیف / شاعر کے الفاظ تراکیب، محاورات، استعارے علامتی نظام کو بھی شاعر کی فکر اور فن کے حوالے جاننا۔
- تخلیق اور تخلیق کار کے تہذیبی، تمدنی، معاشی، ثقافتی عہد کو مدِ نظر رکھنا۔
- تخلیق کار کے عہد کی تحریکات، روایات اور سماجی پس منظر کا مطالعہ
- T.L یعنی جس زبان سے ترجمہ کرنا مقصود ہو اس زبان کی تاریخ سے آگاہی نہایت ضروری ہے۔
- ہر لفظ کا اپنا تہذیبی ثقافتی پس منظر ہوتا ہے۔ لہٰذا تخلیق کار کے شاعری میں برتے ہوئے الفاظ، معنی، تلازمے، املاء، تلفظ، محاور، زبان کا مزاج آشنا ہونا۔
- اصل فن پارے کی گرامر، ساخت، صوتیات، تکنیک، ہیئت اور اسلوب بیان سے واقفیت
- منظوم ترجمہ کی صورت میں علم عروض، شعری اسالیب سے آگاہی یعنی تخلیق کار کے الفاظ کی موسیقیت، لب و لہجہ، زیر و بم، وزن اور ان کی نغمگی کا خیال رکھنا۔
- شاعر کے خیال اور جذبے کو بعینہ پیش کرنا۔

---

[27] عنوان چشتی، ڈاکٹر، منظوم ترجمے کا عمل، مضمون، (استفادہ) مشمولہ: ترجمہ کا فن اور روایت، علی گڑھ، ایجوکیشنل بک پلوش، 2004ء، ص: 841 تا 941

- (T.L)یعنی ترجمہ جس زبان میں کیا جارہا ہے اس زبان میں اگر S.L کا ہم پلہ لفظ موجود نہ ہو تو خود سے کوئی لفظ بنانے کی بجائے S.L کا لفظ ہی استعمال کیا جائے۔

موضوعات اور نوعیت کے اعتبار سے ترجمہ کی متعدد اقسام وجود میں آئی ہیں۔

اس فصل میں ہم ترجمہ کی مختلف اقسام پر نظر ڈالیں گے۔

ترجمہ کی اقسام:

مناع القطان اپنی کتاب میں ترجمہ کی درج ذیل تین اقسام بیان کرتے ہیں۔

1۔ حرفی ترجمہ:

اس ترجمے میں ایک ایک لفظ کے نیچے لسانی تراکیب کی پابندی کرتے ہوئے دوسری زبان کا لفظ لانا مقصود ہوتا ہے۔

2۔ معنوی یا تفسیری ترجمہ:

اس ترجمے میں اصل زبان کے لفظ کا معنی بیان کرنا اس انداز سے کہ اصل عبارت میں زیادہ دوری نہ پڑ جائے۔ اگرچہ مترجم زبان کی تراکیب و قواعد کو بھی ملحوظ رکھا جاتا ہے۔

3۔ مفہومی ترجمہ:

مفہوم کو ترجمانی کے انداز میں اپنے الفاظ بیان کرنا۔ ترجمہ کی اس قسم میں اصل کلام کے مفہوم کو کھل کر بیان کیا جاتا ہے۔ اس میں ضروری نہیں سمجھا جاتا کہ اصل زبان کی ترکیب، نظم اور اصول و قواعد کہیں بگڑ نہ جائیں۔ اس قسم کے ترجمے کو مفہومی ترجمہ کہتے ہیں۔[28]

ماہرین فن کی وضع کردہ اقسام:

ماہرین فن نے ترجمہ کو دو بنیادی قسموں میں تقسیم کیا ہے۔

1. زبانی ترجمہ
2. تحریری ترجمہ

1. زبانی ترجمہ(Oral Interpretion):

زبانی ترجمہ یہ ہے کہ اصل زبان کے الفاظ کو مترجم فی البدیہ مطلوبہ زبان میں زبانی طور پر منتقل کرتا ہے۔

---

[28] مناع الخلیل القطان، مباحث فی علوم القرآن، مکتبہ وھبہ القاہرہ، 2000ء، ص:313

چاہے یہ الفاظ تقریری طور پر ادا کیے گئے ہوں یا تحریری طور پر متن کی شکل میں موجود ہوں۔ ترجمہ کی اس قسم میں تقریر کا ایک حصہ ختم ہوتے ہی یا کبھی دوران تقریر ہی مترجم کو ترجمہ کے لیے تیار رہنا پڑتا ہے۔

زبانی ترجمہ کی بھی ذیلی قسمیں ہیں۔

I. **تحریر کا زبانی ترجمہ(At Sight Interpreting):**

ترجمہ کی اس قسم میں مترجم اصل زبان میں تحریر شدہ خطبہ یا کوئی لکھا ہوا متن دیکھ کر فوراً برجستہ اسے زبانی طور پر مطلوبہ زبان میں منتقل کر دیتا ہے۔ اس منتقل کرنے میں مترجم کو کوئی وقفہ نہیں ملتا جس میں وہ اپنے ترجمہ کو مرتب کرے۔

II. **مسلسل ترجمہ(Consecutive Interpreting):**

ترجمہ کی اس قسم میں دو الگ الگ زبانیں بولنے والے افراد کی دو جماعتوں کے درمیان مترجم کو ترجمہ کے فرائض انجام دینا پڑتا ہے۔

ترجمہ کی یہ شکل بین الاقوامی سیمیناروں، کانفرنسوں یا علمی مجالس میں ملتی ہے۔ اس میں پہلے ایک گروپ کا آدمی تقریر کرتا ہے یا رائے اور تجویز پیش کرتا ہے جسے مترجم دوسرے گروپ کی زبان میں منتقل کرتا ہے۔

اس ترجمہ میں مترجم کو اپنی سماعت کو مکمل طور پر مقرر کی طرف مذکور رکھنا پڑتا ہے۔ مفہوم کو اس کے سیاق وسباق کو سمجھ کر پوری حاضر دماغی کے ساتھ فوراً دوسری زبان میں پیش کرنا ہوتا ہے۔

III. **متوازی ترجمہ(Simultaneous Interpreting):**

ترجمہ کی اس قسم میں مقرر تقریر کرتا رہتا ہے اور مترجم متوازی طور پر فوراً حاضرین کی زبان میں اس تقریر کو منتقل کرتا رہتا ہے۔ ترجمہ کی یہ شکل بین الاقوامی سیمیناروں یا اجتماعات میں پیش آتی ہے جہاں بیرونی مہمانوں کی تقریروں کا مقامی زبان میں ترجمہ کرنا ہوتا ہے۔ مسلسل ترجمہ اور متوازی ترجمہ کے درمیان بنیادی فرق یہ ہے کہ مسلسل ترجمہ میں گفتگو کرنے والا اپنی گفتگو کے دوران وقفہ دیتا ہے تاکہ مترجم ترجمہ کر سکے جب کہ متوازی ترجمہ میں ایسا نہیں ہوتا۔

2. تحریری ترجمہ(Written Translation):

تحریری ترجمہ یہ ہے کہ متن کو مطلوبہ زبان میں تحریری طور پر منتقل کیا جائے۔ اس قسم کے ترجمہ میں ترجمہ نگار کو جملوں کی ساخت اور الفاظ کی بندش کے لیے وافر وقت مل جاتا ہے۔ اس قسم میں مترجم کو باریک بینی کے ساتھ متن کے اسلوب کی رعایت کرتے ہوئے الفاظ کو مطلوبہ زبان میں منتقل کرنا اور اسے ضبط تحریر میں لانا ہوتا ہے۔

دنیائے ادب میں اب تک ترجمے کا جتنا بھی کام ہوا ہے ہم اسے مجموعی اعتبار سے دو بڑے زمروں میں رکھ سکتے ہیں۔

1۔موضوعاتی

2۔ہیئتی یا فنی

موضوعاتی زمرے میں ترجمے کی جو اقسام شمار کیے جاسکتے ہیں وہ حسب ذیل ہیں:۔

I. علمی ترجمہ

II. ادبی ترجمہ

III. صحافتی ترجمہ

اسی طرح ہیئتی زمرے میں حسب ذیل اقسام کو رکھا جاتا ہے۔

1۔ لفظی ترجمہ

2۔ آزاد ترجمہ

3۔ تخلیقی ترجمہ (منظوم یا منثور) / معتدل ترجمہ

1۔ علمی ترجمہ:

تمام سائنسی علوم وفنون اور فلسفہ وحکمت کی کتابوں یا مضامین کا ترجمہ علمی ترجمہ کہلاتا ہے۔ اس طرح کے تراجم کا بنیادی مقصد معلومات کی ترسیل ہوتا ہے۔

ترجمہ کی اس قسم میں الفاظ اور اصطلاحات کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ اس کے لیے ترجمہ کی زبان میں نئے الفاظ اور نئی اصطلاحات گھڑنی بھی پڑتی ہیں۔ علمی ترجمے میں اس بات کا خاصل خیال رکھا جاتا ہے کہ جس لفظ یا

اصطلاح کے لیے جو لفظ یا اصطلاح بنائی اور استعمال کی گئی ہو۔ اسے ہر جگہ یعنی شروع سے آخر تک برتا جائے تا کہ مفہوم کی یکسانیت برقرار رہے اور پڑھنے والے بھی گمراہ نہ ہوں۔

ترجمے کی زبان جتنی صاف و شفاف ہو گی اور قاری کی ذہنی سطح کے قریب ہو گی ترجمہ اپنے مقصد میں اتنا ہی کامیاب شمار کیا جائے گا۔ علمی ترجمہ کرتے وقت سب سے اہم مسئلہ علمی اصطلاحات کے مترادفات تلاش کرنے یا انہیں وضع کرنے کا ہوتا ہے۔[29]

مرزا حامد بیگ اس سلسلے میں اظہار خیال کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"علمی تراجم میں اہم مسئلہ علمی اصطلاحات کے مترادفات ڈھونڈنے کا ہوتا ہے۔ علمی اصطلاحات وضع کرتے وقت اس امر کا خاص خیال رکھا جانا چاہیے کہ اصطلاحیں مسلم اصولوں کے عین مطابق ہوں۔ نیز لاطینی، یونانی اور دوسرے سابقوں اور لاحقوں کے ترجمے / مترادفات میں یکسانیت کو ملحوظ رکھا جائے۔

جہاں تک علمی اور فنی تراجم کا تعلق ہے، ضروری ہے کہ متعلقہ مضمون (علم و فن) کا ماہر ہی یہ کام انجام دے۔ اس کا سب سے بڑا سبب اور ضرورت یہ ہے کہ ہر علم و فن میں اصطلاح کا مضمون سے متعلق اپنا مفہوم ہوتا ہے جو دوسرے علوم و فنون میں نہیں ہوتا۔[30]

علمی اصطلاحات وضع کرتے وقت اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہوتا ہے کہ وہ ترجمے کی زبان میں آسانی سے کھپ جائیں اور قواعد کے اعتبار سے اس کی مانوس صورتیں بن سکیں۔ مولانا ظفر علی خاں کی کتاب "معرکہ مذہب و سائنس" میں مولوی عبد الحق کہتے ہیں:۔

ایک تو علمی اصطلاحات و علمی مداخلت و علمی مباحث، دوسری زبان کی خوبی، وضاحت اور اُردو کی بے بضاعت زبان میں ان دونوں کو قائم رکھنا بہت دشوار ہے۔[31] مختلف علوم و فنون میں ایک اصطلاح کے مختلف مفاہم ہوتے ہیں۔ اس لیے کسی مخصوص علم یا فن سے متعلق متن (Text) کا ترجمہ کرتے وقت اس میں مستعمل اصطلاحوں کے لیے اصطلاحیں وضع کرتے ہوئے اس کے مخصوص مفہوم کا لحاظ کرنا ضروری ہوتا ہے۔

علمی تراجم کی بھی مزید اقسام ہوتی ہیں اور ہر قسم کے مطابق ترجمے کی زبان الگ الگ ہوتی ہے۔ مثلاً

(1) قدرتی علوم: جن میں طبعی اور حیاتیاتی علوم آتے ہیں۔

(2) سماجی علوم: جن میں تاریخ اقتصادیات، لسانیات، جغرافیہ وغیرہ آتے ہیں۔

---

[29] ظہور الدین، پروفیسر، فن ترجمہ نگاری، طباعت: کلاک آرٹ پرنٹرز، دریا گنج، نئی دہلی انڈیا، ص:54-55

[30] مرزا، حامد بیگ، فن ترجمہ کے اصول و مبادیات، مطبوعہ, اوراق، لاہور، شمارہ، س ن، ص:119

[31] بیگ مرزا حامد، اردو ترجمہ کی روایت، دوست پبلیکشنز اسلام آباد، 2016، ص فرضی 16

(3) انسانی علوم: ان میں فلسفہ، ادبیات اور فنون لطیفہ آتے ہیں۔

ادبی ترجمہ:

کسی ادب یا تخلیقی متن کا ترجمہ ادبی ترجمہ کہلاتا ہے۔ شاعری، افسانہ، ناول، تنقید، سفر نامہ، سوانح عمری، تاریخ، ادب اور دیگر ادبی و تاثراتی تحریروں کو کسی دوسری زبان میں ڈھالنا ادبی ترجمے کے زمرے میں آتا ہے۔ ادبی ترجمے میں اشارات کنایات اور رموزوں علامات پر خاص توجہ دینی پڑتی ہے۔ تشبیہات و استعارات کے علاوہ محاورات وضرب المثال کے لیے مناسب مترادفات کو استعمال کر کے اصل مصنف کی منشاء اور اسلوب دونوں کو برقرار رکھنا پڑتا ہے۔ اس نوع کے ترجمے کے لیے ضروری ہے کہ بامحاورہ کیا جائے اور اپنی زبان کے روزمرہ تشبیہات، ضرب الامثال، استعارات و کنایات اور رموز و علامات سے کام لیا جائے تاکہ ترجمے میں ادبی رنگ آجائے اور ترجمہ طبع زاد سے کم تر دکھائی نہ دے۔[32] (بحوالہ مقدمات حصہ اول، انجمن ترقی لاہور، ص:54)

اسی باب میں اے کے بروہی لکھتے ہیں:

The art of translation, let me put it as clearly as I can, is not based on mechanical law of cognation but on the law of personal sympathy it is a Human transaction.[33]

ادبی ترجمے میں مترجم اپنے خیال اپنے جذبے، اپنے نظریے بلکہ اپنے قلم اور اپنے وجود کو اصل مصنف کے تابع کر دیتا ہے۔ البتہ اس بات کا خیال رکھتا ہے کہ فلاں بات یا فلاں عبادت کو اصل مصنف ترجمے کی زبان میں لکھتا تو کس طرح لکھتا۔ مترجم کو اسی انداز و اسلوب میں ترجمہ کرنے کا جتن کرنا چاہیے۔ ادبی ترجمے میں مترجم کو اپنی زبان اور اس کے ادب سے گہری واقفیت کے ساتھ ساتھ مختلف اسالیب بیان اور اصناف ادب کی ماہرانہ جانکاری حاصل ہونی چاہیے۔ اس کا ادیب یا شاعر ہونا ضروری نہیں لیکن ادب شناس اور ادب نواز ہونا لازم ہے۔

3۔ صحافتی ترجمہ:

اس قسم کا ترجمہ زیادہ تر ایک زبان میں بیان کردہ مفہوم کو صحافتی مقصد کے تحت دوسری زبان میں ڈھالنے کا عمل ہے۔ چنانچہ اصل عبارت کے جملوں کی ترتیب یا الفاظ و اصطلاحات کی ترکیب کا لحاظ نہ کرتے ہوئے محض مفہوم کو اپنے الفاظ اور جملوں میں ادا کرنے کا نام صحافتی ترجمہ ہے۔ جو اخبارات ورسائل میں چھاپنے کے لیے کیا جاتا ہے۔ اسے کھلا ترجمہ بھی کہا جاتا ہے۔ اس قسم کا ترجمہ مفہوم کے ترجمے کی ذیل میں آتا ہے۔

---

[32] ترجمے کی ضرورت، مشمولہ: تنقید کا نیا پس منظر، مطبوعہ لاہور

[33] Importance and value of translation in literature, writer conference, Islamabad, Oct 4, 1983.

بقول ڈاکٹر مسکین حجازی:

مفہوم کا ترجمہ کرنا سب سے زیادہ آسان ہے۔ ایسے ترجموں میں کسی قسم کی پابندی کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ مترجم کے لیے آسای ہوتی ہے کہ اصل مفہوم سمجھ کر اپنی زبان میں اپنے طور پر بیان کر دے۔ جس فن کا ترجمہ کرنا مقصود ہو، اگر وہ طویل اور پیچیدہ جملوں پر مشتمل ہو تو لازمی نہیں کہ اس کا ترجمہ بھی اسی طرح طویل اور پیچیدہ جملوں میں کیا جائے۔ بہتر ہے کہ اصل مفہوم کو چھوٹے چھوٹے سادہ جملوں میں ادا کیا جائے۔ [34]

مولانا عبد المجید سالک اس کی وضاحت کچھ یوں کرتے ہیں:۔

اخباری ترجمے میں سب سے مقدم مصلحت یہ ہے کہ مطلب بالکل واضح اور عبارت قطعی طور پر سلیب ہو جائے تاکہ تمام پڑھنے والوں کو کوئی الجھن نہ رہے۔ [35]

صحافتی ترجمے میں عبارت سادہ سلیس اور مطلب صاف اور واضح ہونا چاہیے تاکہ پڑھنے والے کو کوئی الجھن نہ ہو۔ مترجم کو اپنی زبان میں روانی کے ساتھ لکھنا آتا ہو تو وہ کم وقت میں ایک زبان کا مواد دوسری زبان میں ڈھال سکتا ہے۔ کیونکہ صحافتی ترجمے میں وقت کی کمی پر قابو پانا سب سے ضروری ہوتا ہے تاکہ اگلے دن کا اخبار وقت پر نکل سکے۔

صحافتی تراجم کے سبب اگرچہ زبان کا ادبی معیار متاثر ہوتا ہے مگر اس سے طرز بیان میں روانی پیدا ہوتی ہے۔ نت نئے الفاظ اور روزمرہ کی زندگی سے متعلق اصطلاحات سے عام آدمی واقف ہو جاتا ہے اور زبان کو وسعت اور مقبولیت حاصل ہو جاتی ہے۔

ترجمہ نگاری کی شرائط و آداب:

ہر فن کی طرح ترجمہ کی بھی کچھ بنیادی شرائط و آداب ہیں۔

1. پہلی شرط یہ ے کہ اصل تصنیف کی زبان، اس کے ادب اور اس کی قومی تہذیب سے نہ صرف واقفیت بلکہ دلچسپی اور ہمدردی ہو۔ اس لیے کہ مترجم دو زبانوں اور دو قوموں کے درمیان لسانی اور ثقافتی سفیر کی حیثیت رکھتا ہے۔
2. دوسری اہم شرط اپنی زبان پر اس کی قدرت اور نئے خیالات کے اظہار کے لیے نئے الفاظ، ترکیبیں اور اصطلاحات وضع کرنے کی استعداد ہے۔

---

[34] حجازی، علی حجازی، اسسٹنٹ پروفیسر، فن ادارت، ذوالفقار اینڈ کو پریمئر پرنٹرز لاہور، مرکزی اردو بوڈ 1۔اے گلبرک لاہور، 1976ء ص:293 فن

[35] فن ادارت، ص:296

3. تیسری شرط تصنیف کی زبان سے ایسی گہری واقفیت ہے کہ وہ اس کی باریکیوں، نفاستوں اور تہہ داریوں کو بخوبی سمجھ سکے۔
4. چوتھی شرط یہ ہے کہ اصل تصنیف جس عہد اور جس موضوع سے تعلق رکھتی ہے اسی عہد کی زندگی، زبان اور اس موضوع کی اہم تفصیلات سے مترجم کی واقفیت ہو۔
5. پانچویں اور آخری لیکن سب سے اہم شرط ادبی ترجمہ کی صلاحیت، دلچسپی اور شوق و شغف اور انہماک ہے۔ اگر یہ نہیں تو دوسری تمام شرائط کی تکمیل بھی کامیاب ترجمہ کی ضمانت نہیں ہو سکتی۔[36]

---

[36] قمر رئیس، ڈاکٹر، ترجمہ کا فن اور روایت، تاج پبلشنگ ہاؤس، دہلی، ص: 11-12

فصل: سوم

ترجمہ قرآن کا تعارف، ضرورت تاریخ وارتقاء

اس فصل میں ترجمہ قرآن کے اصطلاحی معنی بیان کیا گیا ہے اور اس کی ضرورت و اہمیت واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس کا تاریخ وارتقاء آغاز پر بھی روشنی ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے۔

ترجمہ قرآن کی تعریف:

مفسر قرآن محمد علی صابونی اپنی کتاب التبیان فی علوم القرآن میں ترجمہ کے اصطلاحی معنی بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

"ترجمة القرآن معناها: نقل القرآن إلى لغات أجنبية أخرى غير اللغة العربية۔۔۔۔۔۔۔ ليطلع عليها من لايعرف اللغة العربية وولغة القرآن ويطهم مراد الله عزوجل من كتابه العزيز بواسطة هذه الترجمة۔"

"ترجمہ قرآن سے مراد قرآن کریم کے معانی کسی دوسری یعنی غیر عربی زبان میں منتقل کرنے کے ہیں تاکہ عربیت نا آشنا اشخاص بھی قرآن مجید کی زبان سمجھ سکیں اور ترجمہ کے توسط سے قرآن مجید کے ذریعہ اللہ کی مراد کا فہم حاصل کر سکیں۔" [37]

ترجمہ قرآن کی اہمیت وضرورت:

ترجمہ قرآن کی ضرورت و اہمیت ناگزیر ہے کیونکہ موجودہ دور میں اسلام کی اشاعت قرآن پاک کے تراجم کے بغیر ممکن نہیں۔ مسلمانوں کی اکثریت قرآن پاک کی زبان عربی سے ناآشنا تھے۔ ان کو قرآنی تعلیمات سے آشنا کرنے کے لیے ضروری ہے کہ عربی زبان کی تعلیم کے ساتھ ساتھ ان کی مادری زبانوں میں اسلامی اصول وضوابط کے مطابق قرآن مجید کے تراجم کیے جائیں۔ اسلام پوری انسانیت کے لیے رحمت بن کر آیا ہے۔ پوری دنیا کے لوگوں کو اسلامی تعلیمات سے آشنا کرنا امت مسلمہ کا فرض ہے۔ غیر مسلموں کو اسلامی دعوت دینے کے لیے ضروری ہے کہ ان کی مادری زبانوں کو ذریعہ دعوت بنایا جائے۔ چنانچہ غیر مسلموں کو قرآنی تعلیمات سے آگاہ کرنے کے لیے ان کی زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کی بہت ضرورت ہے تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کے اس عظیم اور بابرکت کلام کو سمجھ سکیں۔

شاہ والی کے نزدیک ترجمہ کی اہمیت:

شاہ والی کے نقطہ نقطۂ نظر میں صحیح طریقے سے ترجمہ نگاری کی بڑی اہمیت ہے۔ ایک ایسے زمانے میں جب کہ دنیا بھر میں علماء اس بحث میں اُلجھے ہوئے تھے کہ قرآن کریم کا ترجمہ کسی دوسری زبان میں کرنا جائز بھی ہے

---

[37] التبیان فی علوم القرآن، ص:224۔

یا نہیں؟ شاہ صاحب نے اس بات پر بڑا زور دیا کہ اگر لوگوں کو عمومی زبان، علوم وفنون کی زبان سے مختلف ہو تو یہ بہت ضروری ہے کہ ایسے علوم کا عام لوگوں کی زبان میں ترجمہ کیا جائے۔ قرآن پاک صحیح فہم و شعور عام لوگوں کے لیے اس وقت تک ممکن نہیں جب تک کہ انہی کی زبان یں ترجمہ نہ کیا جائے۔

چنانچہ شاہ صاحب فرماتے ہیں:

ودریں زمانہ کہ مادر آنیم، ودریں اقلیم کہ ماساکنِ آنیم نصیحت مسلمانان اقتقاء مے کنند کہ ترجمہ قرآن بزبان فارسی سلیس روزمرہ متداول بے تکلف فضیلت نمائی وبے تصنع عبارت آرائی، بغیر تعرض قصص مناسبہ، وبغیر اہراد توجیہات منشعبہ تحریر کردہ شود، تاخواص و عوام ہمہ یکساں فہم کنند، وصغار وکبار بیک وضع ادارک نمایند۔[38]

"آج ہم جس زمانے میں ہیں اور جس ملک (برصغیر ہندوستان) میں ہم رہتے ہیں۔ مسلمانوں کی خیر خواہی کا تقاضہ یہ ہے کہ قرآن حکیم کا ترجمہ سلیس فارسی زبان میں روزمرہ محاورہ کو سامنے رکھتے ہوئے کیا جائے۔ جس کی عبارت ہر مستم کے تصنع اور بناوٹ اور بڑائی سے پاک ہو اور اس میں قصص و واقعات اور غیر ضروری توجیہات و تشریحات کی بجائے آیات کا ترجمہ پیش کیا جائے تاکہ عوام وخواص یکساں طور پر اس کو سمجھیں اور چھوٹے بڑے ایک ہی نہج پر اس کا شعور حاصل کریں۔"

شاہ ولی اللہؒ کے نزدیک ترجمہ نگاری کی اہمیت:

شاہ ولی اللہؒ کے نزدیک ترجمہ نگاری کی اہمیت اس حوالے سے بھی ظاہر ہوتی ہے کہ آپؒ نے بہت سے موقعوں پر کتابوں کے تراجم کے مطالعے کی اہمیت کو واضح کیا ہے۔ یہاں تک کہ کتاب فہمی کے ضمن میں استاد کی ذمہ داریاں بیان کرتے ہوئے کتاب کے بامحاورہ ترجمے کی اہمیت واضح کی ہے۔ چنانچہ شاہ صاحبؒ نے کتاب فہمی کے حوالے سے ایک مستقل فن، "فن دانش مندی" مرتب کیا ہے اور اس کے لیے اسی عنوان سے ایک رسالہ بھی لکھا ہے۔ اس میں ایک استاد کے فرائض اور ذمہ داریوں کا تعین کرتے ہوئے ایک ذمہ داری یہ بھی بیان کی ہے کہ وہ کتاب کی تفہیم کے لیے اس کا صحیح ترجمہ بھی طالب علموں کے سامنے بیان کرے۔

چنانچہ شاہ صاحب لکھتے ہیں:

"ترجمہ عبارتِ کتاب بلغتِ شاگرداں، اگر لغت الیشاں مخالف کتاب باشد"

[38] شاہ ولی اللہ دہلوی، مقدمہ فتح الرحمٰن، ص:د،ہ، مطبوعہ: تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور

"کتاب فہمی کے حوالے سے استاد کو چاہیے کہ اگر شاگردوں کی زبان کتاب کی زبان سے مختلف ہو تو کتاب کی عبارت کا ترجمہ بھی بیان کرلے۔"[39]

شاہ صاحب کی بار بار ترجمہ پر زور دینے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ترجمہ کی کتنی اہمیت ہے کیونکہ بالخصوص عجمیوں کو قرآن سمجھنا ہی دشوار ہے جب تک کہ ان ہی کی زبان میں ہی قرآن پاک کا آسان فہم ترجمہ نہ کیا جائے۔

ترجمہ قرآن کی اہمیت برائے فہم قرآن:

فہم قرآن کا ایک لازمی تقاضا ترجمہ قرآن ہے۔ یہ ہر زبان کی مجبوری ہے خواہ وہ کتنی ہی زرخیز اور فصیح و بلیغ کیوں نہ ہو، ترجمے کے بغیر وہ زبان صرف انہی لوگوں کے درمیان مقید ہو کے رہ جائے گی جو اسے جانتے اور سمجھتے ہوں گے۔ باہر کی دنیا سے اس کا رابطہ منقطع رہے گا اور دیگر اقوام عالم اس زبان سے استفادہ نہیں کر پائیں گی۔

چنانچہ ایک سے دوسری زبان میں ترجمہ ضروری ہوا اور قرآن کے آفاقی پیغام کے پیش نظر ترجمہ قرآن کو بھی ہمہ گیر اہمیت حاصل ہوئی۔ ترجمہ آرامی الاصل لفظ ہے جو بہت پہلے عربی زبان میں داخل ہوا۔ جس کے معنی سمجھنے اور سمجھانے کے ہیں۔ اس سے اسم فاعل ترجمان ہے۔

فہم قرآن کے پس منظر میں ترجمے کی اہمیت اگرچہ عرب و عجم دونوں کے لیے ہے۔ تاہم یہ اہلِ عجم کی اولین اور خاص ضرورت ہے۔ اس کے بغیر ان کے لیے قرآن فہمی کا اور کوئی راستہ نہیں تاوقتیکہ وہ عربی زبان وادب سے مناسب واقفیت پیدا کریں۔

غیر عربی زبان میں ترجمہ قرآن کا بنیادی سبب تو یقیناً ضرورت عجم ہی ہے۔ تاہم اس کے کچھ اور بھی اسباب ہیں۔ ڈاکٹر صالح عبد الحکیم شرف الدین نے اس سلسلے میں بیان کیا ہے کہ وقت کے ساتھ ساتھ الفاظ اور اصطلاحوں کے متروک ہونے کے باعث نئی نئی اصطلاحیں ایجاد ہوتی ہیں۔ لہذا کئی ترجمے اس لیے بھی لکھے گئے کہ وہ اس لسانی ارتقاء کا ساتھ دے سکیں۔ "ہر دور کا انسانی معاشرہ مخصوص قدروں اور رجحانات کا حامل ہوتا ہے۔ لہذا ہر عصر میں علماء نے اس چیز کو ضروری سمجھا کہ اپنے زمانے کے تقاضوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ترجمہ کریں۔

[39] شاہ ولی اللہ دہلوی، رسالہ دانش مندی، مطبوعہ بمع تکمیل الاذہان از مدرسہ نصرۃ العلوم، گوجرانوالہ، ص:182۔

کچھ ترجموں کی وجہ لوگوں کے ذاتی خیالات کی ترویج بنی تاکہ وہ محض ذاتی طور پر کسی دوسرے کی تائید یا تردید کریں۔ حصولِ ثواب کی نیت بھی مسلمانوں کے اندر قرآنی تراجم کا باعث بنی۔ بعض تراجم تجارتی مقاصد کے تحت منظرِ عام پر آئے۔[40]

نزولِ قرآن کے مقاصد کی روشنی میں ترجمہ قرآن کی اہمیت:

نزول قرآن کے مقاصد کی روشنی میں اگر ہم ترجمہ قرآن کی اہمیت وضرورت کا اندازہ لگانا چاہیں تو مشکل نہیں کیونکہ عربی زبان کو سمجھنے اور اس پر عبور رکھنے بلکہ عربی زبان جن تعلیم یافتہ افراد کی مادری زبان ہے۔ وہ بھی متن قرآن کی تفہیم و توضیح کے لیے تفسیر کا سہدا پکڑتے ہیں۔ نہ صرف تفسیر و توضیحات کا، بلکہ ادق اور مشکل و مشترک الفاظ واحکام کے معانی معلوم کرنا اہل اللغۃ کے لیے ضروری ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن مجید الہٰی کلام ہے جو اپنے اسلوب، ترکیب، تنظیم، احکام اور معانی میں فقید المثال اعجاز کا حامل ہے۔ اس لیے یہ کہنا بالکل بجا ہے کہ ترجمہ قرآن کی بنیاد عہدِ رسالت میں ہی پڑگئی تھی۔ رسول ﷺ قرآن کے معانی بیان فرمایا کرتے تھے جیسا کہ بخاری شریف کی کتاب التفسیر میں "وقب" کا معنی بیان کیا گیاہے۔ اس طرح بہت سارے دیگر الفاظ کے معانی اور کلماتو تراکیب کے مفاہم سمجھانے کے بارے میں روایات موجود ہیں۔ جیسے "نخرۃ" (النازعات) "عبس" (عبس) "وسق" (الانشاق)، "عسعس" (التکویر) وغیرہ۔

پھر عہد صحابہؓ میں بھی معانی قرآن کی تفہیم صحابہؓ ایک دوسرے سے کرتے رہے۔ معانی کے ذریعے قرآن کی تفہیم ہی ترجمہ قرآن کی بنیاد ہے۔ پھر قرآن مجید کے معانی و مفاہیم اور دیگر زبانوں میں تراجم کی پسندیدگی اگرچہ مقاصد نزول قرآن کے حصول میں نہایت ضروری ہے لیکن باری تعالیٰ کے ارشادات نے اس اہم ذمہ داری کو ضرورت سے بڑھاکر فرض کفایہ کا درجہ دیاہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فلولا نفر من کل فرقۃ[41]

بعثت رسولؐ کا مقصد، تلاوت آیات کے ساتھ ساتھ تزکیہ نفس اور تعلیم کتاب و حکمت بھی ہے۔ تعلیم کتاب میں معانی وترجمہ بھی شامل ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ارشافرمایا:

---

[40] ڈاکٹر، صالحہ عبدالحکیم شرف الدین، قرآن حکیم کے اردو تراجم، قدیمی کتب خانہ کراچی، س۔ن، ص:67-69

[41] سورۃ التوبہ 9: 122

اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَ قُرْاٰنَهٗ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ
فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ[42]

پھر ایک اور جگہ ارشاد ربانی ہے۔

يَتْلُوْ اعَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ[43]

اللہ رب العز کا ارشاد ہے۔

وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضرِبُهَا لِلنَّاس الخ[44]

علماء و مفسرین اور مترجمین کے ہاں قرآن کریم کے معانی و مفاہیم معلوم کرنا ہمیشہ محبوب رہا۔ حتیٰ کہ بعض نے حفظ قرآن پر معانی قرآن کے فہم کو ترجیح دی۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ کا قول امام سیوطی نے ابن الانبادی کے حوالے سے "الاتقان" میں نقل کیا ہے۔

"بے شک یہ بات مجھے بہت زیادہ پسند ہے کہ قرآن کریم کی کسی آیت کریمہ کی معرفت حاصل کروں بہ نسبت اس کے کہ میں ایک آیت کریمہ حفظ کروں۔"[45]

علامہ سیوطیؒ نے علماء کا اس بات پر اجماع نقل کیا ہے کہ معانی قرآن کا علم فرض کفایہ ہے۔ اگرچہ تفسیر قرآن ترجمہ نہیں لیکن ترجمہ قرآن، قرآن کی بعینہ Translation کی بجائے ترجمانی ہوتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ تفسیر قرآن کے فضائیل میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے وہ سب ترجمانی قرآن کی فضیلت بھی ہے۔ معانی قرآن کا فہم بزرگ ترین علم اور بہترین پیشہ کہلایا۔

ترجمہ قرآن کی اہمیت کا اندازہ مسلم علماء کو تو تھا ہی لیکن راسخ العقیدہ مسلم حکمرانوں نے بھی اس کی ضرورت کا احساس کیا۔ یہی وجہ ہے کہ اس وقت تراجم قرآن مجید کم و بیش 103 زبانوں میں شائع ہو چکے ہیں۔ ترجمہ قرآن مجید کے باقاعدہ مراکز بھی قائم کیے گئے یا پھر بعض مراکز قرآن میں ترجمہ قرآن کے شعبہ جات قائم کیے گئے۔ اس سلسلے میں مجمع الملک فہد نے 40 زبانوں سے زائد زبانوں میں تراجم قرآن شائع کیے ہیں۔ ایران کے مرکز ترجمہ قرآن بزبان ہائی خارجی نے تراجم قرآن میں اغلاط کی نشاندہی کے لیے 4000 مطبوعہ نسخہ ہائے تراجم جمع کیے جو 950 تراجم پر مشتمل ہیں۔[46]

---

[42] سورۃ القیامۃ: 17، 18، 19

[43] سورۃ الجمعہ: 2

[44] سورۃ العنکبوت: 43

[45] قریشی، ڈاکٹر، نثار احمد، ترجمہ، روایت اور فن، مقتدرہ قومی زبان، ص: 3

[46] ڈاکٹر، پروفیسر، ڈاکٹر سلیم طارق خان، مقالات قرآن کانفرنس، 6 اپریل، 2008 جلد 1، ص: 38

ترجمہ قرآن حکیم کا آغاز و ارتقاء:

دنیا میں ترجمے کی روایت کا آغاز کب اور کیسے ہوا۔۔۔۔۔۔ یہ ایک سربستہ راز ہے۔ اور اب تک اسے منکشف نہیں کیا جاسکا اور غالباً مستقبل قریب میں بھی ایسا ممکن نظر نہیں آتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کی اساس انسانی ضرورت پر ہے اور انسانی ضرورت اس وقت پیدا ہو گئی تھی جب انسان نے اپنے قدموں کے ساتھ اس "دھرتی" کو آباد کیا تھا اور انسان کو ایک دوسرے کی بات سمجھنے کی ضرورت پیش آئی تھی۔

قرآن کریم میں انسانی رنگتوں اور زبانوں یا بولیوں کے اختلاف کو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں شمار کیا گیا ہے۔[47] اس سے پتہ چلتا ہے کہ انسان کی دنیا میں آبادکاری کے کچھ ہی عرصے کے بعد جب انسانوں کی بولیوں میں یہ اختلاف اور تنوع پیدا ہوا تو انہیں ایک دوسرے کے قریب آنے اور ایک دوسرے کی بات کو سمجھنے کے لیے ترجمے کی ضرورت پیش آئی ہو گی اور یوں قدیم زمانے سے ہی ترجمے کی ابتداء ہو گئی تھی۔ پھر رفتہ رفتہ دو باتوں نے اس تحریک کو مزید طاقت اور قوت عطا کی۔ ان میں سے پہلی بات دنیا میں بڑی بڑی بادشاہتوں کا قیام اور دوسری بڑے آسمانی مذاہب کا نزول تھا۔ ان دونوں ضرورتوں کے تحت ترجمے کی روایت میں پختگی اور باقاعدگی پیدا ہوئی اور یوں ترجمے نے دنیا میں ایک اہم ادبی صنف کے طور پر اپنے قدم مضبوطی سے جما لیے۔

پھر جب تہذیبی اور مذاہب نے ایک شہر سے دوسرے شہر اور ایک ملک سے دوسرے ملک میں سفر کرنا شروع کیا تو ترجمے کی اس روایت کو مزید شہ ملی۔ جس کا سبب یہ تھا کہ تہذیبوں کو اپنی وضاحت اور مذہبی کتابوں کو تبلیغ اور دعوت کے لیے تراجم کی ضرورت تھی۔ اسی لیے یہ روایت دن بہ دن پختہ سے پختہ تر ہوتی چلی گئی۔ حتیٰ کہ دنیا میں بہت سی کتابوں کے تراجم رہ گئے اور ان کی "اصل" دنیا کے اندھیروں میں کہیں گم ہو گئی۔ اس سلسلے میں سب سے نمایاں مثال تورات اور انجیل کی ہے۔ ان دونوں کتب کی اصل صدیوں پہلے ناپید ہو گئی تھی اور دنیا صدیوں سے ان کے ترجمے پر اکتفا کر رہی ہے۔[48]

اسلامی دور میں ترجمے کی روایت کا آغاز:

جب آنحضورؐ دنیا میں پیغمبرِ امن و سلامتی بن کر تشریف لائے اور دنیا میں علم و ادب کے نئے جہان نے جنم لیا۔ مسلمانوں کے ہاں ترجمے کی روایت کی ابتداء بالکل ابتدائی دور سے ہو گئی تھی اور مسلمان شروع سے ہی اس فن کی اہمیت اور نزاکت سے واقف ہو گئے تھے۔

---

[47] قریشی، ڈاکٹر، نثار احمد، روایت اور فن، مقتدرہ قومی زبان، س ن، ص:3

[48] البخاری محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح بخاری، کتاب بدءالوحی، حدیث:5

آنحضرتؐ نے 6 ہجری میں صلح حدیبیہ کے بعد عرب اور بیرون عرب کے مختلف حکمرانوں کو خطوط تحریر کیے جن میں آپؐ قرآن حکیم خصوصاً سورۃ آل عمران کی آیت (33) کا حوالہ دیا کرتے۔ پھر ان خطوط کا حکمران اپنی زبانوں میں ترجمہ کروا کر سنتے تھے۔ ایک ایسے ہی خط اور اس کے ترجمہ کا ذکر صحیح البخاری میں بھی ملتا ہے۔[49]

جس میں یہ بھی ذکر ہے کہ بوزنطی حکمران ہرقل نے ابوسفیان اور اس کے ہمراہیوں کو اپنے دربار میں طلب کرکے اپنے ترجمان / مترجم کے ذریعے ان سے گفتگو کی۔ یہ عہد نبویؐ میں غیر عربی میں قرآن حکیم کے جزوی ترجمہ یا ابتدائی ترجمہ کی ایک مثال ہے۔[50]

ان تمام باتوں سے اندازہ ہوتا ہے کہ ترجمہ قرآن کا آغاز عہد نبویؐ سے ہو گیا تھا۔ مکہ مکرمہ میں ابتداء سے ہی دوسرے ممالک اور دوسری زبانوں سے تعلق رکھنے والے صحابہ کرامؓ موجود تھے۔ جن میں بطور مثال حضرت بلال حبشیؓ، حضرت صہیب رومی اور حضرت سلمان فارسیؓ کا ذکر کیا جاتا ہے۔

ان میں فارسی زبان میں ترجمہ کرنے کے حوالے سے، شہرت رکھنے والی شخصیت حضرت سلمان فارسیؓ کی ہے۔ جو فارس کے رہنے والے تھے اور جن کے متعلق مروی ہے کہ انہوں نے اہلِ فارس کے مطالبے پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور سورۃ فاتحہ کا ترجمہ فارسی زبان میں کیا۔(12)[51] جبکہ یہودیوں کی زبان (سریانی) سیکھنے اور اس میں ترجمہ کرنے کے لیے حضرت زید بن ثابتؓ کا نام آتا ہے۔ اس طرح سرکاری طور پر ترجمہ کرنے کی پہلی مثال ہے۔[52]

اس طرح ترجمہ قرآن کو خود نبی کریم ﷺ کی سرپرستی حاصل رہی۔ اس طرح عہدِ نبویؐ اور عہد خلافت راشدہ میں ہی ترجمہ کا آغاز ہوا۔

دور تابعین:

دور تابعین میں ترجمہ کے حوالے سے عہد صحابہ سے چلی آنے والی یہ روایت مزید مستحکم ہو گئی۔ امام محمد بن اسماعیل البخاری (م:256ھ) اور امام مسلم بن الحجاج القشیری نے اپنی کتب میں کتاب التفسیر کے نام سے جو عنوان

---

[49] السرخسی، شمس الآئمہ، المبسوط، مطبوعہ بیروت، دارالمعرفۃ، 1324ھ، ص:37

[50] الاصابہ، مطبوعہ احیاء التراث العربی، بیروت، 1 / 561، عدد، 288

[51] المبسوط، ص:37

[52] علوی، سعید الرحمٰن، قرآن مجید اور اس کے تراجم ماہنامہ، الحق، خٹک، اکتوبر 1996ء، ص:44

پیش کیے ہیں۔ ان میں متعدد صحابہ کرامؓ اور تابعین کے حوالے سے، مختلف قرآنی آیات کا مفہوم آسان عربی الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ جو ترجمہ قرآن ہی کی ایک صورت ہے۔ اس کے علاوہ قرآن حکیم کی ابتدائی دور کی تمام عربی تفاسیر میں یہی انداز اور اسلوب اختیار کیا گیا ہے۔ جو قرآن مجید کے ترجمہ کرنے کے جواز کی مستند ترین دلیل ہے۔

اموی دور میں خالد بن یزیز بن معاویہ نے سرکاری سرپرستی میں ترجمہ شروع کروایا۔ اگرچہ اس کی کوئی دستاویزی شہادت دستیاب نہیں ہے۔ غالباً قرآن کریم اور دوسری اسلامی تعلیمات کے عجمی زبانوں میں ترجمہ کی ابتداء بھی اسی دور میں ہوئی ہو گی۔ جس کا اندازہ ہمیں نامور محقق، اپنے اور بعد کے ادوار کے لیے یکساں مقتدر شخصیت امام ابو حنیفہ (80-150) کے فارسی زبان میں ترجمہ کے متعلق، ان کے موقف سے ہوتا ہے کہ انہوں نے اذان، خطبہ جمعہ حتی کہ سورۃ فاتحہ سمیت نماز میں قرآن حکیم کی فارسی زبان میں تلاوت کی بھی اجازت دے دی تھی۔

علامہ سرخسی لکھتے ہیں:

"فکانو یقرؤن ذلک فی الصلاۃ حتی[53]

سو وہ اس فارسی ترجمے کو نماز میں پڑھتے تھے۔

یہاں تک کہ ان کی زبانیں عربی سے ماخوذ ہو گئیں۔ بنو اُمیہ کے دور میں ہر زبان میں مکمل ترجمہ کا ثبوت ملتا ہے جسے قرآن مجید کا اولین ترجمہ شمار کیا جاتا ہے۔[54]

دوسری صدی ہجری اور تیسری صدی ہجری میں ترجمہ باقاعدہ ایک اہم ترین شعبہ بن چکا تھا اور عباسی خلیفہ مامون عباسی (99ھ / 813 / 319ھ / 833ھ) کے قائم کردہ دار الحکومت کو اسلامی تاریخ میں بڑی اہمیت حاصل رہی اور اس دور میں دوسری زبانیں بھی قرآن مجید کے مکمل تراجم سے مستفید ہوئیں۔

دنیا میں تراجم قرآن کا آغاز و ارتقاء کا مختصر جائزہ:

زمانہ رسول ﷺ میں ترجمہ قرآن:

پیغمبر حضرت محمد ﷺ کے صحابہ میں غیر عرب افراد جیسے سلمان فارسیؓ، حضرت صہیب رومیؓ، حضرت بلال حبشیؓ اور نو مسلم یہودی اور عیسائی عربی اور غیر عربی زبانوں پر مسلط تھے۔ یہ حضرات اپنے ہم زبان لوگوں کے لیے بعض اوقات قرآن کے کچھ مفاہم کا ترجمہ اور تفسیر کرتے تھے۔ اس لیے ترجمہ قرآن کی تاریخ کی بازگشت صدر

---

[53] المبسوط، ص:37

[54] علوی، سعید الرحمٰن، قرآن مجید اور اس کے تراجم، ماہنامہ الحق، خٹک اکتوبر 1996ء

اسلام کی طرف ہوتی ہے۔ حبشہ کے بادشاہ نجاشی کے لیے سورۃ مریم کا ترجمہ اور پیغمبرؐ کے خطوط جو کہ قرآنی آیات پر مشتمل تھے، کا دیگر اقوام کے لیے ترجمہ اس مطلب کی تائید کرتا ہے۔

غیر مسلم مغربی ممالک میں ترجمہ قرآن کا آغاز وارتقاء:

مغربی ممالک میں سب سے پہلا ترجمہ فرانس کے ایک راہب پطرس (رابرٹ کیوئن) نے تقریباً 1142-43ء میں لاطینی زبان میں کیا۔ لیکن ترجمہ کو کھلم کھلا چھاپنے کی جرأت کسی کو نہ ہو سکی۔ یہ ترجمہ تقریباً چار سو(400) برس تک ایک خانقاہ میں پڑا رہا۔

1543ء میں یہ ترجمہ تھیوڈور بیلی انڈر نے باصل سے شائع کیا۔ اس کے بعد قرآن کریم کے تراجم اطالوی، ڈچ اور جرمنی تین زبانوں میں شائع ہوئے۔

انگریزی زبان کا سب سے پہلا ترجمہ الیگزینڈر رائوس نے 1648-49 میں چھاپا جو 1688ء، میں بالکل ناپید ہو گیا۔ اس کے بعد دوسرا ترجمہ جارج سیل نے کیا جو 1724ء سے اب تک مسلسل شائع ہو رہا ہے۔ فارسی زبان کا سب سے پہلا ترجمہ شیخ سعدی شیرازی نے 691ھ میں کیا۔ روسی زبان کا سب سے پہلا ترجمہ 1776ء میں سینٹ پیٹرز برگ میں چھپا۔

برصغیر پاک وہند میں ترجمہ قرآن کا آغاز وارتقاء / تاریخ:

جہاں تک برصغیر پاک وہند میں قرآن پاک کے تراجم کا تعلق ہے تو اس کی ابتداء بہت پہلے ہو چکی تھی۔ جس کی ضرورت یہاں دعوت و تبلیغ اسلام کے سلسلے میں پیش آئی تھی۔

برصغیر کی تاریخ میں جو پہلا ترجمہ ملتان ہے وہ محمد بن قاسم کے برصغیر میں وارد ہونے کے تقریباً 160 سال کے بعد ہوا۔ کہا جاتا ہے کہ قرآن کریم کا اولین ترجمہ سندھی یا ہندی زبان میں ہوا۔ اس ترجمہ کی زبان کے بارے میں مورخین میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ شعبہ عربی گورنمنٹ کالج فیصل آباد کے ڈاکٹر اعجاز فاروقی اکرم نے اپنے مقالے "برصغیر میں مطالعہ قرآن" میں اس ترجمہ کو ہندی / سنسکرت اور سندھی یا اس سے ملتی جلتی کسی زبان کا ترجمہ بتایا ہے۔

تذکرہ نگاروں نے ذکر کیا ہے کہ راجہ انور کی فرمائش پر منصورہ کے والی عبداللہ بن عمر بن عبدالعزیز نے اپنے دربار کے عراقی النسل مسلمان عالم کو راجہ انور (پورا نام راجہ مہرک بن رائق) کے پاس بھیجا تھا جنہوں نے سورۃ

یٰسین تک ہندی / سنسکرت / سندھی میں قرآن کا ترجمہ کیا تھا۔ یہ ترجمہ تیسری صدی ہجری میں ہوا۔ لیکن یہ ترجمہ مر دو ایام سے ضائع ہو گیا اور محفوظ نہ رہ سکا۔[55]

آٹھویں صدی ہجری کے بعد بارہویں صدی ہجری میں شاہ ولی اللہؒ کے فارسی ترجمہ کا تذکرہ نویسوں نے ذکر کیا ہے۔ شاہ ولی اللہؒ کے علاوہ اور دوسرے بزرگوں نے بھی قرآن کریم کا فارسی میں ترجمہ کیا جن میں نمایاں نام مخدوم جہانیاں جہاں گشت، نوح معالائی سندھی، شاہ محمد غوث لاہور اور شاہ محمد اجمل وغیرہ کے نام شامل ہیں۔

ڈاکٹر ہدایت اللہ نعیم کی تحقیق کے مطابق سترہویں صدی عیسوی سے لے کر 1940 تک 39 زبانوں میں قرآن کریم کے 123 تراجم لکھے گئے۔ 1986ء تک ان کی تعداد 1100 تک جا پہنچی جو 76 مختلف عالمی اور قومی زبانوں میں لکھی گئی۔ 1982ء تک برصغیر پاک وہند میں 12 مختلف زبانوں میں قرآن پاک کے 252 تراجم (مکمل و نامکمل) منظر عام پر آئے۔[56]

ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

- بلوچی: 01
- بنگالی: 50
- انگریزی: 12
- ہندی: 10
- پشتو: 54
- پنجابی: 15
- اُردو: 100

مذکورہ زبانوں میں قدیم ترین تراجم کی تواریخ درج ذیل ہیں۔[57]

- سندھی: 270ھ بمطابق 980ء
- پشتو: 1093ھ بمطابق 1979ء
- اُردو: 1147ھ بمطابق 1733ء[58]

---

[55] قاسمی، ڈاکٹر غلام مصطفیٰ، نورالقرآن، مقدمہ، مطبوعہ 1401ھ، ص:3

[56] ہدایت اللہ نعیم، Islamic Pashto Literature، پی ایچ ڈی مقالہ، 1986ء، ایریا سٹڈی، سنٹرل ایشیا یونیورسٹی، ص:1-25

[57] ایضاً، ص:3

- بنگالی: 1247ھ بمطابق1828ء
- ہندی: 1333ھ بمطابق1915ء
- پنجابی: بیسویں صدی کے اوائل
- بلوچی: 1392ھ بمطابق1972ء[59]

اُردو میں ترجمہ قرآن:

دنیا بھر میں قرآن پاک کے تراجم بے شمار زبانوں میں ہوئے ہیں اور اُردو زبان کو یہ شرف حاصل ہے کہ ترجمہ و تفسیر کا سب سے زیادہ مواد اسی میں لکھا گیا ہے۔ کم و بیش 1011 اندراجات موجود ہیں۔ اُردو چونکہ خود ایک لشکری زبان کے طور پر سامنے آئی۔ بہت سے ارتقائی مراحل تھے جو اُردو کو طے کرنے پڑے۔ اسی طرح اُردو ترجمہ کو بھی موجودہ شکل میں آتے آتے مختلف ادوار میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

اُردو تراجم کے ادوار:

اپنے اپنے دور اور اپنے دور کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے مترجمین نے پر خلوص کوششیں کیں۔ وہ درج ذیل تین ادوار میں تقسیم کی گئی ہے۔

- پہلا دور جو قدیم دور بھی کہلاتا ہے جو دکنی دور سے شروع ہوتا ہے اور اٹھارویں صدی عیسوی کے اختتام تک چلتا ہے۔
- دوسرا دور شاہ رفیع الدین کے ترجمہ سے شروع ہو کر انیسویں صدی کے آخر میں ختم ہوتا ہے۔
- تیسرا اور آخری دور ڈپٹی نذیر احمد کے ترجمہ سے شروع ہوتا ہے اور موجودہ دور تک چل رہا ہے۔

پہلا دور:

اب تک کی دستیاب تحقیقات کے مطابق پہلے دور میں جو تراجم ملتے ہیں وہ تقریباً سبھی نامکمل ہیں حالانکہ وہ خاصی تعداد میں ہیں۔

اگر مختلف کتب خانوں مثلاً کتب خانہ آصفیہ (حیدر آباد دکن) کتب کانہ سالار جنگ (حیدر آباد) کتب خانہ، ادارہ ادبیات (حیدر آباد دکن) کتب خانہ انجمن ترقی، اُردو (کراچی) برٹش میوزیم (لندن) اور انڈیا آفس (اُردو) کے خطی نسخوں اور مطبوعہ کتب کی فہرستوں کو کھنگالا جائے تو ایسے بہت ترجموں کے حوالے مل جاتے ہیں۔

---

[58] صالحہ عبد الحکیم، ڈاکٹر، قرآن مجید کا سب سے پہلا اُردو ترجمہ، مقالہ، ص: 83

[59] معراج الاسلام، ڈاکٹر، پروفیسر، پشتو زبان میں قرآن پاک کی تفاسیر و تراجم، ضیاء مکمل پشتو تراجم و تفسیر قرآن کی الف بائی ترتیب (8)

دوسرا دور:

پہلے دور کے نامکمل تراجم کے بعد دوسرے دور میں قرآن پاک کا مکمل ترجمہ منظر عام پر آیا تھا۔ اُردو بھی اپنی شکل بدل رہی تھی اور ادب پر دکنی اثرات کم ہو گئے تھے۔ بلکہ تقریباً ختم ہونے کو تھے۔ اس لیے اس دور میں ملنے والے تراجم میں دکنی اثرات کی جگہ شمالی ہند کے الفاظ، محاورات اور دیگر اسالیب بیان نے سنبھال لی تھی۔

اس دور کا معروف اور معتبر ترجمہ شاہ رفیع الدین دہلوی کا ہے۔ شاہ رفیع الدین شاہ ولی اللہ کے تیسرے بیٹے تھے۔ آپ کو فارسی اور عربی پر عبور حاصل تھا۔ اگرچہ ان کی علمیت کا چرچا تھا لیکن قرآن کا پہلا مکمل اردو ترجمہ ان کی شہرت کی اصل وجہ بنا۔ اٹھارویں صدی کے اواخر کا پہلا مکمل اردو ترجمہ تھا۔ شاہ رفیع الدین نے یہ ترجمہ 1776ء میں کیا۔ ترجمہ کرنے کا انداز بھی یہ تھا کہ وہ بولتے جاتے اور ان کے شاگرد سید نجف علی خان اسے لکھتے جاتے تھے۔ جب قرآن مکمل ہو گیا تو انہوں نے اسے اپنے استاد محترم کی خدمت میں پیش کر دیا اور اصلاح کروائی۔ شاہ صاحب کا یہ ترجمہ لفظی ہے۔ لفظی ترجمہ ہونے کے باوجود یہ وہ ترجمہ ہے جو قرآن کی روح اور اس کے مزاج کے عین مطابق ہے۔[60]

اس صدی کا دوسرا بڑا نام بھی شاہ ولی اللہؒ کے بیٹے کا ہی ہے۔ انہوں نے 1790ء میں ایک بامحاورہ اردو ترجمہ کر کے شہرت حاصل کی۔

شاہ عبد القادر کا یہ ترجمہ لفظی نہیں ہے بلکہ اُردو کے روزمرہ اور محاورے لیے ہوئے ایک وضاحتی انداز رکھتا ہے۔ اسے اردو ہندی لغت کا ایک بڑا خزانہ بھی سمجھا جاتا ہے۔ اس ترجمے نے نہ صرف قرآن کا فہم آسان کیا ہے بلکہ ساتھ ساتھ اُردو ادب کو بھی ایک بڑا خزانہ دیا ہے۔

شاہ عبد القادر صاحب اپنے ترجمے دیباچے میں خود فرماتے ہیں:

اس بندہ ناچیز عبد القادر کے خیال میں آیا کہ جس طرح ہمارے بابا صاحب بہت بڑے حضرت شاہ ولی اللہؒ عبد الرحیم کے بیٹے، سب حد پیش جاننے والے ہندوستان کے رہنے والے، فارسی زبان میں قرآن کے معنی آسان کر کے لکھتے ہیں۔ اسی طرح عاجز نے ہندی زبان میں قرآن کے معنی آسان کر کے لکھے ہیں۔ الحمد اللہ یہ آرزو 120ھ بمطابق 1790ء میں حاصل ہوئی۔

یہ بات واضح ہے کہ پہلے اردو کو "ہندی" کہا جاتا تھا۔ اسی طرح جیسے عرب میں بولی جانے والی زبان کو عربی کہا جاتا ہے۔ اسی لیے شاہ عبد القادر نے اپنے اردو ترجمے کو "ہندی" لکھا ہے۔

---

[60] چغتائی، محمد اکرم، قرآن کے اردو تراجم، المعارف لاہور، جولائی، اگست 1985ء، ص: 22

حکیم محمد شریف خاں (متوفی 1801ء) کا ترجمہ قابل ذکر ہے یہ ترجمہ شاہ عالم بادشاہ کے کہنے پر ہوا۔ مولوی عبدالحق کی رائے میں اس ترجمے کی زبان شاہ عبدالقادر کے ترجمے کے مقابلے میں زیادہ صاف ہے اور لفظی پابندی میں اتنی سختی نہیں کی گئی ہے اور اُردو زبان کی ترکیب کا نسبتاً زیادہ خیال رکھا گیا ہے۔

انیسویں صدی میں جو کہ قرآن کے اردو تراجم کا دوسرا دور تصور کیا جاتا ہے اور بھی بہت سے تراجم اور مترجمین سامنے آتے ہیں۔ یہ وہ دور تھا جس میں قرآن مجید کے اُردو تراجم کو ضروری سمجھا جانے لگا تھا اور بڑی جانفشانی سے اس پر کلام ہو رہا تھا۔ اس میں کچھ ترجمے مکمل اور کچھ جزوی بھی ملتے ہیں۔ اس دور میں ایک ترجمہ فورٹ ولیم کالج میں ڈاکٹر جان گلکرسٹ کے حکم پر ہوا۔ ان کی بیماری کی وجہ سے ادھورارہ گیا جسے اس کالج کے استاد مولوی امانت اللہ شیدا نے مکمل کیا۔ جن میں میر بہادر علی حسینی اور کاظم علی کا تعاون بھی شامل تھا۔
مترجم نے اُردو کے روزمرہ کے الفاظ کو بڑی ہی عمدگی سے استعمال کیا اور جملوں کی ترکیب عربی نہج پر نہیں بلکہ اُردو کے ڈھنگ پر رکھی۔

تیسرا دور:

اُردو میں قرآنی تراجم کا تیسرا دور ڈپٹی نذیر احمد دہلوی کے ترجمہ قرآن سے شروع ہوتا ہے۔ یہ ترجمہ پہلی بار 1896ء میں شائع ہوا۔ یہ اپنے بعض خصائص کی بناء پر ایک خاص مقام رکھتا ہے۔ اس ترجمے کو اُردو زبان و ادب کا ایک مثالی کارنامہ تصور کیا جاتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اصل میں یہ ایک عظیم مذہبی خدمت بھی ہے۔ اس کی چند نمایاں خصوصیات درج ذیل ہیں:۔

- زبان بامحاورہ ہے اور قوسین میں تشریحی الفاظ درج کر کے عبارت مسلسل اور مربوط بنادی گئی ہے۔
- حاشیے پر فائدے لکھے ہیں ان میں شاہ عبدالقادر کی تفسیر سے مدد لی گئی ہے۔
- لغات عربی کی تشریح الگ ہے۔
- مضامین قرآن کی فہرست حوالہ آیات کے ساتھ مرتب کی گئی ہے۔
- محاورات کا بکثرت استعمال کیا گیا ہے جس پر شدید احتجاج بھی ہوا۔
- ڈپٹی نذیر احمد کے بعد اس صدی میں قرآن کے اُردو تراجم کی کثیر تعداد سامنے آگئی۔

ان مترجمین میں مولانا احمد رضا خاں بریلوی، مولانا اشرف علی تھانوی، مولوی عاشق الٰہی، فتح محمد جالندھری، محمد حسن دیوبندی، ابو الکلام آزاد، عبد الماجد دریا آبادی، مولانا ابو الاعلیٰ مودودی وغیرہ کے نام اہم ہیں۔ مجموعی طور پر یہ دور قرآنی تراجم کے عروج کا دور تھا۔

فصل چہارم

ترجمہ قرآن کی اقسام، اصول قواعد و ضوابط

ترجمہ قرآن کی اقسام:

جس طرح پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ لغت عرب میں ترجمہ دو معانی کے لیے بولا جاتا ہے۔

1۔ کلام کو ایک زبان سے دوسری زبان میں نقل کرنے کو ترجمہ کہتے ہیں۔

2۔ ایک کلام کا مطلوب و مقصود دوسری زبان میں پوری وضاحت کے ساتھ بیان کر دیا جائے۔ [61]

1۔ لفظی ترجمہ

2۔ تفسیری ترجمہ / مفہومی ترجمہ

1۔ لفظی ترجمہ:

لفظی ترجمہ سے مراد اصل کلام (قرآن) کے معنی و مفہوم کو بغیر کسی تبدل و تغیر کے قائم رکھتے ہوئے ایک کلام کو ایک زبان سے دوسری زبان میں اس نظم و ترتیب کے ساتھ منتقل کر دیا جائے جیسے کہ وہ پہلے ہے۔

2۔ تفسیری ترجمہ:

کلام (قرآن مجید) کا مطلب دوسری زبان میں کھل کر بیان کر دیا جائے۔ اس میں سابقہ نظم و ترتیب اور کلام (قرآن مجید) کے اصل تمام معانی کا قائم رکھنا ضروری نہیں۔

قرآن پاک کے لفظی ترجمہ کی اقسام:

لفظی ترجمہ کی دو اقسام ہیں:

(1) ترجمہ بالمثل

(2) ترجمہ بغیر المثل

(1) ترجمہ بالمثل

قرآن کریم کا کسی دوسری زبان میں ایسا ترجمہ کیا جائے جو ہر لحاظ سے اس کی مانند ہو۔ یہاں تک کہ ترجمہ کے مفردات قرآنی مفردات اور اس کا انداز و اسلوب، اسلوب قرآنی کی جگہ لے لے۔ جس کا نتیجہ یہ ہو کہ قرآن کی اصلی عبارت میں معانی جس بلاغنی کیفیت سے متکیف اور جن تشریعی مسائل پر حاوی ہوں وہ ترجمہ کے اندر بلا کم و کاست موجود ہوں۔

واضح رہے کہ قرآن کریم کا ایسا ترجمہ ممکن نہیں اسی لیے نزول قرآن کی اساسی دو مقاصد ہیں:

---

[61] تاج العروس، ج:8، ص:211

اول:

قرآن کریم حضور اکرم ﷺ کی رسالت کی صداقت کی دلیل و برہان کے طور پر نازل ہوا۔ اس کا یہ اعجاز ہے کہ انس و جن جمع ہو کر بھی اس جیسی ایک صورت نہیں بنا سکتے۔ اس سے معلوم ہوا کہ آنحضور ﷺ سچے رسول تھے اور جو کلام ان پر نازل ہوا وہ کلام ربانی ہے، انسانی نہیں۔

دوم:

نزول قرآن کا دوسرا مقصد بنی نوع انسان کی دنیوی و اخروی فلاح و صلاح ہے۔

تبصرہ:

جہاں تک پہلی غرض کا تعلق ہے وہ بالاتفاق ترجمہ سے حاصل نہیں ہو سکتی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وجوہ اعجاز اگرچہ بہت سے ہیں مثلاً قرآن کریم میں اخبار غیبی کا پایا جانا۔ ہر آیت میں جو اعجاز پایا جاتا ہے اس کا مدار و انحصار اس کی بلاغی خصوصیات پر ہے۔ لیکن ان بلاغی خصوصیات کو دوسری زبانوں میں منتقل نہیں کیا جا سکتا۔ ہر ترقی یافتہ زبان بلاغت کی حامل ہوتی ہے۔ تاہم ہر زبان کی ایک خاصیت ہوتی ہے جس میں کوئی دوسری زبان اس کی شریک نہیں ہو سکتی تو اس لحاظ سے اگر قرآن مجید کا لفظی ترجمہ کیا جائے جو کسی طرح ممکن نہیں تو اس کی ابلاغی حیثیت و خصوصیات ضائع ہو جائیں گی۔[62]

نزول قرآن کا دوسرا مقصد لوگوں کے لیے سعادت دارین کا حصول ہے۔ یہ سعادت قرآن سے احکام و مسائل استنباط کر کے حاصل ہوتی ہے۔ اس کا دارومدار ان معانی اصلیہ پر ہے جسے لوگ سمجھ اور ادا کر سکتے ہیں۔ اور یہ سب زبانوں میں یہ صلاحیت یکساں طور پر پائی جاتی ہے۔ اس قسم کے معانی کا ترجمہ اور اس سے احکام و مسائل کا اخذ و استنباط ممکن ہے۔ قرآن کے بعض احکام و ارشادات معانوی ثانویہ سے متضاد ہوتے ہیں۔

مذکورہ بالا بیان اس حقیقت کی آئینہ داری کرتا ہے کہ قرآن کا لفظی ترجمہ قرآنی مقاصد کی تکمیل میں کسی طرح بھی اصل کی جگہ نہیں لے سکتا۔ اس لیے کہ اس سے نزول قرآن کی پہلی غرض کلیۃً اور دوسری غرض کسی حد تک رائیگاں ہو جاتی ہے۔

ترجمہ بغیر المثل:

اس کا مطلب یہ ہے کہ مترجم اپنی استطاعت کی حد تک قرآن کریم کا صحیح صحیح ترجمہ کر لے۔ یہ بات کلام

[62] حریری، غلام احمد، تاریخ تفسیر و مفسرین، مطبوعہ: اے این اے پرنٹرز لاہور کشمیر بک ڈپو فیصل آباد، 1999 – 2000، ص: 21 تا 22

میں ممکن ہے مگر کتاب ربانی میں درست نہیں۔ اس سے نظم قرآن اور اس کے معنی و مفہوم میں خلل پیدا ہوتا ہے۔ مزید بر آں یہ محنت و کاوش اور بحث غیر ضروری بھی ہے۔

لفظی ترجمہ قرآن کی تفسیر نہیں:

دلائل کی روشنی میں یہ بات ثابت کر دی کہ قرآن کریم کا ترجمہ بالمثل ممکن نہیں۔ نیز یہ کہ ترجمہ بغیر المثل کرنے سے اس کی شکل و ہیبت وہی رہی ہے۔ صرف زبان بدل جاتی ہے۔ لہٰذا جس زبان میں قرآن کا ترجمہ کیا جائے گا اس کے بولنے والے قرآن کی تشریح و تفسیر اور اس کے اسرار و احکام معلوم کرنے کے اسی طرح محتاج ہوں گے جس طرح ایک عربی شخص جس کی زبان میں قرآن نازل ہوا۔ اسی لیے کہ اس ترجمہ میں صرف ایک لفظ کی جگہ دوسرا لفظ رکھ جاتا ہے۔

قرآن کا تفسیری ترجمہ:

تفسیری ترجمہ کا مطلب یہ ہے کہ کلام کا معنی و مقصد دوسری زبان میں واضح کر دیا جائے اور ایسا کرتے وقت اصل کلام کی نظم و ترتیب اور اس کے جملہ معانی مقصود کو ملحوظ نہ رکھا جائے۔ اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ اصل کلام سے جو معنی مراد ہوتا ہے اس کو سمجھ کر دوسری زبان میں منتقل کر دیا جائے۔ قرآن کا تفسیری ترجمہ کسی تردد اور تذبذب کے بغیر جائز ہے۔ کیونکہ تفسیری ترجمہ کا اس کے سوا کوئی مطلب نہیں کہ قرآن جس زبان میں نازل ہوا ہے اس کی شرح و تفسیر دوسری زبان میں کر دی جائے۔[63]

تفسیری ترجمہ کے شرائط:

کچھ شرائط ایسی ہیں جن کو ملحوظ رکھنے سے تفسیری ترجمہ صحیح اور مقبول ہو سکے گا اور وہ شرائط درج ذیل ہیں:

1۔ مترجم کے لیے ضروری ہے کہ وہ قرآنی مطالب کے بیان کرنے میں ایسی تفسیر پر اعتماد کرلے جو احادیث نبویہؐ، عربی لغت اور شریعت اسلامیہ کے معتبر اصول و ضوابط سے ماخوذ ہو۔

2۔ مترجم گمراہانہ عقائد و افکار کا حامل نہ ہو کیونکہ وہ عقیدہ فاسدہ اس کے فکر و نظر پر چھا جائے گا۔

3۔ مترجم جس زبان سے اور جس زبان میں ترجمہ کر رہا ہو ان دونوں زبانوں کا بخوبی ماہر ہو اور ان کے اسرار رموز، طریق استحصال اور وضع و دلالت سے پوری طرح آگاہ ہو۔

[63] تاریخ تفسیر و مفسرین، ص:23 تا24

4۔ پہلے قرآن پاک کی عبارت پھر اس کی تفسیر اور بعد ازاں ترجمہ تحریر کیا جائے تا کہ کوئی اسے لفظی ترجمہ نہ سمجھ بیٹھے۔

یہ شرائط اس مفسر کے لیے نہایت ضروری ہے ہیں جو کسی دوسری زبان میں قرآن مجید کی ایسی تفسیر کرنا چاہتا ہے جو ہر قسم کے نقد و جرح اور عیب و نقص سے پاک ہو۔ [64]

عمومی طور پر ترجمہ قرآن کی اقسام:

جب ہم مختلف تراجم قرآن پر نظر ڈالتے ہیں جو ہمارے سامنے قرآن پاک کے تراجم کی درج ذیل اقسام آتی ہیں:۔

1. لفظی ترجمہ
2. بامحاورہ ترجمہ
3. مفہومی / تفسیری ترجمہ
4. منظوم ترجمہ
5. نثری ترجمہ

نثری ترجمہ سے مراد جس میں قرآن کے الفاظ کا ترجمہ ایسے سادہ اور عام فہم میں کیا جاتا ہے جس سے بات سمجھ میں آجاتی ہے۔ اس قسم کے تراجم میں لفظی اور بامحاورہ ترجمے دونوں شامل ہیں۔

لفظی ترجمہ:

لفظی ترجمہ میں قرآن پاک کے ہر ایک لفظ کا الگ الگ ترجمہ کیا جاتا ہے۔ صرف ہر ایک لفظ کا الگ الگ معنی بیان کیا جاتا ہے۔ جیسے کہ ڈاکٹر فرحت ہاشمی نے قرآن کا لفظی ترجمہ کیا ہے۔

بامحاورہ ترجمہ:

بامحاورہ ترجمہ میں الفاظ کے ترجمے کی رعایت سے ہٹ کر عام و فہم اور سادہ الفاظ میں قرآن کے مفہوم کو ترجمے کی صورت میں بیان کیا ہے۔ جیسے کہ ڈاکٹر نگہت ہاشمی نے قرآن کا بامحاورہ ترجمہ کیا ہے۔ مندرجہ بالا تراجم کی اقسام کو نثری تراجم میں شمار کیا جاتا ہے۔

---

[64] المدخل، المنیر، منہج الفرقان، ج2، ص: 71-90

منظوم ترجمہ:

منظوم ترجمہ میں قرآن پاک کی ہر آیت کا یا پھر پورے قرآن پاک کا ترجمہ اشعار کی شکل میں بیان کیا گیا ہے۔ جیسے کہ ڈاکٹر شہناز مزمل نے نور فرقان کے نام سے قرآن پاک کا مکمل ترجمہ شاعری کی صورت میں کیا ہے۔

تفسیری / مفہومی ترجمہ:

تفسیری ترجمہ میں الفاظ کے تحت ایک ایک کلمہ کا ترجمہ نہیں کیا جاتا بلکہ معانی و مطالب کو مؤثر انداز میں بیان کیا جاتا ہے۔ اسے معنوی ترجمہ اور تفسیری ترجمہ کہا جاتا ہے۔ یہ ترجمہ تفسیر تو نہیں ہے لیکن مقاصد کو بہتر انداز میں پیش کرنے کے لحاظ سے تفسیر کے مشابہ ضرور ہے۔

ترجمہ قرآن کی بنیادی اقسام:

بنیادی طور قرآن پاک کے تراجم کی دو اقسام ہیں۔

1۔ نثری ترجمہ / تراجم

2۔ منظوم ترجمہ / تراجم

1۔ نثری ترجمہ:

ہر وہ ترجمہ جو نظم میں نہ ہو۔ سادہ سلیبس انداز میں بیان کیا جائے نثری ترجمہ کہلاتا ہے۔ نثری ترجمہ میں مترجم کو آزادی ہوئی ہے کہ وہ منطوق و مدلولِ قرآن کو چھوٹے بڑے جملوں میں اپنی منشاء کے الفاظ کے ساتھ ادا کر سکتا ہے۔ قرآن کریم کے اکثرتراجم نثر میں ہیں۔ نثری ترجمہ میں جو جو تراجم کی اقسام شامل ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

(1) لفظی ترجمہ (2) بامحاورہ ترجمہ (3) مفہومی / تفسیری / ترجمانی ترجمہ

لفظی ترجمہ:

لفظی ترجمہ جسے تحت اللفظ ترجمہ بھی کہتے ہیں ایسا ترجمہ ہوتا ہے جو لسانی تراکیب کی پابندی کرتے ہوئے قرآن مجید کے ہر لفظ کا الگ الگ ترجمہ کیا جاتا ہے یا ہر لفظ کا ترجمہ اسی لفظ کے نیچے لکھا جائے اس ترجے کو حرفی ترجمہ بھی کہتے ہیں۔[65]

اس قسم کے تراجم میں مترجم جملوں کی خوبصورتی اور آراستگی کا خیال نہ رکھتے ہوئے ترجمہ کرتا ہے۔ کیونکہ اس کا بنیادی مقصد اس زبان کا وہ لفظ بیان کرنا ہوتا ہے جو عربی لفظ کے مترادف ہو اور اس لفظ کی حتی الامکان سب سے بہتر طور پر ترجمانی کرتا ہو۔

[65] الزرقائی، محمد عبد العظیم (م:1367ھ)، مناهل العرفان في علوم القرآن، مطبوعہ عیسیٰ البانی الحلمی مصر، ط:3، س ن، ج2، ص:111

حضرت شاہ ولی اللہؒ، محدث دہلوی "المقدمہ فی قوانین الترجمہ" میں لکھتے ہیں کہ لفظی ترجمہ بہر حال خلل اور فساد سے خالی نہیں ہے۔[66]

لفظی ترجمہ کا اصل فائدہ یہ ہے کہ قاری کو قرآن مجید کے ہر ایک لفظ کا مطلب معلوم ہو جاتا ہے مگر اس میں روانی عبارت، بلاغتِ زبان، زورِ بیان اور تاثیر کلام مقصود ہو جاتا ہے۔[67]

شیخ الہند مولانا محمود حسن کے بقول "کہ ہر چند ترجمہ تحت لفظی میں بعض خاص فائدے ہیں۔[68]

نثری تراجم میں اس کی نمائندہ مثال شاہ رفیع الدین محدث دہلوی کا ترجمہ ہے اور خواتین میں سے ڈاکٹر فرحت ہاشمی نے قرآن کا لفظی ترجمہ کیا ہے۔

بامحاورہ ترجمہ:

بامحاورہ ترجمہ میں عربی تراکیب کو بعض مترجمین اُردو نحوی تراکیب میں ترجمہ کرتے ہیں۔ اس اندازِ ترجمہ میں ایک طرف مفہوم کی صحت اور اصل لفظ کے حسن کو برقرار رکھا جاتا ہے تو دوسری طرف اردو زبان کے اور دیگر زبانوں کے روزمرہ اور محاورے کی بھی پاسداری کی جاتی ہے۔

اس طرح کے ترجمہ کی یہ خاصیت ہے کہ مترجم ایجاد کا دامن ہاتھ سے نہیں جانے دیتا اور پوری کوشش کرتا ہے کہ کم سے کم الفاظ میں پورا مفہوم صحت کے ساتھ ادا ہو جائے۔ قرآن پاک کے اکثر و بیشتر تراجم بامحاورہ ہیں۔ شیخ الہند مولانا محمود حسن اپنے ترجمہ "موضح القرآن" کے مقدمے میں لکھتے ہیں:۔

"ترجمہ سے اصلی فائدہ اور بڑی غرض یہ ہے کہ ہندوستانیوں کا قران شریف کو سمجھنا آسان ہو جائے۔ یہ غرض قدرے بامحاورہ ترجمہ میں حاصل ہو سکتی ہے۔"[69]

بامحاورہ ترجمے کی نمائندہ مثال شاہ عبد القادر محدث دہلوی کا ترجمہ ہے۔ فاضل مترجم، ترجمے کی اس قسم ترجمانی کرتے ہیں۔

---

[66] شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، المقدمہ فی قوانین الترجمہ، تحقیق: مفتی عبد الخالق آزاد، مشمولہ "سہ ماہی شعور و آگہی لاہور"، وزیر محمد عباس شاد، ادارہ رحیمیہ علوم قرآنیہ لاہور، ج3، ش3، جولائی تا ستمبر 2011ء / رجب تا شوال 1432ھ، ص 111

[67] مودودی، ابو الاعلیٰ، سید، مقدمہ، ترجمہ قرآن مجید مع مختصر حواشی، ادارہ ترجمان القرآن لاہور، ط:40، اگست 2014ء،

[68] شیخ الہند، محمود الحسن، موضح فرقان علی، ہامشہا تفسیر عثمانی، تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور، س ن، ص 1

[69] ایضاً،

مفہومی / تفسیری / ترجمانی ترجمہ:

مفہومی ترجمہ قرآن سے مراد یہ ہے کہ قرآن مجید کی پوری آیت کو پڑھ کر جو مفہوم ظاہر ہو مترجم اس کو ممکنہ حد تک صحت کے ساتھ اپنی زبان میں منتقل کر دے۔ ترجمے کے اس طریقے کو سید مودودی نے "ترجمانی" کا نام دیا ہے۔

2۔ منظوم تراجم / ترجمہ:

ہر وہ ترجمہ جو نظم میں بیان کیا جائے جس میں مترجم قرآن کے مفہوم کو اپنے شاعرانہ انداز میں بیان کرتا ہے، منظوم ترجمہ کہلاتا ہے۔ منظوم ترجمے میں وزن و بحر اور مصرعوں کے ہم ارکان کو تو شرط قرار دیا جاتا ہے۔ مگر قافیہ و ردیف کی پابندی نہیں ہوتی۔ منظوم ترجمے بھی دو طرح کے ہیں؛ ایک مقفیٰ ہیں اور دوسرے غیر مقفیٰ۔ وہ ترجمہ جو اوزان شاعری میں سے کسی بھی وزن پر ہو اور مقفیٰ ہو اس کو منظوم ترجمہ کہتے ہیں۔ جیسے مطیع الرحمٰن خادم نے قرآن کا مکمل منظوم ترجمہ کیا۔

ترجمہ قرآن کے اصول، قواعد وضوابط

سوال یہ بھی پیدا ہوتا ہے کہ ترجمہ و تفسیر کے اصول وضوابط کی ضرورت کیوں پڑی؟ چونکہ بعد کے ادوار میں عقل و نقل میں امتزاج ہو گیا اور قرانی آیات کے ترجمہ و تفسیر میں اپنی عقلی موشگافیوں کو جگہ دی جانے لگی۔ اس وجہ سے اس کے اصول وضوابط کی ضرورت پڑی۔

مثال کے طور پر ان آیتوں کا مفہوم دیکھ سکتے ہیں؛ **تبدید أبي لهب**، سے بعض مفسرین نے سیدنا ابو بکر اور معمر مراد لیا ہے اسی طرح ایک اور آیت ہے۔

ان الله أمركم ان تذبحو ابقرة "[70]

جس گائے کو ذبح کرنے کا حکم ہے وہ سیدہ عائشہؓ ہے تو اس قسم کی خرافاتی تفسیریں وجود میں آگئی تھیں۔ اس کا سب سے بڑا نقصان یہ ہوا کہ ان آیتوں میں جو قرآن کا مطلوب ہے وہ ہرگز پورا نہیں ہو رہا ہے۔ اس وجہ سے ترجمہ و تفسیر کے اصول وضوابط کی اشد ضرورت پڑی۔ ابو عبد الرحمٰن کی حقائق تفسیر ایسی غلطیوں سے بھری پڑی ہے۔ ان حالتوں میں ایک مترجم کے لیے قرانی تفسیر و ترجمہ کے لیے اصول و قوانین کی پاسداری لازم ہے۔

[70] البقرہ:2:44

ترجمہ قرآن کے اصول و ضوابط اور اس کے اسلوب بیان کرنے میں ایک بڑا نام شاہ ولی اللہؒ کا ہے۔ شاہ صاحب نے نہ صرف قرآن مجید کا فارسی زبان میں ترجمہ کیا بلکہ قرآن مجید کے ترجمے کے اصول و ضوابط / قوانین پر ایک رسالہ "المقدمہ فی قوانین الترجمہ بھی تحریر فرمایا: جس میں اپنے ترجمہ قرآن کی وجوہات بیان کرتے ہوئے تراجم کے مختلف اسلوب اور صحیح ترین ترجمے کے قوانین اور ضابطے بیان فرمائے۔

اس رسالے میں نصوص قطعیہ پر مشتمل الفاظ کی معنوی تبیان کرنے کے لیے کسی بھی دوسری زبان میں اختیار کیے جانے والے الفاظ کی ساخت، ان کے استعمال کی نوعیت اور ترجمہ کرتے وقت انہیں منتخب کرنے کی وجوہات اور قوانین بیان فرمائے۔

شاہ صاحب اس مقدمے کے بارے میں خود لکھتے ہیں:۔

ایں رسالہ الیت در قواعد ترجمہ ماہ بالمقدمۂ فی قوانین الترجمۃ دروقت تسوید ترجمہ ضبط آں جاری شد۔

"یہ رسالہ ترجمہ نگاری کے اصول و ضوابط سے متعلق ہے۔ اس کا نام "المقدمہ در قوانین ترجمہ" ہے۔ یہ رسالہ ترجمہ قرآن کی تسوید کے دوران ضبط تحریر میں لایا گیا۔[71]"

شاہ صاحب نے ترجمہ نگاری کے اسالیت کا تحلیل و تجزیہ کرکے جس جامع اسلوب اور بامحاورہ سلیس ترجمہ نگاری کی نشاندہی کی ہے اس کے بنیادی نکات اور اصول و قوانین کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

1. اصل متن کے الفاظ میں جس قدر جامعیت اور جملوں کی ترتیب و تراکیب میں جیسا نظم و ضبط پایا جاتا ہو ترجمہ کی جانے والی زبان میں الفاظ کی اسی قدر جامعیت اور جملوں کی نظم و ترتیب ہونی چاہیے۔

2. ہر زبان میں فعل کے متعلقات اور صلات مختلف منہج رکھتے ہیں۔ ترجمے کے وقت افعال کے ایسے متعلقات اور صلات کو صحیح طور پر سمجھا جائے اور جس زبان میں ترجمہ کیا جارہا ہے۔ اس کے جملوں میں متعلقات اور صلات کا پورا استعمال کیا جانا چاہیے۔

3. اگر کسی زبان میں استعمال کیے جانے والے جملے اس کی ترکیب کی دوسری زبان میں کوئی مثال اور نظیر موجود نہ ہو یا مثال تو موجود ہو لیکن اس سے لفظی پیچیدگی پیدا ہوتی ہو یا فصاحت و بلاغت کا خون ہوتا ہو تو پھر ایسے مقامات پر اصل زبان میں استعمال ہونے والے الفاظ کے کسی مترادف لفظ کو پیش نظر رکھا جائے اور اس مترادف لفظ کا ترجمہ کر دیا جائے۔

4. ترجمے میں اس بات کا لحاظ رکھا جائے کہ زبان کی ساخت کے اعتبار سے جس لفظ یا جملے کا پہلا ذکر کیا جانا

[71] قاسمی، مولانا، محمد سعود عالم، شاہ ولی اللہ کی ایرانی فکر کا مطالعہ، مطبوعہ محمود اکیڈمی لاہور، س ن، ص:97

ضروری ہے اسے پہلے ذکر کیا جائے۔ اسے بعد میں ہر گز نہ لایا جائے۔

5. جس لفظ کو بعد میں لکھا جانا ضروری ہے اسے بعد میں لایا جائے، پہلے نہ لکھا جائے۔

6. اصل متن کی عبارت میں اگر کوئی لفظ محذوف ہے اور اس کے بغیر ترجمہ ممکن نہیں تو ترجمے میں اس کو ظاہر کر دینا ضروری ہے۔

7. ترجمے میں ضرورت سے زائد الفاظ کا استعمال نہ کیا جائے۔

8. ترجمہ نگاری میں نحوی ترکیب اور گرائمر کے اصولوں کو پیش نظر رکھا جائے۔

9. ترجمہ نگاری میں اگر کسی جگہ متکلم کی مراد سمجھانے میں دشواری پیش آئے تو ہر ممکن حد تک اس کو سمجھانے کی کوشش کرنی چاہیے خواہ درج ذیل تبدیلیاں کیوں نہ کرنی پڑیں۔

الفاظ کی تقدیم و تاخیر:

کسی حرف کا زیادہ کرنا

کسی محذوف کو ظاہر کرنا

معطوف کے عامل کو دوبارہ ذکر کرنا۔

کسی ضمیر کو ظاہر کرنا

10. اگر جملے کی ساخت ایسی ہو کہ مذکورہ بالا طریقوں سے مفہوم کا سمجھانا، گرائمر کے اصول پر درست نہ ہو تو پھر الفاظ کا ترجمہ بیان کرنے کے بعد اس کے معنی کا مفہوم بیان کرنے کے لیے "یعنی یا" مراد یہ ہے کہ "کا" لفظ لا کر اس کی وضاحت کر دی جائے۔

11. ترجمہ کرتے ہوئے اگر جملے میں موجود کسی قید کا ذکر کیا جائے یا کسی جملے کے مفہوم میں جو افراد شامل ہیں۔ ان کی وضاحت کی جائے یا کسی رمز و کنائے کی وضاحت کی جائے یا کسی تعریض و اشارے کو کھول کر بیان کیا جائے یا کسی مبہم لفظ کی وضاحت کی جائے تو ایسی صورت میں اسے بیان کرنے کے لیے لفظ "یعنی" یا "مراد یہ ہے کہ" استعمال کیا جائے تاکہ پتہ چلے کہ یہ وضاحت و توضیح اصل کلام کا حصہ نہیں ہے بلکہ اسے مذکورہ طریقوں کے مطابق سمجھایا گیا ہے۔

12. دونوں زبانوں کی ساخت کو سامنے رکھتے ہوئے ان کے اندازِ گفتگو اور طرز کلام میں موجود اسلوب کے اختلاف کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہیے۔

13. دونوں زبانوں میں موجود مختلف انداز واسلوب کی وجہ سے ترجمہ کرتے وقت اگر مجبوراً ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف لانا پڑے تو کوئی حرج نہیں۔ اس لیے کہ ضرورت ایجاد کی ماں ہے۔[72]

اس کے علاوہ شاہ صاحب اپنے مقدمے میں درج ذیل اصول بیان کرتے ہیں:۔

14. جب اس میں فاعل مستقبل کے لیے آتا ہے تو اس کا مساوی فعل مستقبل معروف ہوتا ہے اور جب اس میں مفعول مستقبل کے لیے جاتا ہے تو اس کا مساوی فعل مستقبل مجہول ہوتا ہے۔ جیسے:

قال یاایھاالکافرون، قل الذین کفروااور قل لمن کفر

یہ تینوں ایک ہی مفہوم کے حامل ہیں۔ اسی طرح **یاایھا الذین آمنوایاایھاالمؤمنون یاھولا المومنین** بھی ایک ہی مفہوم کے حامل ہیں۔

15. اگر مفعول لہ غرض کے معنی میں ہو تو اس کا ترجمہ ائے پاتا ہو گا۔ اگر مفعول لہ بمعنی حاصل ہو تو اس کا ترجمہ بعلت یا بحکم یا بمقتضا سے کرتے ہیں۔ اگر احتراز کے معنی میں ہو تو اس کا ترجمہ برائے احتراز یا برائے احتیاط یا اسی جیسے الفاظ سے کیا جائے گا۔

16. مفعول فیہ کا ترجمہ در مکان یا درزمان کیا جائے گا۔

17. مفعول معہ کا ترجمہ لفظ باسے کیا جائے جیسے **"استوالماءوالخشبۃ"** کا ترجمہ گا(برابر شد آب یا چوب)

18. اگر حال مفرد کلمہ ہو تو اس کا ترجمہ کرنے کے لیے ایسے لفظ کو استعمال کرنا ہو گا جو حال کے معنی کے لیے وضع کیا گیا ہو۔ جیسے جئ تراکیا کا ترجمہ گا(سوار آمدم)

19. اگر مضمر کی جگہ ظاہر لفظ استعمال کیا جائے تو ربط باقی رکھنے کے لیے وہاں لفظ آں زیادہ کیا جائے گا۔

20. واؤ اور فابسا اوقات زائد ہوتے ہیں اور بسا اوقات عطف کے ترجمے کے بغیر جملہ مربوط ہو جاتا ہے اور ترجمہ درست ہوتا ہے۔ اس صورت میں اگر ترجمے میں رکاکت پیدا ہو رہی ہو تو اس واؤ فا کا ترجمہ کرنے کی ضرورت نہیں۔[73]

ترجمے کو عام فہم بنانے کے لیے شاہ صاحب نے "فتح الرحمٰن" کے مقدمے میں چند مزید اصولوں کی نشاندہی کی ہے:۔

---

[72] رائے پوری، مفتی عبدالخالق آزاد، قرآنی ترجمہ نگاری کی اہمیت اور اصول و قوانین، رحیمیہ مطبوعات، لاہور، ص:74

[73] اختر الواسع، پروفیسر، فرحت احساس، مقدمہ در قوانین ترجمہ از شاہ ولی اللہ، بحوالہ امام شاہ ولی اللہ (افکار و آثار) البلاغ پبلی کیشنز، نئی دہلی

21. قرآن حکیم کا ترجمہ لکھنے والے کاتبوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ قرآن حکیم کی عبارت نمایاں خط اور پورے اعراب کے ساتھ لکھیں اور ترجمے کو سرخ روشنائی سے الگ اور ممتاز کر کے لکھیں اور اس بات کی احتیاط کریں کہ ترجمے کے الفاظ اصل قرآن کا حصہ بن کر تحریف کی صورت اختیار نہ کر جائیں۔

22. جہاں کہیں ایسا اشتباہ پیدا ہونے کا احتمال ہو تو پورے جملے کے کلام کو سرخ نقطے کے ذریعے بعد میں آنے والی عبارت سے الگ کر کے لکھیں۔

23. مرکب اضافی اور مرکب توصیفی کو مضاف اور موصوف کے نیچے زیر لگا کر نمایاں کریں تاکہ ابتدائی پڑھنے والے لوگوں کو سمجھنے میں دشواری نہ ہو۔[74]

24. اگر ابتدائی پڑھنے والوں کے لیے لفظی ترجمہ نامانوس لگے یا بچوں کے ذہنوں کو اس کے سمجھنے میں مشکل پیش آئے تو ان قوانین کو یاد رکھنے والے سعادت مند دوست ایسے الفاظ کے معنی حاشیے میں لکھ دیں تاکہ کسی بھی فرد کو بات سمجھنے میں کوئی مشکل پیش نہ آئے۔[75]

اس کے علاوہ شاہ صاحب "مقدمہ فتح الرحمٰن" میں مزید لکھتے ہیں:

25. روزمرہ کی متداول او سلیس زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ کیا جائے اور ترجمے میں اپنی علمیت کے اظہار اور غیر ضروری توجیہات سے اجتناب کیا جائے تاکہ عوام و خواص یکساں طور پر اس کو سمجھ سکیں۔

26. ترجمے میں تحت اللفظ کے علاوہ ایک دو جملے کا اضافہ ہو تو لفظی معنی یا مثل کے ذریعے ان کو ترجمے ممتاز کر دیا جائے اور اگر مستقل کلام ہو تو اس سے قبل مترجم گوید لکھا جائے اور اس سے آخر میں واللہ اعلم لکھا جائے۔

27. ترجمہ تحت اللفظ اور حاصل المعنی دونوں طریقوں کا جامع ہو۔[76]

شاہ ولی اللہ نے اصول ترجمہ قرآن پر جو رسالہ لکھا ہے جس کا نام **"المقدمہ فی قوانین الترجمہ"** ہے۔ اس کو بہت پذیرائی بھی حاصل ہوئی۔ متاخرین کو ترجمہ قرآن کرتے وقت ان اصولوں کو پیش نظر رکھنا چاہیے۔

قرآن مجید سمجھنے کے لیے اس کا کسی بھی زبان میں ترجمہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ قرآن مجید وہ عظیم کتاب ہے جس کے دنیا کی بہت سی زبانوں میں تراجم کئے جا چکے ہیں۔

علمائے کرام نے بھی قرآن مجید کے ترجمہ کرنے کے لیے بھی کچھ اصول وضوابط مقرر کیے ہیں۔ جن کو

---

[74] آزاد، عبد الخالق، مفتی، سہ ماہی، شعور و آگہی، لاہور، جلد:3 شمارہ:3 2011ء، ص:9

[75] رائے پوری، مفتی عبد الخالق آزاد، قرآنی ترجمہ نگاری کی اہمیت اور اصول و قوانین، رحیمیہ مطبوعات، لاہور، ص:50

[76] اختر الواسع، پروفیسر، فرحت احساس، مقدمہ در قوانین ترجمہ از شاہ ولی اللہ بحوالہ امام شاہ ولی اللہ (افکار و آثار) البلاغ پبلی کیشنز نئی دہلی

پیش نظر رکھنا ایک مترجم کے لیے ضروری ہے۔ ان کا تذکرہ درج ذیل میں کیا گیا ہے۔

1. ایک مترجم کے لیے علم لغت، علم نحو، علم صرف، علم الاشتقاق، علم المعانی بیان و بدیع، علم القراءت، علم الکلام، اصول فقہ، اسباب نزول، علم القصص، علم ناسخ و منسوخ، حدیث نبویؐ جیسے اہم علوم پر مہارت و براعت ہونی چاہیے۔

2. آیت کا ترجمہ کرتے وقت یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ قرآن کی آیات تین طرح کی ہیں۔ محکمات، متشابہات اور مقطعات ہیں جن کے معانی واضح نہیں ہیں۔ ان کا بعینہ ویسا ہی ترجمہ کریں جیسا کہ وارد ہیں۔

3. ترجمہ و تفسیر کرتے وقت ایسی تفاسیر پر اعتماد کیا جائے جو احادیث، عربی لغت اور شریعت اسلامیہ کے اصول و ضوابط سے ماخوذ ہو۔

4. عربی زبان کے ساتھ ساتھ جس زبان میں ترجمہ کیا جا رہا ہو اس زبان میں مترجم کا ماہر ہونا لازم و لابدی ہے۔

5. پہلے ترجمہ بیان کیا جانا چاہیے پھر اس کے بعد اس کی تفسیر بیان کی جائے تاکہ قارئین خلط ملط کا شکار نہ ہو۔

6. ترجمہ کرتے وقت نفس زبان کا نہ ذوق فوت ہو اور نہ ہی قرآن کے مفہوم میں کوئی فرق آئے۔ اس چیز کا بے حد خیال رکھا جائے۔

7. ترجمہ بالکل سلیس اور واضح ہو۔ اس میں کنجلک یا کسی قسم کی کوئی پیچیدگی نہ ہو جس سے قارئین کو بوریت محسوس ہو۔

ترجمہ قرآن کی شرائط / مترجم کی شرائط و خصوصیات:

ترجمہ قرآن کرتے وقت ایک مترجم کو چند شرائط کو مد نظر رکھنا چاہیے اور کن خصائص کا حامل ہونا چاہیے اور ترجمہ قرآن کرنے کی کیا شرائط ہوتی ہیں ان کا مختصراً تذکرہ درج ذیل میں کیا ہے۔

1. ایک مترجم قرآن کے لیے ضروری ہے کہ وہ سچا، ایماندار اور خوفِ خدا رکھنے والا ہو۔ شیخ احمد عبد الرحمٰن اپنے ایک مقالہ (جو مجلہ الفیل میں شائع ہوا) میں لکھتے ہیں:

"اگر مترجم قرآن غیر مسلم ہو تو وہ اپنی مرضی سے ترجمہ کرنے کا مجاز ہو گا، چاہے عمداً یا سہواً۔ وہ قرآن

کریم کی اصل عبارت کے مفہوم کو غلط انداز میں بیان کرے۔ ایسا کرنا اس کے لیے کوئی معنی نہیں رکھتا۔ [77]

2. علامہ جلال الدین سیوطی اپنی کتاب: "الاتقان فی علوم القرآن" میں ایک مترجم قران کی پندرہ خصوصیات کا تذکرہ کرتے ہیں۔ مثلاً اسے علم النحو، الصرف، اشتقاق، معانی، بیان، بدیع، قرأت، اصول الدین، اصول التفسیر، اصول فقہ، اسبابِ نزول قصص، ناسخ و منسوخ، حدیث اور مذہبی علوم سے بہرہ مند ہونا چاہیے۔ [78]

3. ایک مترجم قرآن کے لیے بہت ضروری ہے کہ وہ عربی زبان کے علاوہ اسلامی روایات اور ثقافت کے ساتھ ساتھ زمانہ جاہلیت کے ادب کو بھی بخوبی سمجھتا ہو۔

4. ایک مترجم قرآن کے لیے یہ لازم ہے کہ وہ دونوں زبانوں کی ثقافت کو اور ان کے اصول و قواعد کو اچھی طرح جانتا ہو۔

5. قران پاک کے اسلوب کو خوب سمجھنا قرآن کے مترجم کے لیے اہم ہے۔

6. قرآن پاک کے پیرائیہ بیان کے پیش نظر زمانہ جاہلیت کی ثقافت کو سمجھنا ایک مترجم قرآن کے لیے بہت لازم ہے۔

7. قرآن مجید کی اصطلاحات کے اسرار و رموز سے مکمل واقفیت رکھتا ہو۔

8. مترجم قران کے پاس قرآن کی ضمائر کے مراجع کے بارے میں مکمل علم ہونا ضروری ہے۔

9. ایک مترجم قرآن کے لیے ضروری ہے کہ وہ جس زبان میں ترجمہ کرنے جارہا ہے اس پر بھی مکمل عبور حاصل کرلے۔

10. ترجمہ قرآن کے لیے ایک باضابطہ نظام ہونا چاہیے جس میں اصطلاح سازی اور معیار بندی کا نظام موجود ہو اور ایک مترجم کو اس نظام پر عبور ہونا چاہیے

11. ترجمہ قرآن کی ایک شرط یہ بھی ہے کہ مترجم عاقل، بالغ، سریع الفہم ہو اور حوصلہ مند بھی۔

12. ایک مترجم کے لیے یہ لازم ہے کہ وہ وھبی، علمی، ادبی اور تفسیری اصطلاحات میں عبور رکھتا ہو۔

13. ترجمہ قرآن کرنے کی شرائط میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ مترجم قرآن اس قدر ایماندار ہو کہ قرآن کے ایک ایک لفظ کی ایک ایک حرکت کے علم و معانی کو بھی اپنی زبان میں بیان کرسکے۔

---

[77] اکواتہ تشابہ، عبد الرحمٰن، الفصیل، صعوبات الترجمہ لمعانی القرآن الکریم، ص:63

[78] سیوطی، جلال الدین، الاتقان فی علوم القرآن، ج:2، ص:232

ڈاکٹر مسکین حجازی اپنے مضمون "صحافت میں ترجمہ کے مسائل و مشکلات" میں لکھتے ہیں کہ ہمیں مرکزی نظام کے فقدان، اسم معرفہ کی پہچان، تاریخ اور جغرافیہ، فارسی زبان کے الفاظ بذریعہ انگریزی، واقفیت عامہ، لسانی مسئلے اور تربیتی سہولتوں کے فقدان جیسے مسائل ترجمہ کے عمل میں درپیش ہیں۔[79]

[79] راہی، اعجاز، اُردو زبان میں ترجمہ کے مسائل، مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد، مطبوعہ، المعارف گنج بخش لاہور، ص: 231، 238

باب دوم

تراجم وتفاسیر والی خواتین کا تعارف /(تراجم ور تفاسیر کرنے والی پاکستانی خواتین کا تعارف جائزہ)

دور نبویؐ سے لے کر تا حال خواتین قرآنی خدمات میں سرگرم عمل نظر آئی ہیں۔ اور یہ سلسلہ آگے بھی جاری ہے۔ جس طرح پوری دنیا میں نا صرف مسلم مرد حضرات نے مختلف زبانوں اور مختلف اسلوب اختیار کر کے قرآن فہمی کے لیے تفاسیر اور تراجم کئے ہیں۔ بلکہ خواتین نے بھی اس میں اپنا ذوق دکھایا ہے۔ پاکستان میں بھی قرآنیات اور سیرت کی طرف خواتین کا رجحان نظر آتا ہے۔ اور کئی خواتین نے قرآن پاک کے کئی انداز میں تراجم اور تفاسیر کئے۔ ان میں بعض خواتین صاحب تصنیف ہیں اور بعض ایسی بھی ہیں۔ جو صرف درس و تدریس سے وابستہ ہیں اور جامعات و مدارس میں قرآن و حدیث کی تعلیم دیتی ہیں۔

مگر بد قسمتی سے خواتین کے کام کو خاطر خواہ پذیرائی نہیں ملتی۔ میں نے اپنے مقالہ میں ایسی خواتین کی معلومات کو اکٹھا کرنے کی کوشش کی ہے۔ جنہوں نے پاکستان میں کسی نہ کسی انداز و زبان میں قرآن کی ترجمانی و تفسیر کرنے کی سعی کی ہے۔

پہلی فصل میں ان خواتین کا تعارف کرانے کی کوشش کی ہے جنہوں نے منتخب آیات کا ترجمہ کسی نہ کسی انداز اور زبان میں کیا۔

دوسری فصل میں ان خواتین کا تعارف کرانے کی کوشش کی ہے۔ جنہوں نے جزوی طور پر قرآن کا ترجمہ اور تفسیر کی ہے۔ خواہ وہ سورتوں کی شکل میں کیا ہے یا پارہ کی چوتھی فصل میں ایسی خواتین کا تعارف ہے جنہوں نے جزوی طور پر منظوم ترجمہ کیا ہے۔

تیسری فصل میں ایسی خواتین کا تعارف ہے جنہوں نے قرآن پاک کا مکمل ترجمہ کیا ہے۔

چھٹی فصل میں ان خواتین کا تعارف پیش کیا گیا ہے جنہوں نے فل حال کوئی تفسیر یا ترجمہ تحریر تو نہیں کیا البتہ آن لائن اور دینی مدارس میں لیکچر ز دیتی ہیں۔

فصل اول

منتخب آیات و سورتوں کا ترجمہ و تفسیر کرنے والی خواتین کا تعارف / تعارفی جائزہ یا خواتین اور منتخب آیات کا ترجمہ و تشریح۔

ام عدنان: / ام عدنان بشریٰ قمر

ذاتی کوائف:

ام عدنان ایک معروف داعیہ، مصنفہ ہیں ام عدنان جن کا اصل نام بشریٰ قمر ہے اور آپ نے اپنے بیٹے کا نام پر اپنی کتب اختیار کی اور ام عدنان کی کنیت سے معروف ہیں۔ آپ کے والد گرامی کا نام محمد صادق ڈھلو ہے۔ آپ پاکستان کے شہر سیالکوٹ کے ایک گاؤں جس کا نام بمبانوالہ ہے میں مارچ 1958ء میں پیدا ہوئیں آپ نے مڈل سکول تک کی تعلیم اسی گاؤں میں حاصل کی کیونکہ اس سے آگے وہاں اور کوئی تعلیمی ادارہ سکول کالج وغیرہ موجود نہیں تھا تو آپ نے اسی گاؤں کے دینی مدرسہ میں ممکنہ حد تک تعلیم حاصل کی۔

جب آپ کی عمر 17 سال کی تھی تو آپ کی شادی قریبی گاؤں ریحان چیمہ ضلع سیالکوٹ میں 3 جولائی 1974ء میں محمد منیر قمر سے ہوگئی۔ جو کہ آپ کے شریک حیات ہونے کے ساتھ ساتھ آپ کے استاد بھی ہیں۔ محمد منیر قمر معروف عالم دین ہیں اور سعودی عرب کے شہروں الخبر، دمام اور ظہران 2 میل (دمام اور ظہران جمعیۃ الدعوۃ والارشاد میں درس و تدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں اور تو اور ترجمان سپریم کورٹ الخبر بھی ہیں۔

شادی کے پانچ سال بعد آپ پہلی بار 15 نومبر 1981ء میں متحدہ عرب امارات دبئی میں گئی تھیں اور وہاں آپ نے اپنے شوہر اور بچوں کے ہمراہ 14 سال گزارے پھر 24 اپریل 1995ء کو سعودی عرب چلے گئے اور بار بار حج و عمرہ کی سعادت حاصل ہوتی رہی۔

بے شک اللہ کی رحمت اور توفیق کے بغیر کوئی کام ممکن نہیں۔ الحمد اللہ رب رحمن کا شکر ادا کرنے کے بعد میں اپنی استاذہ محترمہ (آسودہ خاک بمبانوالہ، سیالکوٹ) کی شکر گزار ہوں۔ جن سے دیگر ہزاروں طالبات کی طرح میں نے بھی اللہ کے پاک کلام قرآن کریم اور احادیث رسولؐ کا علم حاصل کیا۔ ان کے لیے میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پر اپنی بے شمار رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے اور ان کی قبر کو تاحد نگاہ وسیع فرمادے آمین۔

موصوفہ اللہ تعالیٰ اور پھر اپنی استاذہ محترمہ کا شکریہ ادا کرنے کے بعد آپ اپنے رفیق حیات اور استاذ محترم ابو عدنان محمد منیر قمر صاحب کا بھی دل کی گہرائیوں سے شکر گزار ہوئیں جنہوں نے درس و تدریس اور تصنیف و تالیف کے لیے آپ کو تیار کیا اور آپ کی حوصلہ افزائی بھی کی۔ چونکہ درس کے متعلق مواد جمع کرنا، لکھنا اور پھر اس کو حوالوں کے ساتھ تیار کرنا ان کے لیے کافی مشکل تھا اگرچہ ناممکن نہ تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ جب رحمت فرماتا ہے تو اپنے

بندوں پر آسانی کے دروازے کھول دیتا ہے۔ ام عدنان کہتی ہیں الحمد اللہ، اللہ رب العزت ابو عدنان قمر کو احسن جزاء عطا کرے کہ انہوں نے آج سے تقریباً 14 سال پہلے ایک درس کا کچھ حصہ تیار کر کے دیا اور پھر انہیں خود سے لکھنے کے لیے ترغیب دلائی اور ساتھ ساتھ اپنے مفید اور ماہرانہ مشوروں سے آپ کی رہنمائی فرمائی۔

خلیجی ممالک خصوصاً سعودی عرب میں دعوت و ارشاد کا کام کرنے کے لیے ایک خاص نظام ہے جس کے تحت کسی بھی جگہ پر خواہ وہ مسجد ہو یا کھلا مقام پر کچھ بھی کہنے کے یے باقاعدہ اجازت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اہل شرک و بدعت کے لیے تو اپنے غلط افکار اور نظیریات کے دروازے بند ہیں۔ اس کے برعکس اہل توحید کے لیے دعوت و ارشاد کے تمام دروازے کھلے ہیں ریڈیو سعودی عرب کی اردو سروس ہو یا جرائد مجلات، اسلامک سنٹرز (مکاتب جالیات) ہوں یا دوسرے دعوتی ادارے ہر جگہ اہل توحید کی نمائندگی بھرپور انداز سے ہوتی ہے خواتین کے لیے بھی جالیات کا شعبہ خواتین (قسم النساء) بھی قائم ہے جس میں اہل توحید کو دعوت و ارشاد کے موقع میسر ہیں آپ کے 2005 سے دروس کا آغاز ہوا تھا۔ یہ سالانہ اور ہفتہ وار ہوتے ہیں۔ یہ الخبر، الدمام اور الثقبہ میں ہوتے ہیں۔ پھر ابو عدنان آپ کے ان دروس کو کتابی شکل دینے کے بارے میں قیمتی آراء اور تجاویز مہیا فرماتے رہے۔ انہوں نے اپنے قیمتی وقت اور انتہائی مصروفیات کے باوجود نہ صرف یہ کہ درسوں کو کتابی شکل دینے کے لیے مدد کی بلکہ کئی بار ان پر نظر ثانی فرمائی اور آپ کی اس کوشش کی بطریق احسن اصلاح کی۔ اور آپ کے ان دروس کی نوک پلک کو نہ صرف سنوار بلکہ ان کے لیے مقدمہ یا پیش لفظ بھی لکھے ہیں۔

ام عدنان کہتی ہیں کہ یہ میرے لیے ایک عظیم اعزاز ہونے کے علاوہ باعث حوصلہ وہمت افزا بھی ہے آپ اپنے رب کریم کا شکر ادا کرنے کے بعد اپنے شریک حیات کا شکریہ ادا کرتی ہے کہ انہوں نے قدم قدم پر رہنمائی کی اور آپ نے ابو عدنان کی لکھی ہوئی کتابوں سے بھی بہت استفادہ کیا ہے۔

دروس کا سلسلہ مختلف مقامات پر ہفتہ وار ہوتا ہے، اس کے علاوہ الخبر اور دیگر جگھوں پر اسلامک سنٹر موجود ہیں وہاں بھی کبھی کبھی آپ کے پروگرام ہوتے ہیں اور ہر سال موسم گرما کی تعطیلات میں آٹھ دن کے مسلسل پروگرام بھی ہوتے ہیں، وہاں مسلم اور غیر مسلم سب کو دعوت دی جاتی ہے مختلف زبانوں میں دین اسلام کے حوالہ سے بات ہوتی ہے وہاں پر ام عدنان کے ایک یک دن میں دو دو درس ہوا کرتے جن میں مندرجہ ذیل باتوں کے بارے میں درس و تدریس دیتی ہیں۔

جیسے: دین اسلام کیا ہے؟ اور یہ دین کتنا آسان ہے؟ اسلام میں عورتوں کے لیے کتنی آسانیاں بتائی گئی ہیں؟ جو کہ دوسرے ادیان عالم میں نہیں ہیں۔ ساتھ ہی نبی کریم ﷺ کی مختصر سیرت اور قرآن کریم کی آیات کا ترجمہ اور مختصر تفسیر بھی بتائی جاتی ہے جس کے نتیجہ میں بہت سی غیر مسلم خواتین مسلمان ہو جاتی ہیں۔ یوں یہ سلسلہ کبھی الخبر کبھی الدمام میں چل رہا تھا۔ اب چونکہ کروناوائرس کی وجہ سے حالات ایسے ہوگئے ہیں کہ یہ سلسلہ وقتی طور پر منقطع کر دیا گیا ہے ان پروگراموں کے آخر میں جتنی مدرسات ہوتی ہیں ان کو شکر و تقدیر کے طور پر شہادات (تعریفی سر ٹیفیکیٹس) سے نواز جاتا ہے۔

اور آپ کے زیر مطالعہ صحاح ستہ بھی ہے اور تفسیر ابن کثیر، تفسیر احسن اور بیان حافظ صلاح الدین یوسف بھی سے استفادہ کیا گیا ہے۔

کتابیں:

اب تک ام عدنان بشری قمر کی مندرجہ ذیل کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔

(1) گلدستہ دروس خواتین۔(2 جلد)

(2) زاد المبلغات (مجلد)

(3) تحتہ الوعظات (مجلد)

(4) فکر آخرت

(5) صحیح اسلامی عقیدہ

(6) شہادت حضرت حسینؓ حقیقت کے آئینے میں

(7) جادو، جناب، نظر بد اور دیگر مشکلات کا علاج

(8) مختصر سیرۃ خاتم النبیینؐ (زیر طباعت)

(9) مختصر سیرۃ خلفاء راشدین رضی اللہ عنھم (زیر طباعت)

اس کے علاوہ قرآن کریم کے بعض سورتوں کے فضائل اور ترجمہ و تفسیر پر مشتمل دروس بھی طباعت کے لیے تقریباً تیار ہیں۔ مثلاً

1. سورۃ الفاتحہ۔
2. سورۃ البقرہ۔
3. سورۃ الکہف۔
4. سورۃ الملک۔ [80]

کتابوں کا تعارف:

1۔ گلدستہ دروس خواتین:۔

یہ کتاب دو جلدوں میں ہے یہ کتاب دراصل ان درسوں کا مجموعہ ہے جو ام عدنان قمر نے اسلامک سنٹرز کے تحت ہفتہ وار اور سالانہ دیئے ہیں۔ یہ کتاب 640 صفحات پر مشتمل ہے اور جنوری 2013 کو امہ القرٰی پبلی کیشنز سے شائع ہوئی۔

2۔ زاد الوعظات:

یہ کتاب 700 صفحات پر مشتمل ہے اور فروری 2020 میں مکتبہ کتاب و سنت ڈسکہ سے شائع ہوئی ۔ ام عدنان نے اس تیسرے مجموعہ دروس و محاضرات کے لیے نئے سرے سے کچھ لکھنے کے بجائے پہلے مجموعہ کے لیے لکھے گئے کلمات میں معمولی ترمیم کر کے یہاں دوبارہ درج کیا ہے۔ [81]

[80] انٹرویو، مولانا محمد منیر قمر (شوہر ام عدنان) مورخہ: 21 جولائی 2021،

[81] ام عدنان، بشریٰ قمر، زاد المبلغات، مکتبہ کتاب و سنت ریحان چیمہ ڈسکہ، فروری 2020ء، ص: 32۔

اسماء برلاس

ذاتی کوائف:۔

ابتدائی زندگی اور تعلیم:

اسماء برلاس ایک معروف پاکستانی نژاد امریکی مصنفہ ہیں آپ 1950ء میں پاکستان میں پیدا ہوئیں آپ نے کنیئرڈ کالج سے انگریزی ادب اور فلسفہ میں بیچلر کیا اور پھر پنجاب یونیورسٹی سے صحافت میں ماسٹرز کی ڈگری حاصل کی اس کے بعد امریکہ کی دینور یونیورسٹی سے بین الاقوامی تعلیم میں ماسٹرز بھی کیا اور اسی مضمون میں اپ نے پی ایچ ڈی کی ڈگری بھی حاصل کی۔[82]

پیشہ ورانہ زندگی:۔

اسماء برلاس کا شمار ان اولین خواتین میں ہوتا جن کو 1976ء میں غیر ملکی سروس(Foreign Service) میں شامل کیا گیا تھا۔[83] مگر چھ سال کی مدت گزر جانے کے بعد جنرل ضیاء الحق کے حکم پر انہیں برخاست کر دیا گیا۔ آپ نے 1983ء میں ریاست ہائے متحدہ میں سیاسی پناہ حاصل کی مگر پناہ لینے سے قبل حزب اختلاف کے اخبار میں اسسٹنٹ ایڈیٹر کی حیثیت سے کام کیا۔[84] اسماء برلاس نے 1991ء میں اتھاکا کالج کے شعبہ سیاست میں شمولیت اختیار کی وہاں وہ 12 سال تک ثقافت، نسل اور نسلی امتیاز کے مطالعہ کے مرکز کی بانی ڈائریکٹر رہی آپ نے 2008ء میں ایمسٹرڈیم یونیورسٹی میں فلسفہ میں اسپنوزا چیئر(Spinoza chair)کا انعقاد کیا تھا۔[85]

تحقیق:۔

اسماء برلاس نے مسلمانوں میں مذہبی علم پیدا کرنے کی طرز پہ تحقیق کا کام کیا۔ آپ نے خاص طور پر قرآن کی توجیہ و تفسیر، اسی موضوع پر کی جو آپ نے اپنی کتاب "اسلام میں عورتوں کو ماننا: قرآن مجید کی غیر پڑھائی جانے والی تشریحات" میں کھوج کی ہے۔[86]

آپ اپنے نظریات اور اسلام کی ترجمانی کو "اسلامی حقوق نسواں" کے نام سے مسترد کرتی ہیں، جبکہ اس اصطلاح کی وضاحت "صنفی مساوات اور معاشرتی انصاف کے ایک مباحثہ سے نہ کی جائے جو قرآن سے اس کی تفہیم حاصل کرتی ہے اور حقوق کے عملی عمل کو تلاش کرتی ہے اور عوامی نوعیت کے تسلسل میں تمام انسانوں کے وجود کی

---

82 برلاس، اسماء، اسماء برلاس ذاتی صفحہ، اتھکا کالج، 12 اپریل 2017۔

83 ایضاً

84 سکند، یوکیند، وہکی پونیس، سننے کے لیے جدوجہد: جنوبی ایشیائی مسلمانوں کی آوازیں، عالمی میڈیا پبلی کیشنز، 2004ء، ص: 171

85 پروفیسر سیاست، اسپنوز چیئر پر نامزد، المسٹرڈیم یونیورسٹی۔

86 برلاس، اسماء، ہیلیونگ ویمن ان اسلام، یونیورسٹی آف ٹیکساس، 2019ء،

انفرادی حیثیت کے لیے انصاف کا تقاضا کرتی ہے۔ آپ کی پہلی کتاب "جمہوریت، قوم پرستی اور فرقہ واریت: جنوبی ایشیا میں نو آبادیاتی میراث" ہے اس میں اسماء برلاس نے برطانوی استعمار سے پاکستانی سیاست میں عسکریت پسندی کے تعلقات کے بارے میں بحث کی ہے۔

اسماء برلاس ایک Feminest خاتون ہیں آپ پاکستانی نژاد امریکی خاتون ہیں پاکستان کے حالات اور وہاں کے لوگوں کے طرز زندگی کو دیکھ کر آپ کو اسلام میں دلچسپی ہوئی کہ وہ لوگ مسلمان ہوتے ہوئے بھی قرآن مجید اور اس کی تعلیمات سے بالکل دور اور ناواقف ہیں۔ اسماء برلاس حقوق نسواں کی ترجمانی کرنے والی خاتوان ہیں۔

کتابیں:۔

اسما برلاس نے مندرجہ ذیل کتابیں لکھی ہیں۔

1) Democracy, Nationalism, and communalism: The colonial legacy in South Asia.

"جمہوریت، قوم پرستی اور فرقہ واریت: جنوبی ایشیا میں نو آبادیاتی میراث۔

یہ کتاب ویسٹ ویو پریس سے 1995ء میں شائع ہوئی۔

2) Believing Women in Islam: Unreading patriarchal interpretation of the Quran.

اسلام میں " عورتوں کو ماننا، قرآن کی غیر پڑھی ہوئی پترالی تفسیر۔ یہ کتاب یونیورسٹی آف ٹیکساس پریس سے 2002ء میں شائع ہوئی۔

اس کتاب میں اسماء برلاس کہتی ہیں کہ قرآن سرپرستی کی حمایت نہیں کرتا اور جدید دور کے مسلمان متن کی صحیح ترجمانی نہیں کر رہے تھے۔ آپ دلیل دیتی ہیں کہ قرآن مساوی بیوی اور ازدواجی حقوق کی حمایت کرتا ہے اور جنس اور مساوی بیوی اور ازدواجی حقوق کی حمایت کرتا ہے جنس میں فرق نہیں کرتا آپ نے عورتوں کے حقوق اور آزادی کو قرآنی آیات اور حدیث سے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔

3) Islam Muslims and the U.S: Essays on Religion and politics.

اسلام، مسلمان اور امریکہ: مذہب اور سیاست پر مضامین۔

یہ کتاب انڈیا گلوبل میڈیا پبلی کیشنز سے 2004ء سے شائع کیا۔ یہ کل 154 صفحات پر مشتمل ہے اس کتاب میں 11/9 ایک اہم نقطہ ہے۔ مغرب میں اسلام پر عوامی گفتگو اور اسلام اور مغرب کے مابین تعلقات میں افغانستان اور عراق پر امریکی جنگوں کے ساتھ ساتھ، میڈیا میں اسلام کی دھجیاں اڑانے اور امریکہ میں رہنے والے مسلمانوں کے خلاف نفرت انگریز جرائم کے ساتھ نہ صرف غیر مسلموں بلکہ مسلمانوں کے بارے میں بھی دلچسپی پیدا ہوئی ہے۔

اسماء برلاس نے مسلمانوں اور مغرب کے درمیان بڑھتی ہوئی دشمنی پر وسیع پیانے پر لکھا ہے۔ جس طرح امریکہ نے 11/9 کے مہلک حملوں کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی دشت گردی کے خلاف جنگ کو مسلم سرزمین تک لے جانے کی کوشش کی ہے اس بارے میں اسماء برلاس صراحتاً بحث کرتی ہیں اور آپ دنیا بھر کے مسلم معاشروں میں مسلم خواتین کی پسماندگی پر بھی بحث کرتے ہوئے نظر آئی آپ لکھتی ہیں:

The patriarchal Muslim Soiety the other is not the western infidel but the muslim woemn, while for westerners the other has been islam early medieval times, much before the advent of only bin laden.

4) Re understanding Islam: A Double Critique (Spinoza Lecturer).

"اسلام کو دوبارہ سمجھنا: دوہری تنقید"

یہ کتاب 2009ء میں سماء ایڈیٹوریل اینڈ پبلشنگ سرور کراچی سے شائع ہوئی اور یہ کتاب 46 صفحات پر مشتمل ہے۔

اس کتاب میں اسماء برلاس دوہری تنقید کرتی ہیں دراصل یہ دو لیکچرز پر مشتمل ہے جو اسماء برلاس نے مئی اور جون 2008ء میں دیئے تھے وہ مسلمانوں کا جنسی عدم مساوات اور ظلم کو اسلام کے صحیفے قرآن میں پڑھنے اور اخلاقی طور پر متعلقہ ہونے میں ناکامی پر مغرب کی تنقید اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں بات کرنے کے طریقے سمجھانے کی کوشش کرتی ہیں۔

5) Believing women in Islam: A breif introduction.

خواتین کو اسلام میں ماننا: ایک مختصر تعارف یہ کتاب 14 جنوری 2019ء میں یونیورسٹی آف ٹیکساس پریس سے شائع ہوئی اور یہ کل 120 صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب میں اسماء برلاس نے قرآن سے استدلال کر کے خواتین کو مردوں کے مساوی قرار دیا ہے۔ وہ یہ ثابت کرتی ہیں کہ کس طرح قرآن کریم عورتوں کو برتری دیتا ہے۔

6) Believing Women in Islam: Unreading patriachal interprtations of the Quran.

یہ کتاب 16 جون 2002 کو یونیورسٹی آف ٹیکساس سے شائع ہوئی۔ یہ کتاب 344 صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب میں وہ آپ نے ان آیات کا ترجمہ و تفسیر کی ہے جو خواتین کے حق میں ثابت ہوتی ہوں۔ آپ نے تانیثی افکار و خیالات کا اظہار کرنے کی سعی کی ہے۔

مضامین:۔

اسماء برلاس نے کئی مضامین اور جرنل بھی لکھے۔

1) “Reviving Islamic universalism: East /s west /s, and coexistence’ in Aziz Said and meena Sharify. Funk (eds) contemporary Islam: Dynamic, No. Static.

اسلامی یونیورسلزم کو بحال کرنا: مشرق / مغرب اور بقائے باہمی 'عبد العزیز سید اور مینا شریفی فنک (ایڈیشنز) میں 'ہم عصر اسلام: متحرک، جامد نہیں۔

یہ مضمون روٹلیج (Routledge) سے 2006ء میں شائع ہوا۔

2) Women’s and Feminist Reading of the Quran, in jane Dammen MC Auliffe (ed) Cambridge Companian to the Quran.

"قرآن کے خواتین اور حقوق نسواں کے نسخے" میک الف (ایڈیٹر)۔

کیمبرج کمپینین قرآن مجید۔ یہ مضمون کیمبرج یونیورسٹی پریس سے 2006ء میں شائع ہوا۔

3) Globalizing Fquality: Muslim Women, Theology and Feminisms” in Fera Simone (ed), on shiting Ground: Muslim Women in the global era.

عالمگیری مساوت: مسلم خواتین، الہیات اور حقوق نسواں" فیرا سیمون (ایڈیشن) میں، شفٹنگ گراونڈ میں: مسلم خواتین گلوبل دور میں یہ مضمون فیمی نسٹ پریس سے 2005ء میں شائع ہوا۔

4) Amina Wadud’s Hermeneutics of the Quran: Women Re-Reading Sacred text’s in suha Taji- Faruqi (ed), Contemporary Muslim Intellectuals and the Quran: Modernist and post modernist Approaches.

آمنہ ودود کی ہرمینو ٹکس آف قرآن: ویمن ری ریڈنگ سیکریڈ ٹیکٹس، سوہا تاجی فاروقی (ایڈیشن) میں: ہم عصر مسلم دانشور اور قرآن: ماڈرنسٹ اور پوسٹ ماڈرنسٹ اپروچز۔ یہ مضمون آکسفورڈ یونیورسٹی پریس سے 2004ء سے شائع ہوا۔

یاسمین حمید

ذاتی کوائف:

یاسمین حمید پاکستان کے شہر کراچی میں سن سن 1952ء میں پیدا ہوئیں آپ کے والد گرامی کا نام عبد الحمید تھا جو UNO میں فوڈ اینڈ ایگری کلچر کے ایکسپرٹ تھے۔ یاسمین حمید نے اپنی ابتدائی تعلیم پرائمری تک کراچی سے ہی حاصل کی اس کے بعد آپ لاہور آگئے باقی تعلیم وہی سے حاصل کی۔ لاہور کالج سے بی اے آنرز عربی میں کیا یا پھر پنجاب یونیورسٹی سے 1974ء میں عربی میں ماسٹرز کی ڈگری حاصل کی۔

1980ء میں جاوید اقبال غوری سے شادی ہوئی جو کہ انفارمیشن منسٹری میں کام کرتے تھے آپ کو اللہ نے چار بیٹوں کی نعمت سے نوازا۔ آپ کے شوہر کا اپنی سٹوڈنٹ لائف میں جمعیت طلباء سے تعلق تھا اور آپ خود بھی جمعیت طالبات سے تعلق رکھتی تھی۔ آپ سات بہنیں تھیں اور بھائی کوئی نہیں آپ کے والد گرامی قرآن و حدیث سے بہت محبت رکھنے والوں میں سے تھے۔ انہوں نے آپ تمام بہنوں کی تمام تربیت میں قرآن سے جوڑنے اور احادیث مبارکہ پر زندگی بسر کرنے کی پوری ترغیب دی۔

والد صاحب کے اس دنیا سے پردہ کر جانے کے بعد والدہ بھی یہی تربیت دی۔ والدین کی طرف سے ایسی تربیت ملی کہ سب بہنوں کا دین سے خصوصی لگاؤ ہے۔ آپ کہتی ہیں کہ جو قرآن و حدیث سے محبت اور لگاؤ کا جو بیج والد صاحب نے بویا تھا اس کو میری والدہ نے بہت ہی احسن طریقے سے سیر اب کیا۔

آپ بہنوں میں سے پانچویں نمبر پر ہیں آپ سے بڑی بہنوں کو باقاعدہ طور پر پردے کے اہتمام میں ترجمہ قرآن پڑھانے کے لیے مولانا صاحب آتے تھے (جن کا نام فی الوقت آپ کے ذہن میں نہیں آرہا تھا) آپ چونکہ اس وقت چھوٹی تھیں تب آپ ان کے ساتھ نہ پڑھ سکیں جب ہوش سنبھالا تو آپ کی والدہ نے کہا کہ ان تین بیٹیوں کو بھی ترجمہ قرآن پڑھانا چاہیے تھا۔ تاکہ ان کو معلوم ہو کہ قرآن ہمیں کیا تعلیم دیتا ہے۔ چنانچہ آپ کی بری بہن سلمہ حمید نے باقاعدہ قرآن کا ترجمہ پڑھایا جو آپ کی بڑی بہن کا نام انہوں نے BA آنرز اسلامیات کیا اور پھر عربی میں ماسٹرز کیا ہوا تھا۔ وہ بھی دینی اور مذہبی خاتون ہیں اور محبت قرآن و حدیث سے سرشار ہیں جس کی ترتیب آپ سب بہنوں کو پہلے والد اور ان کے بعد والدہ سے ملتی رہی۔ آپ کہتی کہ تفسیر قرآن ہم سب بہنیں مل کر پڑھا کرتی تھیں اور ایک دوسرے کو سمجھایا کرتی تھیں۔

آپ کی والدہ ماجدہ نے آپ کے والد کے بعد آپ کی تربیت بہت ہی بہترین انداز سے کی۔ آپ کی والدہ کہتی تھیں کہ میں اپنے سے جڑے رشتوں اور تمہارے حوالے سے روز قیامت اللہ اور اپنے شوہر کے سامنے شرمندہ

نہیں ہونا چاہتی۔ اس لیے انہوں نے مقصد حیات دیا کہ دین اسلام پر چلیں اور قرآن سے اپنا رشتہ مضبوط رکھیں اور اس بات کی ترغیب دیتی رہیں کہ یہ دنیا محض مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں ہے۔

آپ کے والد گرامی نے ہمیشہ یہی سکھایا کہ اپنی زندگی کا مقصد اللہ کی کتاب (رسی) کو مضبوطی سے تھامے رکھنا اور آپ اسی پر عمل کیا۔ آپ کی یہی آرزو ہے کہ سب کا یہی مقصد حیات ہو جائے۔

آپ نے اپنی کتاب جس کا نام "خذوا الکتب بقوہ" ہے میں چند ایک آیات کی تشریح و توضیح کی ہے آپ کے زیر مطالعہ میں تفہیم القرآن از مولانا مودودی اور معارف القرآن مفتی محمد شفیع ہے اور احادیث مبارکہ کے لیے آپ صحیحین کو زیر مطالعہ رکھتی ہیں۔ آپ نے با قاعدہ کوئی تفسیر اور ترجمہ قرآن نہیں کیا مگر اپنی تالیفات میں چند آیات کی تشریح اور ترجمہ کیا ہے۔ [87]

کتابیں:

یاسمین حمید نے "خذوا الکتب بقوہ" کے علاوہ دو کتابیں لکھی ہیں۔ جو خذوا الکتب بقوہ سے پہلے منظر عام پر آچکی ہیں۔ ایک "راہ حق میں قدم بہ قدم" اور دوسری کتاب کا نام" حدیث پر عمل کیسے "ہے۔

" حدیث پر عمل کیسے پہلی بار جون 2010ء میں تحریک اسلامی پاکستان حلقہ خواتین سے شائع ہوئی دوسری بار جون 2011ء میں اور تیسری بار جون 2014ء میں زیور طبع سے آراستہ ہوئی۔ یہ کل 239 صفحات پر مشتمل ہے "[88]

---

[87] انٹرویو، یاسمین حمید، مورخہ 1 جولائی 2021ء۔

[88] یاسمین حمید، حدیث پر عمل کیسے، تحریک اسلامی پاکستان حلقہ خواتین، جون 2010ء، ص:2

ثریابتول علوی

تعارف:۔

ثریابتول علوی مولانا عبدالرحمن کیلانی مرحوم (مفسر قرآن) کی بڑی صاحبزادی ہیں۔ مولانا عبدالرحمن کیلانی مشہور و معروف مفسر قرآن اور کئی اہم ترین کتب کے مصنف تھے۔ اس کے علاوہ قرآن مجید کے بہت قابل اور مہر خطاط بھی تھے۔ آپ نے تقریباً پچاس قرآن مجید اپنے ہاتھ سے تحریر کیے تھے جن میں زیادہ تر قرآن کریم، قران کی طباعت کے لیے مشہور زمانہ "ادارہ تاج کمپنی" نے لکھوائے تھے۔ محترمہ ثریابتول کی والدہ کا نام حمیدہ، بیگم تھا۔ آپ کی والدہ بھی عظیم مذہبی خاتون تھیں۔ ثریابتول 2 مئی 1947ء کو پیدا ہوئی اور اب تک آپ زندگی کی تقریباً 74 بہاریں دیکھ چکی ہیں۔[89] آپ مولانا عبدالوکیل علوی (مرحوم) 1941۔2006 کی اہلیہ ہیں۔ جو مشہور و معروف عالم دین، مصنف، مفسر، حکومت پاکستان کے رجسٹرڈ پروف ریڈر تھے۔

مولانا مودودی کی تفہیم الاحادیث پر آپ نے برس ہا برس کام کیا، شاہ عبداللہ کے موضع القرآن کی روشنی میں آیت اور تشریحی ترجمہ بھی مرتب کی، سیرت سرور عالم پر کام کیا، شعبہ تحقیق سے منسلک رہے، رسل اور اسماء الحسنیٰ نامی کتابیں لکھی۔ بلوغ المرام (من ادلہ الاحکام اشریعہ) مع تشریح مولانا صفی الرحمن مبارکپوری کا خوبصورت ترجمہ آپ کے عظیم کارناموں میں سے ہے۔[90]

تعلیم وتربیت:

زمانہ تعلیمی علمی میں آپ کا تعلیمی کیریئر نہایت شاندار رہا۔ آپ نے 1962ء میں امتیازی پوزیشن سے میٹرک پاس کیا۔ لاہور کالج ویمن میں داخلہ لیا پھر اس کے بعد 1968ء میں پنجاب یونیورسٹی میں ایم اے عربی میں اول پوزیشن حاصل کر کے گولڈ میڈل کی مستحق قرار پائی۔ آپ نے ایم اے اسلامیات میں امتیازی پوزیشن حاصل کر کے سلور میڈل بھی حاصل کیا۔

تدریسی دور:

محترمہ ثریابتول ابتداء سے قرآن کے درس و تدریس سے وابستہ تھیں۔ اور آپ گورنمنٹ کالج ویمن سمن آباد لاہور میں اسسٹنٹ پروفیسر اور صدر شعبہ اسلامیات رہیں۔ (2 صفر 411 ھ بمطابق 13 اگست 1991ء) اور

---

[89] ڈاکٹر، خولہ علوی، میری عظیم رہنماماں پروفیسر ثریابتول علوی کے حالات وواقعات، 2021ء۔

[90] بنت بشیر، جامع علم و عمل مولانا عبدالوکیل علوی، پاکستانی رائٹس، 6 جنوری 2020ء۔

چند سالوں پہلے وہ ریٹائرڈ ہو چکی ہیں۔

اولاد:

اللہ تعالیٰ نے آپ کو اولاد بھی عطا کی ہے۔ جن میں تین بیٹے اور چھ بیٹیاں شامل ہیں۔ جن میں سے سات بچے حافظ قرآن ہیں۔ ساری اولاد بشمول بیٹیاں دینی و دنیاوی لحاظ سے اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ اور اپنے اپنے دائرکار میں حسب استطاعت دین کی خدمت کرنے میں مصروف عمل ہیں۔ آپ نے اپنی بیٹیوں کو خود قرآن مجید کا ترجمہ و تفسیر میٹرک تک پڑھا دیا۔ آپ کی اولاد سچے مسلمان، دین کے کامیاب داعی اور معاشرے کے فائدہ مند شہری بن کر ابھرے ہیں۔ ان کے داماد اور بہوئیں بھی دیندار اور پابند شریعت ہیں۔ اور نیکی اور تقویٰ کا یہ سلسلہ آپ کے پوتے پوتیوں اور نواسے نواسیوں بلکہ آگے ان کے بچوں میں بھی جاری ہے۔

عملی اور مذہبی خدمات:

ثریا بتول علوی دینی گھرانے کی پروردہ، خالص دینی ذوق رکھنے والی اور دینوی علوم سے آراستہ پردہ دار، خاتون ہیں۔ آپ کو قرآن وسنت اور علوم القرآن وعلوم الحدیث میں گہری دلچسپی وراثت میں ملی ہے۔ قرآن و حدیث، تاریخ آثار صحابہ اور مسلمہ فقہاء کی آراء پر آپ کی گہری نگاہ ہے۔ دینی غیرت و حمیت کا جذبہ ان کی ذات میں بہت نمایاں ہے۔ اور یہ جذبہ ان کی تقریر و تحریر میں بھی جابجا نظر آتا ہے۔

ابتداء میں وہ اکیلی علاقہ کی بچیوں کو ترجمہ و تفسیر پڑھاتی رہیں پھر بیٹیاں بڑی ہوئیں، قرآن مجید کا ترجمہ، تفسیر اور مزید دینی علوم حاصل کر لیے تو انہیں درس و تدریس میں اپنے ساتھ شامل کر لیا۔ بیٹیوں کے ساتھ پڑھی لکھی بہوئیں بھی آپ سے مزید تربیت حاصل کر کے پڑھانے میں شامل ہوتی گئیں۔

تصانیف:۔

محترمہ ثریا بتول روزمرہ کی مختلف تعلیمی و تدریسی مصروفیات اور گھریلو مشغولیات کے باوجود نہایت بلند پایہ تصانیف پیش کر کے اسلام سے اپنی ذاتی وابستگی، شیفتگی اور غیر معمولی وارفتگی کا ثبوت دیا ہے۔ آپ کی تحریروں سے عوام الناس خصوصاً خواتین کو بے حد فائدہ پہنچتا ہے۔ آپ کی تصانیف عام فہم، سلیس اور سہل ہونے کے ساتھ ساتھ نقلی و قلی دلائل کا خوبصورت مرقع ہوتی ہیں۔ آپ کی تحریروں میں اعتدال اور توازن اور علمی درجہ بھی نہایت بلند ہے۔

آپ کی ہر کتاب کے کئی کئی ایڈیشن نکل چکے ہیں آپ کی تحریر کردہ مختلف کتب اور کتابچوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1. اسلام میں عورت کا مقام و مرتبہ۔

2. جدید تحریک نسواں اور اسلام۔

3. ہماری بدلتی قدریں۔

4. استاد: ملت کا محافظ۔

5. اربعین للنساء من احادیث المصطفیٰ۔

6. اسلام اور توہین رسالت۔

7. یوم خواتین اور مسلمان عورت۔

8. حدود و قوانین۔

9. خواتین کمیشن رپورٹ کا جائزہ۔

10. طرز زندگی میں تبدیلی لائیے۔

11. قیام پاکستان کے حقیقی عوامل۔

12. تحفظ ناموس رسالت: امن عالم کی ضمانت۔

ان کے علاوہ آپ کی کئی کتب زیر طبع ہیں۔

ثریا بتول علوی کو کچھ عرصہ پہلے کرونا بھی ہوا مگر آپ اللہ کے فضل و کرم سے صحت یاب ہو گئی۔ اور پھر سے قرآن و حدیث کی تدریس میں مصروف عمل ہیں۔ [91]

[91] ڈاکٹر، خولہ علوی، کالم "اور امی جان کو اک نئی زندگی مل گئی"، بادبان، 2021۔

فصل دوم

جزوی ترجمہ تفسیری کرنے والی خواتین کا تعارف / جزوی مترجمات و مفسرات قرآن کا تعارفی جائزہ:

سیدہ رباب کاظمی

ذاتی کوائف:

سیدہ رباب کاظمی ایک مشہور ذاکرہ اور مفسرہ ہیں آپ پاکستان کے مشہور شہر کراچی میں پیدا ہوئیں آپ کی تاریخ پیدائش 10 فروری 1967ء ہے آپ کے آباؤ اجداد کا تعلق پاکستان سے نہیں ہندوستان کے صوبہ بہار کے شہر پٹنہ کے ایک مشہور گاؤں علی نگر پالی سے تھا آپ کے دادا کا نام مہر یعقوب حسین تھا۔ اور وہ رائیس نگر پالی تھے آپ کا خاندان تحریک پاکستان کے سر گرم عمل افراد میں سے ایک تھا۔ آپ کے آباؤ اجداد نے پاکستان بننے میں اپنا اہم کردار ادا کیا اور تو اور آپ کے والد گرامی کے کزن اور آپ کے شوہر کے کزن جناب سر سید سلطان احمد نے انگریز سرکار کو پاکستان کی جغرافیائی حدود کا تعین کر کے دیا۔ ان کی بہادری شجاعت اور جذبہ آزادی کو دیکھ کر انگریز سرکار نے ان کو "خان بہادر" کے لقب سے نوازا۔

سیدہ رباب کاظمی مذہبی اور سیاسی گھرانے سے تعلق رکھتی ہیں۔ اور آپ کا سعادات خاندان ہے آپ شعیہ مکتبہ فکر سے تعلق رکھتی ہیں آپ کے خاندان میں میر منظور حسین مسلم لیگ کے سر گرم عمل کارکن اور پاکستان کے ایک مشہور و ممتاز صنعت کار تھے جن کے بہت سے کارخانے اور جو ٹرک اور ٹینکرز پورے ملک کو مہیا کرتے تھے اور یہ "ہاڈی اینڈ برادرز" کے نام سے تھا اس کے علاوہ فرنیچر کے کارخانوں کی بھی سیریز مالک تھے۔ آپ کے چچا سید امیر حیدر کاظمی 1988ء میں بے نظیر گورنمنٹ میں وزیر تعلیم و صحت کے عہدے پر فائز رہے۔

سید رباب کاظمی کے خاندان کے معروف مذہبی شخصیات میں مولانا ابرار حسن، مولانا راحت حسین جنہوں نے انوار القرآن لکھی اور مولانا عدیل اختر جنہوں نے خیبر پختونخواہ پاکستان کے علاقوں میں شیعت کی ترجیح کے لیے نمایاں خدمات سرانجام دیں۔ سیدہ رباب کاظمی کا گھرانہ علم دوست اور مذہبی اقدار کی حفاظت کرنے والا ہے۔ آپ کے والد گرامی سید محمد مہدی علم دوست شخص تھے اس لیے انہوں نے اپنے ہر بچے کے لیے تعلیم کے میدان میں بہترین رہنما تھے۔ آپ کا انتقال تب ہوا جب آپ چیئرمین سندھ بورڈ آف ٹیکنیکل عہدے پر اپنی ذمہ داریاں سر انجام دے رہے تھے۔

آپ کے شوہر جن کا نام میجر داور کاظمی ہے بہت ہی بہترین طبیعت کے مالک ہیں انہوں نے ہر مرحلے پر آپ کی مدد کی۔

سیدہ رباب کاظمی نے اپنی ابتدائی تعلیم نواب شاہ حیدر آباد سے حاصل کی اور مہران یونیورسٹی حیدر آباد میں سول انجینئرنگ کی تعلیم حاصل کر رہی تھیں مگر اپنے گھریلو امور اور شوہر کا مسلسل ٹرانسفر ہونے کی وجہ سے پایہ تکمیل تک نہ پہنچا سکیں۔

آپ نے 1996ء میں بیچلر کی ڈگری حاصل کی اس کے بعد ڈی آئی ٹی (DIT) اور پھر 2005ء میں کراچی یونیورسٹی سے ہی شعبہ تعلیم میں اعلیٰ نمبروں سے ماسٹرز کی ڈگری حاصل کی۔ مذہبی تعلیم حاصل کرنے کے لیے آپ نے مدرستہ القائم کراچی میں پڑھا۔ اور پھر مکتب امام زمانہ سے ایک سالہ کورس مکمل کیا۔

آپ نے نہ صرف تعلیم حاصل کی بلکہ درس و تدریس کے شعبے سے بھی منسلک رہیں آپ نے کئی سالوں تک آرمی پبلک سکول کوئٹہ میں پڑھایا اور اس کے بعد کوہاٹ باجوڑ اور پھر بہاولپور تدریس کے کام سر انجام دیتی رہیں۔ اور اس کے علاوہ آپ کراچی کے سکول میں بھی پڑھاتی رہی ہیں۔

ان تمام حالات کو دیکھا جائے تو اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کا گھرانہ مذہبی اور قرآن و حدیث سے شروع سے ہی وابستہ ہے۔ رباب کاظمی کا کتاب بینی کے باعث وسیع مطالعہ ہے۔ اہل تشیعہ انڈیا میں ہو یا پاکستان میں آپ ان تمام شیعہ خواتین میں وہ پہلی خاتون ہیں جنہوں نے تفسیر قرآن تحریر کی ہے۔

آپ نے تفسیر قرآن لکھنے سے پہلے 25 سال مختلف علماء دین کی تفسیر و ترجمہ کا مطالعہ کیا۔ المنثور امام جلال سیوطی، تفسیر نمونہ، تفسیر قمی، تفسیر ابن کثیر، تفسیر میزان، تفسیر صافی، تفسیر انوار النجف از حسین بخش جاڑا انوار القرآن بلاغ المبین اور کئی اہل تشیع و سنی حضرات کی بہت سی تفاسیر سے استفادہ کیا اور کر رہی ہیں۔ آپ گزشتہ 13 سالوں سے ذاکری و خطابت کے طور پر بھی اپنی خدمات سر انجام دے رہی ہیں اور آپ مختلف چینلز ملکی اور غیر ملکی دونوں پر ذاکرہ کی حیثیت سے مجالس پڑھتی ہیں۔ آپ امام بارگاہ اور گھروں میں بھی مجالس پڑھتی ہیں۔

آپ کے مختلف چینلز پر پروگرام ہوتے ہیں جن پر آپ نے درس دیا ہے اور دیتی رہتی ہیں جن میں 92 ملٹی میڈیا امریکہ، قائم ٹی وی کینیڈا، باب العلم چینل انڈیا، ولایت ٹی وی امریکہ پر بھی آپ کے لیکچرز نشر ہوتے ہیں۔

محرم اور اس کے علاوہ اماموں کی پیدائش کے دنوں آنحضور ﷺ کی ولادت وصال کے مواقعوں پر آپ کے لیکچرز ہوتے ہیں ان چینلز کے علاوہ سچ چینل میٹرو، شیعہ ملٹی میڈیا، الہادی کے سوشل میڈیا پر بھی آپ کے لیکچرز ہوتے رہے ہیں۔ آپ نے باقاعدہ صرف یہی ایک تفسیر لکھی ہے جس کا نام مصحف الکریم ہے جس کی ابھی دو جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ اس کے علاوہ آپ نے مقالے لکھے ہیں مگر وہ زیور طبع سے آراستہ نہیں ہوئے۔

آپ کہتی ہیں کہ اللہ اور محمد مصطفیٰ ﷺ اور انکے خاندان علھیم سلام اور اصحاب رضوان اللہ اجمعین کی مخصوص نگاہ ہے کہ اس قدر نازک اور اہم فریضہ آپ کے نصیب میں آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ! مجھے اتنی ہمت اور توفیق دے کہ میں نے جو کام شروع کیا ہے تفسیر لکھنے کا اسے پایہ تکمیل تک پہنچا سکو۔ (آمین)[92]

---

[92] انٹرویو بذریعہ فون کال، سید رباب کاظمی مورخہ: 2 اگست 2021۔

ڈاکٹر خالدہ ثمر مند

پاکستان کی مترجمات ومفسرات میں ایک نیانام ڈاکٹر خالدہ ثمر مند کا ہے۔

ذاتی کوائف:

ڈاکٹر خالدہ ثمر مند ڈاکٹر ثمر مبارک مند کی بیوی ہیں ڈاکٹر ثمر مبارک مند پاکستان کے نامو ر ایٹمی سائنسدان، طبعیات دان، اور انجینئر ہیں۔ آپ کا نام گاما سپیکٹر وسکوپی میں تحقیق اور لائنز ایکسلریٹر کے تجرباتی ترقی کے لیے جانا جاتا ہے۔ آپ ایٹمی تجربوں کی ٹیسٹ ٹیموں کے ڈائریکٹر رہے۔ بلوچستان میں مربوط میزائل پروگرام کے پراجیکٹ ڈائریکٹر رہے۔ شاہین اور بابر مزائل پروگرام کی ترقی کی نگرانی بھی کرتے رہے۔ 2001 سے 2007ء تک نیسکام کے بانی چیئر مین کی خدمات سر انجام دیتے رہے اس کے بعد حکومت نے آپ کو تھر کول فیلڈ منصوبے کی مدد کے لیے مقرر کیا۔

مبارک مند کو نیوکلئیر فزکس، ڈویژن (این پی ڈی) تفویض کیا گیا۔ خفیہ ڈائریکٹوریٹ فار ٹیکنیکل ڈویلپمنٹ (ڈی ٹی ڈی) میں تعینات بھی رہے۔ آپ نے خلائی پروگام کی ترقی میں خصوصی اقدامات کیے۔ انجینئروں کی ایک ٹیم کو شاہین پروگرام کے لیے بھی تیار کیا۔ آپ این ڈی سی بیورو کے بانی ڈائریکٹر بھی رہے جنہوں نے شاہین پروگرام پر کام تھا۔ آپ نے 2013ء میں بلوچستان میں معدینات نکالنے کے لیے صوبائی حکومت کی مدد بھی کی۔

ثمر مبارک مند کو حکومت پاکستان کی طرف سے ملک کے لیے بہترین خدمات انجام دینے پر سرکاری اعزازات سے بھی نوازا گیا۔ جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

- رول آف آنر جی سی یو (1962ء)
- ستارہ امتیاز (1993ء)
- ہلال امتیاز (1998ء)
- ستارہ امتیاز (2003ء)
- فیلو، پاکستان میتھی میٹیکل سوسائیٹی (2003ء)
- پی اے ایس ایورڈ (2005ء)
- سال کا بین الا قوامی سائنسدان لائف ممبر، پاکستان نیوکلئیر سوسائٹی (2007)ء[93]

خالدہ ثمر مند سیالکوٹ میں پیدا ہوئیں آپ نے اپنی ابتدائی تعلیم سیالکوٹ سے ہی حاصل کی آپ کے والد گرامی کاروباری آدمی تھے۔ مگر وہ فجر، مغرب اور عشاء کی نمازوں کی امامت کرایا کرتے تھے اور مسجد میں ہی لوگوں

[93] Link:https://peoplepill.com

کے مسئلے مسائل سن کر ان کو شریعت کے مطابق حل بھی بتایا کرتے تھے۔ آپ کے گھر کا ماحول بھی مذہبی تھا آپ کے والد گھر والوں کو بھی دین کی نا صرف تعلیم دی بلکہ سب اہل و عیال کو نماز کا پابند بنانے میں اہم کرادار ادار کیا۔ اور نماز، روزہ اور اسلامی صولوں کی ادائیگی کرنے کی ترغیب دیتے تھے۔

تعلیم:

خالدہ ثمر نے ایف ایس سی (FSC) تک تعلیم سیالکوٹ میں ہی حاصل کی پھر بی ایس سی (BSC) لاہور کالج سے کیا اور دو سال وہیں ہاسٹل میں گزارے۔ لاہور کالج اینڈ یونیورسٹی سے فزکس کے مضمون میں ماسٹرز کی ڈگری حاصل کی اس وقت لاہور یونیورسٹی صرف گرلز کالج ہوا کرتی تھی اب یونیورسٹی میں تبدیل ہو چکا ہے۔ ایم ایس سی (MSC) میں اعلیٰ کامیابی حاصل کرنے کی وجہ سے میرٹ بیس پر بیرون ملک سے سکالرشپ کی بھی آفر آئی۔ مگر پی ایچ ڈی کرنے کے لیے گھر والوں نے دوسرے ملک اجازت نہ دی۔

اس کے بعد ڈاکٹر ثمر مبارک مند (جو کہ پاکستان کے ایک مایہ ناز ایٹمی سائنسدان اور جوہری توانائی کمیشن کے رکن ہیں) کہ ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئیں۔ شادی کے بعد آپ نے قائد اعظم یونیورسٹی اسلام سے پی ایچ ڈی بھی کی۔

درس و تدریس:

آپ لاہور کالج اینڈ یونیورسٹی میں لیکچرار کے طور پر اپنے فرائض سر انجام دیتی رہیں۔ اس کے بعد آپ کے شوہر کا ٹرانسفر اسلام آباد ہو گیا جس کی وجہ سے آپ لاہور سے اسلام آباد آ گئیں اور راولپنڈی یونیورسٹی میں کئی سال فزکس کے مضمون میں درس و تدریس کا عمل جاری رکھا۔ آپ پہلے پروفیسر اور پھر ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ بھی رہیں۔ اس کے بعد آٹھ (8) سال تک راولپنڈی یونیورسٹی میں ہی پرنسپل کے عہدے پر فائز رہیں۔ اور وہی ریٹائر ہوئیں۔ آپ نے ریٹائرمنٹ کے بعد بھی اپنی تعلیم جاری رکھی اور الہدی انٹرنیشنل سے کئی کورسز کئے۔

کتاب:

آپ نے کالج اور یونیورستی سٹوڈنٹس اور نوخیز نسل کی ذہنی آبیاری کے لیے قرآن پاک کی منتخب آیات کا ترجمہ تفسیر کیا۔ آسان الفاظ سے ترجمہ اور تفسیر لکھی جس کا نام " قرآن کے 30 پاروں کا تفسیری انتخاب" ہے۔

زیر مطالعہ:

آپ نے ترجمہ اور تفسیر لکھتے وقت بہت سی کتب کا مطالعہ کیا اور الہدی انٹرنیشنل سے بہت سے کورسز بھی کئے تفہیم القرآن، تیسیر القرآن اور ڈاکٹر فرحت ہاشمی کے لیکچرز سے بہت مدد لی۔ احسن البیان جو سعودی تفسیر

کہلاتی ہے (سعودی ایمبیسی (Embassy) سے منگوائی تھی) وہ بھی زیر مطالعہ رہی اس کے علاوہ تفسیر ابن کثیر سے بھی استفادہ کیا۔[94]

[94] انٹر یو، ڈاکٹر خالدہ ثمر، مورخہ: 16 مارچ 2021ء

خالدہ تنویر

تعارف:

خالدہ تنویر مشہور عالم دین، انشاپردازو ادیب، صحافی مولاناابو سلیم محمد عبدالحیی(1910۔1987)کی بیٹی ہیں۔جو کہ جماعت اسلامی ہند کے دورِاول کے عظیم رہنماؤں میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ نے ہی ادارہ الحسنات کی بنیاد رکھی۔ اور آپ ہی نے اس اشاعتی ادارے کے تحت مختلف مقبول و معروف اردو مجلات الحسنات،بتول، نور، ھلال، ہادی کا اجرا کیا تھا۔ آپ ادارہ الحسنات کے مدیر اعلیٰ رہے۔افراد کار کی تیاری، مختلف مجلات کا اجراء، لڑکیوں کی عظیم درسگاہ جامعۃ الصالحات کی تاسیس اور قرآن مجید کے ہندی ترجمہ کے علاوہ ہندی زبان میں اسلامی لیٹریچر کی منتقلی آپ کے نمایاں کارناموں میں شامل ہیں۔ آپ وزیر تعلیم کے عہدے پر بھی فائز ہے۔[95] آپ کے بڑے بھائی عبد الملک سلیم(1946۔2019ء) جو اپنے والد کی وفات کے بعد مالک ادارہ الحسنات رام پور اور ادارہ سے شائع ہونے والے رسائل کے مدیر اعلیٰ بھی رہے۔ آپ کے دوسرے بھائی عبدالمالک فہیم ہیں جو مکتبۃ الحسنات دہلی کے مالک اور پبلشنگ کی دنیامیں معروف شخصیت کے حامل ہیں۔ آپ کے تیسرے بھائی عبدالرب کلیم ہیں جو نور پرنٹنگ پریس کے مالک ہیں۔[96]

خالدہ تنویر کی والدہ کانام کنیز فاطمہ تھاجو محمد جان کی بیٹی تھیں۔[97] اور مولاناعبدالحی کی چچازاد تھیں۔خالدہ تنویر ڈاکٹر مزمل حسین صدیقی کی اہلیہ ہیں[98] جو کہ دارالعلوم ندوۃ العلماء کے مشہور فاضل، امریکی مصنف اور امریکا سے رابطہ عالم اسلامی کے رکن ہیں۔اس وقت آپ گارڈن گرو، کیلیفورنیامیں واقع "اسلامک سوسائٹی آف اورنج کاونٹی کے امام اور شمالی امریکا کی فقہ کونسل کے صدر بھی ہیں۔ نیز آپ چیپ مین یونیورسٹی کے استاد بھی رہ چکے ہیں۔[99] [100]

خالدہ تنویر کے والد مولانا محمد عبدالحی کی تقریباً سو(100)تصنیفات ہیں جن میں بعض قران پاک کی کچھ تفاسیر سے متعلق بھی ہیں۔جو "آسان تفسیر(تیسواں پارہ)""آسان تفسیر(سورۃ نور)"، "آسان تفسیر(چوبیسواں پارہ)"، "آسان تفسیر(سورۃ انفال)"، گلدستہ قران(فہرست مضامین قرآنی)"یاایھاالناس"ہیں۔ان کی دو کتابیں پاکستان میں اسلامک پبلی کیشنز لاہور نے بھی شائع کی تھیں۔جن کے نام "داعیان حق کی کامیاب" اور "آپ کیا

---

[95] https://www.taemeer news.com/2019/07abdul.malik-saleem-idra-alhassnat.

[96] تسلیمی، مرتضی ساحل، مولانا محمد عبدالحیؒ(حیات وخدمات)، مکتبہ الحسنات دہلی،2006ء، ص:55۔

[97] مولانا محمد عبدالحی(حیات وخدمات)ص:54۔

[98] مولانا محمد عبدالحی(حیات ومدمات)، ص:119 - 120

[99] Link:https://urdupointk.7. blogspot.com/2020.

[100] https://ur.m.wikipedia.org/wiki.

کریں؟ ہیں[101] خالد تنویر نے ایک عرصہ تک اپنے والد کے ساتھ "نور" کی ادارت بھی سنبھالی۔[102] ان تمام باتوں سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ علمی، ادبی اور مذہبی گھرانے سے تعلق رکھتی ہیں۔ آپ کے چار بچے ہیں۔ اس سے زیادہ آپ کے بارے میں ڈھونڈنے پر بھی نہ مل سکا۔

کتاب:

آپ کی کتاب کا نام "یایھاالذین آمنو" ہے کافی تلاش کرنے پر بھی آپ کی کوئی تالیف نہیں ملی۔

---

[101] مولانا محمد عبد الحیؒ (حیات و خدمات)، ص:119،120

[102] مولانا محمد عبد الحی (حیات و خدمات)، ص:55

صفیہ منہاس

پاکستان میں پشتو زبان میں قرآن پاک کا ترجمہ کرنے والی خواتین میں ایک نام محترمہ صفیہ منہاس کا بھی ہے جنہوں نے بہت کم عمری میں یہ عظیم کام سرانجام دیا۔

ذاتی کوائف:

آپ کا نام صفیہ منہاس ہے آپ پشاور کے ایک گاؤں بڈھی (Budhni) میں 1980ء میں پیدا ہوئیں۔ آپ کے والد گرامی کا نام شیر عبد الخان ہے۔ پہلے وہ آرمی آفیسر تھے مگر کشمیر میں پہاڑی سے گرنے کی وجہ سے انہیں چوٹ لگی جس کے بعد انہوں نے آرمی سے استعفیٰ دے کر (CNW) میں سینئر کلرک کی نوکری شروع کی اور وہی پر ریٹائر ہوئے۔ صفیہ منہاس صاحبہ تین بھائی اور چار بہنیں ہیں۔ اور آپ بہن بھائیوں میں سب سے بڑی ہیں۔

تعلیم:

محترمہ نے اپنی ابتدائی تعلیم گاؤں بڈھنی میں ہی حاصل کی۔ آپ کے والد گرامی کو تمنا تھی کہ آپ پڑھیں لکھیں۔ والد نے بہت ساتھ دیا اور آگے پڑھنے کے لیے بھرپور تعاون کیا۔ آپ نے اکبر پورہ ہائی سکول نوشہرہ (خیبر پختونخواہ) سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ والد نے اعلی تعلیم حاصل کرنے کے لیے پشاور یونیورسٹی بھیجا وہاں ہاسٹل میں رہیں اور بی۔ اے کا امتحان پاس کیا۔ پھر پشاور یونیورسٹی سے ہی (پرائیویٹ) اردو میں ماسٹرز کیا۔ آپ کے ہاں مستورات کی تعلیم پر زیادہ توجہ نہیں دیتے مگر آپ کے والد گرامی نے اپنے رواج سے ہٹ کر آپ کی تعلیم و تربیت پر توجہ دی۔

درس و تدریس:۔

صفیہ منہاس کو شروع سے پڑھنے لکھنے کا شوق تھا ماسٹرز کرنے کے بعد آپ نے پڑھانا شروع کیا اور مسلم ہینڈز سکول آف ایکسیلینس (Muslim Hands School of Excellence) میں کچھ عرصہ پڑھاتی رہی۔ اور پھر کورڈینیٹر (Cordinator) کے طور پر بھی دس سال اپنی فرائض سرانجام دیتی رہیں۔ پھر شادی ہو جانے سے مصروفیت میں اضافہ ہوا جس کی وجہ سے استعفیٰ۔

آپ کی شادی 2020 میں اکبر پور ضلع نوشہرہ میں معظم خان سے ہوئی جو رینجرز میں ملازم تھے مگر جب پرویز مشرف کے دور میں لال مسجد کا واقعہ پیش آیا تھا تب آپ کے شوہر کی ڈیوٹی بھی وہاں لگی مگر انہوں نے استعفیٰ دے دیا اور اب منڈی میں منشی کی نوکری کرتے ہیں۔

تالیفات:

آپ نے خود تو کوئی کتاب نہیں لکھی مگر قرآن پاک کا پشتو میں ترجمہ کیا ہے اور اس کے علاوہ ایک تفسیر کا

ترجمہ پشتو میں کیا ہے۔ عبد الرحمن نظامی (مکتبہ نظامیہ پشاور) کے کہنے پر مدرسہ کے لیے گائیڈ بک لکھی آپ نے بہشتی زیور کا بھی پشتو ترجمہ کرنے کا سوچا ہے۔ مگر مصروفیات زیادہ ہونے کی وجہ سے ابھی ممکن نہیں ہو سکا۔ آپ نے انوار تبیان القرآن (علامہ غلام رسول سعیدی) تفسیر کا ترجمہ پشتو میں کیا اب تک اس کے دس پارے شائع ہو چکے ہیں باقی تکمیلی مراحل میں ہیں اور اس کے علاوہ عرفان القران (شیخ الا اسلام علامہ طاہر القادری) ن جو اردو ترجمہ کیا اس کو پشتو میں لکھا۔ اس کے بھی اب تک 10 پارے زیور طبع سے آراستہ ہو چکے ہیں۔[103]

[103] انٹرویو، صفیہ منہاس، مورخہ:4اگست 2021

فصل سوم

مکمل ترجمہ و تفسیر کرنے والی خواتین کا تعارف

ڈاکٹر نگہت ہاشمی

اگر تاریخ اسلام پر نظر ڈالیں تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ اس میدان میں نہ صرف مرد بلکہ خواتین کی بھی گراں قدر خدمات ہیں۔ تاریخ میں ایسی بہت سی خواتین نظر تی ہیں جنہوں نے زندگی کے مختلف شعبوں میں بے حد خدمات سر انجام دی ہیں خصوصاً میدان علم میں خواتین کی ایسی بہترین مثالیں نظر آتی ہیں جن کی نظیر نہیں ملتی۔ تعلیم و تربیت میں خواتین نے بھر پور کردار ادا کیا ہے۔ جن میں ایک ایسی ہی عظیم خاتون جنہوں نے خواتین اور لڑکیوں کی تربیت کا فریضہ سر انجام دیا اور دیتی آرہی ہیں۔ وہ عظیم مفسرہ، معلمہ، داعیہ، مترجمہ اور معروف مذہبی سکالر استاذہ نگہت ہاشمی ہیں۔

ذاتی کوائف:

استاذہ نگہت ہاشمی کے والد کا نام مولانا عبد الرحمن ہاشمیؒ ہے جو کہ مشہور عالم دین مولانا بشیر احمد عثمانی کے شاگرد تھے آپ کے والد گرامی علم و علماء سے محبت کرنے والے عالم دین تھے۔ استاذہ نگہت ہاشمی کی بڑی بہن بھی مشہور عالمہ، داعیہ اور مبلغہ ہیں جن کا نام استاذہ فرحت ہاشمی ہے۔ آپ پاکستان کے شہر سرگودھا میں پیدا ہوئیں آپ کی پیدائش 1960ء میں ہوئی ہے۔ آپ نے اپنی رسمی تعلیم سرگودھا ہی سے حاصل کی آپ کے والد گرامی انتہائی مہذب اور نفیس طبیعت کے مالک تھے۔ مولانا عبد الرحمن ہاشمیؒ نے اپنی اولاد کی تربیت بہترین اور محتاط انداز میں کی۔ اپنی اولاد کے دل میں دین اسلام کی محبت پیدا کرنے کا جذبہ پیدا کیا۔ مولانا نے تربیت کرتے وقت دین اسلام کے طریقے کو اپنایا۔ یہی وجہ ہے کہ استاذہ محترمہ کی تربیت میں ان کی خصوصی کاوش واضح نظر آتی ہے اور استاذہ محترمہ کے تمام بہن بھائیوں میں خصوصاً بہنوں کا مذہبی ذوق زیادہ نظر آتا ہے اور دونوں بہنیں مختلف جگہوں پر دین اسلام کی خدمت میں سرگرم عمل رہتی ہے۔

استاذہ نگہت ہاشمی کو بچپن سے ہی علم اور علمی کاموں میں حد درجہ دلچسپی تھی۔ منطقی استدلال میں ماہر ساتھ ساتھ۔ یونیورسٹی دور میں بھی اعلیٰ کارکردگی دیکھائی۔ تقریر و تحریر میں آپ زمانہ طالب علمی سے ہی ماہر تھیں۔ دینی تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ آپ نے اپنی رسمی تعلیم بھی جاری رکھی۔ آپ نے عربی، اسلامیات اور ایجو کیشن میں ماسٹر کی ڈگریاں حاصل کی اور ایم فل بھی کیا ایم فل کی تحقیق کا موضوع "اساتذہ کی تعلیم تھا" آپ نے پنجاب کی یونیورسٹی سے ایم فل کی ڈگری حاصل کی۔ ایم فل کی ریسرچ ورک کے دوران آپ نے پاکستان کے مختلف مدارس اور دینی اداروں کا دورہ کیا۔ اس وقت آپ کو وہاں تربیت کا فقدان نظر آیا جس نے آپ کو قرآن سیکھنے اور سیکھانے کے مشن پر لگا دیا۔ آپ کی شادی خالد فاروق بصرا سے ہوئی آپ کو اللہ نے دو بیٹوں اور دو بیٹیوں سے نوازا۔

درس و تدریس:

استاذہ نگہت ہاشمی نے 1978 سے 1994ء تک دھرم پورہ کالج لاہور میں بطور لیکچرار کے خدمات سرانجام دی اور پھر اس کے بعد بہاولپور کی مشہور و معروف یونیورسٹی جس کا نام دی اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور ہے میں 1994ء سے 2007ء تک ایسوسی ایٹ پروفیسر کے طور پر تعلیم کے شعبے سے منسلک رہیں۔ آپ نے اپنے مشن جسے وہ ایک حقیقی روحانی زندگی سمجھتی ہیں، کو بڑھانے کے لیے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا۔

النور انٹرنیشنل کا قیام:۔

استاذہ نگہت ہاشمی نے طالبات کی علمی تشنگی دور کرنے اور ان میں اللہ کے دین سے آگہی پیدا کرنے کے لیے بہاولپور میں اپنے گھر کے ڈرائنگ روم میں قرآن پاک کا درس دینے کا آغاز کیا جو آج الحمد اللہ دنیا میں النور انٹرنیشنل کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس اداہ کا قیام 1996ء میں عمل میں آیا۔ ادارہ کا مقصد مسلمان نوجوانوں میں قرآن و سنت کی روشنی میں کردار سازی کو فروغ دینا ہے۔ یہ ادارہ استاذہ نگہت ہاشمی کی دو دہائیوں سے انتھک محنت کے نتیجے میں وجود میں آیا۔

یہ ادارہ ابتداء کے بعد سے ہی مندرجہ ذیل پہلوؤں پر زور دیتے ہوئے خواتین کو خدمات فراہم کر رہا ہے۔

- النور ویلفیئر فاونڈیشن، اس ادارے کا مکمل نام ہے اس ادارے کا مقصد قرآن و سنت کی تعلیمات، دین کی تبلیغ اور محروم طبقات کی بحالی ہے۔

- النور ایک ایسا پلیٹ فارم ہے جو فرد کو محض اپنے بارے میں سوچنے سے لے کر پورے معاشرے کے بارے میں سوچنے کی ترغیب دیتا ہے۔ یہ اعلیٰ سطحی سوچ جو خود غرضی سے بے لوثی کی طرف جاتی ہے اس سے پوری آبادی کو فائدہ پہنچاتا ہے۔

- النور افراد کو سیکھاتا ہے کہ اللہ رب العزت، رب اور کائنات کے خالق کے ساتھ اپنے تعلقات کو کیسے بہتر بنائیں یہ افراد کو ایک دوسرے کے ساتھ اپنے تعلقات کو برقرار رکھنے اور بہتر بنانے کا طریقہ بھی سکھاتا ہے یہ ہمیں آگاہ کرتا ہے کہ ہم اپنے اعمال کے لیے جوابدہ ہیں۔

- النور رسولؐ کے نقش قدم پر چلنے کا طریقہ سیکھاتا ہے یہ صلاحیتوں کو ابھارتا ہے۔ کردار کو قرآن و سنت کے مطابق سنوارتا ہے۔

- النور ہدایت دینے کا ایک ذریعہ ثابت ہوا ہے کہ ہمارے خالق نے ہمیں قرآن مجید کے ذریعے جو رہنمائی

دی اس کا علم دے کر تحقیقی دنیا میں کیسے رہنا ہے۔ یہ ہمیں اپنے وجود کو سمجھنے کے لیے تیار کرنے میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

- اس ادارے میں خواتین کو معاشرے میں اپنا کردار ادا کرنے کا طریقہ سیکھایا جاتا ہے ایک بیٹی کے طور پر شائستگی ایک بہن کے طور پر ہمدردی، ایک بیوی کے طور پر وفادار اور عقیدت مند اور ایک ماں کے طور پر مکمل طور پر دیکھ بھال کرنے والی اور ہمیشہ اپنے بچوں کی فلاح و بہبود کے لیے دعا کرنے والی اور اسلام کے سانچے میں دھالنے والی بناتا ہے۔
- النور انٹرینشل ایک ایسا تعلیمی ادارہ ہے جو اسلام کی حقیقت کی وضاحت کرتا ہے اور اس کی تصویر کشی کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اسلام کی روشنی سے دلوں کو منور کرتا ہے یہاں قرآن کا مطالعہ کر کے دلوں اور روحوں کو چین بخشا جاتا ہے۔
- اس ادارے میں انسانیت کے فائدے کے لیے شخصیات کو تیار کیا جاتا ہے آداب سکھائے جاتے ہیں روح کو پر سکون رکھنے کے لیے روحانی ماحول فراہم کیا جاتا ہے۔
- النور ویلفیئر فاؤنڈیشن کے بانی اور سی ای او (CEO) سکالر استاذہ نگہت ہاشمی ہمیشہ فرد اور معاشرے میں مثبت تبدیلی لانے کے لیے کوشاں ہیں۔
- اس ادارے کا مقصد قرآن اور سنت کا علم سکھانا اور پھیلانا ہے۔ تاکہ روحانی حالت کو اعلیٰ سطح تک پہنچایا جا سکے۔
- النور میں بصیرت مند افراد کے ساتھ ساتھ مشنری افراد کو تیار کیا جاتا ہے جو معاشرے کے فائدے اور بہتری کے لیے کام کریں گے۔ اور پھر وہ دین اسلام کے لیے مثبت رول ماڈل بن جائیں۔ [104]

پورے پاکستان میں کم و بیش پچیس (25) شہروں میں ان کے اداروں کی شاخیں موجود ہیں جہاں وہ خواتین و طالبات کو قرآن و حدیث کی تعلیم دیتی ہیں پاکستان کے علاوہ دبئی میں بھی النور کی ایک برانچ موجود ہے یہاں باقاعدہ کورسز کرائے جاتے ہیں۔ جو کہ ماہانہ، ہفتہ وار اور سالانہ ہوتے ہیں یہاں طلباء اور اساتذہ کی تربیت کے لیے خصوصی ورکشاپس کا بھی انعقاد کیا جاتا ہے۔ اساتذہ ڈاکٹر نگہت ہاشمی خود ان میں سے کئی سیشنز میں لیکچرز دیتی ہیں۔

علمی خدمات:۔

نگہت ہاشمی قرآن، حدیث، سیرت، عورتوں کے عصری مسائل اور اسلام کے تفصیلی مطالعے کے بارے

[104] Al-Noor International Official website.

میں گہرے علم کے لیے مشہور ہیں۔ آپ کا اثر و رسوخ اور مطالعہ وسیع ہے۔ کیونکہ آپ کے مطالعاتی حلقوں میں دنیا بھر کی خواتین باقاعدگی تک ہوتی ہیں۔ آپ کو مختلف طبقات کے لیے ملک بھر میں باقاعدہ مدعو کیا کہ آپ وہاں درس دیں۔ آپ ایک سادہ طبیت کی مالک خاتون ہیں۔ آپ "لائم لائٹ" دنیاوی چمک دمک میں رہنا پسند نہیں کرتی ہیں بلکہ ایک ایسی زندگی گزارنا پسند کرتی ہیں جو سادہ، خالص اور خوبصورت ہو۔

جب آپ کو ایک انٹرویو میں بہترین خواتین سکالرز میں سے ایک ہونے پر مبارکباد دی گئی تو اس پر آپ نے مسکرا کر تبصرہ کیا، اور کہا میں لوگوں میں مشہور نہیں ہونا چاہتی اور نہ ہی بڑی فین فالونگ چاہتی ہوں۔ میں رول ماڈل صرف پیغمبر دو جہاں حضرت محمدؐ کو سمجھتی ہوں اور اگر آپ اپنی زندگی میں اللہ کے احکامات اور نبی کریمؐ کے احکامات پر عمل کرتے ہیں تو آپ کی زندگی اس دنیا میں بھی جنت بن سکتی ہے۔[105]

تفسیری خدمات:

- استاذہ محترمہ نے قرآن کریم کی تفسیر ایک انوکھے انداز میں کی۔ آپ نے تفسیر سوالاً جواباً لکھی اس تفسیر میں قرآن کی ہر ایک آیت کی وضاحت سوال جواب کی صورت میں کی ہے۔ آپ دنیا کی پہلی خاتون ہیں جنہوں نے اسلامی تاریخ میں اس طرح کی تفسیر تحریر کی۔ یہ تفسیر ہر پارے کی شکل میں الگ الگ بھی شائع ہوئی ہے اور 7 جلدوں میں بھی شائع ہو چکی ہے۔
- آپ نے فہم القرآن سیریز کے حوالے سے قرآن کا ترجمہ اور تفسیر لکھی ہے۔ جس میں قرآناً عجباً فہم القرآن سیریز نمبر 1 شمار ہوتی ہے یہ تفسیر قرآن عجباً کے نام سے جنوری 2009ء میں النور انٹرنیشنل سے شائع ہوئی ہے۔
- اس کے علاوہ آپ نے قرآن پاک کا آسان اردو ترجمہ بھی کیا ہے جو کہ آسان اور عام فہم انداز میں ہے یہ پہلی بار ستمبر 2007ء میں النور انٹرنیشنل سے شائع ہوا۔
- فہم القرآن کی سیریز نمبر 2 میں "فیہ ذکرکم" کے نام سے بھی ترجمہ شائع ہوا جس یں ہر رکوع کا خلاصہ اور عملی پہلو کی وضاحت کی گئی ہے۔ یہ ستمبر 2006ء میں النور پبلشرز سے شائع ہوا یہ 3 جلدوں میں ہے۔ اور الگ الگ پارے کی شکل میں بھی شائع ہوا ہے۔

---

[105] User Nighat Hashmi, wikirisually.com

- فہم القرآن سیریز نمبر 3 میں "سبیل النجاۃ" ہے جس میں قرآن مجید کے ہر رکوع سے ماخوذ اہم تربیتی نکات درج کئے گئے ہیں یہ الگ الگ پارے کی شکل میں بھی شائع ہو چکے ہیں اور 2 جلدوں میں تھی۔ یہ النور پبلشرز سے ستمبر 2008ء میں شائع ہوا ہے۔
- بچیوں اور خواتین کی آسانی کے لیے قرآن کا لفظی اور بامحاورہ ترجمہ بھی کیا جو کہ الگ الگ سپارے میں بھی شائع ہوا ہے۔ یہ بھی ستمبر 2008ء میں النور پبلشرز سے شائع ہو۔[106]، [107]

کتابیں:۔

استاذہ نگہت ہاشمی نے قرآن کا ترجمہ اور تشریح لکھنے کے علاوہ اور بھی بہت سی مذہبی کتابیں لکھیں جو ایک مسلمان کی رہنمائی کرنے میں معاون و مددگار ثابت ہو سکتی ہیں۔ آپ کی تالیفات میں مندرجہ ذیل کتب شامل ہیں۔

1. اب اخلاق بدلنا ہے۔
2. جنت کا راستہ اسلامی طرز زندگی۔
3. علم دل میں کیوں نہیں اترتا۔
4. فتنوں کا دور (رسول اللہ کی پیشن گوئیاں)
5. سکون کا رشتہ۔
6. رب کے در پر (اسماءوصفات سریز)
7. دل کیسے بدلتا ہے؟
8. ایمان کا راستہ۔
9. دل کے دروازے۔
10. ایک دے کر سات سو لے لو۔
11. جنت کی تلاش میں۔
12. شفاء کی دعائیں۔
13. نفس روح قلب عقل۔
14. خواہش سے ارادے تک۔

[106] انٹرویو، کوآرڈینیٹر محترمہ رخشندہ (النور انٹرنیشنل بہاولپور برانچ)، مورخہ: 20 جولائی 2021۔

[107] www.AlnoorInternational.pk

15. حفاظت کی دعائیں۔

16. اولاد کے لیے دعائیں۔

17. نجات کی چاہیے تو خرچ کرو۔

18. سمندر جیسا ظرف بنالو۔

19. قلب کے لشکر۔

20. دل کی زندگی

21. دل میں کیا ہے؟

22. طب نبوی۔

23. شہر رمضان (ورک بک)۔ جلد 1 اور 104 صفحات

24. قرآنی اور مسنون دعائیں۔

25. القرآن والحدیث (جلد 1) (Special for children)

26. صدقہ (جلد 1) (Special for Children)

27. دعا (جلد 1) (Special for children)

ڈاکٹر فرحت ہاشمی

آج کے دور کے مشہور اسلامی سکالرز میں ایک نام محترمہ فرحت ہاشمی کا ہے۔ آپ اپنے آپ کو قرآن و حدیث کی ایک ادنی طالبہ قرار دیتی ہیں۔ اپنے پر اثر انداز بیان اور مدلل طریقہ تدریس کی بدولت آپ کا نام آج کے اسلامی علماء میں آتا ہے۔ آپ ایک عظیم معلمہ، داعیہ مفسرہ اور محدثہ ہیں۔

ذاتی کوائف:

نام ونسب و تعلیم:

آپ کا پورا نام فرحت نسیم ہاشمی ہے والد گرامی ڈاکٹر مولانا عبد الرحمن ہاشمی بن عالم شاہ ہے۔ آپ قبیلہ ہاشم سے تعلق رکھتی ہیں۔ آپ کا شجرہ نسب 53 ویں پشت میں حضرت ابن عباس سے جاملتا ہے۔ آپ کی والدہ کا نام رضیہ بی بی بنت اللہ بخش نمبر دار ہے۔ استاذہ کے ننیھال زمیندار ہیں۔ آپ ضلع سرگودھا کے چک نمبر 7 شمالی کے گاؤں جس کا نام مصریال ہے میں 22 ستمبر 1957ء میں پیدا ہوئیں۔ آپ بہن بھائیوں میں سب سے بڑی ہیں۔ آپ پانچ بہنیں اور چھ بھائی ہیں، دو بھائی جڑواں ہیں آپ کی دو بہنیں پی ایچ ڈی ڈاکٹر ہیں۔ استاذہ نے ہمیشہ ہر کلاس میں نمایاں کامیابی حاصل کی آپ نے پنجاب یونیورسٹی لاہور سے عربی میں ماسٹر ز کی ڈگری حاصل کی دوران تعلیم آپ نے متعدد ایوارڈ اور سکالر شپس حاصل کیں۔[108]

آپ نے سرگودھا ڈگری کالج میں لیکچرز کی حیثیت سے اپنے کیریر کا آغاز کیا۔ کچھ ہی عرصے بعد آپ نے فیکلٹی ممبر کی حیثیت سے انٹر نیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد میں شمولیت اختیار کی اور اسی یونیورسٹی سے آپ کو گلاسگو یونیورسٹی سکاٹ لینڈ سے علوم حدیث میں پی ایچ ڈی ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کرنے کے لیے سکالر شپ ملی۔ گلاسگو یونیورسٹی سکات لینڈ سے پی ایچ ڈی کرنے کے بعد آپ نے واپس پاکستان آکر اسلامک یونیورسٹی میں تدریس کا سلسلہ دوبارہ شروع کیا یہاں آپ نے کلیہ لغت میں کافی عرصہ پڑھایا اور پی ایچ ڈی کے بعد اصول کلیہ میں درس و تدریس کے شعبے سے منسلک رہیں۔[109]

استاذہ فرحت ہاشمی خود یونیورسٹی آف اسلام آباد میں لیکچرار رہی اور وہاں کی ہاسٹل انچارج کا فریضہ بھی انجام دیتی رہی ہیں مشہور محقق اور نقاد ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی آپ کے چچازاد بھائی ہیں۔[110]

آپ کے والد محترم آپ پر اللہ کے کلام کو پھیلانے کی خواہش پیدا کرنے کے ذمہ دار تھے۔ اللہ رب العزت نے آپ کا شریک حیات بھی علم دوست دیا۔ جن کا نام ڈاکٹر محمد زبیر ادریس ہے۔ جو حدیث میں خصوصی

---

[108] http://www.urdumajlis.net.

[109] انٹرویو، مولانا زبیر ادریس (شوہر ڈاکٹر فرحت ہاشمی) مورخہ: 12 مارچ 2021ء۔

[110] سوہدروی، ابو عمر، ماہنامہ ضیائے حدیث، اپریل 2010ء ص: 77

دلچسپی رکھنے والے عالم دین ہیں۔ انہوں نے علم حدیث میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی ہوئی ہے۔ آپ کو اللہ نے چار بچوں سے نوازا جن میں ایک بیٹا اور تین بیٹیاں ہیں۔

ڈاکٹر فرحت ہاشمی نے ایک طالب علم کی حیثیت سے اپنے تعلیمی کیریئر میں بہت سارے تمغے، انعامات اور وظائف جیت کر کامیابی حاصل کی۔ آپ کو ویمن آئیکن آف پاکستان (Women Icon of Pakistan) کا ایوارڈ 2015ء میں ملا۔ اور 2016ء میں دعوت ایوارڈ سے نوازا گیا اور 2010ء میں 500 بااثر مسلمان شخصیات میں شامل کیا گیا۔

ڈاکٹر فرحت ہاشمی کو اسلامی تعلیم کے ساتھ ساتھ اسلام کی انسانی ہمدردی کی بحالی کی لہر کے ساتھ بھی تسلیم کیا گیا ہے آپ خواتین کے لیے ایک رول ماڈل ہیں، ایک ماں، بیوی استاد اور عالم کی حیثیت سے اپنی ذمہ داریاں کثیر الجہتی سے نبھا رہی ہیں۔ [111]

الھدیٰ کا قیام:

دوران تدریس آپ کو محسوس ہوا کہ خواتین میں دینی شعور اجاگر کرنے کی اشد ضرورت ہے اس لیے ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے 1993ء میں آپ نے بچیوں اور خواتین کے لیے اسلام آباد میں " الھدیٰ انٹرنیشنل " کے نام سے ایک شاندار ادارے کا آغاز کیا جس میں تفسیر اور حدیث کے مفصل کورسز کروائے جاتے ہیں اور خواتین کی صحیح تعلیم و تربیت سیرت النبیؐ کی روشنی میں کی جاتی ہے۔ اس ادارہ کی مین برانچیں اسلام آباد، لاہور اور کراچی میں ہیں اور ان کے علاوہ ملک بھر میں اس کی ذیلی برانچیں کام کر رہی ہیں۔ یورپ، امریکہ اور ایشیاء کے بڑے ممالک میں بھی اس کی برانچیں دعوت و تبلیغ کا کام سرانجام دے رہی ہیں۔

ڈاکٹر فرحت ہاشمی کے علمی خدمات کی بدولت ہزاروں لوگ قرآن و حدیث کی روشنی سے منور ہو رہے ہیں اور آپ کے ادارے کی بدولت کئی خواتین اور بچیاں قرآن کے نور سے اپنے دلوں کو منور کر رہی ہیں آپ بنیادی طور پر خواتین کو قرآن کی تعلیم دیتی ہیں اور اس سلسلہ میں آپ قرآن کے ترجمہ اور تفسیر پر مشتمل درس دیتی ہیں۔

سعودی عرب میں الھدیٰ کی کلاسز کا اجراء:

سعودی عرب میں الھدیٰ کی کلاسز کے اجراء سے پہلے یہاں کے علماء نے ڈاکٹر فرحت ہاشمی کی تفسیر کا نہایت تفصیل سے جائزہ لیا اور پھر اس تفسیر کو پڑھانے کی اجازت دی۔ اور آج سعودی عرب کے مختلف شہروں میں الھدیٰ کی کلاسز جاری و ساری ہیں۔

---

[111] https://www.farhathashmi.com

آپ کا ادارہ دن رات علم کی اشاعت کے لیے کوشاں ہے نامور محقق مولانا عبد الغفار حسنؒ فاضل مدینہ یونیورسٹی آپ کے ادارہ کے مشاورتی بورڈ میں شامل تھے جو اسلامی نظریاتی کونسل اسلام آباد کے ممبر بھی رہ چکے ہیں۔

- **الھدیٰ کے تحت مختلف اسلامی کورسز کی مختصر تفصیل:**

1. ڈپلومہ کورسز
2. پوسٹ ڈپلومہ کورسز
3. سرٹیفکیٹ کورسز
4. کورسز بذریعہ خط و کتابت
5. شارٹ کورسز
6. بچوں اور بچیوں کے لیے مختلف تعلیمی پروگرام۔
7. عوام الناس کے لیے مختلف تعلیمی پروگرام۔

آج الھدیٰ انٹرنیشنل ویلفئیر فاؤنڈیشن غیر جانبدار، معیاری اسلامی تعلیم کا مترادف نام ہے الھدیٰ ایک ایسی جگہ ہے جہاں مذہب، ذات پات سے قطع نظر، ہر عورت کو اسلام کی حقیقی تعلیمات سیکھنے اور خوش آمدید کہنے کا خیر مقدم کیا جاتا ہے۔ الھدیٰ کے پاس آج دنیا کے ہر براعظم میں شاخوں کا جال بچھا ہوا ہے ان گنت طلباء جو اپنی خواہش اور رضامندی سے مسلمان ہو چکے ہیں اور اسلام کو زندگی کی راہ کے طور پر اپنا چکے ہیں جو ہر عملی صورتحال میں ان کی رہنمائی کرتی ہے۔ ڈاکٹر فرحت ہاشمی کے ذریعہ قرآنی آگاہی کی عالمی لہر دوڑ رہی ہے اس طرح الھدیٰ آج ایک قابل اعتماد فلاحی تنظیم کے طور پر معاشرے کے کم مراعات یافتہ اور سمجھوتہ کرنے والے اجزاء کی خدمت کے لیے بھی جانا جاتا ہے۔

اساتذہ کرام

ڈاکٹر فرحت ہاشمی نے عالم اسلام کے بڑے کبار علماء سے استفادہ کیا جن میں سب سے پہلا نام ان کے والد گرامی عبد الرحمن ہاشمی کا ہے آپ نے دینی اور مذہبی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی اور اپنے سسر مولا شمس الحق سے بھی فیض حاصل کیا اور عصر حاضر کے عظیم محدث علامہ شیخ ناصر الدین البانی بھی آپ کے اساتذہ میں شامل ہیں۔ جا رڈن میں الشیخ شعیب بن محرم البانی ارناؤط (م1438ھ-2016ء) سے بھی بہت کچھ سیکھنے کو ملا۔

مصر کے بڑے بڑے سکالرز سے بہت کچھ سیکھا۔ مکہ اور مدینہ منور کے کئی شیوخ سے تعلیم حاصل کی۔ اور ان تمام اساتذہ کرام میں سر فہرست شیخ سعید احمد بد نحقی ہیں۔[112]

[112] انٹرویو، مولانا زبیر ادریس (شوہر فرحت ہاشمی) مورخہ: 16 مارچ 2021۔

کتابیں اور دروس / دینی خدمات:

آپ نے قرآن کی تفسیر و ترجمہ کے دروس کی شکل میں مختلف پلیٹ فارم پر دیئے۔ آپ نے مختلف موضوعات پر درس دیئے اور دے رہی ہیں۔ آپ چاہتی ہیں کہ قرآن ہر ایک کے ہاتھ اور دل میں ہو یہی آپ کا موٹو، مقصد حیات ہے۔

Quran for all in every hand, in every heart [113]

آپ کی قرآن وحدیث اور دیگر مذہبی امور پر کتابیں موجود ہیں یہ کتابیں مختلف سیریز میں شائع ہوئی ہیں جیسے القرآن، حدیث نبویؐ، دعائیں واذکار، خصوصی مواقع، فقہ، تربیت وتزکیہ، متفریقات، نامور اسلامی شخصیات اور آداب وغیرہ شامل ہیں۔ جو کتابیں جن سریز میں شائع ہو چکی ہیں وہ الھدی انٹر نیشنل کی ویب سائیٹ پر ای لائبریری پر بھی دستیاب ہیں ان کی ترتیب کچھ یوں ہے۔

- **القرآن:**

قرآن پاک کا لفظی ترجمہ، رواں ترجمہ، قرآن تدبر وعمل 30 جز Quran Majeed （Roman ）
کے مختلف جز، حفظ ویل، عقیدہ، قرآن اور احسان۔

- **حدیث نبویؐ**

- Prophit Muhammad（Saww）a mercy for namkid.
- Prophet Muhammad（Saww）a mercy for children.
- Muhammad Saww habits and Dealings.

محمدؐ کے معاملات اور معمولات، احادیث رسولؐ
رسولؐ سے میرا تعلق، جنت کا راستہ، تعارف حبیب، مسواک، الاربعون النوویہ، صدقہ وخیرات۔

- **فقہ:**

Wudu.（Ablution）

- **متفرقات:**

خیر خواہی، قرآن کے موتی

[113] www. Alhudapk.com

- دعائیں واذکار:

- Hajj and umrah guidance. And supplications
- Supplications for Ease. In life

- زندگی میں آسانی کی دعائیں۔

- Etiquesttes of sleeping and working up.
- Supplications to seeking forgiveness.
- Supolication for attaining taqwa.
- Protection from evil eyes.
- Supplication after salah.

نماز کے اذکار، نماز کے بعد کی دعا۔

آیات سکینہ، رزق میں کشادگی کی دعائیں۔

نظر بد حقیقت وعلاج۔

- **تربیت وتزکیہ:**

فقہ القلوب۔ Volumes 1,2,3,4

- **نامور اسلامی شخصیات:**

ابو بکر صدیق۔

- **خصوصی مواقع:**

محرم الحرم، رمضان پوسٹرز ۔

- **آداب:**

کھانے پینے کے آداب۔

- **اخلاقیات:**

حسن خلق [114]

---

[114] www.Al-hudaInternational.com

رفعت اعجاز

پاکستان کی عظیم مذہبی خواتین میں ایک نام محترمہ رفعت اعجاز کا بھی آتا ہے۔ آپ نے قرآن فہمی میں ایک بہترین مفہومی انداز میں قرآن کا ترجمہ تحریر کیا ہے جو کہ سہل اور سادہ انداز میں ہے۔ یہ اعزاز آپ ہی کو حاصل ہے کہ آپ نے ایسا ترجمہ قرآن لکھا جو چودہ (14) سال کا بچہ بھی سمجھ سکے۔

ذاتی کوائف:

رفعت اعجاز پاکستان کے شہر لاہور میں 22 جون 1935ء کو پیدا ہوئیں۔ آپ کے والد گرامی کا نام تاج الدین تھا۔ جو کہ ایک سینئر فوجی آفسر تھے آپ کی والدہ کا نام زہرا بی بی تھا۔ آپ ایک مذہبی گھرانے میں پیدا ہونے کے ساتھ ساتھ خوش قسمت بھی تھیں کہ آپ کے والدین لڑکیوں کی تعلیم کے حامی اور ترقی پسند تھے۔ حالانکہ اس زمانے میں لڑکیوں کا تعلیم حاصل کرنا زیادہ ضروری نہیں سمجھا جاتا تھا۔ مگر آپ کے والدین نے بیٹوں کے ساتھ بیٹیوں کی تعلیم و تربیت پر بھی خاص توجہ دی۔ آپ گیارہ بہن بھائی تھے اور آپ تیسرے نمبر پر تھی۔ والد گرامی کے فوج میں ہونے کی وجہ سے آپ کو مختلف شہروں میں رہنا پڑا۔ آپ نے اپنے بچپن کا سب سے زیادہ وقت کیمبل پور (اٹک) میں گزارا۔ آپ اور آپ کی بڑی بہن کو مزید علم حاصل کرنے کے لیے مدرسۃ البنات لاہور میں بھیجا۔ مزید جہاں دونوں نے تعلیم حاصل کی وہاں بہت فیض حاصل کیا۔ آپ وہاں ہاسٹل میں رہی۔ اس کے بعد آپ نے گریجویشن کی ڈگری بھی حاصل کی اسی علمی استعداد کے بل بوتے پر آپ نے دس سال تک سی بی کالج راولپنڈی میں عربی اردو، فارسی مضامین میں درس و تدریس کا کام بڑی کامیابی سے سر انجام دیا۔ آپ نے وقار النساء کالج برائے خواتین روالپنڈی سے عربی میں ماسٹرز کی ڈگری حاصل کی۔ آپ نے عالمہ کا کورس بھی کیا۔ اور سالوں تک وقار النساء کالج میں اعزازی لیکچرز دیتی رہیں۔ جو اسلام اور اسلام میں اخلاقیات کے اصول و اقدار پر مبنی تھے۔ آپ اردو، عربی اور فارسی زبان میں ماہر تھیں۔

آپ کی شادی انور مجدی مرحوم سے ہوئی، جو راولپنڈی میں پاکستان ٹیلی ویژن کارپوریشن کے قیام میں علمبردار تھے۔ آپ کے پسماندگان میں دو بیٹے اور ایک بیٹی تھی۔ بد قسمتی سے بیٹی کا انتقال محترمہ رفعت اعجاز کی زندگی میں ہی ہو گیا تھا۔

آپ کو قرآن پاک سے بہت محبت تھی۔ آپ نے بہت سی تفاسیر کا مطالعہ بھی کیا۔ آپ خود بھی قرآن کو سمجھتی تھیں اور دوسروں کو سمجھانے کی بھی کوشش میں رہتی تھیں۔ محترمہ اپنی ساری زندگی قرآن کو سمجھنے اور دوسروں کو اس کے اصل معانی و مطالب سمجھانے میں گزار دی۔

آپ چاہتی تھیں کہ قرآن مجید میں مخفی تمام تعلیمات سے نہ صرف بڑے بلکہ بچے بھی واقف ہوں اس کے لیے انہوں نے بہت سی تفاسیر اور متراجم کا مطالعہ کیا اور بہت سے کبار علماء سے استفادہ بھی کیا اور بہت سالوں کے مطالعہ کے بعد آسان اور سہل "مفہوم القرآن" کے نام سے قرآن کا مفہومی ترجمہ کیا۔ آپ ایک خوش بطع اور مذہبی خاتون تھی آپ نے اپنے بچوں کی بھی تربیت اسلامی اقدار کو مد نظر رکھتے ہوئے کی۔

آپ نے اپنی ساری زندگی قرآن اور قرآن فہمی کے لیے وقف کر دی۔ آپ کا مقصد تھا کہ کم عمر بچے اور نوجوان نسل بھی قرآن پاک میں دیے گئی اللہ کے اس پیغام کو جانیں، سمجھیں اور اس پر عمل پیرا ہو سکیں۔ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی آخر الزمان حضرت محمدؐ کے ذریعے قرآن پاک کی صورت میں عطاء کیا ہے۔

وفات:

محترمہ رفعت اعجاز تین سال کی طویل علالت کے بعد 17 مارچ 2020ء کو خالق حقیقی سے جا ملی۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ ان کے کام کو ان کے لیے توشہ آخرت بنائے۔

علمی و دینی خدمات:

رفعت اعجاز نے اپنی زندگی میں بہت سی تفاسیر، تراجم کا مطالعہ کیا اور قرآن کے معانی و مطالب خود سمجھے اور محترمہ نے قرآن حکیم کی وضاحتوں کے لیے فیض کے متعدد سرچشموں سے استفادہ کرنے کے بعد نئی نسل کے لیے عام فہم انداز میں قرآنی تعلیمات عام کرنے کے لیے قرآن کا آسان اور سادہ مفہومی ترجمہ کیا۔ جو آپ نے کئی سالوں کے مطالعہ کے بعد لکھا۔ جس کا نام "مفہوم القرآن" ہے۔ اس کے علاوہ آپ کے کئی آرٹیکلز بھی شائع ہوئے۔ جو روزنامہ اردو، نوائے وقت اور سنڈے میگزین کی زینت بنے آپ کے آرٹیکلز بچوں کی تربیت، سماجی اور مذہبی مسائل اور روزمرہ کے حالات کے حوالے سے ہوتے۔ جن میں آپ سادہ اور آسان فہم انداز میں قرآن و حدیث کی روشنی میں عوام الناس کو آگاہی سے ہمکنار کرنے کی کوشش کرتی تھیں۔[115]

[115]۔ انٹرویو، تابندہ نعمان (رفعت اعجاز کی بہو)، مورخہ: 30 جولائی 2021۔

شہزادی حفیظ

پاکستان کی مترجم خواتین میں ایک نام شہزادی حفیظ کا بھی ہے آپ نے ایک بہترین انداز سے قرآن کا سلیس ترجمہ کیا جس کی مثال کہیں نہیں ملتی۔ آپ قرآن سے محبت کرنے والی اور اس کے لیے اپنی زندگی کو وقف کرنے والی خاتون ہیں۔

ذاتی کوائف:

شہزادی حفیظ لاہور میں 23 دسمبر 1944ء کو پیدا ہوئیں۔ آپ کے والد گرامی کا نام ولی اللہ خان تھا۔ جو ڈی آئی جی آف پنجاب تھے۔ اس وجہ سے ان کی پوسٹنگ پنجاب کے دیگر شہروں میں ہوتی رہتی تھی۔ مگر انہوں نے اپنے بچوں کو لاہور میں ہی رہائش پذیر رکھا والدین مذہبی تھے اور نماز قرآن کے پابند تھے۔ گھر میں نماز، روزہ رکھنے اور تلاوت کلام پاک باقاعدگی سے کرنے کی ترغیب دی جاتی تھی۔

1961 میں میٹرک کا امتحان پاس کیا اور 1962ء میں شادی ہو گئی آپ کے شوہر کا نام عبدالحفیظ مہتہ ہے۔ آپ کا سسرال سرگودھا کے ایک علاقے بھیرا میں ہے جب آپ 28 سال کی عمر کو پہنچی تب آپ چار بچوں کی ماں بن چکی تھیں جن میں دو بیٹیاں اور دو بیٹے ہیں۔ دونوں بیٹیوں نے جب گریجویشن کر لی تو ان کی شادی ان کے دادھیال میں کر دی، بڑے بیٹے نے باہر کے ملک سے BBA کی ڈگری حاصل کی اور چھوٹے بیٹے نے لاہور سے ماسٹرز کیا پھر آگے پڑھنے کے لیے باہر ملک چلا گے۔

شہزادی حفیظ صاحبہ گھر کی چار دیواری میں رہنے والی خاتون ہیں گھر میں ہی رہتی گھریلو خاتون ہیں آپ کہتی ہیں کہ جب میری شادی ہوئی تب عبدالحفیظ مہتہ صرف ایک میڈیکل سٹور کے مالک تھے مگر اللہ کے کلام قران کی برکت سے آج وہ ایک بڑی میڈیسن کمپنی کے مالک ہیں۔ آپ کہتی ہیں کہ جب میں نے اپنا سارا وقت اللہ کی کتاب کو اس کو سمجھنے اور لکھنے میں صرف کیا تو اللہ نے مجھے بہت عطا کیا مجھے اپنی بہت سی نعمتیں عطا کی۔ میں اپنے رب کا جتنا بھی شکر ادا کروں کم ہے۔

آپ کے شوہر عبدالحفیظ بھی بہت اچھے اور تعاون کرنے والی انسان ہیں انہوں نے ترجمہ قرآن لکھتے وقت بھی ہر لحاظ سے ساتھ دیا آپ کے دونوں بیٹوں نے اپنے والد گرامی کا کاروبار نہیں سنبھالا بلکہ نوکریاں کی کیونکہ ان کا کہنا ہے کہ کاروبار کرنے کے لیے جھوٹ کا سہارا لینا پڑتا ہے اور ہم اس گناہ سے بچنا چاہتے ہیں۔

عبدالحفیظ بھی ایک نیک، ایماندار اور تہجد گزار آدمی ہیں اور ان کے بیٹے بھی اپنے والد گرامی کی طرح ایماندار ہیں۔ شہزادی حفیظ نے کبھی مدرسہ سے تعلیم حاصل نہیں کی جو کچھ بھی پڑھا یا لکھا اپنے شوق اور لگن سے کیا۔

تالیف:۔

آپ نے قرآن پاک کا "سلیس اردو ترجمہ بمناسبت عربی متن" تحریر کیا ہے جو کہ زیو طباعت سے آراستہ ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ آپ ہاتھ سے قرآن کی تفسیر لکھ رہی ہیں مگر ابھی تک چھپی نہیں ہے۔

زیر مطالعہ کتب:

آپ کے زیر مطالعہ ویسے تو بہت سی کتب ہیں مگر چند ایک سر فہرست ہے مولانا مودودی کی تدبر القرآن، مولانا اشرف علی تھانوی کی تفسیر بیان القرآن، تیسیر االقرآن آسان قرآن گرائمر (عطاء الرحمن ثابت)، مفتی محمد شفیع کی معارف القرن اور محمود الحسن کا القرآن الکریم و ترجمہ معانیہ و تفسیر الا اللغۃ الا رریۃ سے بھی استفادہ کرتی رہی۔ عربی گرائمر اور عربی کے مصادر کی بھی بہت سی کتابوں کا مطالعہ کیا[116]

[116] انٹر ویو، شہزادی حفیظ، مورخہ: 23 جولائی 2021 .

ام یمان رضیہ طیب

پاکستان میں پشتو زبان میں قرآن پاک کا مکمل بامحاورہ ترجمہ اور خلاصہ (تفسیر) لکھنے والی خاتون ام یمان رضیہ طیب ہیں۔ انہوں نے یہ عظیم کارنامہ سر انجام دیا۔

تعارف:

ذاتی کوائف:

آپ کا نام رضیہ طیب ہے اور کنیت ایم یمان ہے۔ اور آپ کے والد کا نام سلطان جان بن عبد اللہ خان تھا۔ آپ کے خاندان کا تعلق ایک پشتون یوسف زئی قوم سے ہے۔ آپ کی پیدائش 21 ستمبر 1969ء کو لاہور شہر میں ہوئی۔ کیونکہ آپ کے والد لاہور میں ہی ملازمت کرتے تھے۔ اس کے بعد آپ کراچی میں رہائش پذیر تھے۔ آپ نے دنیاوی تعلیم کراچی میں آٹھویں جماعت تک حاصل کی۔ اس کے بعد آپ کے والد محترم کراچی سے پشاور اپنے آبائی گاؤں آگئے۔ پھر آپ نے میٹرک کا امتحان وہیں پرائیویٹ پاس کیا۔ سولہ برس کی عمر میں ہی آپ کی شادی ہو گئی۔ آپ نے شادی کے بعد بھی حصول علم کا سلسلہ روکا نہیں اور بعد میں ایف اے کا امتحان پاس کیا۔ دینی علوم کی تعلیم آپ نے اپنے شریک حیات مولانا طیب طاہر سے لی۔ قرآن کا ترجمہ و تفسیر اور باقی متعدد کتابیں انہیں سے پڑھیں۔ آپ کے شوہر مولانا طیب طاہر جو مشہور عالم دین ہیں اور جامعہ الامام محمد طاہر دارالقرآن پنج پیر صوابی کے سربراہ ہیں۔ مفسر مبلغ جو قرآن کی تعلیم دیتے ہیں۔ مولانا کو بڑے بڑے علماء سے اکتساب فیض کا

جن میں سب سے اول نمبر پر ان کے والد شیخ القرآن والحدیث حضرت علامہ مولانا محمد طاہرؒ ہیں اس کے علاوہ صدر مدرس دار لعلوم دیوبند قاضی شمس الدین گجرانوالہ، شیخ القرآن والحدیث مولانا یار بادشاہ باجوڑ، شیخ القرآن ووالحدیث غلام حبیب ہزاروی اٹک، جامع المعقول والمنقول ماہر فی الفنون العقلیہ مولانا عبد الحلیم جاگوی پیئن کوہستان شامل ہیں۔

آپ کے مشہور تلامذہ میں شیخ القرآن والحدیث مولانا عبد الجبار، مفتی اعظم پاکستان شیخ الحدیث مولانا سراج الدین، مولانا سمیع الحق پشاوری (مرکزی خطیب جماعت اشاعت التوحید و السنۃ)، شیخ القرآن مولانا محمد طیب کوئٹہ بلوچستان اور پھر ملکی اور غیر ملکی شامل ہیں۔

آپ نے بہت سی دینی کتب لکھی ہیں جن میں مندرجہ ذیل سر فہرست ہیں۔

1۔ عقد الجواہر فی دروس الشیخ محمد طاہر

2۔ تحفہ ابی الیمان فی خلاصۃ القرآن

3۔ تنویر الجنان فی مشکلات القرآن

4۔ دمدمۃ القھریۃ علی دندنۃ الدھریۃ

5۔ کتاب الجھاد

6۔ ازالۃ الاوھام

7۔ مسلک الاکبر فی تحقیق الحیاۃ، وعدم السماع لاھل المقابر ایقطوف الدانیہ فی تفسیر سورۃ الوافیۃ

8۔ کلمہ حق

9۔ مخزن الدر من افادات صاحب سمط الدر۔[117]

محترمہ رضیہ طیب کی شادی 26مارچ 1984ء کو ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو چھ بیٹیوں اور ایک بیٹے سے نوازا۔ مگر آپ کا بیٹا یمان طیب اور ایک ایکسیڈنٹ میں انتقال کر گیا۔ جو اسلامک یونیورسٹی کا طالب علم تھا اور دینی تعلیم میں پانچویں درجہ میں پڑھ رہا تھا۔ بیٹے کی اچانک موت نے آپ کو ہلا کر رکھ دیا مگر آپ کہتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی ہے کہ اس نے ہم دونوں میاں بیوی کو حوصلہ، طاقت اور صبر دیا۔

آپ کہتی ہیں کہ ایسا لگتا تھا کہ وہ زندگی ختم ہو گئی ہے اور اب یہ ایک اور زندگی ہے۔ آپ اپنے مشاغل روزمرہ دینی و دنیاوی میں مصروف رہتی ہیں۔ اور بیٹے کی وفات کے بعد اپنے آپ کو پہلے سے بھی زیادہ اللہ کی کتاب سے قریب تر کیا ہوا ہے۔

آپ تدریس سے وابستہ نہیں ہے کیونکہ آپ پر گھر کی بہت ساری ذمہ داریاں ہیں اور تدریس کے لئے تو ایک مخصوص وقت درکار ہوتا ہے۔ جو آپ کے لئے ممکن نہیں اور جو وقت بچتا ہے اس میں آپ تحریری کام سرانجام دیتی ہیں۔

تصانیف:

آپ نے قرآن پاک کا ترجمہ پشتو میں کیا۔ جس کا نام فرضیہ التراجم ہے اور یہ دو جلدوں میں ہے۔ یہ آپ کی پہلی تصنیف ہے۔ اس کے علاوہ آپ نے ایک کتاب اور لکھی ہے جس میں آداب درس القرآن الکریم بیان کئے ہیں اس کا نام الوابل الصیب فی دروس الشیخ محمد طیب ہے۔ یہ مولانا طیب طاہر (شوہر) نے پہلے پشتو میں لکھی جس کو موصوفہ نے اردو میں لکھا ہے اور کچھ ترامیم کر کے یہ 556 صفحات پر مشتمل ہے۔

آپ نے قرآن کریم کو مختصر خلاصہ کے ساتھ آسان اردو ترجمہ میں لکھنا شروع کیا ہے اور آپ نے دو ماہ میں اس کے بارہ (12) پارے لکھ لئے ہیں۔ اور یہ جلد پایہ تکمیل کو پہنچ کر باذن اللہ زیور شائع ہو جائے گا۔[118]

---

[117]۔ انٹرویو مولانا مفتی محمد صابر (ناظم و منتظم اعلی)، جامعۃ الامام محمد طاہر دالقرآن پنج پیر، مورخہ 11 اگست 2011ء

ڈاکٹر میمونہ مرتضیٰ

پاکستان کی نامور مبلغات اسلام میں ایک نامور خاتون پروفیسر ڈاکٹر میمونہ مرتضیٰ بھی ہے آپ ایک عظیم مبلغہ، داعیہ اور مصنفہ ہیں۔

ذاتی کوائف:

آپ کا پورا نام میمونہ شاہین مرتضیٰ ہے۔ آپ پاکستان کی ریاست بہاولپور میں 15 مارچ 1963ء میں پیدا ہوئی۔ آپ کے والد گرامی کا نام ڈاکٹر ملک غلام مرتضیٰ (شہید) ہے ڈاکٹر ملک غلام مرتضی بیسوی گریڈ کے سی ایس پی سرکاری افسر تھے جہاں انہوں نے چودہ سال اپنی خدمات سرانجام دیں مئی 1979ء میں ایک اہم واقعہ پیش آیا جب وہ سعودی عرب سے لاہور آئے تھے تو مولانا مودودی سے ڈیڑھ سے دو گھنٹہ تنہائی میں ملاقات ہوئی۔ مولانا نے بہت سی اہم باتوں کی طرف توجہ دلائی۔ جب آپ اجازت لے کر جانے لگے تو مولانا نے فرمایا: " بھئی یہ افسری وفسری کافی نہیں ہو گئی ؟ ابھی اس سے دل نہیں بھرا؟" اور فرمایا کہ آفسری چھوڑ دیں، طالب علمی اختیار کریں۔ مولانا مودودی سے آپ کی اس ملاقات نے زندگی بدل دی اور آپ کو قرآن کا طالب علم بنا دیا۔ [119] اس کے بعد آپ نے اپنی زندگی اسلام کی تعلیم واشاعت میں صرف کر دی 7 مئی 2002ء کو شہادت کا رتبہ پایا۔ غلام مرتضی ایک اسلامی اسکالر تھے جو پاکستانی اور سعودی ٹیلی ویژن پر اسلامی لیکچرز دیئے۔ آپ ایک مشہور عالم اسلام اور فلسفی تھے جنہوں نے کئی سالوں تک سعودی عرب، مغرب اور پاکستان میں دعوت و تبلیغ کا فریضہ بخوبی نبھایا پاکستان اور بیرونی ممالک کے مختلف اداروں میں قرآن اور دیگر اسلام علوم بھی پڑھاتے رہے۔ آپ کی قرآن پاک کی تفسیر پر انگریزی اور اردو دونوں زبانوں میں متعدد کتابیں ہیں۔ آپ نے اردو میں قران کی تفسیر لکھی جس کا نام انوار القرآن تفسیری ترجمہ بھی کیا جس کا نام نور المبین ہیں جس کو لکھنے میں ان کی بیٹی میمونہ مرتضیٰ کا بہت بڑا ہاتھ ہے میمونہ مرتضی صاحبہ نے اپنے والد کے ساتھ مل کر کئی کتابیں لکھیں ہیں۔ ڈاکٹر غلام مرتضی ملک نے تفسیر قرآن کے علاوہ انگریزی میں کتابیں بھی لکھیں ہیں۔ جن کے نام

1. Socioecomomic System in islam

2. Islam and the welfare state, among others

اور اس کے علاوہ قرآن آسان، اسلام کی چار بنیادی، خطبات حرم، قران پڑھنا سیکھے (فہم قرآن کے چالیس اسباق، وجود باری تعالیٰ، توحید ارشاہ ولی اللہ کا فلسفہ مابعد طبعیات کتب شامل ہیں۔

---

[118] انٹرویو، رضیہ طیب، مورخہ 2 اگست 2021ء

[119] غلام مرتضیٰ ملک، ڈاکٹر، نور المبین، حرف آغاز، ڈاکٹر مرتضی ایجوکیشن ٹرسٹ، ص:8

تعلیم:

محترمہ میمونہ مرتضیٰ نے اپنی ابتدائی تعلیم لاہور سکول سے حاصل کی اور گلبرگ لاہور سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ لاہور کالج اینڈ یونیورسٹی برائے خواتین سے ایف اے اور پھر 1982ء میں بیچلر کی ڈگری بھی وہی سے حاصل کی اس کے بعد پنجاب یونیورسٹی سے علوم اسلامیہ میں ماسٹرز کیا۔

آپ نے اپنے بچپن اور جوانی کا زیادہ تر وقت مدینہ منورہ میں گزارا۔ آپ کا اسلامی تعلیمات دینے میں آپ کے والد گرامی کا بہت ہاتھ ہے آپ کے والد نے بہت کم عمری میں ہی آپ کو اسلامی تعلیمات دینا شروع کی۔ ابتداء میں ترجمہ، تفسیر اور عربی گرائمر اپنے والد گرامی سے پڑھا۔ پھر مدینہ منورہ اور سعودی عرب کے سعودی اداروں میں مکمل طور پر اس کی تعلیم حاصل کی۔ تجوید قرآن حرم شریف سے سیکھا۔

ملک غلام مرتضیٰ والد جب جی سی (General of Pakistan) میں بیوروکریٹ تھے تو انہیں شاہین کا خطاب دیا گیا تھا میمونہ مولانا مودودیؒ نے رکھا اور شاہین والد گرامی کی طرف سے رکھا گیا وہ کہتے تھے کہ میری بیٹی بہترین ڈیبیٹر ہے۔

آپ کی شادی بوسٹن کے ایک سائنسدان مرسود احمد صدیقی کے ساتھ ہوئی۔ آپ کچھ عرصہ بوستان میں ہی مقیم رہی۔ اللہ نے آپ کو تین بچوں سے نوازا۔ جن میں دو بیٹے عبداللہ اور سلمان اور بیٹی مریم ہے۔ چھوٹا بیٹا سلمان حافظ قران ہے آپ کچھ عرصہ بوسٹن میں رہنے کے بعد واپس سعودی عرب چلی گئی اور اب تک وہی ریاض میں ہی رہائش پذیر ہیں۔

درس و تدریس:

آپ نے اپنے پروفیشنل کریئر کا آغاز پاکستان انٹرینشنل سکول ریاض (سعودی عرب 8 سے کیا۔ آپ نے اسلامک سٹڈیز اور عربی کے لیکچرار کے طور پر آغاز کیا۔ اس کے علاوہ آپ نے بطور قراءت انچارج، ڈسپلن انچارج اور کنٹرولر آف ایگزیمنز بھی مقرر رہی۔ آپ ایک ونگ کی ہیڈ مسٹریس کے طور پر بھی کام کرتی رہیں۔ آپ وائس پرنسپل کے عہدے پر بھی فائز رہیں۔ آپ نے 20 سال پاک انٹرنیشنل سکول میں اپنی خدمات سرانجام دی۔

پھر پی ایچ ڈی کے مقالے کی تکمیل اور گھریلو فرائض اور اسلام کی تبلیغ میں معروف عملی رہنے کی وجہ سے مصروفیات بڑھ گئی جس کی وجہ سے آپ نے استعفیٰ دے دیا۔ محترمہ اپنی زندگی گزارنے کے لیے اپنے والد گرامی اور اپنے مشن کو مکمل کرنے کے ساتھ ساتھ اسلام کو پھیلانے کی کوشش کرتے ہوئے بحیثیت مبلغہ اپنا تمام وقت اپنی زندگی اور اپنی توانائی اللہ کی راہ میں لگا دی اس لیے آپ نے پوری دنیا میں بطور مبلغہ اپنے فرائض سرانجام دے رہی

ہیں۔ جس کے لیے آپ نے امریکہ، برطانیہ، آئرلینڈ، سکاٹ لینڈ، کینیڈا، جنوبی افریقہ، بھارت، پاکستان، خلیجی ممالک اور سعودی عرب کا سفر کیا۔

دینی خدمات:

آپ نے 14 سال کی عمر میں ہی درس دینا شروع کر دیا تھا جو آپ کی دین اسلام سے محبت کا واضح ثبوت ہے غلام مرتضیٰ والد کی شہادت کے بعد میڈیا نے آپ کو مدعو کیا۔ جہاں آپ مختلف چینلز پر قرآن و تفسیر اور دیگر موضوعات پر لیکچرز دیتی رہی اور دے رہی ہیں اب تک آپ تین ہزار سے زائد لیکچرز مختلف چینلرز پر دے چکی ہیں۔ جن میں QTV ،ARY TV ، Express, ،Hum TV، Dunya New ، Sama TV، PTV ،
تہذیب TV قابل ذکر ہیں۔ اس کے علاوہ link FM (UK) پر بھی اپ کے پروگرام نشر ہو چکے ہیں۔

آپ کے سماجی مسائل پر براہ راست سوال جواب کے سیشن بھی ہوتے رہے اور پورے رمضان لائیو پروگرام کے علاوہ سارا سال ریکارڈ لیکچرز بھی نشر ہوتے رہتے ہیں۔ آپ کے لیکچرز ڈی وی ڈی اور کیسٹس میں بھی دستیاب ہیں۔ ان میں آداب دعا، نامور مسلم خواتین، پیغام قرآن، آمنہ کا لال، سیرت النبیؐ، اسلام میں عورت کا کردار، اچھے اور برے اخلاق تزکیہ نفس اور تربیت اولاد شامل ہیں۔ آپ نے مجمل قرآن کی تفسیر ARY اور تہذیب چینلز پر ریکارڈ کروائی ہے۔

پارے کی صورت میں خلاصہ QTV پر ریکارڈ کرایا۔ اور سورت کے اعتبار سے ARY اور تہذیب ٹی وی پر ریکارڈ کروایا ہے۔ اور قرآنک قصے کے نام سے پروگرام تہذیب چینل پر ریکارد کروایا۔ قرآن میں جن انبیاء کا تذکرہ آیا ہے ان کے واقعات کو اس پروگرام میں بیان کیا ہے۔ یہ تمام پروگرام نشر ہو چکے ہیں۔

اس کے علاوہ تہذیب ٹی وی سیریز جو کہ یوٹیوب پر دستیاب ہے۔ ان میں امہات المومنین، نورالمبین، ذکر الحکیم، آج کی عورت، قرآنی دعائیں اور قرآنی قصے شامل ہیں۔ آپ کے سوال جوب کے سیشن جو سماجی اور گھریلوں مسائل پر مبنی ہیں۔ بہت مقبول ہیں جنہیں سوشل میڈیا کی مختلف سائٹس پر سراہا گیا۔ اس کے علاوہ آپ مختلف ممالک میں مہمان خصوصی کے طور پر مدعو کی جاتی رہی جہاں آپ نے قران وحدی پر لیکچرز دیئے ہیں۔ آپ ریاض (سعودی) میں آج کل لڑکیوں اور خواتین کو قرآن کے ترجمہ و تفسیر پر درس دے رہی ہیں۔

کتابیں:

آپ نے اپنے والد کے لیکچرز جو کہ ریکرڈ شکل میں تھے ان کو جمع کر کے کتابی شکل دی ہے آپ نے اپنے والد کی کتابیں "وجود باری تعالیٰ" اور "توحید اور خطبات حرم" لکھی ہیں۔ تفسیر انوارالقرآن میں بھی اپنے والد کی مدد کی۔

اپنے والد کی تفسیر نوالمبین باقاعدہ کتابیں شکل دے کر شائع کرائی ہے اس کا مقدمہ بھی آپ نے تحریر کیا یہ تفسیر دو سال پہلے آپ نے شائع کرائی۔ آپ کی کتاب "آدب دعا" آج سے تقریباً دس سال پہلے شائع ہو چکی ہے جو 200 صفحات پر مشتمل ہے آپ کے اپنے تمام لیکچرز جو ڈی وی ڈی اور ٹی وی چینلز پر نشر ہو چکے ہیں ان کو کتابی شکل دے رہی ہیں جن میں سے دو چھپنے کے مراحل میں ہیں۔ مگر آپ نے یہ کام فی الحال روک رکھا ہے کیونکہ آپ چاہتی ہیں کہ پہلے اپنے والد کے تمام لیکچرز کو کتابی شکل میں لاکر پبلش کرالیں پھر اس کے بعد اپنی کتابیں پبلشر کرائیں گی۔ [120]

[120] انٹرویو، میمونہ مرتضیٰ، مورخہ 6 اپریل، 23 جولائی 2021ء

ام عمران شکیلہ

ام عمران شکیلہ کا نام بھی پاکستان کی نامور مفسرہ میں آتا ہے جنہوں نے عوام الناس کے لیے قرآن فہمی میں آسان اور مختلف تفاسیر اور احادیث صحیحہ کی روشنی میں تفسیر لکھی ہے۔

ذاتی کوائف:

آپ کا نام شکیلہ بیگم ہے اور آپ نے اپنے بیٹے کے نام سے کنیت اختیار کی اور ام عمران شکیلہ نام رکھا آپ لاہور میں 1946ء میں پیدا ہوئیں۔ والد گرامی کا نام میاں فضل حسین ہے جو کہ پرنٹنگ پریس کے مالک تھے۔ ام عمران شکیلہ نے دنیاوی تعلیم لاہور میں ہی حاصل کی۔ آپ نے 1963ء میں چوربرجی گورنمنٹ ہائی سکول سے میٹرک کیا تھا کہ آپ کی شادی ہوگئی جس کی وجہ سے آگے پڑھنے کا موقع نہ مل سکا۔

آپ کی شادی چوہدری محمد افضل سے ہوئی جو کہ واپڈا میں ایس ڈی او(SDO) کے عہدے پر فائز تھے۔
اللہ پاک نے آپ کو تین بیٹوں سے نوازا آپ کا چھوٹا بیٹا حافظ قرآن ہے جس کا نام عرفان افضل ہے [121]

قرآن ہدایت بھی ہے نور بھی۔ روشنی کے اس سفر کی تلاش میں 2006ء میں النور انٹرنیشنل کی طرف سے دورہ قرآن کی دعوت ملی۔ اس وقت دورۃ قرآن کے متعلق مفسرہ کچھ علم نہ تھا۔ بہر حال دل کی تڑپ نے اسے احسن طریقے سے قبول کیا۔ یہ دورہ قران محترمہ نگہت ہاشمی نے بہت ہی منفرد انداز سے کروایا آپ نے پورا ماہ رمضان قرآن کو سنا اور پھر دورہ قرآن کے بعد قرآن کورس، نورالقرآن کی دعوت پائی تو آپ نے اپنے آپ کو اس کے لیے پیش کر دیا۔ آپ کے بچوں اور شریک حیات نے کھلے دل سے اجازت دی یوں پورے دو سال میں قرآن کے بارہ پارے خوب تفصیل سے پڑھنے کا موقع مل گیا۔ شوہر کے بیمار ہو جانے ی وجہ سے کلاس کو جاری رکھنا ممکن نہ رہا پھر بعد میں دورہ قرآن کا دوبارہ آغاز کیا اور آپ نے گھر میں ہفت روزہ کلاس کا بھی اہتمام کیا۔ آپ ایک گھریلو خاتون ہیں مگر قرآن سے شدید لگاؤ ہے۔ آپ کو قرآن وتفاسیر سے حد درجہ دلچسپی تھی۔ خود کی محنت اور لگن سے صاحب مطالعہ شخصیت بن گئی۔

تالیف:

آپ نے تسہیل البیان فی تفسیر القرآن" کے نام سے تفسیر لکھی ہے۔ جو 3 جلدوں میں زیور طباعت سے آراستہ ہو چکی ہے۔
آپ کی ایک کتاب اور بھی ہے جو کہ شائع ہو چکی ہے اس کا نام " قیامت کا منظر " ہے۔ یہ کتاب یکم مئی 2016ء کو مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور سے شائع ہوئی جو کل 294 صفحات پر مشتمل ہے۔

---

[121] انٹرویو، ام عمران شکیلہ بیگم، مورخہ:29جولائی14اگر2021

غیر مطبوعہ:

آپ ایک کتاب انفاق فی سبیل اللہ کے نام سے لکھ رہی ہیں جو کہ غیر مطبوعہ ہے[122]

زیر مطالعہ کتب:۔

مجموعی طور پر آپ مندرجہ ذیل تفاسیر کا مطالعہ کرتی ہیں۔

1. تفسیر ابن کثیر از امام ابن کثیر۔
2. تفسیر احسن البیان از حافظ صلاح الدین یوسف۔
3. تفسیر القرآن از مولانا عبد الرحمٰن کیلانی۔
4. تفہیم القرآن از مولانا مودودی۔[123]

[122] انٹرویو، ام عمران شکیلہ، مورخہ: 2اگست 2021۔

[123] ام عمران، شکیلہ بیگم، بنت میاں فضل حسین، تسہیل البیان فی تفسیر القرآن، مکتبہ قدوسیہ، لاہور، طبع دوم، 2019ء، ج:1، ص:34

عامرہ احسان

تعارف:

عامرہ احسان پاکستان کے شہر اسلام آباد میں رہتی ہیں۔ آپ ایک تعلیم یافتہ قرآن و حدیث سے محبت اور کرنے والی اور بہترین کالم نگار اور مصنفہ ہیں۔ قرآن و حدیث سے محبت اور عقیدت آپ کی تمام تحریروں سے عیاں ہوتی ہے۔ تمام تحریریں قرآنی آیات اور حدیث کی تعلیمات سے مزین ہوتی ہیں۔ اپنی بات کی وضاحت کے لیے قرآن و حدیث سے استدلال کرتی نظر آتی ہیں۔ آپ کا کتابچہ "واپسی" کا مطالعہ کرنے سے اندازہوتا ہے کہ آپ کے شریک حیات انتقال کر چکے ہیں۔[124] راقمہ نے کئی بار محترمہ عامرہ سے رابطہ کیا مگر انہوں نے ہر مرتبہ اپنے بارے میں بتانے سے گریز کیا اور کچھ بھی معلومات فراہم نہ کی۔

تصانیف:

آپ کی اردو اور انگریزی میں کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔

1. قرآن کی روشنی۔
2. واپسی۔
3. میرا گھر۔
4. تصویر کائنات کے رنگ
5. اکیسویں صدی اور مسلمان عورت
6. قرآن پڑھیں۔
7. لباس کا خیال رکھیے۔
8. میں ایک نہیں دو۔
9. حج کیسے کریں۔
10. غم ہو تو ایسا۔
11. ہم کیا منائیں۔

---

[124] عامرہ احسان، واپسی، گوشہ علم وفکر اسلام آباد، خورشید پرنٹرز اسلام آباد، 2014ء، ص:1-

12. شان رسالت۔

13. ہم کیا منائیں۔۔۔کیانہ منائیں۔

ان تصانیف کے علاوہ آپ کے کیے گئے کالم روزنامہ اردو میں چھپتے ہیں۔انگریزی میں جو کتب لکھی ہیں۔وہ مندرجہ ذیل ہیں:

- Beyond pain (translation ho to Aisa)
- How to perform hajj (Translation Hajj kaise karein)
- The Drop and the ocean: A comparison between life in the world & the Next. How to servive in both (A collection of Essays).

جن کتب کو دیکھ پائی انکا مختصر تعارف درج ذیل ہے۔

- **قرآن پڑھیئے:**

یہ کتابچہ جس کا مکمل نام فَاَین تذھبون (لوگو! پھر تم کدھر چلے جارہے ہو؟) ناگزیر علم۔ فرض علم صرف ایک کتاب "قرآن پڑھیئے" ہے جو 2013ء،1434ھ کو گوشہ علم، فکر اسلام آباد سے شائع ہوئی اس کی کمپوزنگ محمد فاروق ضمیر نے کی۔ اور ٹائٹل عاصم فاروق نے ڈیزائن کیا۔ یہ کل 76 صحات پر مشتمل ہیں۔ مصنفہ نے قرآن ہی کی روشنی میں قرآن کی اہمیت اور اس کی تعلیمات کو اجاگر کیا ہے۔ دنیا سے بے رغبتی ار آخرت کی طرف رغبت آیات کی روشنی میں دلائی ہے۔ متعدد آیات سے آپ نے مسلمانوں کو قرآن پڑھنے کی طرف توجہ دلائی ہے اور قرآن ہی کی روشنی میں اس کے ثمرات کا بھی تذکرہ کیا ہے۔[125]

واپسی:

واپسی ایک کتابچہ ہے جو 2014ء 1435ھ کو گوشہ علم و فکر اسلام آباد سے شائع ہوا اور خورشید پرنٹرز اسلام آباد سے پرنٹ ہوا۔ اس کی کمپوزنگ محمد فاروق ضمیر کیا ور ٹائٹل عاصم فاروق نے ڈیزائن کیا یہ کل 44 صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ کتابچہ سادہ زبان میں القرآن الحکیم (اس روئے زمین کی سب سے سچی رہنما کتاب) اور نبی الصادق محمد ﷺ کی مستند احادیث سے اخذ کردہ رہنمائی پر مبنی ہے۔ یہ کتابچہ ایک تعارف ہے اس دنیا کا جہاں ہمیں بہت جلد واپس جانا ہے جس کی تیار کے لیے ہمیں قرآن پاک، اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب مصطفیؐ اور اللہ کے منتخب بے مثل گروہ صحابہؓ سے وابستہ ہونا ہو گا۔

---

[125] عامر احسان، قرآن پڑھیئے، گوشہ علم وفکر اسلام آباد، 2013۔

اس کتابچہ میں مصنفہ قرآن واحادیث کی روشنی میں تمام مسلمانوں کو ترغیب دلانے کی سعی کرتی نظر آتی ہیں۔ تاکہ اللہ سب کو ایسی واپسی سے نوازے کہ ہمارے خالق ومالک کو ہم سے ملنا محبوب ہو اور ہمیں اس سے ملنا محبوب تر (آمین)[126]

اکیسویں صدی اور مسلمان عورت:

یہ کتاب پہلی بار 2007ء کو اور دوسری بار 2010ء کو ادارہ عفت روالپنڈی سے زیور طبع سے آراستہ ہوئی۔ اس کتاب کی آٹھ ہزار (8000) کاپیاں چھپی۔ عامر احسان کی اس کتاب کو بہت مقبولیت حاصل ہوئی۔ یہ کل 128 صفحات پر مشتمل ہے۔ مصنفہ نے قرآن کی روشنی میں عورت کے فطری مقام کو واضح کرتے ہوئے اس کی ذمہ داریوں سے آگاہی ہی دی ہے۔ آپ نے قرآن آیات سے عورت کا مقام ومرتبہ بتایا ہے۔ زیر نظر کتاب میں مصنفہ نے حالات کا تجزیہ بھی کیا، عورت کی نفسیات کے پیچیدہ پہلوؤں پر بڑی پر معنی بحث بھی کی، تاریخی دلائل سے بھی سجایا تجزیہ کے دوران مسلمان عورت اور یورپ زدہ عورت کے فکری خدوخال کے خطری مقام کو بھی واضح کیا اور جہاں اس کے بہترین نتائج کو نئی نسل کے سامنے رکھا وہیں یورپ کے علمی مآخذ اور مستند کتابوں کے ذریعے خواتین کو دوسرے رخ سے بھی باخبر کیا۔[127]

مصنفہ نے جابجا قرآن سے استدلال کیا ہے اور احادیث مبارکہ سے بھی رہنمائی کے اصول وضع کیے ہیں۔ اور موجودہ دور کی مسلم خواتین کے حوالے سے نہایت خوبصورت تجزیہ بھی کیا، امت کو لاحق بیماری کی تشخیص بھی کی اور اس کا علاج قرآنی آیات کی روشنی میں بتایا ہے۔ مصنفہ کہتی ہیں کہ ایک خاتون کی تبدیلی ایک پورے خاندان میں انقلاب کا پیش خیمہ ہے۔[128]

قرآن کی روشنی:

یہ کتاب تیس پاروں کی آسان تلخیص کا مجموعہ ہے جو ادارہ عفت رواپنڈی سے 2008ء، 1429ھ میں شائع ہوئی۔ یہ کل 411 صفحات پر مشتمل ہے۔ مصنفہ نے اس کتاب میں ہر پارے کے اہم مضامین اور پیغام کا خلاصہ کیا ہے۔

"محترمہ عامر احسان کے حالات زندگی اور مزید علمی خدمات کے بارے میں اور کچھ معلوم نہیں ہو پایا اور جب ان سے رابطہ کیا تو آپ نے بتانے سے انکار کر دیا"۔

---

[126] واپسی، پیش لفظ، فرضی ص:1

[127] عامر احسان، اکسیویں صدی اور مسلمان عورت، ادارہ عفت روالپنڈی، 2008، ص:25۔

[128] اکسیویں صدی اور مسلمان عورت، ص:19-20۔

فصل چہارم

جزوی منظوم ترجمہ کرنے والی خواتین

اس فصل میں ایسی مترجمات کا تعارف ہے جنہوں نے منظوم انداز میں قرآن پاک کے چند سورتوں اور پارہ کا ترجمہ کیا ہے۔

ثمینہ راجہ

پاکستانی خواتین میں ایک نام ثمینہ راجہ کا آتا ہے جنہوں نے قرآن پاک کی چند ایک سورتوں کا منظوم ترجمہ کیا ہے۔

ذاتی کوائف:

ثمینہ راجہ ریاست بہاولپور پاکستان کے ایک جاگیر دار گھرانے میں 11 ستمبر 1961ء کو پیدا ہوئیں۔ آپ کے خاندان میں مستورات کی تعلیم کا کوئی تصور نہیں تھا چنانچہ آپ نے نہایت نا مساعد اور ناموافق حالات میں پرائیویٹ طور پر تعلیم کا سلسلہ جاری رکھا۔ بعض جگہوں پر آپ کی پیدائش (راجہ کورٹ) رحیم یار خان لکھی ملتی ہیں۔[129]

آپ نے پنجاب یونیورسٹی لاہور سے اردو ادب میں ماسٹرز کی ڈگری حاصل کی[130] آپ نے تیرہ برس کی عمر سے شعر گوئی کا آغاز کیا اور جلد ہی آپ کا کلام پاک و ہند کے معتبر ادبی جرائد میں شائع ہونے لگا لیکن اپنے گھرانے کی روایات اور سماجی پابندیوں کے سبب ان کو شعری و ادبی محفلوں میں شرکت کے مواقع حاصل نہ ہو سکے لہذا ان کی شاعری ایک طویل عرصے تک صرف فنون، نقوش، اوراق، نیادور اور سیپ، جیسے ادبی جرائد اور سنجیدہ حلقوں تک ہی محدود رہی[131]،[132]

امجد اسلام امجد کے کالم سے ثمینہ راجہ کے کچھ حالات زندگی کا اندازہ ہوتا ہے جو انہوں نے ثمینہ راجہ کے انتقال پر اظہار افسوس کے طور پر لکھا تھا کہ "ثمینہ راجہ کا تعلق نیم قبائلی فیوڈل خاندان سے ہے جس میں لڑکیوں کا شاعری کرنا اور مشاعرے پڑھنا تو دور کی بات ان کو سکول تک تعلیم حاصل کرنے کی اجازت اور رعایت بھی کم ملتی ہے اس کی دوسری بغاوت پسند کی شادی تھی جو کہ بدقسمتی سے بہت جلد تنازعات کا شکار ہو کر بالآخر علیحدگی پر منتج ہو گئی۔[133]

---

[129] http:// ww.bhatkallys.com.articles
[130] Linkhttp://ww.wikiwand.com, http:saminaraja-wikiwand.com.
[131] (شاعرات ہندوپاک، فیس بک پیج، 11 ستمبر 2016)
[132] Link:https://www.urduweb.orgthreads.(تاسف ثمینہ راجہ کا انتقال / اردو محفل)
[133] Link: urdu adab:samina Raja Urduadab4u.blagspot.com, (Samina Raja; a Column by Amjad Islam Amjad on Samina Raja’s Demise.

ثمینہ راجہ کی بہن کا نام عاصمہ راجہ تھا۔ڈان نیوز میں کالم نگار اور شاعرہ کشور ناہید نے کہا کہ ثمینہ راجہ بالکل اپنی بہن (عاصمہ راجہ) کی طرح تھیں۔

اقتباس:

" Talking to dawn, poet and columnist kishwar naheed Said Samina Raja was like her Sister) [134]

آپ کے پسماندگان میں تین بیٹے ہیں جن کے نام دانیال، عہد اور جہاد ہیں۔

- **پیشہ ورانہ زندگی:**

ثمینہ راجہ نے 1973ء میں شاعری لکھنا باقاعدہ شروع کیا اور ان کی شاعری کی بارہ کتابیں، دو کلیات اور ایک رومنوی شاعری کا انتخاب شائع ہوئے۔ آپ نے اردو نثر میں بھی کچھ کتابیں لکھی اور انگریزی سے اردو میں نثر کے کچھ قیمتی کاموں کی تدویں اور ترجمہ بھی کیا۔

1998ء میں مشیر کے طور پر نیشنل بک فاؤنڈیشن (National Book Foundation) میں شمولیت اختیار کی اور آثار میں ایڈیٹر کے طور پر شامل ہوئیں آپ نے 1995ء سے پاکستان ٹیلی ویژن (پی ٹی وی) پر آل پاکستان مشاعرے کیے۔ آپ نے پی ٹی وی پر ادبی پروگرام اردو ادب میں عورت کا کردار (The role of women in urdu literaturce) براڈکاسٹر کے طور پر کام کیا جس نے بہت مقبولیت حاصل کی۔

آپ نیشنل لینگوائج اتھارٹی اسلام آباد میں بطور سبجیکٹ اسپیشلسٹ کے طور پر خدمات سرانجام دیتی رہیں آپ نے ایک نیا ادبی میگزین خواب نگر (Dream Maker) نکالنے کی منصوبہ بندی بھی کی۔

اعزاز ایوارڈز:

ثمینہ راجہ چونکہ ایک معروف اردو شاعرہ تھیں ان کو دو ایوارڈز سے نوازا گیا۔ جن میں ایک پرائم منسٹر ایوارڈ اور دوسرا رائٹر ایوارڈ ہے مگر آپ نے اپنے ساتھ نااہل لوگوں کی نامزدگی کا حوالہ دیتے ہوئے انہیں قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ کئی بار آپ نے ادبی تقریبات میں شرکت کرنے سے اس لیے انکار کہ وہاں چیف گیسٹ وہ ہوتے جن کا ادب سے کوئی تعلق نہیں ہوتا تھا۔

- **شاعری کی کتابیں:**

آپ نے جب 1973ء میں لکھنا شروع کیا اور شاعری کے بارہ مجموعے شائع کیے۔

[134] Poet Samina Raja laid to rest, down newspaper, published November,1,2012.

1	ہویدا	(1995)ء	2	شہر صباء	(1997ء)
3	اور وصال	(1998ء)	4	خواب نئے	(1998ء)
5	باغ شب	(1999ء)	6	ہجر نام	(2008ء)
7	باز دید	(2000ء)	8	دل لیلیٰ	(2004ء)
9	ہفت آسمان	(2001ء)	10	عشق آباد	(2006ء)
11	پری خانہ	(2006ء)	12	ادب کے راستے پر	(2003ء)

آپ نے دو کلیات اور اپنی شاعری کا ایک انتخاب بھی شائع کیا ہے۔

(1) کتاب خواب(2004ء)

(2) کتاب جان(2005ء)

(3) وہ شام زرا سی گہری تھی(2005ء)

- **نثر اور ترجمے کی کتابیں:**

آپ کی کچھ نثر اور ترجمے کی بھی کتابیں ہیں۔

(1) شرق شناسی(استشراق 2005ء) جس کا ترجمہ ایڈورڈ سیڈ نے کیا۔

(2) برطانوی ہند کا مستقبل (بھارت پر فیصلہ 2007ء) جس کا ترجمہ بیورلے نکولس نے کیا۔

- **ایڈیٹر شپ:**

ثمینہ راجہ مندرجہ ذیل چار ادبی رسائل کی ایڈیٹر بھی رہی۔

1۔ مستقبل(1991-1994ء)

2۔ کتاب(1998-2005 ء)

3۔ آثار(1998ء– 2004ء)

3۔ خواب نگر(2008ء)

قرآن کی سورتوں کا منظوم ترجمہ:

آپ کی خواہش تھی کہ قرآن کا مفہومی ترجمہ شاعری میں کریں۔ آپ نے تین قل، سورۃ فاتحہ کا شاعری میں منظوم ترجمہ بھی کیا۔ سورت بقرہ کی 49 آیات تک منظوم ترجمہ کیا اس کے علاوہ آپ نے کئی نعتیہ کلمات بھی لکھے ہیں۔ پھر آپ کو زندگی نے مہلت نہ دی کہ یہ عظیم کام مکمل کر سکتی اور آپ دنیا فانی سے کوچ کر گئیں۔

وفات:

آپ کینسر کے عارضے میں مبتلا تھیں اور 31 اکتوبر 2012ء کو اسلام آباد میں انتقال کر گئیں۔[135]

[135] https:// www.wikiwand.com.samina Raja-wikiwand.

پروین سجل

قرآن پاک کا منظوم ترجمہ کرنے والی خواتین میں ایک نام پاکستان کی مشہور شاعرہ پروین سجل کا ہے۔

ذاتی کوائف:۔

پروین سجل (قلمی نام) کا اصلی نام پروین اختر ہے آپ کے والد کا نام حسن دین (مرحوم) اور والدہ حاجن خورشید بیگم (مرحومہ) ہے۔ آپ 2 مئی 1961ء میں پیدا ہوئیں آپ نے گورنمنٹ ہائی سکول تالندلیانوالہ (ضلع فیصل آباد) سے میٹرک کیا۔ پھر آپ نے بی اے پرائیویٹ امیدوار کی حیثیت سے پاس کیا اس کے علاوہ آپ نے کئی کورسز بھی کیئے۔ جن میں ٹیچنگ کورس سی ٹی، انڈسٹریل کورس، سول ڈیفنس ٹرینگ کورس، گروپ وارڈن (لیڈیز) سول ڈیفنس اور گنیئزیشن سمن آباد ڈویژن گورنمنٹ پنجاب لاہور شامل ہیں آپ کی شادی ہوئی مگر یہ ستارہ عروج نہ پا سکا اور کوئی اولاد بھی نہیں ہوئی۔

پیشہ ورانہ زندگی:

آپ نرسنگ ہوسٹل انچارج سول ہسپتال گورنمنٹ سرگودھا بھی تعینات رہیں۔ آپ نے بحیثیت استاد مختلف پرائیویٹ سکول میں خدمات سرانجام دیں۔ آپ شعبہ صحافت سے وابستہ ہیں۔ اور نامور ملکی اخبارات، جرائد و رسائل میں صحافی خدمات سرانجام دی۔ 1996ء روزنامہ "جرات" لاہور، 1996ء روزنامہ "جہاں نما" لاہور، 1998ء ماہنامہ "ہفتہ "میگزین لاہور، 1999ء ماہنامہ "ویمن ٹائمز "میگزین لاہور، 2001ء تا 2005ء ماہنامہ "لیڈی رپورٹ "میگزین اور ماہنامہ "سونیا" میگزین لاہور روزنامہ "نوائے وقت" لاہور، روزنامہ دن لاہور، و دیگر میں صحافی فرائض سرانجام دیئے۔ آپ پریس کلب لاہور کی بھی ممبر ہیں۔ 2012ء سے تاحال روزنامہ "جرائت" کے سنڈے میگزین "اخبار خواتین" لاہور میں بطور صحافتی ذمہ داریاں سرانجام دے رہی ہیں۔ آپ چیف ایڈیٹر ماہنامہ "لیڈی رپورٹ" کے عہدے پر فائز ہیں۔ جس کا اجراء 2001ء میں ہوا۔ آپ سجل پبلی کیشنز لاہور ادارے کی ڈائریکٹر بھی ہیں۔ اس کے علاوہ آپ ریڈیو پاکستان لاہور پر ادبی خبر نامہ کے فرائض سرانجام دیئے۔ آپ ایک نامور اردو اور پنجابی شاعرہ، کالم نگار، فیچر، مضمون نگار انٹرویوز، فکشن، افسانہ نگار اور مترجمہ بھی ہیں۔

ادبی کتب:

1. ممکن "جو کہ غزل، نظم پر مشتمل اردو شعری کا مجموعہ ہے ملٹی میڈیا افیئرز لاہور سے 2007ء میں زیور طبع سے آرستہ ہوا۔ اس کا دوسرا ایڈیشن سجل پبلیکشنز لاہور سے 2019ء میں شائع ہوا۔

2. "مقال" جو کہ سورۃ فاتحہ، سورۃ الرحمن اور تیسواں پارہ پر مشتمل تاثراتی نظموں کی کتاب ہے۔ جو سجل پبلیکیشنز لاہور سے 2019ء میں زیور طبع سے آرستہ ہوئی۔

3. " حطیم "جو کہ مختلف بحور پر مشتمل ایک مکاشفاتی نظم ہے یہ بھی سجل پبلیکیشنز لاہور سے 2014ء میں شائع ہوئی۔

4. " دیباچہ "یہ نئے تناظر کی منفرد نظمیں ہیں جن کا حاصل نتیجہ قرآنی آیات سے منسوب کیا ہے اس کی اشاعت سن 2016ء میں سجل پبلیکیشنز لاہور سے ہوئی۔

5. آپ ﷺ ایک مدح" یہ ایک منفرد خیال انگیز نعتیہ نظم ہے جو 2018ء میں سجل پبلیکیشنز لاہور سے شائع ہوئی۔

6. آخری نبیؐ یہ مولانا مناظر احسن گیلانی کے خطبات "خاتم النبیؐ" کا پنجابی میں ترجمہ کیا ہے جو 2019ء میں سجل پبلیکیشنز لاہور سے زیور طبع سے آراستہ ہوا۔

7. "جاچڑ" رمزاں بھر شعری پنجابی پراگا یہ غزل، نظم اور کافی پر مشتمل ہے یہ بھی 2021ء کو سجل پبلیکیشنز لاہور سے شائع ہوا۔

غیر مطبوعہ:

(1) "تکیہ "جو شعری مجموعہ مروجہ غیر مروجہ بحور پر مشتمل ہے تکمیل کے مراحل میں ہے۔

(2) "رباعیات سجل" شعری مجموعہ ہے جو اشاعت کے مراحل میں ہے۔

(3) ثلاثی سجل" شعری مجموعہ ہے جو اشاعت کے مراحل میں ہے۔

(4) "ترازو" ادبی مضامین کا مجموعہ ہے اور یہ بھی تکمیلی مراحل میں ہے۔

(5) "روگ" یہ جہیز، شادی، بیاہ، طلاق، فرسودہ رسم ورواج پر مشتمل اہم کتاب ہے۔ اور یہ ابھی زیر تسوید ہے۔

اعزازات:

- ادبی کام کو سراہتے ہوئے پنجاب حکومت گورنر محمد لطیف کھوسہ اور ادارہ اکادمی ادبیات لاہور کے تعاون سے 2013ء میں آپ کو بطور ایوارڈ 50000 ہزار سے نواز گیا۔

- پی ٹی وی پروگرام، سخن دے وارث، 2009ء میں انٹرویو کے دوران پنجابی کی تین کافیاں گائیکوں نے گائیں جنہیں "بہترین کافیاں" کی حیثیت سے "پی ٹی وی" ریجنل ایوارڈ 2010ء کی فہرست میں شامل کیا گیا۔
- پہلی صوفی شاعرہ، عزیز نظامی ایوارڈ لاہور سے بھی نوازا گیا۔
- ایوارڈ ڈیلی "جنگ" لاہور۔
- رحمن فاؤنڈیشن لاہور،
- امید فاؤنڈیشن لاہور۔
- علی گڑھ اولڈ ایسوسی ایشن لاہور۔
- خواجہ فرید سنگت لاہور۔
- ہنڈز انٹرنیشنل لاہور۔
- انگلش لٹریری سوسائٹی اور انجمن ترقی پسند لاہور۔
- شیلڈز کیمپس سرگودھا یونیورسٹی لاہور۔
- "سند اعزاز" سالانہ مشاعرہ 2013ء کے سمو پولیٹن کلب باغ جناح لاہور۔
- انٹرنیشنل ویمن ڈے 8 مارچ 2014ء گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد۔
- صوفی ارم ایوارڈ اعتراف خدمات ادب 2018ء تا 2012 انجمن خدمت خلق آفاقی چنگا میرا گوجر خان۔
- البرونین ایوارڈ، 9 دسمبر 2019ء البرونی گورنمنٹ کالج پنڈ دادن خان کھیوڑہ۔
- سند امتیاز "بزم غالب انٹرنیشنل کی جانب سے ادبی، علمی خدمات کو خراج تحسین 2020ء دیگر کئی اور تنظیموں کی جانب سے ایوارڈ اور شیلڈز سے نوازا گیا۔[136]

---

[136] انٹرویو، پروین سجل، مورخہ 11 جولائی 2021ء

فصل پنجم

مکمل منظوم ترجمہ کرنے والی خواتین کا تعارف

ڈاکٹر شہناز مزمل

ڈاکٹر شہناز مزمل ایک مشہور شاعرہ اور شعری اور نثری کتب کی بھی مصنفہ ہیں۔ یہ دنیا کی پہلی خاتون ہیں جنہوں نے پورے قرآن کا منظوم ترجمہ کیا ہے۔

تعارف:

شہناز مزمل کے والد گرامی مزمل حسین بدایوں انڈیا سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ سید خاندان سے تھے۔ مزمل حسین قادری نے اکنامکس میں گریجویشن کیا اور ٹیکسٹائل ملز سے وابستہ ہوگئے۔ قیام پاکستان کے بعد آپ کے والد پاکستان آگئے اور وہیں گینش ملز میں چند مہینے ملازمت کی پھر کوہ نور پاکستان ملز فیصل آباد میں ایکسپورٹ منیجر کی حیثیت سے اپنی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ آپ کے دادا مرحوم عطا حسین اور نانا تصدق حسین دونوں سول انجینئر تھے۔ آپ کے دادا عطا حسین سول انجینئر ہونے کے ساتھ ساتھ ہومیو پیتھک ڈاکٹر بھی تھے۔[137]

آپ کے والد گرامی اور والدہ ماجدہ کو ادب سے گہر الگاؤ تھا۔ آپ کی والدہ بھی ماہر تعلیم اور مصنفہ تھیں۔ اور آپ کے والد مزمل حسین نظم و نثر دونوں میں تحریر کرتے تھے کچھ افسانے بھی لکھے اور حشر تخلص کرتے تھے۔ ادبی میگزین جس کا نام نئی دنیا ہے ان کی شاعر اور افسانے حشر القادری بدایونی کے نام سے وہاں سے شائع ہوتے رہے۔ چنانچہ آپ کے والد ماہر معاشیات، شاعر، افسانہ نگار، سکالر، ایڈیٹر، (نئی دنیا) تھے۔[138]

پیدائش تعلیم اور شادی:

شہناز مزمل 10 اپریل 1952ء کو پاکستان کے شہر فیصل آباد میں پیدا ہوئیں۔ آپ نے 1965ء میں کوہ نور گرلز ہائی سکول سے میٹرک کیا۔ 1967ء میں گورنمنٹ کالج فیصل آباد سے ایف۔ اے کا امتحان اعلیٰ نمبروں سے پاس کیا۔ آپ نے شادی کے 12 سال بعد اپنی تعلیم کے حصول کا سلسلہ دوبارہ شروع کیا۔ یوں بارہ سال قبل شادی کے باعث جو تعلیمی سلسلہ ٹوٹ گیا تھا 1980 میں دوبارہ شروع ہو گیا۔ پھر آپ نے گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین لاہور سے بی۔ اے سال اول میں داخلہ لیا اور یوں 1982ء میں اردو ادب، اسلامیات اختیاری اور فارسی کے مضامین کے ساتھ بہترین کارکردگی دیکھاتے ہوئے بی۔ اے کا امتحان پاس کیا۔

---

[137]. -www.shahnazmuzammil.com
[138] www.adabsaraae.com

آپ چار بھائیوں کی اکلوتی بہن ہیں۔ اس لئے آپ کے والدین اور بھائیوں کو اپنی اکلوتی بہن کو جلد دلہن بنے دیکھنا چاہتے تھے۔ اسی شوق وخواہش کی وجہ سے آپ کی شادی یکم اکتوبر 1968ء کو سلطان احمد سے کر دی گئی۔ آپ کا سسرال ملتان سے تھا۔ اس لئے آپ شادی کے بعد ملتان آگئیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو دو بیٹیوں سے نوازا ۔ بڑی بیٹی کا نام نغمانہ فاروق اور چھوٹی بیٹی ڈاکٹر میمونہ عمران ہیں۔[139] 1984ء میں سائنٹیفک منیجمنٹ میں ماسٹر ز کی ڈگری حاصل کی۔ ماسٹر ز کے بعد، آپ نے پبلک سروس کمیشن کا امتحان پاس کیا اور گورنمنٹ کورس مکمل کیا۔ پھر 1990ء میں کمپیوٹر اپلی کیشن اور منیجمنٹ میں شارٹ کورس کیا۔ 1991ء میں ڈی۔ ایچ۔ ایم۔ ایس میں مکمل کیا اور 1992ء میں آپ نے سائنسی ادب اور لٹریچر میں نیدر لینڈ سے ٹریننگ حاصل کی۔[140]

پیشہ ورانہ زندگی:

ڈاکٹر شہناز مزمل نے اپنے کیریئر کا آغاز "اسلامیہ کالج برائے خواتین کوپر روڈ لاہور سے 1984ء میں بطور لائبریرین کیا۔ مگر آپ اپنے کام سے یہاں مطمئن نہیں تھیں۔ جس کے باعث 1984ء میں آپ نے یہ ملازمت چھوڑ دی۔ اور چند ماہ بعد گورنمنٹ ماڈل ٹاؤن پبلک لائبریری لاہور میں 1984ء میں بطور منتظم اعلیٰ (انچارج) کے طور پر کام شروع کیا۔ محترمہ نے 14 سال اپنے فرائض بخوبی سرانجام دیئے ۔ اور 1998ء سے 2000ء تک (CRDC) میں بطور ریسرچ ڈائریکٹر مقرر رہی۔ اس کے بعد 2001ء سے 2003ء تک قائداعظم لائبریری میں بطور پروگرام آفیسر اور انچارج آف پبلک سروس مقرر رہی ۔ اس کے علاوہ محترمہ نے آرکائیوز کی لائبریری S&GAD میں بطور اسسٹنٹ ڈائریکٹر (لائبریری) 2004ء سے 23 فروری 2005ء تک اپنے فرائض سرانجام دیتی رہی ہے۔

آپ قائداعظم لائبریری میں 12 نومبر 2005ء سے 9 اپریل 2008ء تک مقرر رہیں اور وہیں ریٹائر بھی ہوئیں۔[141]

آپ نے ملازمت کے ساتھ ساتھ گھر کی ذمہ داریوں کو بھی نہایت احسن طریقہ سے نبھایا۔ محترمہ شہناز مزمل کو ملتان ریڈیو اسٹیشن کی پہلی خاتون اناؤنسر ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ اس کے علاوہ 1987ء سے تاحال ادب سرائے انٹرنیشنل کی چیئرپرسن ہیں۔[142]

---

[139]۔ صدف رانی، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل اردو اقبالیات، بعنوان شہناز مزمل شخصیت و فن، اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور، ص: 1-3

[140] . http://adabsarae.com

[141] .www.shahnazmuzammil.com

ادب سرائے کا تعارف:

Adab Sarae International ایک اردو ادبی تنظیم ہے۔ جو پاکستان میں 1986ء سے کام کر رہی ہے۔ اس تنظیم کا بنیادی مقصد نئے لکھنے والوں اور نئے شاعروں کو تعلیم دینا اور انہیں اپنی شاعری اور نثر سنانے کے لئے کھلا پلیٹ فارم فراہم کرنا ہے۔ نامور شاعر، ادیب اور دانشور اس تنظیم کے بنیادی ارکان میں شامل ہیں۔ جو دنیا بھر میں اردو ادب کے فروغ کے لئے اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اپنے قیام کے بعد سے ہی ادب سرائے انٹر نیشنل با قاعدہ ماہانہ ادبی پروگرام منعقد کر رہا ہے۔ اب ادب سرائے انٹر نیشنل اردو ادب کی دنیا میں بین الا قوامی سطح پر تسلیم شدہ نام ہے۔ ادب سرائے انٹر نیشنل کے سینئر ممبران قومی اور بین الا قوامی ادبی تقریبات میں عملی طور پر حصہ لے رہے ہیں۔ مختلف یونیورسٹیوں اور تعلیمی مراکز میں پڑھاتے بھی ہیں۔ نیشنل پریس آف پاکستان نے ادب سرائے کی ماہانہ سرگرمیوں کی رپورٹ شائع کی ہے۔ ادب سرائے ایک جامع سہ ماہی میگزین بھی شائع کر رہا ہے جس کا نام Adab Saraae Research Magzine ہے۔[143]

ڈاکٹر شہناز مزمل کا ادبی کیریئر:

شہناز مزمل کو بچپن سے ہی ادب سے بے حد لگاؤ تھا۔ آپ ادبی گھرانے سے تعلق رکھتی ہیں۔ آپ کے والدین گھر پر ادبی، سماجی اور مذہبی سرگرمیوں کا اہتمام کیا کرتے تھے۔ آپ ان تمام سرگرمیوں میں حصہ لیا کرتی تھیں۔ آپ کے بڑوں نے بھی خوب حوصلہ افزائی کی۔ یوں اکثر و بیشتر شاعروں اور ادیبوں کی صحبت اختیار کرنے کا بھی موقع میسر آتا رہا۔ اس طرح آپ کو ادب سے دلچسپی اور بڑھ گئی آپ نے بچپن سے ہی شاعری کرنا شروع کر دی تھی۔ جب آپ چوتھی جماعت میں تھیں تو آپ نے اپنی پرنسپل کے لئے الوداعی نظم لکھی اور آپ کی اس پہلی کاوش کو اساتذہ اور والدین نے بھرپور سراہا۔ جب آپ پانچویں جماعت کی طالبہ تھی تب آپ نے ایک بہترین تقریر کرنے پر پہلا انعام بھی حاصل کیا۔ اور یہ ادبی سفر ابھی تک جاری و ساری ہے۔ آپ نے پاکستان میں بولی جانے والی تین اہم ترین زبانوں اردو، سرائیکی اور پنجابی زبان میں شاعری کی ہے۔ شاعری اور نثری میدان میں بھی اپنا مقام بنانے میں کوشاں رہیں۔ اور اس کے علاوہ آپ نے بطور محقق بھی اپنی شخصیت کو منوایا۔ اور ایک کتاب "لائبریریوں کا شہر لاہور" سے تحریر کی۔[144]

مطبوعات (پبلی کیشنز):

142۔ www.shahnazmuzammil.com

143 . https://www.adabsaraae.com/about

144۔ تحقیقی مقالہ برائے صدف رانی، ص:5 تا 7

شنہاز مزمل کی تقریباً 50 شعری و نثری مجموعے کتابیں اور افسانے زیور طبع سے آراستہ ہو چکے ہیں۔ جن کے نام یہ ہیں۔

1۔ پیام نو

2۔ جرات اظہار

3۔ جذب حروف

4۔ نماز بچوں کے لئے

5۔ لائبریریوں کا شہر لاہور

6۔ فروغ مطالعہ کے بنیادی کردار

7۔ عکس دیوار پر تصویر

8۔ موم کے سائبان

9۔ میرے خواب ادھورے ہیں

10۔ جادہ عرفان

11۔ عشق تماشاء

12۔ قرض وفا

13۔ نور کل

14۔ عشق داڈیوا

15۔ بعد تیرے

16۔ دوستی کا سفر

17۔ کھلتی کلیاں مہکے پھول

18۔ عشق سمندر

19۔ عکس خیال

20۔ ابتداء عشق

21۔ عشق مسافت

22۔ عشق مسلسل

23۔ سفر عشق

24۔ عشق مزمل

25۔ منتہائے عشق (کلیات غزل)

26۔ ندائے عشق (کلیات نظم)

27۔ ثنائے عشق

28۔ رمزے عشق

29۔ متاع عشق

30۔ انتہائے عشق (کلیات حمد و نعت)

31۔ تلاش حق

32۔ تلاش نور

33۔ تلاش کشف

34۔ تلاش ذات

35۔ تلاش جذب

36۔ تلاش شفاء

37۔ تلاش معرفت

38۔ تلاش صبر و رضا

39۔ تلاش بصیرت

40۔ تلاش آگہی

41۔ تلاش نمو

42۔ تلاش فرقان (منظوم مفہوم)

43۔ بایو گرافی آف ڈاکٹر شہناز مزمل

44۔ ڈاکٹر شہناز مزمل کے منتخب اشعار 1

45۔ ڈاکٹر شہناز مزمل کے منتخب اشعار 2

46۔ عہد شہناز (مضامین)

47۔ ادب سرائے پورٹ فولیوز

Best Life Notes by Dr Shehnaz Muzammil۔48

49- Reflections of thoughts

50- Ten Poets of today [145]

اور ان سب کے علاوہ آپ کا سب سے بڑا کارنامہ نور فرقان (قرآن پاک کا منظوم مفہوم) ہے۔

تبصرے اور فلیپ (Reviews & Flaps):

محترمہ شہناز مزمل کی شخصیت کارناموں اور ادبی وفنی کارکردگی پر کئی لوگوں نے قلم کاری کی ہے۔ جن میں ڈاکٹر رضیہ اسماعیل، ڈاکٹر حنیف ترین، نثار اکبر آبادی، احسان اللہ ثاقب، ڈاکٹر محمد رفیق، ثاقبہ رحیم الدین، غفار بابر، شیبا تیراز، اسنت کنول، شیریں گل رانا، ریحانہ خاور، مہر نسیم، میاں وقار الاسلام اور عدیل برقی اس کے علاوہ نسرین نگہت سبسواری، نسرین شوکت، اشرف النساء، امپل قیوم اور امن والی نظیر مانی شامل ہیں۔ [146]

شہناز مزمل ادبی ایوارڈز:

محترمہ کو کئی ادبی ایواڈز سے بھی نوازا گیا۔

1۔ ریسرچ اینڈ پرفارمنس (شیلڈ)

2۔ لائف ٹائم اچیومنٹ (شیلڈ)

3۔ انٹر نیشنل سکالرز (شیلڈ)

4۔ لیٹ اینڈ پریزنٹ لیجنڈز (شیلڈ)

5۔ فاؤنڈرز اینڈ پایونیرز (شیلڈ)

6۔ ہوسٹ آگنائزیشن (سرٹیفکیٹ، تمغہ، شیلڈ)

7۔ ادبی تنظیمیں (سرٹیفکیٹ)

8۔ رپورٹرز اور صحافی (میڈل)

9۔ یوتھ آف ریموٹ ایریاز (سرٹیفکیٹ، شیلڈ) [147]

کمیونٹی اعزازات اور ایوارڈز:

شہناز مزمل نے کئی اور اعزازات اور ایوارڈز بھی حاصل کیے ہیں۔ آپ کو رائل امریکن یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کرنے کا بھی اعزاز حاصل ہے۔ ضلعی ناظم لاہور میاں عامر محمود نے 10 جون 1989ء میں آپ کو شیلڈ سے نوازا، 1991ء میں آپ کو حسن کارکردگی کا ایوارڈ بھی ملا۔ پھر 13 ستمبر 1991ء کو لائبریری ایوارڈ سے بھی نوازا اس

---

[145] . www.shahnaz muzammil.com

[146] -www.shahnaz muzammil.com

[147] -www.shahnaz muzammil.com

کے علاوہ آپ کو خواجہ فرید سنگت کا گولڈ میڈل بھی حاصل ہوا۔ 11 نومبر 1993ء کو جنگ ٹیلنٹ ایوارڈ برائے ایجوکیشن اینڈ دی ڈائریکٹر جنرل پبلک لائبریریز پنجاب لاہور بھی وصول کیا۔ اور 22 جنوری 1995ء کو آپ کو گولڈ میڈل برائے بہترین لائبریرین پی ایل اے پنجاب حاصل ہوا۔ اس کے علاوہ ہیر فاؤنڈیشن (USA)، GVFCIGO انٹرنیشنل (USA) 2018-19, 2019-20 میں ایجوکیٹر کنسلٹنسی سروسز پرائیویٹ لمیٹڈ اور بزنس نیٹ ورک، 2018-19 میں بہترین لائف نوٹس پبلیکیشن سریز، وقار سخن پبلیکشن سیریز اور 2019-20ء میں مارول سسٹم نالج سیریز جیسے کئی اعزازات آپ کو حاصل ہیں۔[148]

"ڈاکٹر شہناز پر بہت سارا تحقیقی کام ہو چکا ہے اور کافی ہو رہا ہے۔

1۔ "شہناز مزمل شخصیت اور فن" از صدف رانی، ایم۔ اے اردو، اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور، 2006ء۔

2۔ شہناز مزمل کا سفر نامہ "دوستی کا سفر" از نثار خاور، ایم اے اردو سمن آباد کالج لاہور 2015ء۔

3۔ "شہناز مزمل کی مذہبی شاعری"، از مقدس ستار، ایم اے اردو، اورینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی، 2015ء

4۔ "شہناز مزمل کی ادبی خدمات"، از حنا نعمان، ایم فل اردو، منہاج یونیورسٹی لاہور، 2015ء۔

5۔ شہناز مزمل ایک ادبی تحریک، از اکرم خاور نے مرتب کیا ایم فل اردو، یونیورسٹی آف بلوچستان 17-2013

6۔ "شہناز مزمل پر تحقیقی مقالہ" از کوثر سید اردو اکیڈمی کیلیفورنیا یو ایس اے 2015ء

7۔ "میرے بارے میں ایک کتاب عکس خیال" نغمانہ فاروق نے مرتب کی

8۔ صدف رانی بہاولپور کی طرف سے مجھ پر ایم اے کا مقالہ لکھا گیا۔

9۔ مثل کلیات (اپنی شاعری پر کتاب) میاں محمد وقار الاسلام کی طرف سے مقالہ لکھا گیا۔

10۔ "عہد شہناز" اس کی ادبی شراکت پر ریفرینس پبلیکیشن از میاں وقار الاسلام نے مرتب کیا۔"[149]

اس کے علاوہ آپ کی زندگی پر اردو اور انگریزی سوانح عمری لکھی گئ، چھ مخصوص پورٹ فولیو شائع ہوئے اور ایک دستاویزی فلم بھی لانچ کی گئی۔ اور کئی یونیورسٹیوں اور کالجوں میں ان کے ادبی کام پر تحقیقی منصوبے، مقالے اور اشاعتیں بھی مرتب کی گئیں۔

اعزازی حقوق: (Honorary Entitlements)

---

[148] .www.shahnaz muzammil.com

[149] Ibid

آپ کو کئی اعزازی حقوق سے نوازا گیا۔

1۔ وقار پاکستان، لٹریری ریسرچ کلاؤڈ کی طرف سے مادرِ وقار پاکستان۔

2۔ بزم غالب کی طرف مادر دبستان لاہور۔

3۔ الحبیب لٹریری فورم پاکستان کی طرف سے دختر پنجاب

4۔ دبستان خالد نثر پاکستان کی طرف سے مادر ثریا جبیں ریڈر کلب

5۔ اردو سخن پاکستان کی طرف سے شہوارِ ادب

6۔ دریچہ ادب ویلفیئر سوسائٹی پاکستان کی طرف سے خزینہ ادب

7۔ لاہور ادبی فورم پاکستان کی طرف سے رداادب۔

8۔ رستی پاکستان کی طرف سے شارہ ادب

9۔ تخیل پاکستان کی طرف سے قندیل ادب

10۔ آگہی یونائیٹڈ کنگڈوم (UK) کی طرف سے رموز ادب

11۔ بزم اہل سخن پریس کی طرف گوہر ادب

12۔ Arxang جاپان کی طرف سے سرمایہ ادب۔

13۔ ہیرا فاؤنڈیشن (USA) کی طرف سے حریم ادب

14۔ مارول سسٹم نالج سیریز پاکستان کی طرف ناز پاکستان Honorary Entitlement حاصل ہے۔[150]

عظیم کارنامہ "نور فرقان":

شہناز مزمل نے نور فرقان کے نام سے مکمل قرآن پاک کا منظوم مفہوم تحریر کیا۔ یہ ایک عظیم عاجزانہ کاوش ہے۔ موصوفہ کو یہ بھی اعزاز حاصل ہے کہ آپ دنیا کی واحد پاکستانی شاعرہ ہیں جنہوں نے نور فرقان کے نام سے مکمل قرآن کا منظوم مفہوم لکھا۔ یہ ترجمہ نہیں بلکہ منظوم مفہوم ہے۔ یہ ایک جلد پر مشتمل ہے۔ اور کئی بڑے

[150]۔ روزنامہ یوتھ ویژن، 1442ھ، شمارہ 165، ج،9، ص:4

بڑے علماء نے تقاریظ لکھی۔ اور مختلف یونیورسٹیوں کے عربی اور اسلامی ڈیپارٹمنٹس کو Reviews کے لئے بھیجا گیا۔ سب نے محترمہ کے کام کو بہت سراہا۔[151]

زیر نظر منظوم ترجمہ ایک بہترین شاہکار ہے۔ محترمہ نے بڑے شوق اور لگن سے تحریر کیا۔ ادب سرائے پبلیکیشن لاہور نے شائع کیا اور ان کی معاونت اردو سخن پاکستان نے کی۔

---

[151]۔ انٹرویو، ڈاکٹر شہناز مزمل، مورخہ 14 جنوری 2021ء

باب سوم

خواتین کے تراجم قرآن کا تعارف اور علمی جائزہ

باب سوم (6) فصلوں پر مشتمل ہے۔ پہلی فصل میں مختلف آیات کے ترجمہ و تشریح کی کتابوں کا تعارف ہے۔ جن میں چند ایک آیات کو لے کر اس کا ترجمہ اور آگے تشریح و تفسیر کی گئی ہے۔ دوسری فصل میں جزوی تراجم قرآن کا تعارف بیان کیا ہے۔ جن میں سورتوں یا پارہ کی ترجمہ یا تفسیر ہوئی ہے۔ تیسری فصل میں مکمل قرآن پاک کا ترجمہ اور تفسیر کی گئی ہے۔ چوتھی فصل میں جزوی طور پر منظوم ترجمہ قرآن کا تعارفی جائزہ ہے۔ پانچویں فصل میں مکمل منظور ترجمہ قرآن کا تعارفی جائزہ ہے۔ ان تراجم میں بعض ایسے بھی ہیں جو کہ بہت پہلے شائع ہوئے۔ جن کے مترجمات کا تعارف بہت تلاش کرنے کے باوجود بھی نہ مل سکا۔

فصل اول

منتخب آیات کا ترجمہ و تشریح والی کتب کا تعارف


گلدستہ
دروسِ خواتین

گلدستہ دروس خواتین از محترمہ ام عدنان بشریٰ قمر

تعارف وجہ تالیف:

خلیجی ممالک خصوصاً سعودی عرب میں دعوت و ارشاد کا کام کرنے کے لیے ایک خاص سسٹم ہے۔ اہل توحید کے لیے دعوت اور ارشاد کے تمام دروازے کھلے ہیں۔ ریڈیو سعودی عرب کی اردو سروس ہو یا جرائد و مجلات، اسلامک سنٹرز (مکاتب جالیات) ہوں یا دوسرے دعوتی ادارے، ہر جگہ اہل توحید کی نمائندگی بھرپور انداز سے ہوت ہے اس دعوت و اشاعت کے کام یں ناصرف مرید بلکہ خواتین بھی اہم کردار ادا کرتی ہین۔ خواتین کے لیے جالیات سنٹرز کا شعبہ خواتین (قسم النساء) بھی قائم ہے۔ جس میں اہل توحید خواتین کو دعوت و ارشاد کے بھرپور مواقع حاصل ہیں۔[152]

الخبر کے اسلامک سنٹرز کے تحت کثرت سے ہفتہ ور دروس اور سالانہ جلسوں کا انتظام کیا جاتا ہے نیز "ہدایہ" سنٹر کے زیر انتظام ایک دس روزہ سالانہ پروگرام کورنش الخبر پر منعقد کیا جاتا ہے۔ الخبر کے عظیم سالانہ پروگرام میں صرف مرد حضرات ہی نہیں، بلکہ خواتین کا شعبہ بھی حصہ لیتا ہے۔ جس میں کئی سالوں سے ام عدنان بشریٰ قمر بھی درس دے رہی ہیں۔ اور سالانہ کے علاوہ آپ کے ہر ہفتہ کے مسلسل دو اور کبھی تین درس الخبر کے علاقوں ہوتے ہیں۔[153]

اس کتاب میں انہی دروس و محاضرات کا مجموعہ ہے۔ ان تمام دروس کو کتابی شکل دی گئی ہے تاکہ ہر خاص و عام مسلمان اس سے استفادہ کر سکے۔ اور خصوصاً قارئین کرام و قاریات محترمات خصوصاً خواتین اور بالاخص دعوت و ارشاد کے شعبے سے منسلک دروس و محافرات دینے والی واعظات و مدرسات کے لیے دروس کی تیاری کے لیے ہیں۔

اشاعت:

یہ دروس دو جلدوں میں جنوری 2016ء کو مکتبہ کتاب و سنت ریحان چیمہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ ام القریٰ پبلی کیشنز سے شائع ہوئے۔ اس کی تالیف ام عدنان قمر نے کی اور تنقیح و مراجعہ آپ کے شریک حیات مولانا محمد منیر قمر ہیں۔ اس کی کمپوزنگ نائلہ قمر، ثنا قمر اور نادیہ قمر نے کی۔ جو کہ آپ کی بیٹیاں ہیں۔ آپ نے اس کتاب کے کلمہ تشکر میں ان کا تذکرہ بھی کیا ہے۔ " آپ کہتی ہیں کہ میں اپنی لخت جگر نائلہ قمر، ثنا قمر اور نادیہ قمر کی بے حد شکر گزار ہوں جنہوں نے اس کو کمپوز کیا۔[154]

---

[152] ام عدنان، بشریٰ قمر، مقدمہ، گلدستہ دروس خواتین، مکتبہ کتاب و سنت ڈسکہ، ام القریٰ پبلی کیشنز، جنوری 2013، جلد 1، ص:33

[153] گلدستہ دروس خواتین، ج 1، فرضی ص:2

[154] گلدستہ دروس خواتین، ج 1، ص:31

ان دروس و محاضرات کو سات سات الگ الگ کتب و اجزاء کی شکل میں ایک سیٹ کے انداز سے شائع کرنے کا ارادہ تھا۔ مگر اخراجات کا تخمینہ لگوایا تو وہ سات جلدیں ہونے کی وجہ سے بہت زیادہ ہو گیا۔ صفحات کی تعداد اتنی زیادہ ہے کہ ایک جلد میں چھاپتے تو بہت ضخیم ہو جاتی لہذا میانہ روی اختیار کرتے ہوئے ان دروس کو دو جلدوں میں ہی شائع کرایا گیا۔ پہلی جلد کل 640 صفحات پر مشتمل ہے اور دوسری جلد میں کل 685 صفحات پر مشتمل ہے۔ [155] یہ بھی اردو زبان میں ہے۔

اس مجموعے کی پہلی جلد پانچ اور دوسری جلد تین دروس پر مشتمل ہے اس کتاب کا مقدمہ امعدنان کے شوہر مشہور عالم دین مولانا منیر قمر نے تحریر کیا ہے۔

منہج و اسلوب اور تعارف:

اس مجموعے کی اہم خصوصیت یہ ہے یہ ہے کہ اس میں وہی تباہی قصے کہانیوں، من گھرت اور ضعیت اور مکر روایت سے ممکن حد تک اجتناب کیا گیا ہے۔ جس کا التزام مولفہ نے دروس کی تیاری ہی میں کیا ہوا ہے، کیونکہ فضول قصوں کہانیوں سے گریز ہی سلامتی وحسن درجہ کی احادیث ہی میں خیر وبرکت ہے۔

ان دروس و محاضرات میں موجود سات عنوانات کو سات ابواب کی شکل دی گئ ہے بلکہ اسلام کے ارکان اربعہ کو دو حصوں (جن میں (1۔ نماز، 2۔ روزہ، 3۔ حج و عمرہ اور زکوٰۃ شامل ہیں۔ میں الگ الگ کر کے آٹھ ابواب کر دیئے گئے ہیں۔ [156]

انہوں نے منتخب آیات کی ترجمہ و تشریح کی ہے موصوفہ کا دروس دینے کا منفرد انداز ہے وہ پہلے کسی آیت کا ترجمہ کرتی ہیں اور پھر اسی آیت کے تناظر میں تفصیلی بحث کرتی ہیَ وہ آیت کی وضاحت میں مستند احادیث اور مستند علماء کرام کے اقوال بھی نقل کرتی ہیں۔

پہلے کسی موضوع پر قرآن سے استدلال کرتے ہوئے آیت پیش کر کے اس کا ترجمہ کرتی ہیں اور تشریح کرنے کے بعد قران کی کسی اور آیت سے بھی وضاحت کرتے ہیں اور حدیث بھی نقل ہیں اور پھر اس کی وضاحت بھی بیان کی ہے۔ صفحے کے آخر میں فٹ نوٹ کی شکل میں حالات بھی دیئے ہیں اور ہر بات کے آخر میں مصادر و مراجع بھی درج کیے ہیں۔

موصوفہ تفسیری قرآن بالقرآن اور تفسیر بالحدیث کی قائل ہیں آپ اپنی رائے سے تفسیر کرنے کے خلاف ہیں۔ آپ لکھتی ہیں کہ قران مجید کے حوالے سے کوئی ایسی بات کہنا جو شریعت کی منشاء کے مطابق نہ ہو یہ تفسیر

[155] گلدستہ دروس خواتین، جلد، 1ص:34

[156] ایضاً

بالرائے کی صوت ہے۔ قرآن کے اسل مدعا کو نظر انداز کر کے گلط معنی اخذ کرنا، اسلاف کی تفسیر سے ہٹ کر نئے نکات پیدا کرنا، سیاق وسباق سے الگ کر کے آیات کا مفہوم لینا اور آیات کی من مانی تفسیر کرنا کفر ہے۔[157]

نمونہ تسوید:

ایمان کی اہمیت بیان کرنے کا اسلوب:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰی لَہُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ (الرعد:29)

"جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے، ان کے لیے خوشحالی بھی ہے اور عمدہ ٹھکانا بھی" نیز سورۃ النحل (آیت:97) میں ارشاد فرمایا:

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ ہُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَ لَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَہُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔

جو شخص نیک عمل کرے، مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ ایمان والا ہو، تو اسے ہم یقیناً بہت سی اچھی زندگی عطا کریں گے اور ان کے نیک اعمال کا بہتر بدلہ بھی انہیں ضرور دیں گے"۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے نیک عمل کرنے والے ہر مرد و عورت کو دنیا میں پاکیزہ زندگی عطا کرے اور آخرت میں ان کے اعمال کا بہتر بدلہ دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ لیکن اس شرط پر کہ عمل کرنے والا خواہ مرد ہو یا عورت، ایمان والا ہو۔ ان آیات کریمہ سے میں اللہ تعالیٰ نے نیک عمل کرنے والے ہر مرد و عورت کو دنیا میں پاکیزہ زندگی عطا کرنے اور آخرت میں ان کے اعمال کا بہتر بدلہ دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ لیکن اس شرط پر کہ عمل کرنے والا خواہ مرد ہو یا عورت، ایمان والا ہو۔ ان آیات کریمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا و آخرت کی کامرانی و کامیابی کے لیے ایمان بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔

حضرت انس بن مالکؓ سے روز قیامت شفاعت کے ضمن میں ایک لمبی حدیث مروی ہے، جس میں وہ بیان فرماتے ہیں کہ رسولؐ نے فرمایا: "قیامت کے دن جب میں کہا گا: اے میرے رب! میری امت کو جہنم سے بچا کہا جائے گا: آپ جائیے اور جس کے دل میں ایک رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو اسے جہنم سے نکال لیجئے! چنانچہ میں جاؤں گا اور اسی طرح کروں گا جیسا مجھے حکم دیا جائے گا۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ روز قیامت ایمان ہی کی بنیاد پر انسان کی نجات ممکن ہو سکے گی اور کسی انسان کی نجات کے لیے ایمان اس قدر اہم ہے کہ اگر یہ رائی کے دانے کے برابر بھی ہو گا تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کر دے گا۔[158]

---

[157] گلدستہ دروس خواتین، ج1ص:264۔

موصوفہ نے قرآن کی فضلیت اور اس کے حقوق پر بھی ایک مکمل باب لکھا ہے جو تقریباً100 صفحات پر مبنی ہے۔ آپ ے دوسری جلد کے آخری باب میں جس کا نام تہذیب وتربیت نسواں ہے۔ میں معوذ تین (سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) کی مکمل تفسیر بھی بیان کی ہے۔ جو کہ صفحہ نمبر 214 سے 248ءتک ہے۔ یہ کل 38 صفات ہیں۔

موصوفہ نے ان سورتوں کے فضائل و برکات، شان نزول توحید، اسماء و صفات اور اہم اسباق کی مفصل تشریح کی ہے۔

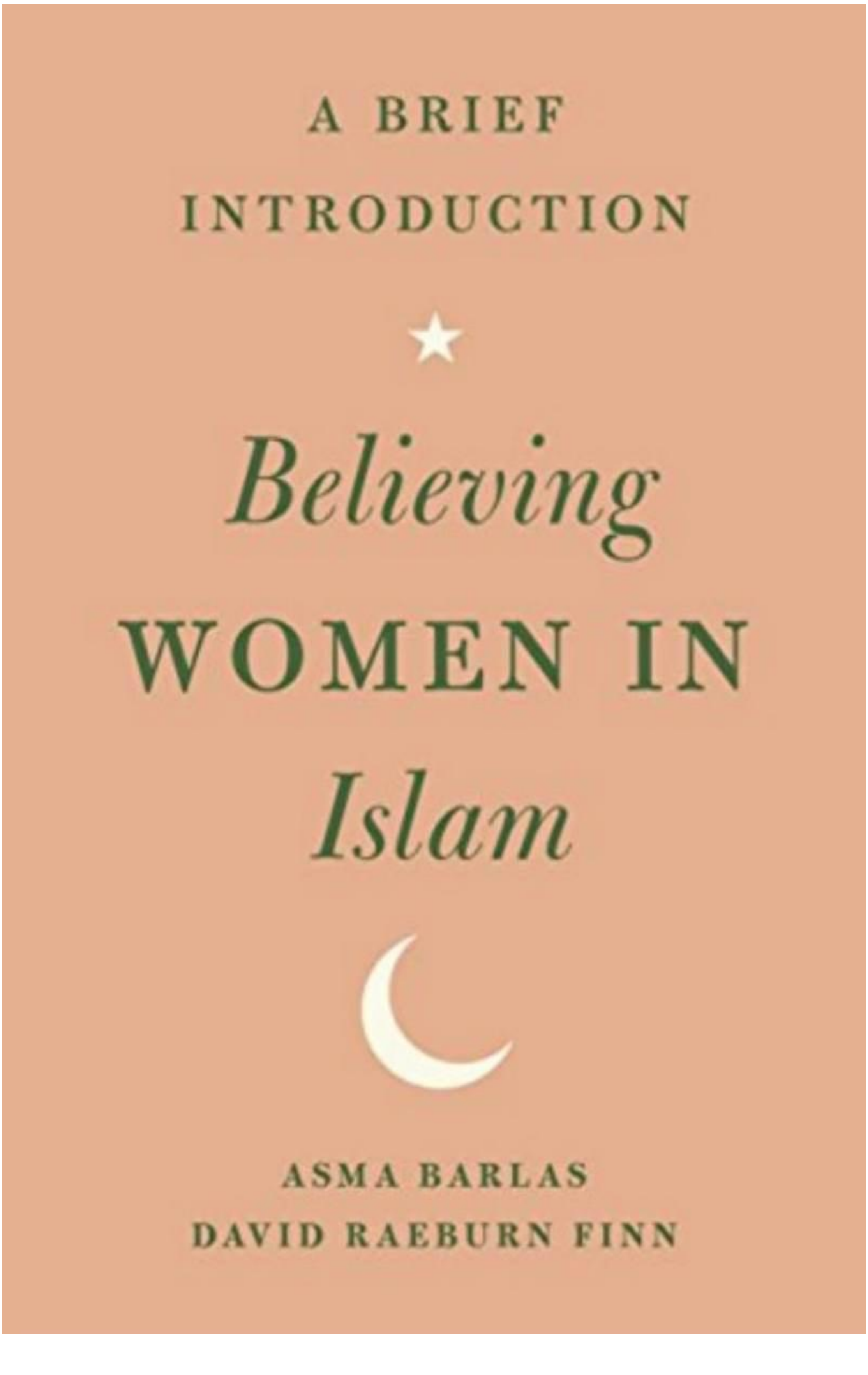
اس کے علاوہ آپ نے بعض اہم سورتوں اور چند منتخب آیات کی بھی فضلیت بیان کی ہے۔ جن میں سورۃ فاتحہ، ورۃ بقرہ، سورۃ العمران، سورۃ کہف، سورۃ الاعلی، سورۃ السجدہ، سورۃ ملک، سورۃ واقعہ، سورۃ مرسلت، سورۃ نباء، سورۃ تکویر اور سورۃ الکافرو، سورۃ اخلاص اور آیۃ الکرسی شامل ہیں۔ اور آپ نے بعض سورتوں کا خلاصہ بھی بیان کیا ہے۔ آپ نے ہر باب کے آخر میں مصادر و مراجع بھی درج کیئے ہیں اور فٹ نوٹ میں حوالہ جات میں تحریر کیے ہیں۔

ماٰخذ تسوید:

موصوفہ (ام عدنان) تفسیر قرآن بالقرآن اور پھر تفسیر قرآن بالحدیث کی قائل ہی۔ آپ اپنی رائے سے تفسیر کرنے کے قائل نہیں۔

آپ نے قرآن مجید صحیح بخاری و مسلم، سنن ابی داوًد ابن ماجہ، جامع ترمذی الترغیب والترھیب مجید، تفسیر ابن کثیر، تفسیر احسن البیان (حافظ صلاح الدین یوسف)، رمضان و روزہ اور زکات (ابوعدنان مولانا محمد منیر قمر) سوئے حرم از مولانا محمد منیر قمر اور صحیح فضائل اعمال از علامہ ابوعبداللہ علی بن محمد مغربی مترجم حافظ عبدالغفار مدنی)، صحیح الجامع الصغیر البانی، تفسیر السعدی سے استفادہ کیاہے۔

[158] اقتباس، گلدستہ دروس خواتین، ج 1 ص: 57-58


A BRIEF
INTRODUCTION
Believing
WOMEN IN
Islam
ASMA BARLAS
DAVID RAEBURN FINN

عورتوں کو اسلام میں ماننا: قرآن کی بغیر پڑھی ہوئی پدر سری تفسیر۔از اسماء برلاس۔

"Believing women in Islam: unreading" patriarchal interatations of the Quran.

تعارف:

یہ کتاب اسماء برلاس نے لکھی ہے جو ایک پاکستانی نژاد امریکی خاتون ہیں۔اور تانیثی افکار و خیالات کی مالک ہیں۔اور آپ کے جس طرح ساری کتابوں سے فیمانیزیئم جھلکتی ہے۔اس کتاب سے بھی واضح ہوتا ہے کہ آپ نے عین وہی لب و لہجہ اختیار کیا ہے۔ جس کا مغربی دنیا مسلمانوں سے مطالبہ کرتی ہے۔ آپ حقوق نسواں کی بہت بڑی ترجمان نہیں اور اس لیے آپ نے عورتوں کے حقوق اور انکی آزادی ثابت کرنے کے لیے قرآن سے سہارا لیا۔اس کے لیے آپ قرآنی آیات کو خواتین کے حق میں ثابت کرتے ہوئے ترجمہ کرتی ہیں۔

اشاعت:

یہ کتاب پہلی بار 2002ء میں یونیورسٹی آف ٹیکساس سے شائع ہوئی پھر اس کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ایک کانام

A breif interoduction believing women in islam .

جو 16 جنوری 2019ء میں ٹیکساس یونیورسٹی سے شائع یہ کل 120 صفحات پر مشتمل ہیں۔اس کتاب میں خواتین کو اسلام میں ماننا: ایک مختصر تعارف بیان کیا ہے ۔ اور اس کتاب کو اسماء برلاس اور ڈیوڈ رائبن فن (David Raeburn Finn)نے لکھاہے۔یہ بھی یونیورسٹی ٹیکساس پریس آسٹن سے شائع ہوئی۔

اس کا تیسرا ایڈیشن فروری 2019ء کو یونیورسٹی آف ٹیکساس پریس سے شائع ہوا اور یہ کل 352 صفحات پر مشتمل ہے اور یہ Believing Women in Islam کا Revised edition ہے۔

وجہ تالیف:

مصنفہ قرآن پاک کی آیت سے اپنا موقف بیان کرنا چاہتی ہیں۔ کتاب کے نام سے ہی واضح ہے کہ وہ عورتوں کی آزادی اور اس کے حقوق کو قرآن سے ثابت کرنا چاہتی ہے۔ فیمانسٹ خاتون ہیں۔ خواتین کی بے جا آزادی اور مردوں سے بھی برتر ہونے کی قائل ہیں اور اس کتاب میں آیتوں سے استدلال کر کے یہی بات واضح کرنے کی کوشش کرتی نظر آتی ہیں۔ موصوفہ خواتین کو ہر لحاظ سے مردوں سے برتر ثابت کرنا چاہتی ہیں اس لئے وہ آیات سے وہی حکم ثابت کرنے کی سعی کرتی نظر آتی ہیں۔

منہج واسلوب:

اسماء برلاس نے اس کتاب کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے یہ کل چھ ابواب پر مشتمل ہے۔ باب اول میں کتاب کا منہج اور اس منہج کی ضرورت اہمیت بیان کی گئی ہے۔ یہ تعارفی بحث کل تیس صفحات پر مشتمل ہے۔ جس کا خلاصہ کچھ یوں ہے کہ:

قرآن پاک جو انتہائی شدید انصاف کا علمبر دار ہے۔ ماضی میں اس کے مطالعہ میں پدر سری نقطہ نظر ہمیشہ سے عیاں کیا گیا اور قرآن پاک کا مطالعہ کرنے کے ذریعے خواتین اور ان کے حقوق کا استحصال ہمشیہ سے کیا گیا۔ جبکہ مصنفہ کے مطابق خواتین کی آزادی (Liberation) کے لئے قرآن مجید سے دلائل واضح کئے جاسکتے ہیں۔

مصنفہ سیکولر اور فیمی نسٹ خواتین و حضرات حقوق نسواں کے بارے میں واضح کرتے ہوئے لکھتی ہیں کہ کوئی کتنے ہی مطالبے اور ذاتی آرائیں پیش کرے، مسلم معاشروں اور خواتین میں اسے پذیرائی نہیں مل سکتی جب تک وہ اپنے مطالبات قرآن مجید سے جواز پیش کر کے حاصل نہ کرے۔ مصنفہ مطالعہ قرآن طریقہ بیان کرتے ہوئے لکھتی ہیں کہ چونکہ مسلم معاشروں میں قرآن پاک کے متون سے ظلم اور استحصال کیا جاتا ہے۔ اس لئے یہ ضروری امر ہے کہ تفسیری اقوال، حدیث اور شریعت کی روشنی میں قرآن کو پڑھنے کی بجائے Text یعنی قرآن کے متن اور سیاق وسباق سے معنی نکال کر خدا کے بیان کردہ احکامات کی روشنی میں سمجھا جائے۔ موصوفہ کے مطابق یہی طریق تفسیر ہے۔ موصوفہ قرآن پاک کا مطالعہ کرنے کا مجوزہ طریقہ بیان کرتے ہوئے یہ کہتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں کئی تاویلات ممکن ہیں جن میں کچھ اچھی کچھ قابل رد ہیں۔ جیسا کہ قرآن مجید میں آیا: الذین یستمعون القول۔۔۔۔ اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ تاویلات احسن نہیں ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ صوفیاء کرام فرماتے ہیں: ایک آیت کو 60،000 طرح سے پڑھا جاسکتا ہے۔

موصوفہ کا کہنا ہے کہ ہر شخص اپنے ذہن و فہم اور ضرورت کے پیش نظر معنی اخذ کرتا ہے اور پیروی کرتا ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ قرآن کو سمجھنے کے لئے عربی سمجھنا ضروری نہیں صرف ترجمہ دیکھیں اور جو معنی اچھے لگیں اختیار کرلیں۔ ان کا کہنا ہے کہ جس طرح مرد قرآن پاک کی تفسیر اور مطالعہ کرسکتے ہیں اسی طرح خواتین بھی مطالعہ و تفسیر قرآن کر سکتی ہیں۔ اس کتاب کے اول حصے میں دوسرا باب اور تیسرا باب شامل ہیں جو "مقدس متون" Sacred Texts سے بحث کرتے ہیں۔ دوسرے باب میں تفسیری ادب اور حدیث کی تشکیل و تدوین سے متعلق بیان کیا گیا ہے۔ مصنفہ کے نقطہ نظر کے مطابق اول کے علماء کی تحریر کردہ تفاسیر اور حدیث بیرونی ذرائع تھے جن

سے مدد لینا ضروری قرار دیا گیا۔ مصنفہ نے کتاب کے آغاز میں ان مصادر کو تنقیدی چھان بین کے عمل سے گزارنا ضروری قرار دیا ہے اور خصوصاً خواتین کے حوالہ سے احکام و معاملات دیکھنے کے لئے۔

اسما برلاس نے تفسیر کو سرفہرست رکھ کر لمبی بحث کی۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ تفسیر کی ضرورت قرآن کو الفاظ کئی معنی اخذ کرنے دوسرے مختلف زبانوں والی اقوام جب مسلمان ہوئیں تو قرآن کو سمجھنے کے لئے تفسیر کی ضرورت پڑی۔ مصنفہ نے آمنہ ودود کی رائے سے بھی استفادہ کیا ہے اور اسرائیلیات میں خصوصاً عورتوں کی تنقیص و تذلیل سے متعلق روایات نقل کی ہیں۔ مصنفہ کے خیالات میں کئی مبالغ اور مبالغ نظر آتے ہیں۔ کتاب کا دوسرا اہم حصہ حدیث پر، بحث سے متعلق ہے۔ جس میں حدیث کے عنوان کے تحت مستشرقین کے نظریات بلکہ بہت سے اقتباسات نقل کئے ہیں۔ اس کتاب میں عورتوں کے بارے میں وہ ذخیرہ احادیث کو جمع کیا گیا ہے۔ جو نہ قرآن کے عمومی مزاج کے مطابق ہے اور نہ ہی نبی کریم کے طرز عمل سے مناسبت رکھتا ہے۔ حدیث گھڑنے کے بارے میں مصنفہ ایک عجیب نکتہ بیان کرتی ہیں (بحوالہ فاطمہ مرنیسی) کہ ستر ہزار احادیث میں سے صرف چھ خواتین کے خلاف ہیں۔ اور مرد انہیں چھ کو لے کر ان کا چرچا کرتے۔ موصوفہ نے ساری بحث اول سے آخر تک وضع حدیث پر کی۔[159]

مصنفہ کی طرف سے آیت حجاب کی تفسیر:

شروع میں مصنفہ نے تفسیری اقوال اور حدیث کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کیا اور پھر قرآنی حکم حجاب کی تفسیر، استحصالی متون یعنی تفسیری روایات اور حدیث کے بغیر کرنے کی سعی کی۔ سورۃ احزاب کی آیات 60-59 اور سورۃ نور کی آیات 30-31 کا تجزیہ کیا ہے۔۔ اور مندرجہ ذیل تفسیر کی ہے۔

- صرف نبی ﷺ کو حکم تھا کہ اپنی بیویوں کو پردے کا حکم دیں، باقی مردوں کو نہیں۔
- جلباب اور خمر کا عمومی معنی ایک ہی ہے۔ سینہ اور گردن ڈھانپنا
- بیویوں پر جبر نبی بھی نہیں کر سکتا
- مصنفہ کے مطابق حکم حجاب کی تحلیل و تجزیہ سے یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ ہمیں درحقیقت شریعت کی تشکیل نو کی ضرورت ہے۔

پدر شاہی نظام کو ختم کرنے کے لئے اس کتاب کے باب چہارم میں موصوفہ نے عجیب استدلال کیا ہے۔ ان کے مطابق قرآن نے باپ دادا کے دین پر چلنے سے منع کیا ہے۔ مثلاً حضرت ابراہیمؑ اور ان کے باپ کی مثال۔ قصہ

[159] Barlas, Asma, believing women in Islam, university of Texas, 2002, pg:98-114

ابراہیم کا بے حد طاقتور اظہار کیا ہے کہ اللہ کا حکم کو چلانے کے لئے ضروری ہے کہ باپ کی حکمرانی کو یا توڑا جائے جیسے خود ابراہیمؑ نے کیا، یا علامتی طور پر خدا کے حکم کے تحت کر دیا جائے جیسا ابراہیم نے بطور باپ کیا۔[160]

پانچویں باب کا عنوان The Quran Sex/Gender and Sexuality ہے۔ جس میں مصنفہ مرد و زن کا مساوی ہونا قرآن مجید کی آیات سے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ موصوفہ کہتی ہیں کہ قرآن میں جہاں مجموعی خطاب ہے، مردوں عورتوں دونوں سے ہے مثلاً الناس، بشر وغیرہ۔

پھر بار بار تنقید کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ مسلمانوں میں غلط فہمی ہے کہ اخلاقی طور پر دونوں برابر ہیں لیکن معاشرتی طور پر نہیں ہیں۔ مثلاً نکاح / طلاق وغیرہ کے قانونی معاملات میں مردوں کا اختیار بڑھا دیا گیا ہے حالانکہ ایسا ہونا نہیں چاہیے، چھٹے باب کا عنوان:

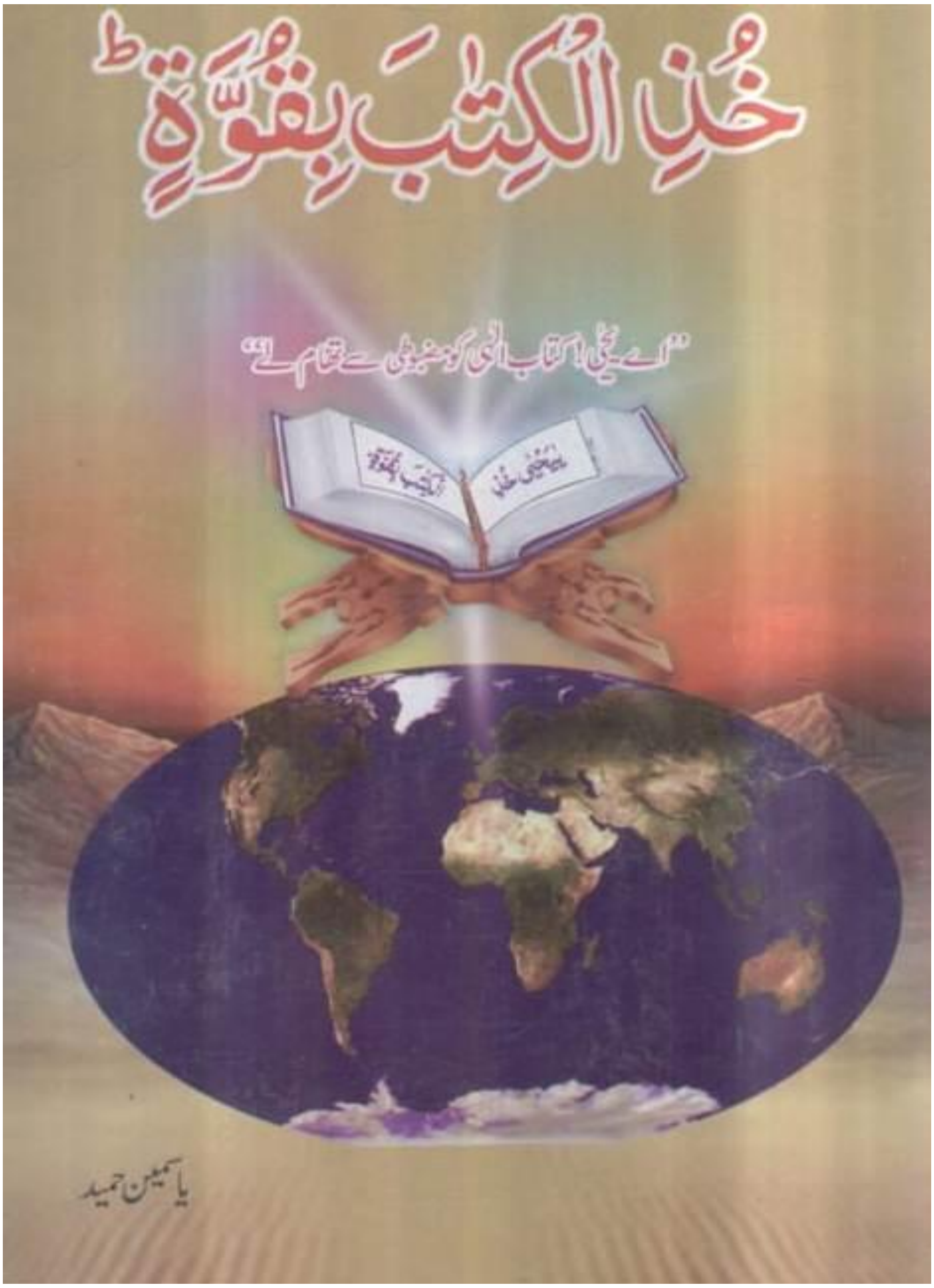
The Family and Marriage in Islam

اس آخری باب میں مصنفہ لکھتی ہیں کہ بظاہر تو نکاح اور طلاق میں اسلام نے مردوں کو برتری عطا کی ہے۔ لیکن ایسا نہیں ہے یہاں پر بھی مصنفہ نے پھر مغالطہ کا آرائی سے کام لیا۔ اور لکھتی ہیں کہ اسلام نے دونوں صنفوں کو برابر رکھا ہے نکاح معاہدہ ہے جس میں دونوں مرد و عورت اپنی منشاء سے شامل ہوتے ہیں۔ اسی طرح طلاق میں بھی عورتوں کو حق دیا گیا ہے۔ مگر خواتین کی اکثریت زیادہ استعمال نہیں کرتی۔ چنانچہ مصنفہ نے ہر لحاظ سے عورتوں کی برتری واضح کرنے کی کوشش کی ہے۔[161]

---

[160] -Barlas, Asma, believing women in Islam, university of Texas, 2002, pg:118

[161] . Believing Women in Islam pg: 180


خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ
"اے یحییٰ! کتاب الٰہی کو مضبوطی سے تھام لے"
یاسمین حمید

خذ الکتب بقوۃ ازیاسمین حمید

تعارف:

یہ کتاب یاسمین حمید نے لکھی ہے۔ یہ کتاب فہرست مضامین سے شروع ہوتی ہے۔ پھر انتساب، سخن محب اور پیش لفظ لکھا گیا ہے۔ سخن محبت سمعیہ مسعود عبدہ جو ام عبد منیب نے تحریر کیا ہے۔[162] اور پیش لفظ مئولفہ نے خود تحریر کیا ہے۔ اگرچہ یہ کتاب باقاعدہ ترجمہ یا تفسیر قرآن تو نہیں۔ مگر مئولفہ نے قرآن پاک کی مختلف آیات کا ترجمہ اور تشریح کیا ہے۔ اور مختلف احادیث بھی بیان کر کے استدلال کیا ہے۔ مئولفہ اس کتاب کے ذریعے مسلمانوں کو ترغیب دے رہی ہیں۔ کہ ضرورت اور شدید ترین ضرورت اس امر کی ہے کہ امت کے ایک ایک فرد کو طاقت و قوت کے اصل سرچشمہ، "قرآن مجید تک لے جائیں۔ امت کے نونہالوں کے ہاتھوں میں قرآن مجید آجائے۔ امت کی مائیں اور بیٹوں کے ہاتھ "اللہ نور السموات والارض" تھما دیں۔ وہ روشن چراغ "نور المبین" کو مضبوط ہاتھوں سے تھام لیں۔ تاکہ قرآن پاک کے خلاف پس پردہ خطرناک سازشیں جن میں بڑا ہاتھ بالخصوص یہودی مکان ذہنوں کا ہے کہ کیسے قرآن ہمارے ہاتھوں سے چھین لیا جائے کیسے وہ مسلمان کو ان کے اصلی ہتھیار سے محرم کر سکیں۔ (یہودیوں مسلمانوں کے خلاف شروع سے سازشیں کرتے تھے مگر 11/9 کے بعد ان کے دل کا بعض ان کے منہ سے نکل کر منظر عام پر آگیا۔ سی آئی اے اور موساد نے مل کر کیسے کیسے منصوبے تشکیل دیئے مسلمانوں کو دہشت گردی کا منبع کیا۔ قرآن پاک کی بے حرمتی کی اور نذر آتش کیا) ان کے اس منصوبے کے خاتمے کا بہترین حل یہی ہے کہ قرآن مجید سے اپنا رشتہ مضبوط کریں۔ امۃ المسلہ کی نشاۃ ثانیہ کا کام جب بھی ہو گا اس کی صرف یہی ایک ترتیب ہے کہ اللہ کی کتب سے جڑ جائیں۔[163]

اس کتاب کے مخاطب خوا‌تین مدرسات ہیں لیکن یہ مرد مدرسین کے لیے بھی ویسی ہی افادیت کی حامل ہے جیسے کہ خواتین کے لیے ہے۔[164]

وجہ تالیف:/ مقصد تالیف:

اس کتاب میں اصلاً ان کلاسز کلاسز کا مواد تحریری شکل میں سامنے لایا ہے جو مدرسات کی تربیت کے ضمن میں لی گئیں۔

- کتاب کا اصل مدعا لی ہے کہ کیوں خالق و مخلوق میں حائل رہیں پردے

---

[162] یاسمین حمید، سخن محب: خذ اکتب بقوۃ، تحریک اسلامی پاکستان حلقہ خواتین، تمبر 2011ء ص:4 1

[163] خذ االکتب بقوۃ، ص:8

[164] خذ الکتب بقوۃ، ص:4

- مقصد یہ ہے کہ ہم میں سے ہر ایک قرآن پاک سے اپنا رشتہ مضبوط جوڑے اور ہر انسان کا اس کتاب (قرآن پاک) سے دلی تعلق استوار کر سکیں۔
- ایک ایک آیت قرآن پر اس درجہ شرح صدر نصیب ہو جائے جو ایک طرف عمل صالح پر یکسوئی کا باعث بنے تو دوسری طرف ہمیں اللہ کا پیغام ہر انسان تک بہترین طریقہ سے سمجھانے میں معاون بنے۔
- اور ہم اللہ تعالیٰ کا پیغام اس طرح سے پہنچا سکیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر ایک بات مخاطب کے دل پر چپک جائے۔ ایسے چپک جائے کہ زمانہ بھر اسے کھرچنے کی کوشش کرے تو نہ کھرچنے سکے۔ حکم بھی تو یہی ہے۔

فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِیْٓ اُوْحِیَ اِلَیْکَ(سورة الزحرف34)

- اللہ تعالیٰ کی ہر ایک بات کا منشاء سمجھ میں آجائے اور دل اس کے ایک ایک پیغام کو قبول کر لے اور عمل اس کے ایک ایک فرمان سے ذرہ بابر بھی نہ ہٹ سکے۔
- ہم خود بھی اور ہر انسان قرآن پاک کو پوری قوت کے ساتھ مضبوط ہاتھوں سے (ڈھیلے ڈھالے ہاتھوں سے نہیں) پکڑے کہ ہلا مارے جائیں مگر ہل کر نہ دیں۔ قرآن پر عمل سے سر موانحراف نہ کر سکیں۔
- دنیا بھر کی طاقتیں شیطان اور اولیاء الشیطین جو اس کتاب کے ابدی دشمن ہیں اس آواز کا گلا گھونٹنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا کر دیکھ لیں ہمیں اس سے ہٹا نہ پائیں اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ نبی حضرت یحییٰ علیہ السلام کی مانند کہ جب عالم بالا سے انہیں یٰیَحْیٰی خُذِ الْکِتٰبَ بِقُوَّۃٍ کہہ کر پکارا گیا تو انہوں نے کتنی قوت اور کتنے عزم سے اس امانت کو لے کر اٹھایا اور اس کتاب کے احکامات کی حفاظت میں سر کٹوانا تو قبول کر لیا مگر سر جھکایا نہیں۔[165]

اشاعت:۔

یہ کتاب جس کا نام خذ الکتب بقوۃ ہے یاسمین حمید کی تالیف کردہ ہے جو ستمبر 2011ء کو تحریک اسلامی پاکستان حلقہ خواتین سے شائع ہوئی۔ اور 10،000 کی تعداد میں پہلی بار شائع ہوئی۔ اور اس کی کمپوزنگ محمد اسحاق خان نے کی ہے۔

منہج واسلوب:

کتاب کو چار ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے باب میں: کتاب وسنت کی روشنی میں قرآن مجید سے تعلیم و

[165] خذ الکتب بقوۃ، ص:9،8

تربیت بانے کی فضلیت اور قرآن مجید سے اعراض بترنے ولوں کی بد بختی کا ذکر کیا گیا ہے۔
دوسرے باب میں: قرآن مجید کیسے پڑھیں" میں اس معیار کو سامنے رکھا گیا ہے جو اللہ تعالیٰ کو مطلوب و محمود ہے۔
حضورؐ صحابہ کرام اور اسلاف کے طریقہ تعلیم و تعلق بالقرآن اور عمل بالقرآن سے سیکھنے کی ترغیب دی گئی ہے۔
چوتھے باب میں: مدرسات کی ذاتی، فکری اور عملی تربیت کا سامان ہے۔ مدرسات کی تربیت اپنی ذات کے حوالہ سے اپنی فکری تربیت اور درس قرآن کی تیار کے عملی نکات کا تعین کیا گیا۔[166]

نمونہ تالیف:

کتاب میں مولفہ پہلے کسی بات کرنے سے پہلے اس پر تمہید باندھتی ہے پھر قرآن کی آیت سے وضاحت پیش کرتی ہے اور اسی زمرے میں حدیث سے استدلال کرتی ہیں۔

نمونہ:

قرآن سے بے رخی کی سزائیں:

جس طرح انسانی طبع میں خیر و بھلائی کی طرف لپکنے فضلیتوں کو پانے اور اعزازت کو حاصل کرنے کی تڑپ فطرتاً موجود ہوتی ہے اس طرح پاک سے دوری آخرت میں تو عذاب سے دوچار کرتی ہے۔ دنیا کی زندگی کو بھی انتہائی تکلیف دہ بنادیتی ہے۔
آیت نمبر نہیں ملی
جو شخص ہمارے ذکر یعنی قرآ پاک سے منہ موڑے گا اس کے لیے دہنوی زندگی بہت تکلیف دہ ہو گی۔

شیطان کا تسلط:

قرآن مجید سے اعراض کی ایک سزا یہ ہے۔
وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ(سورۃ طہ: 142)
جو شخص رحمان کے ذکر سے تغافل برتتا ہے ہم اس پر ایک شیطان مسلط کر دیتے ہیں اور وہ اس کا رفیق بن جاتا ہے"

ارشاد نبویؐ:

اس کتاب (قرآن مجید) کے ذریعہ اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کو عروج عطا فرماتے ہیں بعض لوگوں کو ذلیل و رسوا کر دیتے ہیں۔(مسلم)[167]

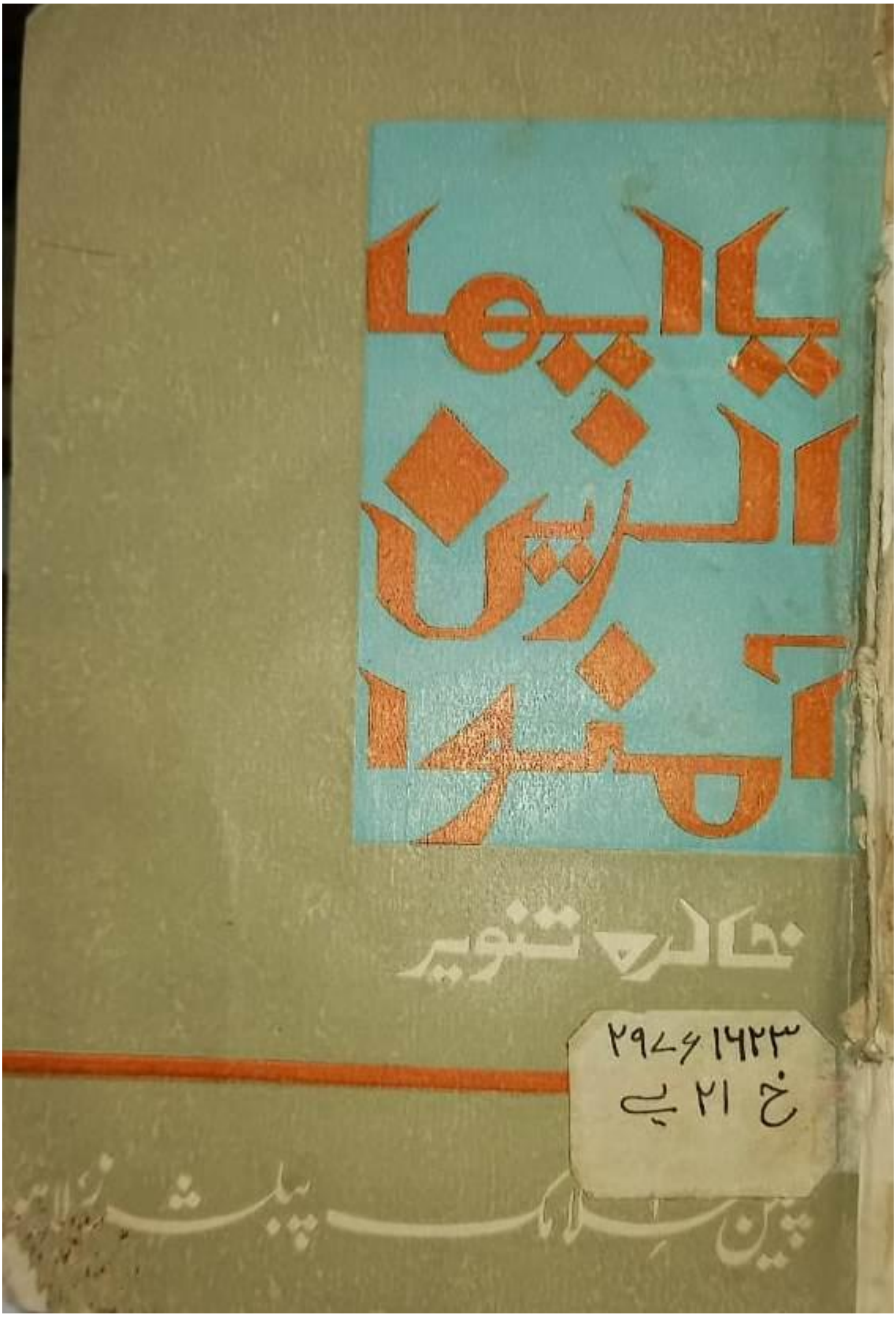
---

[166] خذ الکتب بقوۃ، ص:10
[167] خذ الکتب بقوۃ، ص:25،26

موصوفہ نے کتاب میں حوالہ جات بھی دیئے ہیں۔ بعض مقامات پر بات ختم کرتے ہیں حوالہ دیا ہے اور بعض مقامات پر فٹ نوٹ کی صورت میں اسی صفحے کے آخر میں بیان کیا ہے۔

ماٰخذ تالیف:

اس کتاب کا بیشتر مواد کتاب متاع وقت اور کارواں علم از ابنالحسن عباسی سے دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ مولفہ قرآن پاک کے ساتھ ساتھ صحیح بخاری و مسلم، سنن ابی داؤد تفہیم القرآن از سید مولانا مودودی جلد نمبر 5، تفسیر ابن کثیر جلد نمبر 1 (ترجمہ مولانا جوناگڑھی) مکتبہ اسلامیہ جادوومنزل از سید قطب، چند آیات کی تفسیر علم صحابہؓ کے آئینہ میں از متریم خنساء، احیائے علوم الدین از امام غزالی، خطبات از سید مودودی حصہ اول، روداد جماعت اسلامی حصہ اول، حیات صحابہ از مولانا یوسف کاندھلوی جلد نمبر 3، علوم القرآن از تقی عثمانی، قرآن کی چار بنیادی اصطلاحیں از سید مودودی، اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابہ از ابن الجرزی جلد 2۔ زندگی بے بندگی شرمندگی از بنت الاسلام، فتح الباری از ابن الجر عسقلانی جز 18 اور حیاۃ صحابہؓ جلد 3 از یوسف کاندھلوی کی کتب سے استفادہ کیا ہے۔


خالدہ تنویر

یا یھا الذین امنو **از خالدہ تنویر**

تعارف:

جس طرح خالدہ تنویر کے والد مولانا **محمد** عبد الحی نے ی یٰٓاَیُّہَا النَّاسُ کے نام سے کتاب **لکھی** جس میں انہوں نے ان آیات کو جمع کر کے تشریح کی ہے جن میں اللہ تعالیٰ نے عالم انسانیت کو مخاطب فرمایا ہے۔ اسی طرح آپ نے بھی یٰٓاَیُّہَا الَّذِیۡ کے نام سے کتاب لکھی ہے۔ جس میں مصنفہ نے ان آیات کریمہ کو جمع کر کے تشریح و تفصیل کی ہے جن میں اللہ تعالیٰ نے یٰٓاَیُّہَا الَّذِین اٰمَنُوۡ سے خطاب کیا ہے۔

کتاب کے تعارف میں مصنفہ نے تفصیل سے وضاحت کی ہے کہ یٰٓاَیُّہَا الَّذِین اٰمَنُوۡ صرف مدنی سورتوں میں آیا ہے۔ پھر آپ نے خود ہی سوال کیا ہے کہ یوں تو مکمل قرآن پاک ہی ہدایت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مدنی سورتوں میں ہی یااَیُّہَا الَّذِین اٰمَنُوۡ سے خطاب فرمایا مگر مکی سورتوں میں خطاب کا یہ انداز کہیں نظر نہیں آیا۔ اس بات کی مصلحت سمجھ میں ہ آئی تو موصوفہ نے اپنے استاد جناب جلیل احسن صاحب ندوی اور صاحب ندوی اور صاحب علم مولانا صدر الدین صاحب اصلاحی سے رجوع کیا۔ [168] تو استاد جناب جلیل احسن ندوی نے ان کے سوال کا جواب دیتے ہو لکھا:

مکی زندگی میں جو لوگ دعوت حق کی طرف کھنچے ان میں نفاق کی بیماری نہیں پائی جاتی تھی جو بھی آیا وہ اپنے قلب و روح کے لحاظ سے سونا تھا۔ دنیا کی محبت کی آرائش سے پاک ہو کر آیا۔ وہ لوگ پہلے اپنے جاہلی دین کے لیے مخلص تھے اور جب ادھر آئے تو پہلے سے زیادہ مخلص بن کر آئے۔ ان کی تربیت کے لیے یہ بات ہی کافی ہوئی کہ انہیں خدا کے محبوب بندوں کی صفات بنادی جائیں۔ اس کے بر عکس مدنی زندگی میں جب دنیا اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والی بیماریاں لیے ہوئے بہت سے لوگ آگئے تو انہیں سمجھانے کے لیے زجر و توبیخ کی ضرورت محسوس ہوئی۔"

اور مولانا صدر الدین اصلاحی نے بھی اس سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ جب کسی کو اس کا نام لے کر یا مقام و مرتبہ یاد دلا کر پکارا جائے تو اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اس کو یہ احساس دلایا جائے کہ تمہاری حیثیت، ذات، نسل یا مذہب میں تو یہ بڑائی اور شان ہے لیکن تمہارے اعمال ایسے ہیں گویا کہ اس کو شرم دلانے کی کوشش کی جاتی ہے۔" [169]

---

[168] خالدہ تنویر، مقدمہ یٰٓاَیُّہَا الَّذِین اٰمَنُوۡ ، پین اسلامک پبلی کیشنز لاہور، مطبع اللہ والا پرنٹرز لاہور، نومبر 1975، ص:6۔

[169] یٰٓاَیُّہَا الَّذِین اٰمَنُوۡ ، ص:4،5

مصنفہ اپنے سوال کا خود ہی جواب دیتے ہوئے لکھتی ہیں کہ " یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا (اے لوگوں جو ایمان لائے) کے الفاظ سے کہیں تو سچے اہل ایمان کو مخاطب کیا گیا ہے ، تو کہیں مجموعی حیثیت سے سارے مسلمانوں کو مخاطب کیا ہے۔ جس میں مومن، منافق اور ایمان کے کمزور مسلمان سب شامل ہیں تو کہیں بات صرف منافقتوں سے کی گئی ہے جس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ انہیں شرم دلائی جائے کہ تم ایمان کے دعویدار ہو مگر حرکتیں تمہاری ایسی ہیں۔

مصنفہ نے کتاب کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا کہ جن آیتوں کا ترجمہ اور مطلب پیش کیا گیا ہے یہ کوئی تفسیر نہیں آپ خود کو اس کے اہل نہیں مانتی اور لکھتی ہیں ہ یہ کام اہل علم کا ہے۔ آپ نے صرف یہ کوشش کی ہے کہ ان آیات کو پڑھ کر جو کچھ سمجھ میں آتا ہے اسے پڑھنے والوں کے سامنے پیش کر دیں۔[170]

وجہ تسوید:

مصنفہ لکھتی ہیں کہ جب قرآن میں کہا جاتا ہے۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا (اے ایمان لانے والو) تو ایسا محسوس ہو تا ہے کہ یہ بات ہم سے کہیں جا رہی ہے۔ کہنے والا بڑے پار سے پکار رہا ہے اور ہمارے لیے ہدایت کا راستہ کھولا جا رہا ہے۔ یہی احساس تھا جس نے مصنفہ کو متوجہ کیا کہ ایسے احکامات جو یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کہہ کر دیئے گئے ہیں انہیں ایک جگہ جمع کر کے یکجا دیکھا جائے کہ ایک ایک آیت اسلامی تعلیمات کا نچوڑ ہے یوں تو ہم ان ہدایات کو پڑھتے ہی ہیں لیکن ایک جگہ ان سب ہدایات کے مجموعے کو پڑھنا ضرور مفید ہو گا۔ اور ان کی اہمیت و افادیت محسوس بھی ہو گی۔ جو اہل ایمان کی تازگی کا باعث بنے گی۔[171]

اشاعت:

یہ کتاب (قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا (کہ کر جو کچھ ارشاد فرمایا ہے) نام خالدہ تنویر صدیقی نے لکھی جو کہ ہندوستان میں مکتبہ الحسنات رام پور سے اور پاکستان میں پین اسلامک پبلی کیشنز لاہور سے نومبر 1975ء میں شائع ہوئی۔ یہ کتاب 244 صفحات پر مشتمل ہے۔ 1000 کل کتابیں چھپی تھیں۔ مطبع اللہ والا پرنٹرز لاہور تھے اور طابع محمد عثمان شمسی تھے۔

منہج و اسلوب:

مصنفہ نے قرآن پاک میں موجود اننانوے (89) آیات جو یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا سے شروع ہوتی ہیں۔ ان تمام آیات کو دس ابواب میں تقسیم کیا ہے جو مندرجہ ذیل ہیں۔

1. ایمان۔

---

[170] یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا ، ص:6،7

[171] یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا ، ص:3،4

2. تقویٰ۔

3. اطاعت و عظمت رسولؐ۔

4. انفاق فی سبیل اللہ۔

5. صبر و استقامت۔

6. دعوت الی الحق۔

7. حسن معاملات۔

8. حسن معاشرت۔

9. احکام۔

10. عام ہدایت۔

آپ نے ان ابواب میں ذیلی عنوانات بھی تحریر کیئے ہیں آپ نے موضوعات کے اعتبار سے آیات کا انتخاب کیا اور ترتیب دی پھر ہر آیت کے ضمن میں پہلے مکمل آیت بمہ حوالہ تحریر کر کے اس کا مکمل بامحاورہ ترجمہ تحریر کیا ہے۔ اور اس کے بعد اس آیت کی تشریح و تفصیل بیان کی ہے۔ جس میں آپ نے آیات کا پس منظر، مقصد، اور اس سے متعلق ضروری باتیں بھی تحریر کی ہیں۔ بعض مقامات پر احادیث اور واقعات بھی بیان کیے ہیں۔ آپ نے تذکیری اسلوب اختیار کیا ہے۔ اور جو قرآن کی بڑی بری تفسیروں سے استفادہ نہیں کر سکتے یہاں تو ایسے تشریحی نوٹ جمع کرنے کی کوشش کی ہے کہ اگر انہیں خواتین کی محفلوں میں تذکیر کے طور پر پڑھا جائے یا معمولی استعداد کے لوگ فائدہ اٹھانا چاہیں تو وہ ان کے لیے بہت فائدہ مند ثابت ہو گئ۔ کیونکہ اس کا اسلوب سادہ اور عام فہم ہے۔ کہ ہر ایک کو آسانی سے سمجھ آجائے گی۔

مآخذ تسوید:

اس کتاب کی تیاری میں مصنفہ نے تفہیم القرآن از مولانا مودودی سے بہت مدد لی بلکہ جہاں تک مل سکا لفظی ترجمہ میں اسی سے استفادہ کیا۔ سورۃ بقرہ کی حد تک مولانا صدر الدین کی تیسر االقرآن اور مولانا عبد الوہاب خان کی تقریب القرآن سے بھی فائدہ اٹھایا۔ کشف الرحمن از سحبان الہند مولانا احمد سعید اور ترجمان القران از ابو الکلام ازاد سے بھی مدد لی۔[172]

[172] یٰاَیُّہَا الَّذِین اٰمَنُوْ، ص:7

نمونہ ترجمہ:

ایمان

ایمان کا تعلق باپ، بھائی کے تعلق سے بالا ہے۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَ اِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ۔ (سورۃ توبہ 23)

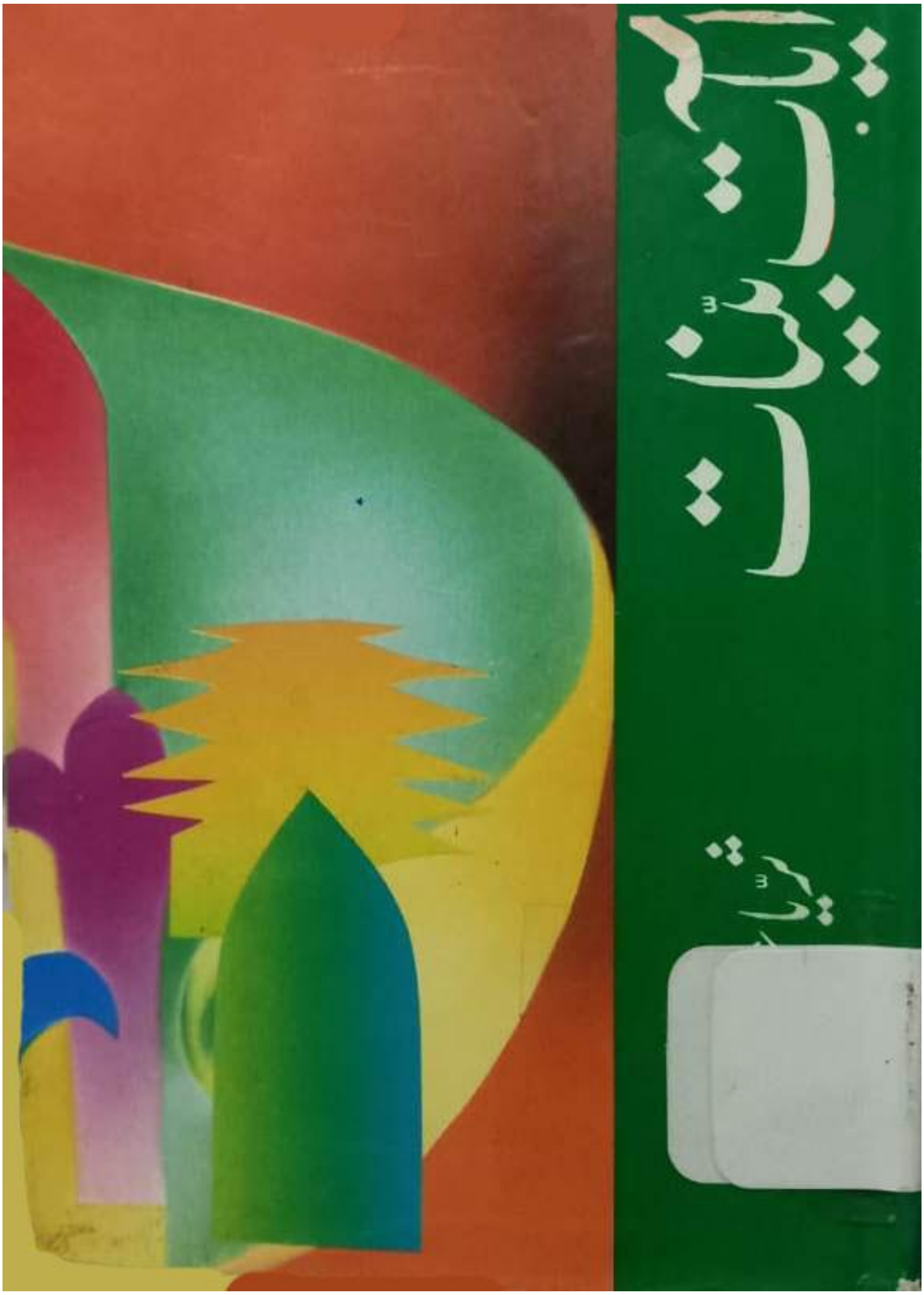
"اے ایمان لانے والو! اپنے باپوں اور بھائیوں کو بھی اپنا رفیق نہ بناو اگر وہ کفر کو ایمان پر ترجیح دیں تم میں سے جو ان کو رفیق بنائیں گے وہی ظالم ہوں گے"۔

مومن کو ایمان اور اسلام سے زیادہ کسی سے محبت نہ ہونا چاہیے اس کے وہ رشتہ دار جو ایمان رکھتے ہیں وہ تو اس کے رفیق ہو سکتے ہیں لیکن وہ رشتہ دار جو ایمان پر کفر کو ترجیح دیں ان کی زندگی ایمان سے زیادہ کفر کے رنگ میں رنگی ہو تو پھر چاہیے وہ باپ، بھائی ہی کیوں نہ ہوں ان سے مومن کو کوئی دلی تعلق اور لگاؤ نہیں ہونا چاہیے۔

لیکن آج ایسا بہت کم ہوتا ہے مسلمان رشتہ داری نبھانے میں اس کا خیال نہیں کرتے کہ ان کا رشتہ دار ایمان کے لحاظ سے کتنا کمزور ہے۔ یہاں واضح لفظوں میں ہدایت موجود ہے، اللہ اپنے مومن بندوں کو پکارتا ہے۔ پھر اس کے بعد اس بارے میں اور زیادہ واضح ہے۔[173]

---

[173] يَاَيُّهَا الَّذِين اٰمَنُوْ ، ص:22،23



آیات بینات از ثریا عندلیب

مئولفہ کا مختصر تعارف:

ثریا عندلیب کا تعلق پاکستان سے تھا۔[174] آپ کی ایات بینات سے پہلے ایک کتاب بعنوان صراط مستقیم کے بھی شائع ہو چکی ہے۔[175] اس کے علاوہ بہت تلاش کرنے کے باوجود بھی راقمہ کو آپ کے بارے میں مزید معلومات نہ مل سکیں۔

آیات بینات:

تعارف تسوید:

اس کتاب میں موصوفہ نے قرآن پاک کی مختلف سورتوں کی انتالیس (39) آیات کو منتخب کر کے پہلے ترجمہ کیا اور اس کے بعد عام تفہیم و تشریح کی ہے۔ مترجمہ میں تذکیری اسلوب اختیار کیا ہے۔ اس کتاب کے مخاطب امت مسلمہ ہے۔

وجہ تالیف:

آج کا مسلم نوجوان ابہام کا شکار ہیں کہ چودہ سو سال پہلے نازل ہونے والی کتاب قرآن پاک اور اس میں بیان کردہ ضابطہ حیات کی آج کے پیچیدہ مادی اور میکانکی دور میں کیا اہمیت اور اس کے ساتھ کیا مطابقت ہے۔

اس ابہام کی بنیادی وجہ قرآن مجید کے پیغام کو سطحی طور پر اور روایتی انداز میں دیکھنے کی روش ہے، حالانکہ ضرورت اس بات کی ہے کہ غور و فکر کے ذریعہ قرآنی اقدار و قوانین کی حکمت اور فلسفہ کی روح تک پہنچنے کی کوشش کی جائے تا کہ آج کی معروضی حقیقتوں اور ضروریات کے مطابق وحی کی تعبیر کے ذریعہ رہنمائی حاصل کی جا سکے۔ موصوفہ نے اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے یہ کتاب لکھی اور اسی اہم نکتہ کی جانب توجہ مبذول کروائی اور قرآن پاک کے اندر موجود محفوظ قوانین و مستقل اقدار جو وضع ہوئے ہیں ان کو آیات کے تناظر میں واضح کرنے کی کوشش کی ہے۔[176]

اشاعت:

آیات بینات ثریا عندلیب کی تحریر کردہ ہے جو 1992ء میں نیاز احمد ن آر۔ آر پرنٹرز لاہور سے چھپوایا کر سنگ میل پبلی کیشنز لاہور نے شائع کیا۔ یہ کتاب 312 صفحات پر مشتمل ہے۔[177]

---

[174] مجتبیٰ فاروق، خواتین کی تفسیری خدمات: ایک مطالعہ، غیر مطبوعہ، فرضی ص:98

[175] ثریا عندلیب، مقدمہ (حرف اول) آیات بنیات، سنگ میل پبلی کیشنز لاہور، 1992ء، ص:13

[176] سرورق، تبصرہ از جاوید اقبال، آیات بینات،

[177] آیات بینات، ص:4۔

تصنیف کا منہج واسلوب

اس کتاب کا آغاز تسمیہ سے کیا گیا ہے۔ پھر اگلے صفحے پر کتاب کا نام درج کیا گیا ہے۔اس کے بعد قرآن کی آیت درج کی گئی ہے۔ اس کے بعد فہرست مضامین لکھے گئے ہیں موصوفہ نے اس کتاب میں امت مسلمہ کو مخاطب کیا ہے۔ حرف اول درج کرتے ہوئے موصوفہ لکھتی ہیں کہ:

" صراط مستقیم کے بعد یہ دوسری کتاب بعنوان " آیات بینات " قارئین کے پیش خدمت ہے۔ قرآن کریم کی روشنی میں لکھے ہوئے مضامین پر مشتمل میری یہ کتاب ایک چھوٹی سی کوشش ہے۔زندگی کی صحیح نشوونما کے لیے قرآنی اصول و اقدار سے رہبری حاصل کرنے کی۔ خدا کرے کہ یہ کتاب قرآنی تعلیم کے مطابق زندگی بسر کرنے میں مدد و معاون ہو اور ہم مسلمان بہن بھائی اجتماعی طور پر قرآن کا دامن تھام لیں کہ یہی ہمارا ضابطہ حیات ہے ۔" یہ ثریا عندلیب نے 17 ستمبر 1988 میں اس کتاب کا مقدمہ لکھا مگر یہ کتاب 1992ء میں زیور طبع سے آراستہ ہوئی۔[178]

موصوفہ نے بہت سادہ اور ناصحانہ انداز میں آیات کی تشریح کی ہے۔ یہ کتاب قرآن میں غور و فکر اور تدبر و تفکر کی عمدہ کوشش ہے۔ آپ نے تذکیری منہج اختیار پر یہ کتاب لکھی۔پہلے آپ تمہید باندھتی ہیں پھر وہ حصہ لکھتی ہیں۔ جس سے مقصد نزول واضح ہوتا ہے اور اس کی تشریح کرتی ہیں۔ آپ مختلف دوسری آیات اس آیت کی وضاحت کے تناظر میں لکھتی ہیں۔اور مرکزی عنوان کی تشریح و تفسیر بھی بیان کرتی ہیں۔اس طرح اپ نے (39) انتالیس آیات کی تفسیر بیان کی ہے۔کتاب میں نہ ہی حوالہ جات ہیں۔اور نہ ہی مصادر اور مراجع کا ذکر کیا گیا ہے۔

کتاب کے سرورق کے اول اور آخر کے صفحے پر دو نامور شخصیات عبدالودود اور جاوید اقبال کا اس کتاب کے بارے میں کیا گیا تبصرہ بھی موجود ہے۔

نمونہ تالیف:

نزل الفرقان علی عبدہ 1 / 25

خدائے عظیم و بصیر کی کتاب میں قرآن حکیم جن صفات و خصوصیات کی حامل ہے ان میں اس کا الفرقان ہونا اس کی وہ عظیم صفت ہے۔ جس میں دیگر تمام صفات پر تو نظر آتا ہے۔اور جس کی بنیاد پر دین اسلام کی عمارت تعمیر ہوتی ہے۔اس صفت قرآنی کی وضاحت کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ لفظ الفرقان کے معنی و مفہوم کو سمجھ لیا جائے کہ یہ لفظ بڑا جامع بھی ہے اور بڑا واضح بھی اس کے مادے ف۔ر۔ق کے بنیادی معنی ایک چیز کو دوسری چیز سے جدا کرنا اور الگ کر دینا ہے۔[179]

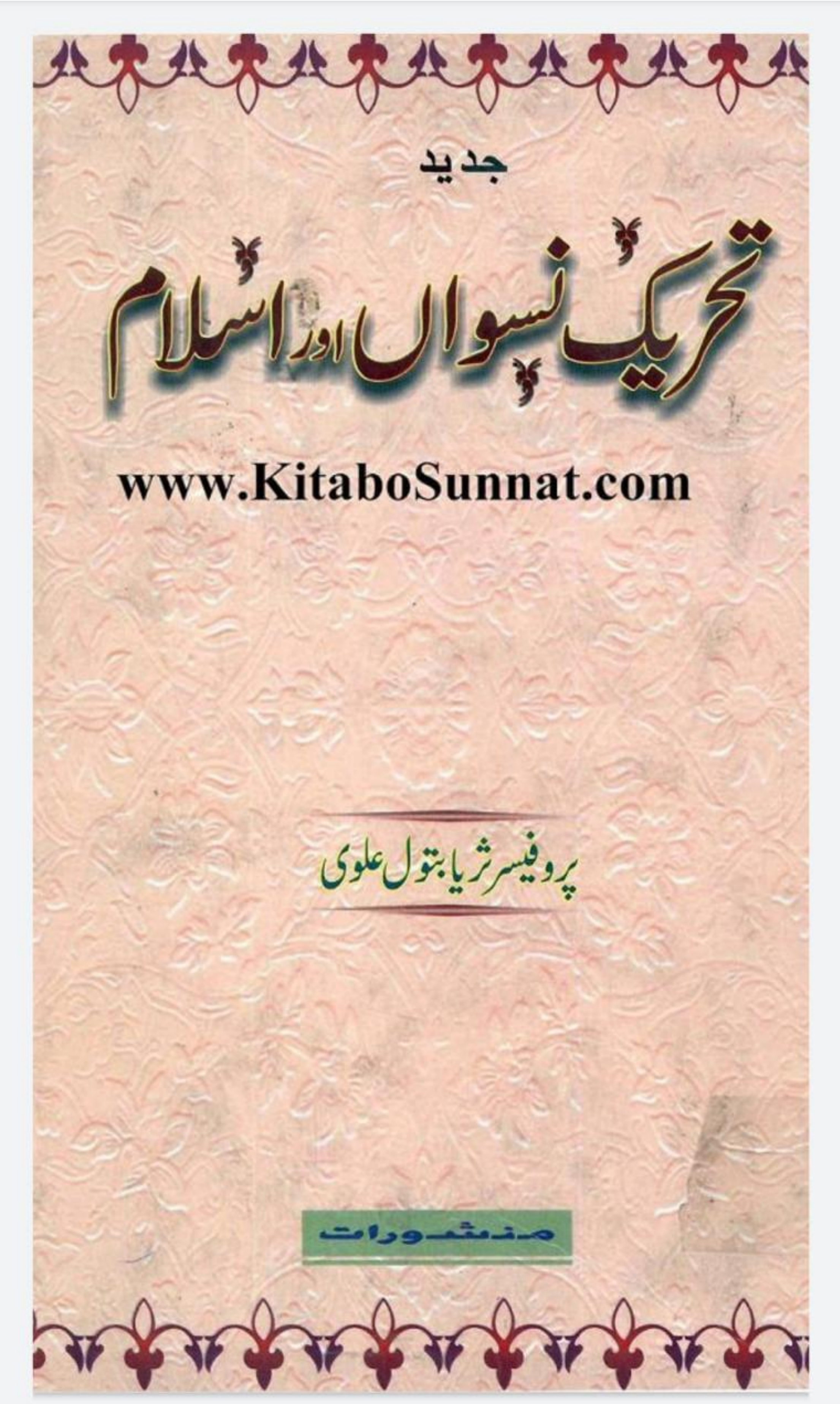
---

[178] آیات بینات، ص:13

[179] آیات بینات، ص:16

قرآن کریم کی ایک سورۃ کو الفرقان کے نام سے موسوم کیا گیا ہے اس کی ابتداء جس عظیم آیت سے ہوتی ہے وہ قرآن کے الفرقان ہونے کی پوری وضاحت کرتی ہے کہا گیا ہے۔ تبرک الذی نزل الفقران علی عبدہ لیکون للعلمین نذیراً 25/1 فرمان الہی یہ ہے کہ کس قدر فراوانیاں اور خوش گوارں یا عطا کرنے والی ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے پر وہ کتاب نازل کی جو مستقل اقدار کی حامل اور حق و باطل اور غلط صحیح میں امتیاز کر دینے والی ہے۔ یہ کتاب اس لیے بھیجی گئی ہے تا کہ اس کے ذریعے تمام اقوام عالم کو آگاہ کر دیا جائے تا کہ ان کے سفر زندگی میں کون کون سے خطرناک مقام آئیں گے اور ان سے بچ کر چلنے کا طریق کیا ہے"[180]

[180] آیات بینات، ص:16


جدید
تحریکِ نسواں اور اسلام
www.KitaboSunnat.com
پروفیسر ثریا بتول علوی
منشورات

جدید تحریک نسواں اور اسلام از ثریا بتول علوی۔

یہ کتاب باقاعدہ ترجمہ قرآن و تفسیر نہیں مگر مصنفہ نے بہت سی آیات کو لے کر اپنی بات کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے اور چند آیات کا ترجمہ اور تشریح بیان کی ہے۔

تعارف تالیف:۔

محترمہ ثریا بتول نے اس تصنیف میں اسلام پر تہذیب جدید کے جملوں کا موثر جارحانہ دفاع پیش کیا ہے۔ عورتوں کے اسلامی حقوق کی راہ کی رکاوٹوں کو دور کرنے کی کوشش کی ہے۔ ایک عورت ہونے کے باوجود مصنفہ نے جس جرات مندی اور خود اعتمادی سے مغرب کی نام نہاد "عورتوں کے حقوق" کا ابطال قرآنی آیات کی روشنی میں پیش کیا ہے۔ یہ کتاب اسلام پسند خواتین کی عظیم اکثریت کے دل کی سچی آواز اور ان کے جذبات کی صحیح ترجمان ہے ۔اور قرآن و حدیث سے استدلال کر کے عورتوں کے حقوق اور ان کا مقام واضح کیا ہے۔

یہ کتاب جدید تحریک نسواں اور اسلام" موصوفہ نے لکھ کر نہ صرف یہ کہ وقت کا اہم ترین تقاضا پورا کر دیا بلکہ دین اور اخلاق کی بہت بڑی خدمت بھی سرانجام دی ہے جو تجدد زدہ خواتین (اور مردوں) کی طرف سے خواتین کے متعلق اسلامی احکام پر کیا جاتا ہے۔ موصوفہ نے عورت کے مسائل پر قرآن و حدیث کی روشنی میں سیر حاصل بحث کی ہے۔ اور ثابت کیا ہے کہ ان معاملات میں اللہ اور اللہ کے رسولؐ نے جو لائحہ عمل معین فرمایا کر جو احکام دیئے ہیں وہ ہر اعتماد سے امت کے لیے نفع مند اور باعث برکت ورحمت ہیں۔ [181]

اشاعت:

یہ کتاب " جدید تحریک نسواں اور اسلام " جو پہلی دفعہ اکتوبر 1998ء اور دوسری مرتبہ ستمبر 2000ء کو منشورات، منصورہ، ملتان روڈ لاہور سے شائع ہوئی۔ اس کے مطبع ملک عید محمد پرنٹرز، مومنی روڈ لاہور ہے۔ یہ کل 493 صفحات پر مشتمل ہے۔پہلے ایڈیشن میں 23 باب تھے دوسرے ایڈیشن میں دو باب 24 اور 25 کا اضافہ کیا گیا۔

منہج واسلوب:

ثریا بتول علوی کی ساری زندگی درس و تدریس میں گزری ہے۔ کالج و یونیورسٹی سے بھی گہرا تعلق رہا اور مدارس کے ماحول سے بھی بخوبی آگاہ ہیں۔ اس طرح دونوں قسم کے ماحول میں "عورت" کے موضوع پر افراط و تفریط پائی جاتی ہے تو اسے اس کتاب میں مد نظر رکھا گیا ہے۔ دیہات کی سیدھی بھولی بھالی مگر دینی تعلیمات سے دور اور جاہل خواتین ،جو ٹی وی۔ اور ڈش انٹینا کی وجہ سے ور غلائی جارہی ہیں وہی اس کتاب میں پیش نظر رکھی گئی ہیں۔

---

[181] علوی، ثریا بتول، تحریک نسواں اور اسلام، منشورات لاہور، اکتوبر 1998، ص:12۔

کتاب کے آغاز میں جدید نسوانی تحریکوں کا مرحلہ وار ارتقاء(مغرب میں اور پھر مسلمان ممالک میں) بیان کیا گیا ہے۔ بعد ازاں مرد وزن کے درمیان مساوات کے موضوع پر مغربی تہذیب اور اسلامی احکام کا تقابلی جائزہ قرآن وحدیث کی روشنی میں پیش کیا گیا ہے۔ پھر متنازع فیہ تمام موضوعات کو ترتیب وار بیان کرکے اسلامی احکام کے مبنی پر حکمت اور قابل عمل ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ آخری باب میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ اب خود مغرب کے سنجیدہ، دانشوار اور پڑھے لکھے طبقے خود اسلام کی پر حکمت، متوازن اور جاندار قابل عمل تعلیم کی حقانیت کے معترف ہو کر بکثرت حلقہ بگوش اسلام ہو رہے ہیں۔ ان میں بھی خواتین کی تعداد بہت زیادہ ہے۔[182]

مصنفہ نے حسن ترتیب کے ساتھ اس کتاب میں تمام موضوعات کو 25 ابواب میں تقسیم کیا ہے۔ خواتین کے متعلق قرآن میں موجود احکام بھی واضع کیے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ نے ستر و حجاب، نکاح، طلاق، مہر، خلع، شہادت (گواہی) وراثت، دیت، عورت کی سربراہی وغیرہ اور مختلف مسائل پر قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں سیر حاصل بحث کی۔

بے حیائی اور بے حجابی کے بارے میں موصوفہ لکھتی ہیں۔ "یہ تبرج اور بے حجابی اللہ تعالی کے دین حق اور شریعت اسلامیہ کی کھلی توہین اور تضحیک ہے۔ قرآن پاک میں تو مسلمان خواتین کے لیے واضح حکم ہے۔

وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى -(سورۃ الاحزاب: 33)

"اور اپنے گھروں میں ٹک کر رہو اور قدیم جاہلیت کے زمانے کی سی سج دھج نہ دکھاتی پھرو"[183]

نمونہ تالیف:

قوام ہونے کے تقاضے:

یہاں ضمناً ایک اور بحث ضروری معلوم ہوتی ہے کہ اسلام نے خانگی نظم میں مرد کو قوام بنایا ہے۔ اس کا یہ ہرگز یہ مطلب نہیں کہ مرد حاکم ہے اور عورت محکوم، مرد آقا ہے اور عورت کنیز، بلکہ اس کو اپنے گھر والوں سے حسن سلوک کی بہت زیادہ تائید کی گئی ہے۔ مثلاً فرمان نبویؐ ہے:

"تم میں سے کامل ایمان والا وہ ہے جو اخلاق میں سب سے اچھا ہے اور تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے حق میں بہتر ہے"[184]

[182] تحریک نسواں اور اسلام، ص:18۔

[183] تحریک نسواں اور اسلام، ص:9۔

[184] تحریک نسواں اور اسلام، ص:93۔

اگر مرد اپنی عزت اور انا کا بہت خیال رکھتا ہے تو عورت بھی اپنی بے عزتی، رسوائی اور توہین سے پریشان اور افسردہ ہوتی ہے۔ اسی لیے تو اللہ رب العزت بار بار اہل ایمان کو توجہ دلاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

يَاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِىْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ۗ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا۔ (النساء :1)

"لوگوں اپنے رب سے ڈرو جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا اور اسی جان سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورت دنیا میں پھیلا دیئے اس خدا سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے اپنا حق مانگتے ہو اور قرابتداری کا بھی خیال رکھو۔ یقین جانو کہ اللہ تم پر نگرانی فرمارہا ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ بیک وقت تین باتیں فرمارہا ہے۔

1. مرد و عورت دونوں کا رب ایک ہے۔
2. نسل انسانی ایک ہے۔
3. مرد و عورت کے حقوق و فرائض بھی یکساں ہیں۔ [185]

مآخذ تالیف:

1۔ قرآن پاک 2۔ کتب احادیث: صحاح ستہ، مشکوۃ المصابیح کنزالعمال

3۔ پردہ از مولانا ابوالاعلی مودودی۔

4۔ اسلامی معاشرہ میں عورت کا مقام از امین احسن اصلاحی۔

5۔ مترادفات القرآن از مولانا عبدالرحمن کیلانی (مرحوم)

6۔ تذکیرہ صحابیات از طالب ہاشمی اس کے علاوہ 28 کتب سے بھی استفادہ کیا۔

[185] تحریک نسواں اور اسلام، ص:94۔


اسلام میں
عورت کا مقام و مرتبہ
ثریا بتول علوی

اسلام میں عورت کا مقام ومرتبہ از ثریا بتول علوی۔

تعارف:

یہ کتاب اگرچہ کوئی باقاعدہ ترجمہ وتفسیر قرآن نہیں ہے مگر مئولفہ نے اپنی بات واضح کرنے کے لیے بعض آیات کا ترجمہ وتشریح کی ہے۔

اس کتاب میں مئولفہ نے بڑے دلنشین انداز میں بتایاہے کہ اسلام سے پہلے عورت کو دنیا کی حقیر ترین مخلوق سمجھا جاتا تھا اس کو کسی قسم کے حقوق حاصل نہیں تھے اور اس سے نہایت برا سلوک کیا جاتا تھا۔ لیکن اسلام نے اس کو اتنا بلند مقام ومرتبہ عطا کیا کہ جنت کو اس کے قدموں کے نیچے قرار دیا اور اس کے ساتھ ہی اس کو اتنے حقوق دیے کہ کسی دوسرے معاشرے میں ان کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ آپ نے شرح وسبط کے ساتھ یہ بھی بتایاہے کہ اسلام کی خاتون مطلوب سی ہے اور اس کی کیا ذمہ داریاں ہیں۔ مئولفہ نے جو بات کی ہے قرآنی آیات سے دلیل پیش کرکے کی ۔ آپ نے قرآن کی آیات سے واضح کیا کہ اسلام نے عورت کو کیا مقام مرتبہ عطا کیاہے۔ مئولفہ نے جابجا آیت تحریر کرکے اسی کے ضمن میں وضاحت کی ہے۔ اس کے علاوہ نے چند مثالی ماؤں اور مختلف علوم میں کمال حاصل کرنے والی چند خواتین کے تذکیرے بھی کیے ہیں۔[186]

زیر نظر کتاب میں کچھ وہ مضامین بھی شامل کیے گئے ہیں جو مئولفہ کی طرف سے وقتاً فوقتاً مختلف اخبار و رسائل میں شائع ہوتے رہے۔[187]

اشاعت:

یہ کتاب کے تین ایڈیشن شائع ہوچکی ہیں۔ شفیق الاسلام فاروقی اس کے ناشر ہیں۔ جنوری 1999ء کو میٹرو پرنٹر لاہور نے چھاپا اور اس کی کتابت اسرار احمد نے کی۔ حرا پبلی کیشنز 2/14 فضل الٰہی مارکیٹ اردو بازار لاہور سے شائع ہوئی۔ یہ کل 256 صفحات پر مشتمل ہے۔

منہج واسلوب:

مئولفہ نے کتب میں فہرست مضامین تحریر کی ہے اور ان کو 8 آٹھ ابواب میں تقسیم کیاہے۔ باب اول میں دور قدیم اور دوری جدید عورت اور پھر اسلام نے عورت کو کیا حقوق دیئے ہیں۔ وہ قرآنی آیات سے عورت کا مقام و مرتبہ واضح کیاہے۔ باب دوم میں عائلی زندگی اور مسلمان بیوی کے فرائض قرآن وحدیث کی روشنی میں بتائے۔ اسی طرح باقی ابواب میں بھی عورت کے سماجی وسیاسی دائر کار اور خدمات، تعلیم وتربیت نیز زندگی کے ہر پہلو پر قرآنی

---

[186] اسلام میں عورت کا مقام ومرتبہ، ص:13۔

[187] اسلام میں عورت کا مقام ومرتبہ، ص:14۔

آیات اور احادیث نبویؐ سے روشنی ڈالی ہے۔ اور مسلمان عورت کا مقام و مرتبہ اسلام کیا ہے۔ قرآن و حدیث سے بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ دیگر صحابیاتؓ اور ازواج مطہرت کا بھی تذکرہ اس کتاب میں نظر آتا ہے۔ پیرا گراف کے آخر میں حوالے دیئے گئے ہیں اور کتاب آخر میں مصادر و مراجع بھی درج کئے ہیں۔

نمونہ تالیف:

گھریلو نظم میں مرد اور عورت کے اختیارات:

اسلام نے قانون فطرت کو ملحوظ رکھتے ہوئے پورے توازن کے ساتھ میاں بیوی کے حقوق متعین کر دیے ہیں۔ انسان ہونے کے حیثیت سے جیسے حقوق مرد کے ہیں ویسے ہی عورت کے سورۃ بقرہ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَلَہُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْہِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۔ (البقرہ : 228)

"عورتوں کے بھی حقوق ہیں جیسے مردوں کے ہیں"

مگر انتظامی اعتبار سے یہ مساوات مشکل تھی، جس طرح ایک مملکت میں دو بادشاہ، حکمران نہیں رہ سکتے اس طرح گھر کی محدود ریاست میں میاں بیوی دونوں حاکم نہیں ہو سکتے اس لیے اللہ نے گھر میں انتظامی امور کی ذمہ داری مرد کو بخشی۔

وَ لِلرِّجَالِ عَلَیْہِنَّ دَرَجَۃٌ۔ (البقرہ: 228)

"مردوں کو عورتوں پر ایک درجہ فوقیت حاصل ہے"

دوسری آیت میں مرد کی فوقیت کی وجہ بھی بتادی ہے۔

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰہُ بَعْضَہُمْ عَلٰی بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِہِمْ۔ (النساء: 34)

"مرد عورتوں پر نگران ہیں اس لیے کہ اللہ نے ان میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے اور اس بناء پر کہ وہ ان پر اپنا مال خرچ کرتے ہیں"

" الرجل راع علی اھلہ و ھو مسوک عنہ " (بخاری و مسلم)

"مرد اپنی بیوی بچوں پر حکمران ہے اور اپنی دعیت میں اپنے عمل پر جواب دہ ہے"۔[188]

مآخذ تالیف:

1۔ قرآن 2۔ صحاح ستہ۔

3۔ اسلام کا نظام عفت و عصمت از مولانا محمد ظفر الدین

4۔ اسلام میں عورت کے حقوق از جلال الدین عمری

[188] اسلام میں عورت کا مقام و مرتبہ، ص:54 تا57۔

5۔ احکام ستر و حجاب از مولانا عبد الرحمن کیلانی۔

6۔ عورت قرآن کینظر میں از شمیمہ محسن

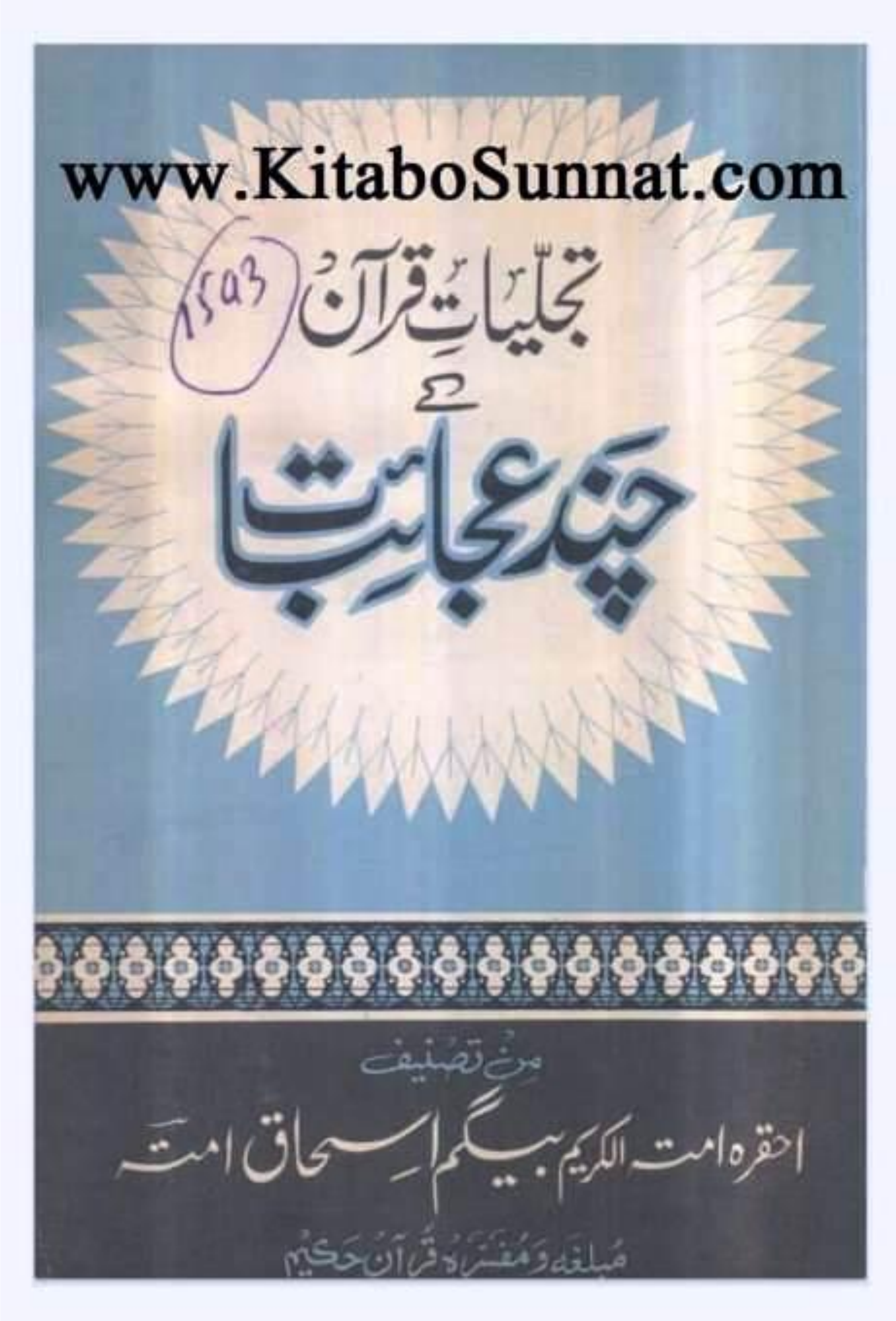
7۔ پردہ از مولانا ابو الاعلی مودودیؒ

8۔ حقوق زوجین مولانا ابو الاعلی مودودی

9۔ اسلامی دستور حیات از غلام احمد حریری۔[189]

---

[189] علوی، ثریا بتول، اسلام میں عورت کا مقام و مرتبہ، حرا پبلی کیشنز، میٹرو پرنٹر لاہور، جنوری 1999ء، ص: 253۔


www.KitaboSunnat.com
تجلیاتِ قرآن
کے
چند عجائبات
من تصنیف
احقرہ امتہ الکریم بیگمِ اسحاق امتہ
مبلغہ و مفسرہ قرآن حکیم

تجلیات قرآن کے چند عجائبات از امتہ الکریم بیگم اسحاق امتہ:

بہت تلاش کرنے کے باوجود امتہ الکریم بیگم اسحاق کے حالات زندگی تک رسائی نہ ہو سکی۔

ادارہ ناشر سے رابطہ کیا مگر کافی پرانی کتاب ہونے کی وجہ سے ان کے پاس موصوفہ ی کوئی معلومات نہ تھی۔ جو پتہ آپ نے اپنی کتاب تجلیات قرآن کے آخر میں تحریر کیا ہے وہاں اب عائشہ باوانی کالج ہے۔ وہاں رابطہ کیا مگر انہیں موصوفہ کے بارے میں کچھ پتہ نہیں ہے۔ مگر مقدمہ اور تجلیات قرآن کے چند عجائبات سے کتاب کے آخری حصے موجود ہے معلوم ہوتا ہے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کا تعلق پاکستان کراچی سے ہی ہے۔ ایک مبلغہ اور مفسرہ تھیں۔

"تجلیات قرآن کے چند عجائبات"

تعارف تسوید:

جیسا کہ کتاب کہ نام سے ہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کتاب قرآن حکیم کے بعض نہایت اہم حصوں اور عجیب و غریب اشاروں کو واضح کرنے کی غرض سے لکھی گئی ہے۔ اور اس میں قرآن پاک کی ان آیات اور مضامین کا احاطہ کیا گیا ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ کی قدرت پوشیدہ ہے اور تجلیات قرآن کو بیان کرنے کی کوشش کی ہے مضمون ہذا میں قرآن مجید کی آیات مشابھات کے اشارہ کی تاویل لکھنے کی کوشش کی ہے۔ اور کبھی پوری کتاب میں قرآن پاک کی ان آیات کی تاویل اور خلاصہ کیا ہے جن کا تعلق بالواسطہ یا بلا واسطہ طور سے کسی سائنسی حقیقت سے ہے۔ موصوفہ نے آیات کا ترجمہ بھی سائنسی حقائق کی روشنی میں کیا ہے۔ اور موصوفہ نے قرآن آیات سے استدلال کرتے ہوئے یہ واضح کرنے کی کوشش کی ہے کہ یہ تمام سائنسی ایجادات اور جو کچھ بھی سائنس تحقیقات کے بعد پتہ کر رہی ہے وہ پہلے سے ہی چودہ سو سال قبل نازل ہونے والی کتاب قرآن مجید میں بیان کردہ پیش گوائیاں ہیں۔

قرآن مجید میں عموماً دو طرح کی آیات موجود ہیں جنہیں آیات محکمات اور آیات متشابہات کہتے ہیں۔ موصوفہ نے اپنے مقدمے میں دونوں آیتوں کی تفسیر مختصراً بیان کی ہے۔ محکم، متشابہ اور تاویل کا معنی بیان کیا ہے اور مثالوں سے سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ کون سی آیات محکمات، متشابھات اور تاویل ہیں۔ جن ایجادات اور تحقیقات کے ارشاد ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں نازل فرماتے ہیں۔ آج سائندان بحکم خداوندی سب کچھ کر کے دکھاتے جا رہیے ہیں۔

کتاب کے مقدمے میں موصوفہ نے درج کیا ہے کہ قرآن مجید کے پارہ 21 سورۃ 29 آیات 49 اور 50 میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جس کا لب ولباب یہ ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ محمدؐ پر اس کے رب کی طرف سے معجزے کیوں نہیں نازل ہوئے۔ "اے رسولؐ تو ان سے کہہ دیں کہ میرے معجزے ابھی اللہ کے پاس ہیں بلکہ وہ کھلے کھلے معجزے تو ابھی علم (سائنسدان) والوں کے سینوں میں چھپے ہوئے ہیں"۔۔۔ مذکورہ بالا آیات کو پڑھ کر حیرت ہوتی ہے کہ

اللہ تعالیٰ نے حضورؐ سرور کائنات سے کیا صاف صاف کہلوا دیا ہے۔ جس کا ماحصل یہ ہے کہ میرے معجزے دوسرے انبیاء علیہم اسلام کی طرح وقتی نہیں ہیں بلکہ میرے قرآن کی طرح ان کا سلسلہ بھی قیامت تک جاری رہے گا۔ یہ معجزات آئندہ زمانوں میں ظاہر ہوں گے جب کہ قرآن کی پیشن گوئیوں کے مطابق راسخون فی العلم یعنی سائنسی علوم کے ماہر لوگ اپنے دل یعنی سینے سے طرح طرح کی ایجادات کر کے دنیا کو دکھایا کریں گے "[190]

اشاعت:

زیر نظر کتاب "تجلیات قرآن کے چند عجائبات" 1970ء میں شائع ہوئی اور فضلی سنز سے زیور طبع سے آراستہ ہوئی۔ جس کی کتابت شفیق صاحب نے کی اور یہ کل 198 صفحات پر مشتمل ہے۔

منہج واسلوب:

موصوفہ نے اس کتاب کے انتساب میں لکھا ہے کہ چند آیات قرآن کی اپنی اس بے بضاعت سی تحقیق و تاویل کو "ان راسخون فی العلم" اصحاب کے اسمائے گرامی پر معنون کرنے کا شرف حاصل کیا۔[191]

پوری کتاب میں قرآن کریم کی سائنسی حقیقت سے جڑی آیات کی تشریح اور بعض جگہ پر خلاصہ کیا ہے۔ موصوفہ نے جن آیات سے قدرت کے کرشمے عیاں ہوتے ہیں۔ ان کو آسان اور سادہ انداز میں بیان کیا ہے۔ کسی مقام پر موصوفہ نے ربط کلام کے لیے آیات کو مقدم و مؤخر کر کے ترجمہ لکھا ہے۔

اس کتاب میں سائنسی ایجادات پر مشتمل آیات کے مطابق عنوانات قائم کیئے گئے ہیں مثلاً چاند سے متعلق ، آسمان کے سیاروں سے متعلق ، زمین سے متعلق ، تخلیق انسان ، ایٹم کی تھیوری، ایٹم بم اور دھاکوں کے انجام، سمندری سواریاں ، دریاوں سے متعلق، دو دریاؤں کا مل کر چلنا ایک دن کائنات ختم ہو جائے گی ، بجلی کی روشنی ، معجزات انبیاء، حضرت موسیٰؑ، حضرت داؤدؑ، حضرت عیسیٰؑ، حضرت سلیمانؑ اور حضرت محمدؐ کے معجزات سے متعلق، قرآن مجید کی حیرت انگیز پیشن گوئیاں، ریڈیو ماسکو کا اعلان، بھیانک انجام وغیرہ۔

موصوفہ نے قرآنی آیت کی عربی عبارت نہیں لکھی صرف سورۃ اور آیت نمبر درج کیا ہے موصوفہ بار بار مسلمانوں کو ترغیب دلاتی ہیں کہ قرآن کے عجائبات قرآن، قرآن میں تلاش کریں۔ آپ قرآن کے عجائبات قرآن میں تلاش کرنے کی قائل ہیں، حدیث میں نہیں۔ اس ضمن میں دلیل کے طور پر صحیح بخاری و مسلم کی حدیث پیش کی ہے۔[192]

---

190 بیگم اسحاق، امتہ الکریم، مقدمہ: تجلیات قرآن کے چند عجائبات، مطابع فضلی سنز، 1970ء، ص: 4-5

191 تجلیات قرآن کے چند عجائبات، فرضی ص: 2

192 تجلیات قرآن کے چند عجائبات، ص: 172

جن آیات کی تشریح اور تفصیل کو اللہ تعالیٰ نے تفسیر کرنا فرمایا ہے اس کا حوالہ کتاب ہذا کے اندر ملتا ہے۔ بیان کرنے والے اپنی سمجھ بوجھ اور فراست سے کوئی رائے قائم کر کے مطلب اخذ کر لیتے ہیں۔ اس کا مختصر بیان بھی اس کتاب کے اندر درج ہے۔

اس کتاب میں قرآن مجید کی جن جن آیات کے حوالے دیئے گئے ہیں عام طور پر پھر سے مطلب بر آری کے لیے ان میں سے کسی آیت کا "مفہوم" لکھا گیا ہے اور کسی کا خلاصہ جن آیات کے خاص خاص اشاروں پر روشنی ڈالی گئی ہے ان کے الفاظ کا ترجمہ عربی ڈکشنری کی مدد سے نئے انداز اور نئے الفاظ سے لکھا گیا ہے جس سے موجودہ زمانے کی ایک ایک ایجاد اور تحقیقات کی پوری طرح نشاندہی ہو رہی ہے۔ موصوفہ نے مصادر مراجع تحریر نہیں کئے
۔

نمونہ تسوید:

چاند کے بارے میں ایک عجیب انکشاف۔

پارہ30 سورت84 آیات18-19-20 میں فرمایا

وَ الْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ﴿۱۸﴾ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ﴿۱۹﴾ فَمَا لَہُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۔

مفہوم اس کا یہ ہے کہ ہم کو چاند کی اس حالت کی قسم جب کہ وہ سقے کا کام کرتا ہے اور کریگا تم لوگ (اس کے ذریعہ) ضرور ایک طبقے سے دوسرے میں سواری پر سوار ہو کر جاؤ گے پھر ان کو کیا ہو گیا کہ وہ ایمان نہیں لائے بلکہ خدا پر تو ایمان لے ہی آئیں گے۔ ایمان تو اس اس پاک قرآن پر لانا چاہیے کہ جس نے چودہ سو سال پہلے یہ سب کچھ بتا دیا تھا۔[193]

وجہ تالیف:

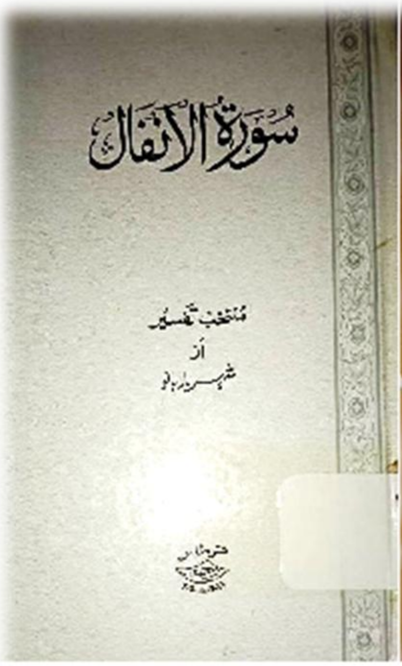
یہ کتاب امتہ الکریم بیگم اسحاق کا مقصد تالیف یہ ہے کہ یہ کتاب اہل علم و فضل کے سمند رشوق پر ایک تازیانے کا کام کر جائے اور وہ "راسخون فی العلم" حضرات آیات متشابہات کی تلاویلات ایسے طریقے سے لکھیں کہ جیسے لکھنے کا حق ہے۔ موصوفہ چاہتی ہیں کہ اس کتاب میں پیش کردہ چند آیات کی تاویل ان مغرب زدہ فرزندان و دختران توحید کی ذہنت کی آنکھوں کو کھول سکے کہ جو قرآن پاک کو ایک چودہ سو سالہ پرانی کتب سمجھتے ہوئے اس کو دلی شوق اور جذبے سے نہیں پڑھتے۔[194]

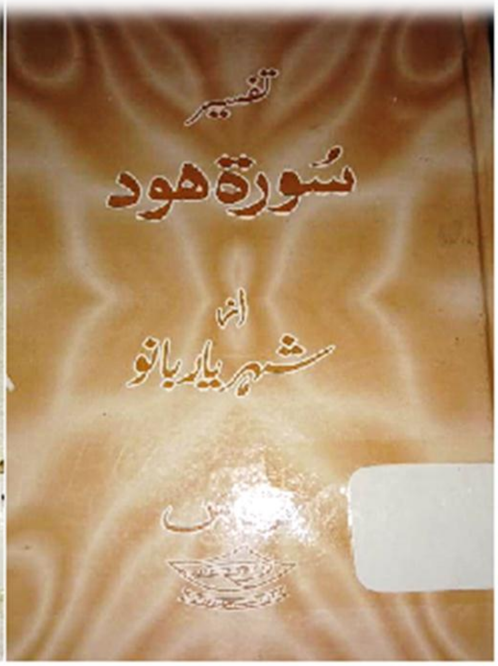
[193] بیگم اسحاق، امتہ الکریم، مقدمہ: تجلیات قرآن کے چند عجائبات، مطابع فضلی سنز، 1970ء ص: 39 ۔

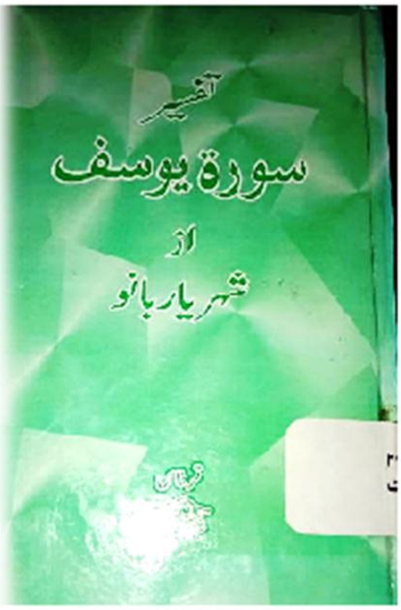
[194] تجلیات قرآن کے چند عجائبات، ص:6 ۔

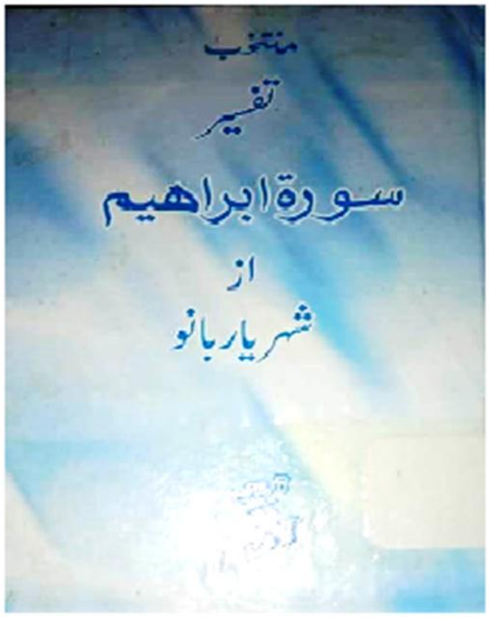
فصل دوم

جزوی تراجم قرآن کا تعارف


سورۃ الانفال
منتخب تفسیر
از
شہریار بانو


تفسیر
سورۃ ھود
از
شہریار بانو


تفسیر
سورۃ یوسف
از
شہریار بانو


منتخب
تفسیر
سورۃ ابراھیم
از
شہریار بانو

منتخب تفسیر از شہر یار بانو

تعارف شہر یار بانو:

شہر یار بانو پاکستان کے شہر کراچی بہادر آباد علاقے میں رہتی تھیں۔ راقمہ نے قرطاس ادارہ جہاں سے ان کی تفسیر شائع ہوئی سے رابطہ کیا تو انہوں نے بتایا کہ موصوفہ تقریباً 13 یا 14 سال پہلے ہی وفات پا چکی ہیں اور ان کے شوہر بھی ان کی زندگی میں ہی اس دنیائے فانی سے کوچ کر گئے تھے۔ آپ کے پسماندگان میں صرف ایک بیٹا ہے۔ جن کے بارے میں معلوم نہیں ہو پایا۔ بہت کوشش کے باوجود آپ کے حالت زندگی کے بارے میں مزید معلوم نہ ہو سکا۔

1. **"منتخب تفسیر"**

تعارفِ تسوید:

محترمہ شہر یار بانو نے منتخب تفسیر کے نام سے قرآن پاک کے آخری پارہ عم اور چند سورتوں کی تفسیر کی ہے ۔ ہر سورت الگ الگ جلد میں شائع ہوئی ہے۔ شہر یار بانو کی اس سلسلے میں پہلی تصنیف منتخب تفسیر کے نام سے تیسویں (30) پارہ عم کا ترجمہ و تفسیر ہے۔

یہ آسان اور سادہ تفسیر ہے جو طبقہ اور ہر مکتب فکر کے لیے فائدہ مند ہے۔ یہ آسان اردو زبان میں ہے مقدمہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ مفسرہ قرآن پاک سے بہت لگاؤ رکھتی تھیں اور اس سلسلے میں وہ لکھتی ہیں۔:

" مجھے ایک مدت سے یہ آرزو تھی کہ اللہ تعالیٰ مجھے اتنی مہلت عمر عطا فرمائے کہ میں موت سے قبل قرآن مجید کا علم و فہم حاصل کروں۔ اسی شوق کے پیش نظر میں درس قرآن مجید کی ایک ہفتہ وار مجلس میں شمولیت اختیار کی اور پانچ سال تک ترجمہ و تفسیر سیکھتی رہی"۔[195]

مفسرہ نے چند بڑی سورتوں کی ترجمہ و تفاسیر تحریر کی۔ اور ان کو الگ الگ جلد میں شائع کروایا۔ جن میں سورۃ بقرہ، سورۃ نساء، سورۃ مائدہ، سورۃ اعراف، سورۃ یوسف، سورۃ مومنون، سورۃ نور، سورۃ نحل، سورۃ ملک، سورۃ مرسلات، سورہ مجادلہ تا سورۃ تحریم، سورۃ الانبیاء، سورۃ الحج، سورۃ ھود، سورۃ الانفال، سورۃ یونس،، سورۃ توبہ اور سورۃ ابراھیم شامل ہیں جو کراچی کے ادارہ قرطاس سے شائع ہوئیں۔

اشاعت:

تیسویں پارے (30) عَمَّ کی ترجمہ و تفسیر 1998ء میں دارالاسلام پبلیشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز ریاض سعودی عرب سے شائع ہوئی جو 174 صفحات پر مشتمل ہے۔ سورۃ الانفال کی تفسیر قرطاس کراچی (ادارہ تصنیف و تالیف و ترجمہ) سے دسمبر 2000ء رمضان 1431ھ میں شائع ہوئی اور یہ 91 صفحات پر مشتمل ہے تفسیر سورۃ ھود

---

[195] شہر یار بانو، پیش لفظ: منتخب تفسیر، قرطاس (ادارنیف و تالیف و ترجمہ)، دسمبر 2000ء، فرضی ص: 1

نومبر 2001ء 1422ھ میں ادارہ قرطاس کراچی سے شائع ہوئی اور یہ 101 صفحات پر مشتمل ہے۔ تفسیر سورۃ یوسف مارچ 2002ء محرم الحرام 1433ھ کو ادرہ قرطاس کراچی سے شائع ہوئی اور یہ 104 صفحات پر مشتمل ہے۔ اور تفسیر سورۃ ابراھیم جون 2002ء ربیع الثانی 1423ھ کو ادارہ قرطاس کراچی سے ہی شائع ہوئی اور یہ 59 صفحات پر مشتمل ہے اور باقی سورتوں کی تفاسیر بھی ادرہ قرطاس کراچی سے ہی شائع ہوتی رہیں۔

منہج واسلوب:

منتخب تفسیر میں تفسیر بالماثور کا اسلوب نظر آتا ہے۔ مفسرہ نے تسمیہ کے بعد مقدمہ لکھا ہے اس کے بعد پوری سورۃ کا عربی متن تحریر کیا پھر سورت کے متعلق ضروری معلومات پیش کی ہیں جن میں شان نزول قرآنی الفاظ کی لغوی تشریح، سورۃ سے متعلق دیگر ضروری معلومات اور سورۃ کا تعارف شامل ہیں۔ اس کے بعد سورۃ کی ایک ایک آیت لکھنے کے بعد اس کی آسان فہم انداز **میں** تفسیر بیان کی ہے تفسیر سے قبل سورۃ نمبر، اورآیات، رکوع تعداد تحریر کی ہے اور سورۃ مکی ہے یا مدنی بتایا ہے تفسیر اتنی آسان اور سہل انداز میں لکھی ہے کہ ہر خاص و عام کو باآسانی سمجھ آجائے دوران تفسیر سائنسی اور فنی انداز بھی اختیار کیا گیا ہے۔ تمام سورتوں کی تفاسیر کا ایک ہی جیسا مقدمہ لکھا ہے۔

نمونہ تفسیر:

تفسیر منتخب (سورۃ ابراھیم)

پوری سورۃ کا عربی متن تحریر پیش کرنے کے بعد سورۃ کا مکمل تعارف پیش کیا گیا ہے۔

سورۃ ابراہیم:

قرآن مجید کی یہ سورۃ مکہ میں نازل ہوئی جب کہ ہجرت قریب تھی۔ اس سورۃ کے بنیادی حقائق کا رنگ موضوع کے اعتبار سے دوسری مکی سورتوں جیسا ہی ہے لیکن یہ سورۃ کی اپنی فضا اور منفرد انداز کلام ہو تا ہے۔ ان حقائق کو ایک مخصوص زاویہ سے پیش کرکے اور مخصوص روشنی میں پیش کرکے اس کے ارشادات واثرات کو دوچند کردیا جاتا ہے۔[196]

تفسیر:

سورۃ ابراہیم قرآن کی چودھویں (14) سورۃ ہے جو مکہ میں نازل ہوئی اس کا موضوع بھی عقیدہ توحید۔ وحی ورسالت۔ بعث بعد الموت۔ حساب وکتاب اور جزا اور سزا ہے۔ اس سورۃ کے نام سے اس کی مخصوص فضا نمایاں ہو تی ہے۔۔۔۔۔۔ اگر کوئی قوم کفر اور ناشکری کرے تو اللہ کا عذاب بھی آتا ہے۔

الر کتاب النزلنه الیک لتخرج الناس ----- عذاب شدید۔

[196] شہریار بانو، پیش لفظ: منتخب تفسیر (سورہ ابراہیم)، قرطاس (ادارہ تصنیف وتالیف وترجمہ)، جون 2002ء ص 17۔

سورۃ کے آغاز میں قرآن مجید کی عظمت و خصوصیت کی طرف متوجہ کیا گیا اور محمدؐ کو مخاطب کر کے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ کلام الٰہی ہے۔ ہم نے آپ کی طرف نازل کیا ہے کسی اور نے آپ کی طرف نہیں اتارا اور نہ آپ نے تخلیق کیا ہے۔ [197]

وجہ تسوید:

مترجمہ نے اپنے شوق علم و فہم قرآن کے پیش نظر درس قرآن مجید کی ایک ہفتہ وار مجلس میں شمولیت اختیار کر کے پانچ سال ترجمہ و تفسیر سیکھتی رہی۔ اسی دوران تقریباً دو سال بعد میں محلہ کی پندرہ بیس خواتین کو جمع کر کے ہر ہفتہ درس دینے لگی۔ پڑھانے کے لیے آیات کی بہترین تفسیر اور تشریح کو اکٹھا کیا اور انہیں جوڑ کر اسباق مرتب کیئے۔ آپ کا مقصد یہ تھا کہ مختلف تفاسیر کے مطالعہ سے جو بہترین نکات اخذ کئے وہ دوسروں تک پہنچائیں۔ آپ کی یہ کوشش اس خیال پر مبنی ہے کہ قرآن مجید کے پڑھنے اور سمجھنے کا حق کسی خاص گروہ یا طبقہ کے لیے مخصوص نہیں ہے بلکہ ہر فرد پر اس کا سمجھنا عمل کرنا اور پھیلانا فرض کیا گیا ہے۔

جب درس قرآن ختم ہوا تو کچھ مہمان ہستیوں نے آپ کو ان اسباق کی اشاعت کی تجویز پیش کی چنانچہ آپ نے اپنی استطاعت کے مطابق انہیں از سر نو مرتب کرنے کا سلسلہ شروع کیا۔ [198]

" مگر یہ کام مکمل ہونے سے پہلے آپ اس دنیا فانی سے پردہ کر گئیں"

ماخذ تفسیر:

شہر یار بانو نے تفسیر کے مقدمہ میں ہی ان تفاسیر کو بیان کیا ہے جن سے استفادہ کیا۔

جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

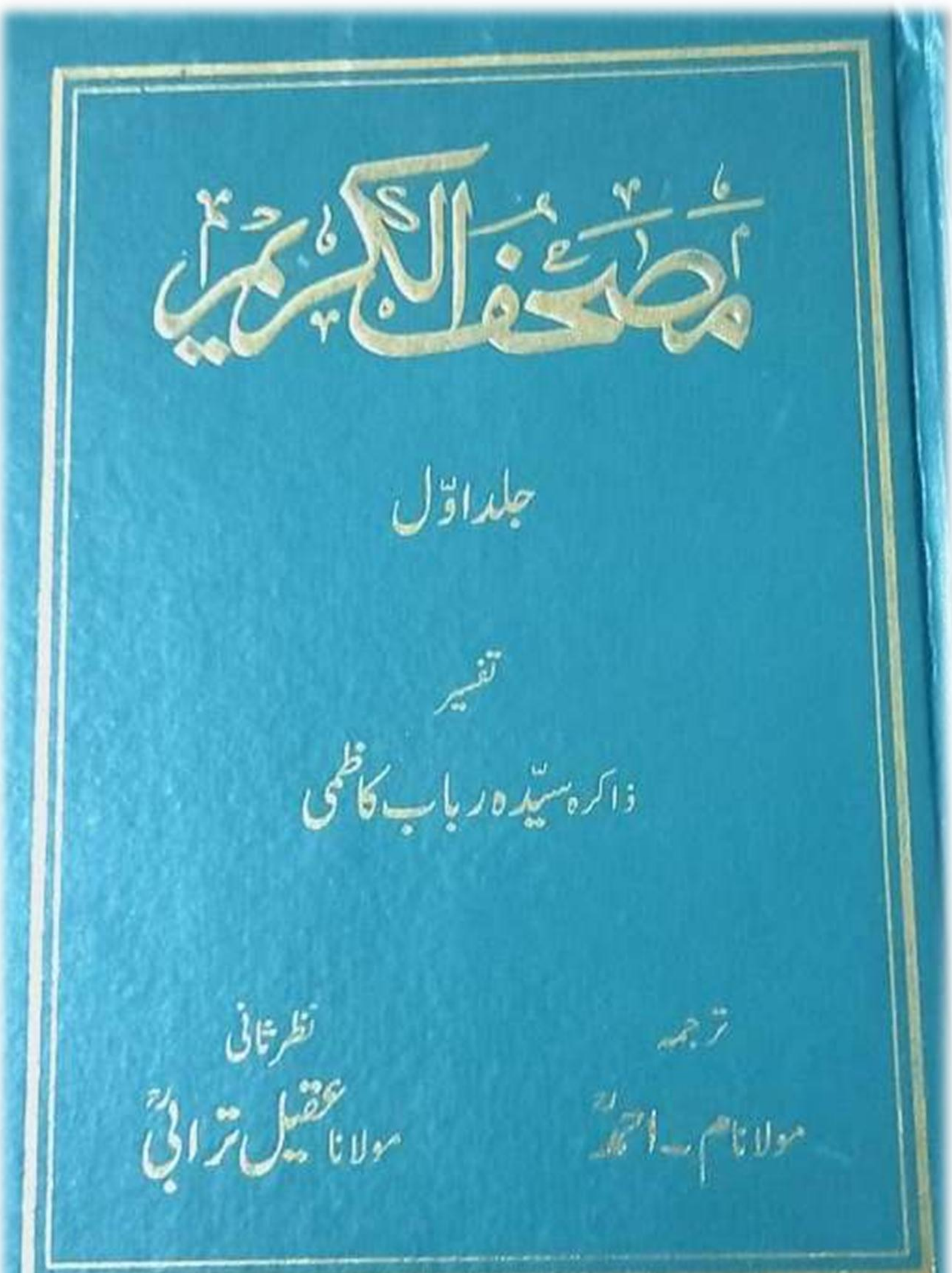
1. فی ظلال القرآن　　از　　تفسیر از سید قطب شہید
2. تفہیم القرآن　　از　　مولانا ابو الاعلی مودودی
3. تفسیر ماجدی　　از　　مولانا عبد الماجد دریا آبادی
4. قرآن مجید معہ عام فہم ترجمہ　　از　　تفسیر قاری محمد عبد الباری [199]

---

[197] منتخب تفسیر،،ص:20۔21

[198] منتخب تفسیر، ص:5۔

[199] منتخب تفسیر، ص:6۔


مصحف الکریم
جلد اوّل
تفسیر
ذاکرہ سیّدہ رباب کاظمی
ترجمہ
مولانا م۔ احمد
نظر ثانی
مولانا عقیل ترابی

مصحف الکریمہ از ذاکرہ سیدہ رباب کاظمی

تعارف تفسیر:

یہ تفسیر مصحف الکریمہ اہل تشیع ذاکرہ سیدہ رباب کاظمی نے لکھی ہے۔ یہ اہل تشیع خواتین میں سے پہلی خاتون ہیں جنہوں نے تفسیر لکھی۔ اب تک اس کی دو جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ پہلی جلد سورۃ الفاتحہ سے سورت النساء تک ہے اور دوسری جلد سورۃ المائدہ سے سورۃ التوبہ تک ہے۔ اور باقی زیر تسوید ہیں۔ آپ نے مختلف تفاسیر سے استفادہ کیا گیا ہے۔ یہ تفسیر اردو زبان میں ہے۔ مصنفہ نے مختلف موضوعات پر بحث کرتے ہوئے بے جا طوالت سے اجتناب کیا ہے۔[200]

میں آپ نے اہل بیت اطہار کی شان میں نازل ہونے والی آیات مبارکہ اور ان کی اطلاق پر تفسیر و مختلف اقوال اس کتاب کی زینت بنایا۔[201]

یہ تفسیر سید محمد شبیر علی زیدی کے تعاون اور کہنے پر لکھی۔ یہ تفسیر موضوعی کے اعتبار سے لکھی گئی اور ان آیات کا انتخاب کیا گیا ہے جو محمدؐ اور آل محمدؐ کی شان میں نازل ہوئی۔ اہل تشیع کی تمام تفاسیر کی طرح یہ تفسیر بھی تفسیر الروایہ کے مطابق لکھی گئی ہے۔ اور شیعوں کی موقفت کی عکاسی کرتی ہے اس تفسیر میں صرف اہل تشیع کے آئمہ اربعہ اور معصومین (حضرت محمدؐ، حضرت علیؓ، حضرت فاطمہؓ حضرت حسینؓ، اور اہل تشیع کے امام کے اقوال نقل کئے ہیں اور ہر صفحے کے چاروں طرف حاشیے میں حضرت محمدؐ، حضرت علیؓ، حضرت فاطمہؓ، حضرت حسینؓ، حضرت حسنؓ، اہل تشیع کے امام " امام زین العابدینؓ، امام باقر، امام جعفر صادق امام موسی کاظم، امام علی رضا، امام محمد نقی، امام علی نقی، امام حسن عسکری اور امام مہدی کے نام تحریر کیے گئے ہیں۔ بنو امیہ کے لیے غیر مناسب الفاظ کا انتخاب بھی کیا ہے اور بہت سی دوسری تفاسیر سے بھی استفادہ کیا ہے مگر ان سے صرف وہی اقوال نقل کیے ہیں جو اہل تشیع کے نظریے کی عکاسی کرتے ہیں۔

---

[200] ذاکرہ، سیدہ رباب کاظمی، مصحف الکریمہ، الحانیہ انٹر نیشنل اسلامک ایجوکیشن ویل فیئر آرگنائزیشن، نومبر 2020ء، جلد دوم، ص:12

[201] مصحف الکریمہ، ج دوم، ص:13

اشاعت:

مصحف الکریمہ کی پہلی جلد مئی 2018ء (رمضان المبارک 1439ھ) میں الحانیہ انٹرنیشنل اسلامک ایجو کیشن ویل فیئر آرگنائزیشن سے شائع ہوئی۔ جس کے صدر سید شبیر علی زیدی، بر سلز (بیلجیئم) ہیں۔ اس کے طابع سید غلام اکبر، کمپوزر سید قمر عباس زیدی اور نظر ثانی کرنے والی مولانا عقیل ترابی ہیں، پہلی جلد سورۃ فاتحہ سے سورۃ النساء تک ہے۔ یہ کل 288 صفحات پر مشتمل ہے دوسری جلد نومبر 2020ء (ربیع الاول 1442ھ) میں الحانیہ اسلامک ایجو کیشن ویلفئر آرگنائزیشن سے شائع ہوئی۔ جس کے ناشر سید شبیر علی زیدی، بر سلز (بیلجئیم)، طابع سید محمد ناظم رضوی ، سید محدم عرف رضوی ہیں۔ اور پروف ریڈر ذاکرہ عروج فاطمہ، گوہر حسین بنگش (ماہر تعلیم) ہیں۔ جلد دوم سورۃ المائدہ سے سورۃ لتوبہ تک ہے۔ اور کل 436 صفحات پر مشتمل ہے۔

منہج واسلوب:

مصحف الکریم نظریہ " فی کم الثقلین " کے نظریے کے تحت تالیف کی گئی ہے۔ [202] مختلف تفاسیر سے استفادہ کیا گیا ہے۔ [203] محترمہ نے اردو زبان میں تفسیر لکھی ہے اور مختلف موضوعات پر بحث کرتے ہوئے بے جا طوالت سے اجتناب کیا ہے اور مطالب کو اس حد تک بیان کیا ہے جہاں تک معانی سمجھنے میں آسانی ہو۔ [204]

تفسیر کئی طرح کی ہوتی ہیں لیکن اہل تشیع اس ہی تفسیر کو قابل اعزاز جانتے ہیں جو تفسیر الروایہ کہلاتی ہے۔ یہ تفسیر بھی تفسیر الروایہ کے منہج واسلوب پر تحریر کی گئی۔ اس تفسیر میں ان آیات کی تفسیر کی گئی ہے اور تفصیل بیان کی گئی ہے۔ جو کہ فضائل حضرت محمد اور آل محمدؐ سے منسوب ہیں۔ [205]

مصنفہ نے بہت سی تفاسیر سے استدلال کی اہے۔ آئمہ اربعہ طاہرین اور اہل تشیع کے اماموں کے اقوال نقل کئے ہیں۔ اور اہل تشیع کے نظریہ کے مطابق فضائل محمدؐ اور ان کی آل کی شان قرآن آیات کی تفسیر کے ذریعے بیان کی ہے۔

تفسیر کا آغاز اسماء الٰہی سے کرنے کے بعد ہے۔ تفسیر کا نام لکھا ہے فہرست مضامین، عرض ناشر، پیش لفظ، حرف اول تحریر ہے۔ مفسرہ نے اپنے بارے میں بھی لکھا ہے قرآن پاک کا مقدمہ اور تعارف بھی اہل تشیع کے

---

[202] مصحف الکریمہ، ج دوم، ص:12

[203] مصحف الکریمہ، ج دوم، ص:15

[204] مصحف الکریمہ، ج دوم، ص:14

[205] مصحف الکریمہ، ج دوم، ص:8۔

نظریہ کے مطابق بیان کیا ہے۔ اسماء قرآن جو حضرت محمد مصطفیؐ اور آئمہ اطہار کے زبان سے ادا ہوئے وہ تحریر کئے۔ قرآن مجید اور اہل بیت کے بارے میں حدیث ثقلین کے مطابق وضاحت پیش کی ہے۔ پھر اہل بیت اطہار اور قران پھر اقوال معصومینؑ بیان کئے ہیں۔ قرآن معلومات وضع کرنے کے بعد دعائے آغاز قرآن مجید بھی تحریر کیا اور پھر قرآن پاک کی تفسیر شروع کی۔

مفسرہ نے پہلے اسماء سورہ پھر ترتیب سورہ اور اس کی خصوصیات بیان کرنے کے بعد پیغام الٰہی بزبان حبیبؐ اللہ اور فضائل محمدؐ و آل محمدؐ تحریر کیے ہیں۔ جس کو بیان کرنے کے لیے انہوں نے بہت سی تفاسیر خصوصاً شیعہ مکتبہ فکر کی تفاسیر سے استدلال کیا ہے۔

مفسرہ محترمہ رباب پہلے آیت کا عربی متن تحریر کرتی ہیں اور اس کے تحت العربی متن ترجمہ بیان کرتی ہیں۔ اور کئی صحابہ کرام اور خصوصاً حضرت علی مرتضیٰؓ کے اقوال سے وضاحت پیش کی ہے۔ کتاب کے آخری صفحات پر اسماء رسول محمدؐ بھی تحریر ہیں۔

نمونہ تفسیر:

سورۃ المائدہ:

اسماء سورۃ:

1. مائدہ: یہ سور حضرت عیسیٰؑ کے انصار کے لیے مائدہ تھی۔
2. عقود: سورہ کے آغاز میں ایفائے عہد اور چند عقود کا تذکرہ ہوا ہے۔
3. المنقذہ: اپنے قاری کو عذاب کے فرشتوں سے نجات دلوانے والی سورہ ہے۔[206]

ترتیب سورہ:

یہ پانچواں سورہ ہے قرآن پاک کا اور ترتیب نزول کے لحاظ سے 112 سورہ ہے۔ یہ سورۃ توبہ سے پہلے اور سورۃ فتح کے بعد مدینہ میں نازل ہوا۔[207]

---

[206] ذاکرہ، سیدہ رباب کاظمی، مصحف الکریمہ، الحانیہ انٹرنیشنل اسلامک ایجوکیشن ویلفیئر آرگنائزیشن، مئی 2020ء، ص: 23

پیغام الٰہی بزبان حبیب اللہؐ

اس سورۃ میں پروردگار عالم نے بہت سے امور کی تعلیم فرمائی ہے۔

1. حلال و حرام جانوروں کی تفصیل
2. تکمیل دین کی خوشخبری
3. وضو کی ترکیب
4. عدل کا حکم
5. قرض دینے کا ثواب
6. یہود و نصاری کی حماقتیں[208]

خصوصیات:

1. ابو جارود کہتے ہیں محمد بن علی علیہ اسلام نے فرمایا جو شخص بھی سورہ المائدہ کو ہر جمعرات کو پڑھے گا تو اس کا ایمان ظلم سے مخلوط نہیں ہو گا اور کبھی بھی شرک میں مبتلا نہیں ہو گا۔[209]

ماخذ تفسیر:

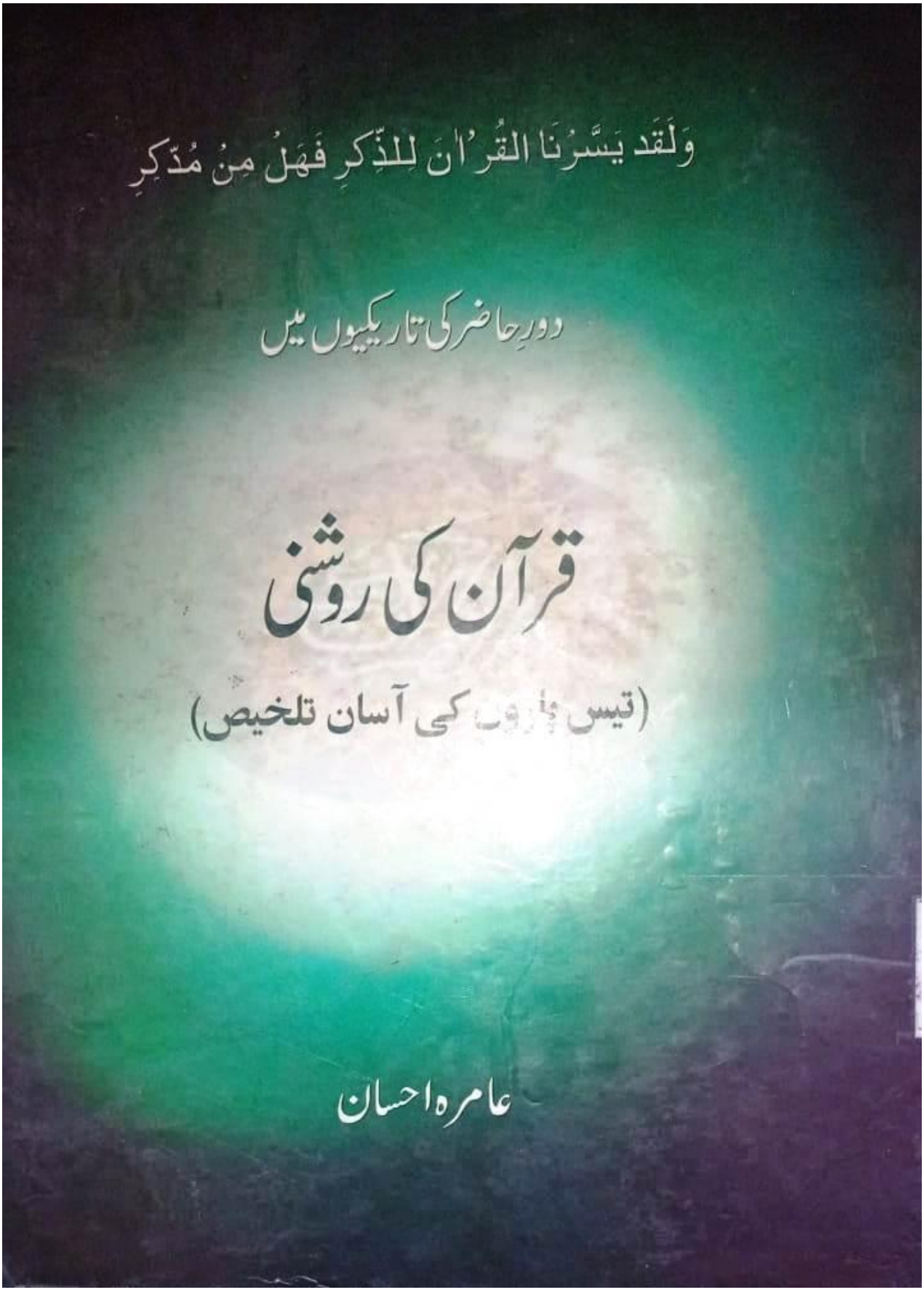
تفسیر ابن کثیر، تفسیر نور الثقلین، تسکین روح، تفسیر عیاشی، الدر المنثور (اما جلال الدین سیوطی، تفسیر نمونہ، تفسیر قمی، تفسیر انوار النجف، تفسیر میزان تفسیر صافی، انوار القرآن اور بلاغ المبین کے علاوہ بھی کئی ساری شیعہ و سنی تفاسیر سے استفادہ کیا ہے۔

---

[207] مصحف الکریمہ، ص:24

[208] مصحف الکریمہ، ص:24-25

[209] مصحف الکریمہ، ص: 24


وَلَقَد يَسَّرنَا القُرآنَ لِلذِّكرِ فَهَل مِن مُدَّكِر
دورِ حاضر کی تاریکیوں میں
قرآن کی روشنی
(تیس پاروں کی آسان تلخیص)
عامرہ احسان

قرآن کی روشنی میں از عامرہ احسان

تعارف تالیف:

یہ کتاب عامرہ احسان کی تالیف کردہ ہے جو قرآن پاک کے پاروں کے خلاصوں پر مبنی ہے۔ یہ علمی یا تحقیقی کام نہیں بلکہ آسان سادہ زبان میں قرآن کے ہر پارے کے اہم مضامین اور پیغام کا خلاصہ ہے۔ روز مرہ زندگی میں جس طرح قرآن پاک رہنمائی دیتا ہے، تربیت کرتا ہے، اس سے روشناس کروانے کی ایک ادنیٰ سی کوشش ہے۔ زیر نظر کتاب قرآن مجید کے ہر پارے کے اہم مضامین کا خلاصہ ہے جو کہ محترمہ عامرہ احسان نے بڑی محنت و عرق ریزی سے مختلف تفاسیر کی روشنی میں مرتب کیا۔ اور موجودہ حالات کے پیش نظر محترمہ نے موقع بموقع کچھ تبصرے بھی کئے ہیں۔ جس سے بہت سارے سیکولر اور روشن خیال اذہان میں پیدا ہونے والے شکوک و شبہات اور اعتراضات کے کافی وشافی جوابات بھی ہو جاتے ہیں۔[210]

مصنفہ نے اس کتاب کا انتساب سورہ "محمد" سورۃ انفال، سورہ الاحزاب، کو زندہ کرنے والے گروہ عشاق کے نام لکھا ہے وہ مدرسات بہنیں جنہیں خدمت قرآن کی سعادت نصیب ہوتی ہے ان کے لیے یہ کتاب قرآن کا صحیح فہم پیدا کرنے اور قرآن کے اسباق قلب و ذہن میں اخذ کروانے اور قرآنی تعلیمات پر اعتماد کرانے کے سلسلے میں بہت موثر اور نافع ثابت ہو گی۔[211]

اشاعت:

یہ کتاب 2008ء (1429ھ) کو ادارہ عفت 267 نزد سٹیٹ لائف بلڈنگ صدر روڈ، راولپنڈی سے شائع ہوئی۔ یہ کل 411 صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کی تزئین واہتمام عاصم فاروق نے کیا۔

وجہ تالیف:

طالبات کا سمر کورس کئی سالوں سے مصنفہ کی روایت چلی آرہی ہے۔ 2006ء میں طالبات کے سمر کورس کے لیے دورہ قرآن کرانا طے پایا۔ جس میں طے شدہ قرآن حدیث اور اسلامی موضوعات سے بچیوں کو تعلیم دی جاتی تھی

---

[210] عامرہ احسان، قرآن کی روشنی، ادارہ عفت روالپنڈی، 2008ء، فرضی ص:2

[211] قرآن کی روشنی، فرضی ص:6

تاہم قرآن پاک کی مختصر تشریح کے ساتھ اس کی تکمیل اس چالیس روزہ کورس میں کروائی گئی۔ تقریباً ایک پارہ روزانہ کی بنیاد پر تھا۔ ترتیب یوں رہی کہ ترجمہ و تشریح کے ساتھ انہیں یہ خلاصہ پارے کے نوٹس کے طور پر فراہم کیے جاتے تھے۔ اس کے ساتھ منسلک سوالنامہ طالبات کر کے لائی تھیں۔

روز قیامت سے پہلے امتحان زندگی کی نصابی زندگی کتاب قرآن کا کم از کم ناگزیر مطالعہ اور علمی احاطہ مصنفہ کی مقاصد تالیف میں سے ایک ہے۔ ان خلاصوں کو کتاب شکل دینے کا ایک مقصد وہ بچے بھی ہیں کہ وہ رشتہ ازدواج میں بندھنے سے پہلے لازماً قران پاک کا بنیادی فہم حاسل کرلیں تاکہ نئی زندگی کا آغاز قران کی روشنی میں ہو، اس کتاب کا مقصدِ تالیف ایک یہ بھی ہے کہ مصنفہ کو سمر کورس کی ذمہ دار شعبہ طالبات کی نگران محترمہ میمونہ نے قرآن کے ہر پارہ کا خلاصہ لکھنے پر اصرار کیا۔ مصنفہ مقدمہ میں لکھتی ہیں کہ یہ کتاب غیر ارادی طور پر تکمیل پائی۔[212]

منہج و اسلوب:

اس کتاب میں کم سے کم وقت میں قرآن مجید کے سپاروں کے اہم موضوعات کو ایک نظر دیکھا جا سکتا ہے۔ قرآن نے آج کے مسائل حیات سے جو رہنمائی کی ہے اسے انتہائی سلیس روزمرہ بولے جانے والی گفتگو کی زبان میں اور عملی زندگی کی چھوٹی چھوتی مثالوں کے ساتھ اس طرح سے سمجھا دیا گیا ہے کہ قلب و ذہن کی گرہیں اور الجھنیں سب خم ہو جاتی ہیں۔ یہ ترجمہ آسان اردو زبان میں لکھا گیا ہے۔

اس کتاب کا پورا نام دور حاضر کی تاریکیوں میں قرآن کی روشنی (تیس پاروں کی آسان تلخیص) ہے۔ مصنفہ کہتی ہیں کہ زندگی ایک امتحان ہے جس کی تیاری کے لیے نصابی کتاب اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی صورت میں دی ہے۔ تمام مسلمانوں کو اسے پڑھنے، سمجھنے اور عمل پیرا ہونے کی ترغیب دلائی ہے اس کتاب ہیں ہر پارہ کا نام اور نمبر لکھا ہے اور پھر ذہن میں پیدا ہونے والے سوال کو لکھ کر مثالوں کے ساتھ سائنسی اور تکنیکی انداز میں قرآن آیات سے جواب دیا ہے۔ یوں تیس پاروں کی آسان فہم اور سہل انداز میں تلخیص کی ہے۔

نمونہ تالیف:

"پارہ نمبر 30"

1. فرعون نے اپنی قوم کے سامنے "رب" ہونے کا دعویٰ کیا۔ اس کے اس دعویٰ کی اصل حقیقت کیا تھی؟ کیا آج کے دور میں بھی، بھی خدائی کے دعویدار، موجود ہیں؟

[212] قرآن کی روشنی، فرضی ص:3

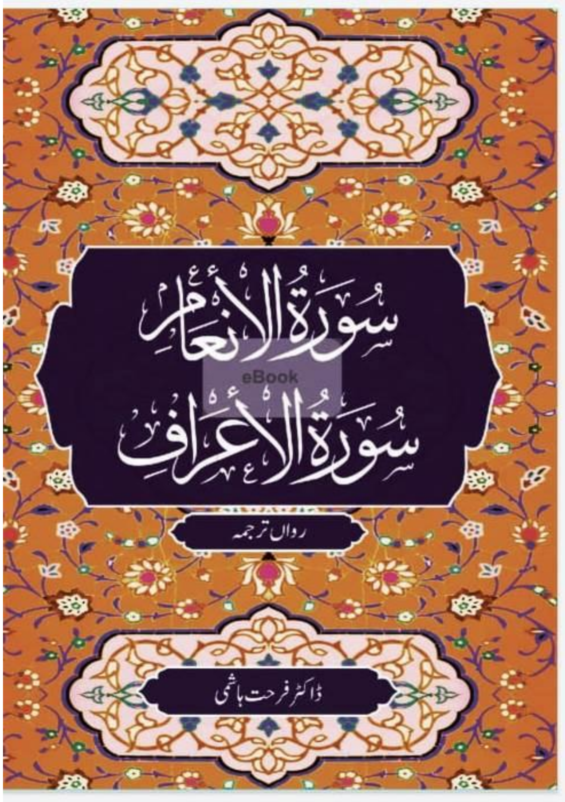
2. سورۃ عبس میں بیان کیے گئے حضرت ابن ام مکتوم کے واقعے کی تفصیل بیان کریں۔ اس واقعے سے حکمت تبلیغ کے حوالے سے کیا رہنمائی ملتی ہے؟

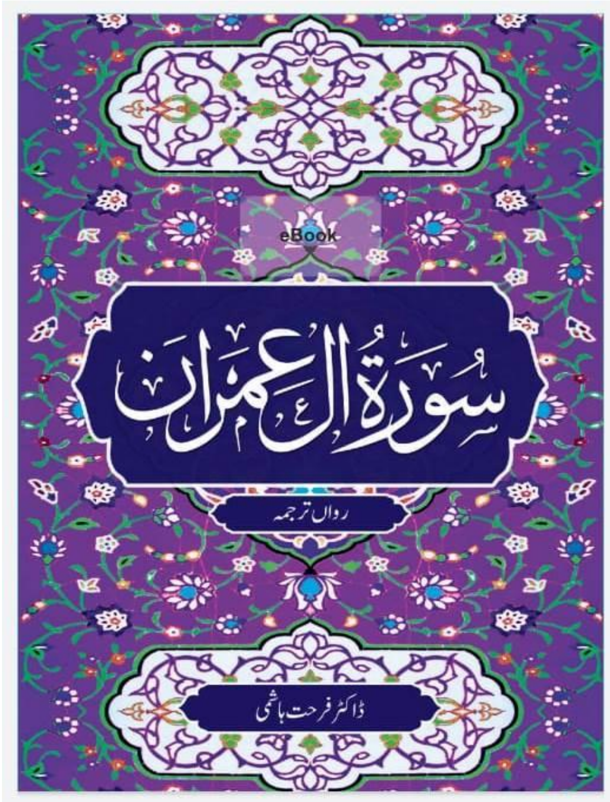
3. سورۃ عبس میں قرآن کی کیا شان اور عظمت بیان ہوئی ہے؟ قرآن سے منہ موڑنے والوں کو کیا تنبیہ کی جا رہی ہے؟

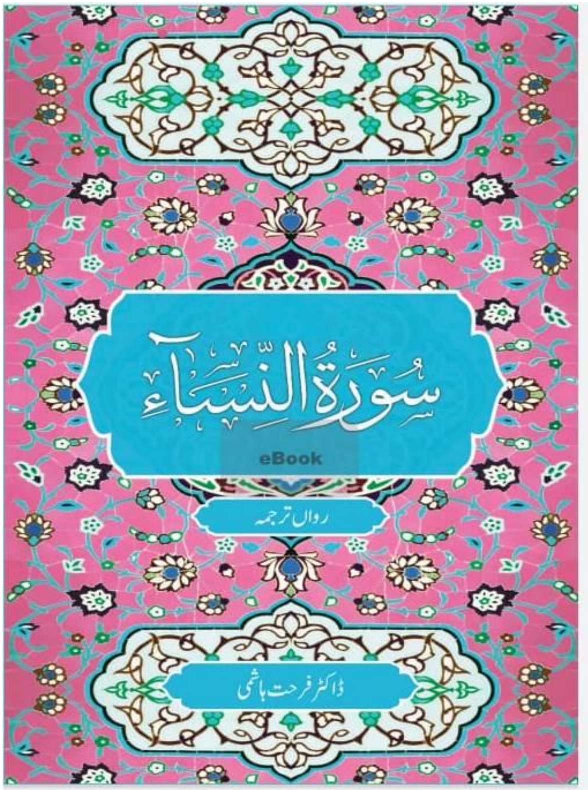
4. سورۃ عبس میں اللہ تعالیٰ نے کن انسانوں پر لعنت بھیجی ہے۔ [213]

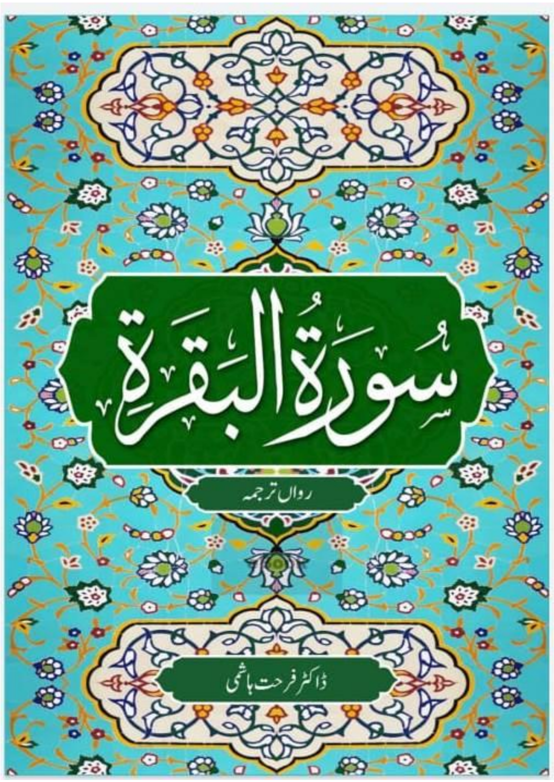
---

[213] عامرہ احسان، : قرآن کی روشنی، ادارہ عفت روالپنڈی، 2008ء، ص:442۔


سورۃ الانعام
سورۃ الاعراف
رواں ترجمہ
ڈاکٹر فرحت ہاشمی


سورۃ ال عمران
رواں ترجمہ
ڈاکٹر فرحت ہاشمی


سورۃ النسآء
رواں ترجمہ
ڈاکٹر فرحت ہاشمی


سورۃ البقرۃ
رواں ترجمہ
ڈاکٹر فرحت ہاشمی

رواں ترجمہ از ڈاکٹر فرحت ہاشمی

تعارف:

ڈاکٹر فرحت ہاشمی نے قرآن پاک کا لفظی ترجمہ کرنے کے بعد کئی سالوں کے مطالعہ کے بعد قرآن پاک کا با محاورہ ترجمہ لکھنا شروع کیا جو کہ رواں ترجمہ کے نام سے شائع ہو رہا ہے فلحال یہ مکمل قرآن کا ترجمہ نہیں ہے۔ استاذہ صاحبہ ایک ایک سورۃ کا ترجمہ تحریر کر کے اس کی بارہا نظر ثانی کرنے کے بعد پھر تصیح کرتی ہیں۔ اس کے بعد اپنے ہی ادارہ سے شائع کروارہی ہیں۔ اب تک (6) چھ سورتوں کا رواں ترجمہ زیور طبع سے آراستہ ہو چکا ہے۔ سورۃ فاتحہ اور سورۃ البقرہ ایک جلد میں شائع ہوئی۔ اور سورۃ الانعام اور سورۃ الاعراف یہ دونوں سورتیں بھی ایک ہی جلد میں شائع ہو چکی ہیں۔ سورۃ ال عمران اور سورۃ النساء الگ الگ جلد میں چھپی ہیں۔

استاذہ صاحبہ ترجمہ کرتے وقت بری احتیاط سے کام لیتی ہیں۔ آپ نے جس طرح لفظی ترجمہ قرآن کرنے سے قبل کئی تفاسیر اور کتب کا مطالعہ کیا۔ اسی طرح رواں ترجمہ کرنے سے پہلے بھی کئی عرصہ بہت سی تفاسیر اور کتب کو زیر مطالعہ رکھا۔ آپ پہلے کسی سورۃ کا بامحاورہ ترجمہ کرتی ہیں۔ پھر کئی مرتبہ اس کو چیک کرتی اور بڑے بڑے علماء سے نظر ثانی کروائی تسلی ہو جانے کے بعد شائع کرواتی ہیں۔ اسی لیے ایک ایک سورۃ کا ترجمہ الگ الگ شائع ہو رہا ہے اور باقی بھی تکمیل کے مراحل میں ہیں۔

اشاعت:

سورۃ البقرہ "سورۃ البقرہ رواں ترجمہ" از ڈاکٹر فرحت ہاشمی دسمبر 2019ء ربیع الثانی 1441ح کو الھدی پبلی کیشنز اسلام آباد سے شائع ہوا یہ کل 69 صفحات پر مشتمل ہے۔

سورۃ ال عمران:

"سورۃ ال عمران رواں ترجمہ" جنوری 2020ء جمادی الثانی 1441ھ کو الھدیٰ پبلی کیشنز اسلام آباد سے شائع ہوا ہے اور یہ ترجمہ کل 40 صفحات پر مشتمل ہے۔

سورۃ النساء:

سورۃ النساء رواں ترجمہ "جولائی 2020ء، ذی الحجہ 1441ھ کو الھدی پبلی کیشنز اسلام آباد سے شائع ہوا۔ یہ کل 42 صفحات پر مشتمل ہے۔

سورۃ الانعام، سورہ الاعراف رواں ترجمہ:

یہ ترجمہ اپریل 2021ء، رمضان 1442ھ کو الھدیٰ پبلی کیشنز اسلام آباد سے شائع ہوا۔ اور یہ کل 75 صفحات پر مشتمل ہے۔

منہج واسلوب:

استاذہ نے لفظی ترجمہ کی طرح بامحاورہ ترجمہ بھی انتہائی سہل انداز اختیار کرتے ہوئے اردو زبان میں ہے اور ایسے اردو الفاظ کا استعمال کیا گیا ہے۔ جو ہر عام و خاص کو با آسانی سمجھ آسکتا ہے۔ آپ نے اپنے لفظی ترجمہ کی طرح رواں ترجمہ کے آغاز میں بھی مقدمہ نہیں تحریر کیا اور نہ ہی سورتوں کے خلاصہ یا شان نزول بیان کیا ہے۔ صرف سورۃ کا نام تحریر کرنے کے ساتھ اس کے دائیں بائیں رکوع اور آیات کی تعداد تحریر کی اور سورۃ نمبر لکھنے کے علاوہ اس کا مکی یا مدنی ہونا واضح کیا ہے۔

ترجمہ کرتے وقت استاذہ نے تفسیر اور تاویل کا انداز نہیں اپنایا بلکہ لفظی ترجمہ کو ترتیب دے کر بامحاورہ ترجمہ کیا ہے اگر کہیں پر کوئی ضروری بات واضح کرنا مقصود ہو تو وہ بریکٹ () میں لکھی ہے تاکہ اصل ترجمہ میں شامل نہ ہو جائے۔ مترجمہ نے بڑی احتیاط برتتے ہوئے ترجمہ کیا کہیں بھی تشبیہ کا پہلو نہیں اپنایا۔ اور نہ ہی کوئی وضاحت بیان کرنے کے لیے اضافی لفظوں کا استعمال یا۔ یعنی اپنی رائے کو شامل نہیں کیا۔

استاذہ نے صفحے کے ایک طرف سورۃ کا عربی متن تحریر کیا اور وسط میں لائن لگا کر دوسری جانب اس کا ترجمہ بیان کیا ہے اور ہر آیت کے آخر میں آیت نمبر بھی لکھا تاکہ قاری کو سمجھنے میں آسانی ہو کہ کون سی آیت کہاں سے کہاں تک ہے۔

سورۃ البقرہ رواں ترجمہ

سورۃ البقرہ کا با محاورۃ ترجمہ بیان کرنے سے قبل مترجمہ نے سورۃ الفاتحہ کا بھی ترجمہ تحریر کیا ہے۔ اور یہ ایک ہی کتاب میں ہے۔ ہر صفحے کے آغاز میں حاشیہ لگیا گیا ہے اور دائیں طرف سورۃ کا نام اور بائیں طرف پارہ نمبر لکھا ہے۔ اور وسط میں لائن لگا کر ایک طرف سورۃ کا عربی متن اور دوسری طرف رواں ترجمہ بیان کیا ہے۔ مکمل ترجمہ بیان کر لینے کے بعد کتاب کے آخر میں غلام نبی جو کہ رجسٹرڈ پروف ریڈر حکومت پنجاب پاکستان ہیں کا تصدیق نامہ بھی ہے۔[214]

اور آخری صفحے پر " الھدی ایک نظر میں " کے عنوان سے ادارے کے کورسز کے متعلق بیان کیا ہے اور آخری سر ورق پر صحیح مسلم کی حدیث نمبر 1874 جو کہ سورۃ بقرہ کی تلاوت سے متعلق ہے تحریر کی ہے۔

سورۃ الِ عمران رواں ترجمہ

سورۃ ال عمران کے آخر میں بھی غلام نبی کا تصدیق نامہ ہاتھ سے لگا ہوا درج ہے۔ اور آخری سر ورق پر مسند احمد کی حدیث نمبر 22157 تحریر کی ہے۔ جس میں رسول اللہ نے فرمایا: دو روشن سورتیں یعنی سورت البقرہ سورت آل عمران کو سیکھ، کیونکہ یہ دونوں سورتیں قیامت کے دن سائبانوں کی شکل میں یا پرندوں کی دو صف بستہ ٹولیوں کی شکل میں آئیں گی اور اپنے پڑھنے والوں کا دفاع کریں گی۔[215] (مسند احمد: 2215)

سورۃ النساء رواں ترجمہ

سورۃ النساء رواں ترجمہ کے آخری صفحہ پر بھی تصدیق نامہ موجود ہے جو مہتمم مدرستہ الحسنین تعلیم القرآن اور رجسٹرڈ پروف ریڈر وزارت مذہبی امور محکمہ اوقاف پنجاب حافظ قاری محمد مستر خان فاضل علوم اسلامیہ کا ہے۔ اس کتاب کے آخری سر ورق پر دو احادیث تحریر کی گئی ہیں جو ایک سلسلہ الصحیحہ جلد نمبر 3 سے ہے اور دوسری مسند احمد جلد نمبر 40 سے ہے۔ پہلی حدیث: واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم نے فرمایا: مجھے تورات کی جگہ سات طویل (سورتیں) دی گئی ہیں۔ (السسلسلۃ الصحیحہ، ج:3، 1480) [216] دوسری حدیث: حضرت

---

[214] فرحت ہاشمی، ڈاکٹر، سورۃ البقرہ رواں ترجمہ، الھدی پبلی کیشنز، اسلام آباد دسمبر 2019ء، ص:70۔

[215] فرحت ہاشمی، ڈاکٹر، سورۃ ال عمران رواں ترجمہ، الھدی پبلی کیشنز، اسلام آباد جنوری 2020ء ص سر ورق۔

[216] [216] فرحت ہاشمی، ڈاکٹر، سورۃ البقرہ رواں ترجمہ، الھدی پبلی کیشنز، اسلام آباد دسمبر، 2020 ء ص سر ورق۔

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا: جو شخص قرآن کی ابتدائی سات سورتیں حاصل کر لے وہ بہت بڑا عالم ہے۔[217]

سورۃ الانعام اور سورۃ الاعراف رواں ترجمہ

سورۃ الانعام اور سورۃ الاعراف جو کہ ایک ہی جلد میں شائع ہوئی ہیں۔ صفحہ نمر 1 سے لے کر 32 تک سورۃ الانعام کا رواں ترجمہ ہے اور صفحہ نمبر 35 پر سورۃ الاعراف رواں ترجمہ عنوان تحریر کیا گیا ہے اور 36 صفحے سے سورۃ الاعراف کا ترجمہ بیان کیا ہے۔ اس کتاب کے اختتام پر بھی حافظ قاری محمد مستمر خان فاضل علوم اسلامیہ کا تصدیق نامہ بھی موجود ہے اور آخری سر ورق پر دو صحابی کے اقوال اور ایک حدیث بیان کی گئی ہے۔ جو سنن الدارمی (3401)، تفسیر ابن کثیر، ج: 3 سے اقوال نقل کیے ہیں۔ اور سنن النسائی کی حدیث 1991 بھی نقل کی ہے۔ سورۃ انعام کی فضلیت: عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں: قرآن کا خلاصہ سورۃ انعام ہے (سن الدارمی: 3401)۔[218]

ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت کرتے ہیں: سورۃ الانعام مکہ میں ایک مرتبہ ایک ہی رات میں نازل ہوئی اور اس کے اردگرد ستر ہزار فرشتے تسبیح کرتے ہوئے گھوم رہے تھے۔ (تفسیر ابن کثیر، ج: 3، ص: 237۔)[219]

سورۃ اعراف کی فضلیت: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ مغرب کی نماز میں سورۃ اعراف پڑھتے اور اسے دو رکعات میں تقسیم کرتے۔ (سن النسائی: 991)۔[220]

جس بھی سورۃ کا رواں ترجمہ بیان کیا ہے اس کتاب کے آخری سر ورق پر احادیث یا قول صحابی بیان کرنے مترجمہ کا مقصد اس سورۃ کی فضلیت بیان کرنا ہے کہ احادیث مبارکہ سے بھی ان سورتوں کی فضلیت ثابت ہے۔

---

[217] فرحت ہاشمی، ڈاکٹر، سورۃ البقرہ رواں ترجمہ، الھدیٰ پبلی کیشنز، اسلام آباد دسمبر 2019ء۔

[218] فرحت ہاشمی، ڈاکٹر، سورۃ البقرہ رواں ترجمہ، الھدیٰ پبلی کیشنز، اسلام آباد دسمبر 2021ء۔

[219] ایضاً

[220] ایضاً

نمونہ ترجمہ:

سورۃ فاتحہ:

سورۃ البقرہ:

1

اٰیاتھاے	سورۃ الفاتحہ مکیہ	رکوعھا 1

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے (ابتدا) جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

صِرَٰطَ ٱلَّذِينَ أَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ غَيۡرِ ٱلۡمَغۡضُوبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا ٱلضَّآلِّينَ	ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا ان کا نہیں جن پر (تیرا) غضب ہوا اور نہ گمراہ ہونے والوں کا۔[221]
سورۃ البقرہ: قَالُواْ ٱدۡعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّن لَّنَا مَا هِيَۚ قَالَ إِنَّهُۥ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٞ لَّا فَارِضٞ وَلَا بِكۡرٌ عَوَانُۢ بَيۡنَ ذَٰلِكَۖ فَٱفۡعَلُواْ مَا تُؤۡمَرُونَ(٦٨)	انہوں نے کہا اپنے رب سے ہمارے لیے دعا کرو کہ وہ ہمارے لیے بیان کر دے کہ وہ (گائے) کس طرح کی ہو؟ (موسیٰ نے) کہا بے شک وہ فرماتا ہے کہ وہ گائے نہ تو بڑھیا ہو اور نہ بچھیا بلکہ ان کے درمیان کی جوان ہو، تو تم ویسا ہی کرو جو تم حکم دیے جاتے ہو۔ [222]

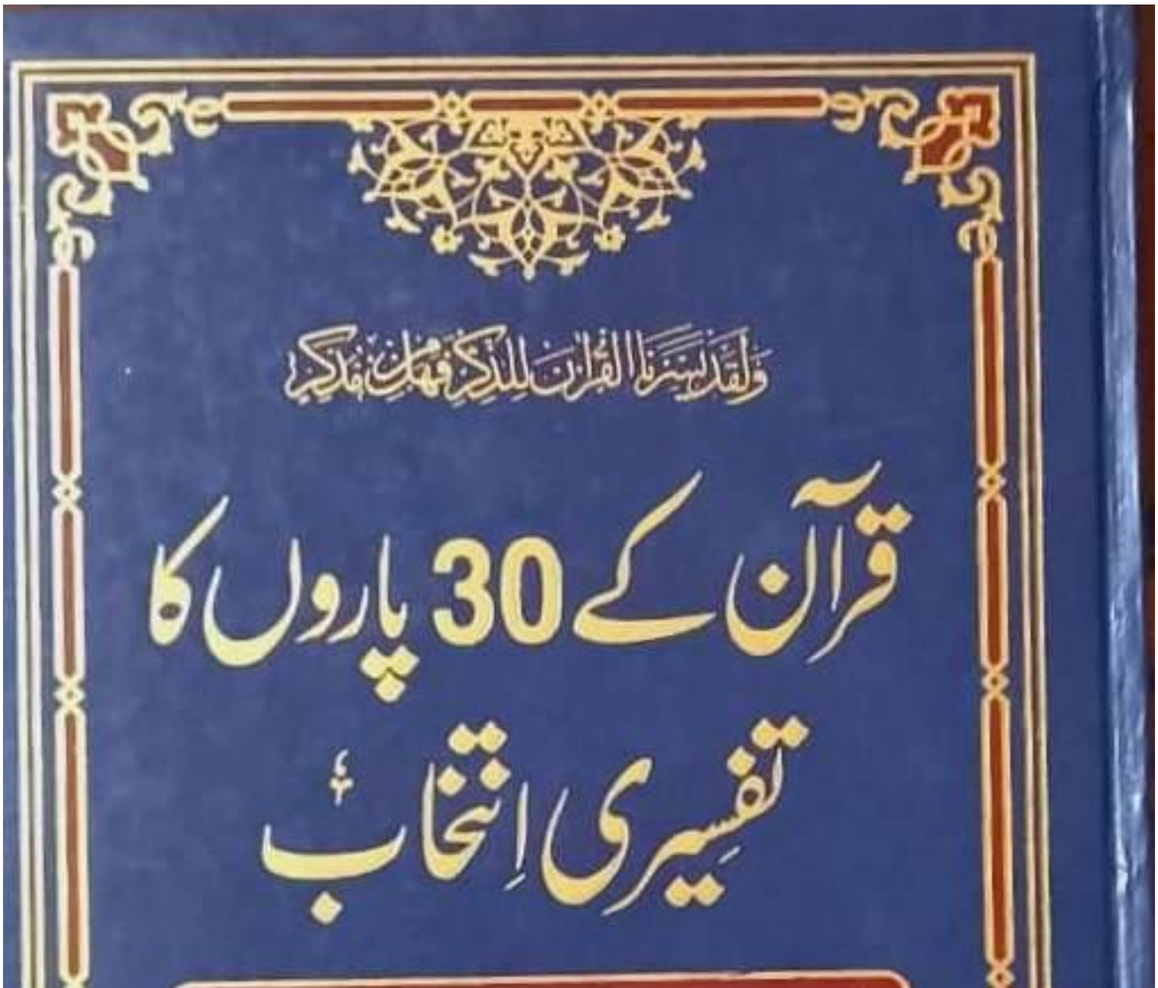
[221] سورۃ البقرہ، ص:2۔

[222] سورۃ البقرہ رواں ترجمہ، ص:14۔

مآخذ ترجمہ (مستفاد):

محترمہ فرحت ہاشمی نے کئی سال بہت سی تفاسیر اور عربی لغات کیکتب کا مطالعہ کیا جن میں تفسیر ابن کثیر تفسیر القرآن از شیخ ابن العثیمینؒ، الصحاح للجوہری، لسان العرب از ابن منظور، تاج العروس، قصائد جاہلیہ یعنی قدیم شاعری، فتح الرحمن از شاہ ولی اللہ، کتب آیات الاحکام، تفسیری نکات از کتب امام ابن تیمیہ اور امام ابن القیم اور ام محمد کا انگریزی ترجمہ قرآن کے علاوہ اور بھی کئی کتب کا مطالعہ کیا۔ پھر نوٹس بنائے اور ان کی بار بار نظر ثانی کی اور اپنے شریکِ حیات مولانا زبیر ادریس کو بھی تصحیح کے لیے دیا پھر جا کے ایک ایک سورۃ الگ الگ جلد میں شائع کرنے کا سلسلہ شروع کیا۔[223]

[223] انٹرویو، مولانا زبیر ادریس، مورخہ 20 جولائی 2021ء



وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ
قرآن کے 30 پاروں کا
تفسیری اِنتخاب
کالج، یونیورسٹی سٹوڈنٹس اور نوخیز نسل کی ذہنی آبیاری کے لیے
پروفیسر خالدہ ثمر

قرآن کے 30 پاروں کا تفسیری انتخاب از پروفیسر خالدہ ثمر

تعارف:

ڈاکٹر خالدہ ثمر نے پورے قرآن پاک میں سے صرف ان آیات کا ترجمہ و تفسیر کی ہے جو انہیں لگتا تھا کہ اس کی وضاحت ہونی چاہئے تاکہ نو خیر نسل کی ذہنی آبیاری ہو سکے۔ اور پھر اس کو کتابی شکل دی۔ یہ ایک جلد پر مشتمل ہے جس کا نام "قرآن کے 30 پاروں کا تفسیری انتخاب" ہے۔ موصوفہ نے اس میں ہر عنوان کے تحت انتہائی آسان اسلوب اختیار کرتے ہوئے ان آیات کو منتخب کر کے ترجمہ و تفسیر کیا جن کو آج کل کی نوجوان نسل سمجھنے سے قاصر ہے۔ کس آیت میں کیا حکم آیا ہے اس کی وضاحت انتہائی خوبصورت اور سہل انداز میں کی ہے۔ آغاز میں قرآن پاک کے آداب، قرآنی آیات کی روشنی میں بیان کئے ہیں۔ اور بعض سورتوں کا شان نزول بھی بیان کیا ہے۔ موصوفہ کو قرآن پاک کو پڑھنے سمجھنے کا بہت شوق ہے اور آپ کی تمنا ہے کہ ان کی اولاد اور کالج یونیورسٹی کی نوجوان نسل کلام الٰہی کو سمجھ سکیں۔ کتاب کے آغاز میں فہرست مضامین بھی تحریر کی ہے۔ جس میں پارہ نمبر اور آیات کی فہرست بتائی ہے اور کس آیت میں کیا بیان ہوا ہے بعنوان بیان کیا ہے۔ مقدمے میں قرآنی آیات سے یہ وضاحت پیش کرنے کی سعی ہے کہ قرآن رہنمائی کا بہترین ذریعہ ہے۔ منتخب آیات کا عربی متن کے ساتھ ساتھ بامحاورہ ترجمہ اور مختصر مگر جامع تفسیر بھی تحریر کی ہے۔ یہ آسان اردو زبان میں ہے اور ایک جلد پر مشتمل ہے۔ موصوفہ نے یہ ترجمہ پہلے ہاتھ سے لکھا اور اس کے بعد ساغر بٹ نے بڑی جانفشانی سے کمپوزنگ کا فریضہ سرانجام دیا۔ شہناز طارق اور اسماء طغرل یمین نے پروف ریڈنگ میں مدد کی۔ اور آپ کے شوہر ڈاکٹر ثمر مبارک مند نے اس سارے کام کے دوران موصوفہ کے ساتھ ہر قسم کا بھرپور تعاون کیا۔[224]

موصوفہ نے ریٹائرمنٹ کے بعد بہت سے کورسز ڈاکٹر فرحت ہاشمی کے ادارے الھدیٰ انٹرنیشل سے کئے۔ اس کے بعد آپ نے ساتھ ہی ساتھ پڑھنا شروع کیا اور نوٹس بھی بنانا شروع کئے۔ ان نوٹس میں مکمل قرآن پاک کا ترجمہ لکھا چونکہ وہ نوٹس کی شکل میں تھا تو ان میں سے آیات منتخب کر کے ان کا ترجمہ اور تفسیر کی اور باقاعدہ چھپوایا۔ اور اپنے قریبی حلقہ احباب اور دوستوں خصوصاً اپنے بچوں، نواسے پوتوں، پوتیوں میں تقسیم کئے تاکہ وہ ان کو پڑھیں اور سمجھ کر عمل پیرا ہوں۔ موصوفہ کے ترجمہ میں تاویل کا پہلو بھی نظر آتا ہے۔ آپ نے نوخیز نسل کی ذہنی سطح کو مد نظر رکھتے ہوئے بعض الفاظ کے لفظی معنیٰ کی بجائے تاویل اور تشبیہ کے الفاظ استعمال کئے۔ آپ نے یہ ترجمہ بیچنے کی غرض سے نہیں شائع کرایا۔ اس کا انگریزی میں ترجمہ موصوفہ نے اپنے شریک حیات ڈاکٹر ثمر مبارک

---

[224] خالدہ ثمر، ڈاکٹر، قرآن کے 30 پاروں کا تفسیری انتخاب، دارالسلام انٹرنیشنل پرنٹنگ پریس لاہور، ص:28

مند سے کروایا تاکہ ان کے پوتے، نواسے وغیرہ جو اردو کم سمجھتے ہیں اسے پڑھیں اور قرآنی تعلیمات کے مطابق اپنی زندگی گزار سکیں۔[225]

اشاعت:

یہ ترجمہ ایک جلد میں ہے جو کہ جون 2016ء میں دارالسلام انٹرنیشنل پرنٹنگ پریس لاہور سے شائع ہوا۔ جس کی نظر ثانی اور ڈیزائننگ دارالسلام ریسرچ سنٹر لاہور نے کی۔ یہ کل 568 صفحات پر مشتمل ہے۔

منہج واسلوب:

"قرآن کے 30 پاروں کا تفسیری انتخاب" چونکہ کالج ویونیورسٹی سٹوڈنٹس اور نوخیز نسل کے لیے لکھا ہے، اسی لیے اس کا اسلوب نہایت آسان اور عام فہم ہے۔ اردو زبان کے سادہ اور آسان الفاظ کا انتخاب کر کے ترجمہ اور تفسیر تحریر کی ہے۔ تفسیر میں نمبر وائز نکات بھی تحریر کئے ہیں۔ زیادہ تفصیلی بحث سے اجتناب کیا ہے۔ سکیل الفاظ کے استعمال سے گریز کیا ہے۔ بعض جگہوں پر لفظ کے لفظی ترجمہ کی بجائے مفہومی ترجمہ کیا ہے تاکہ قاری کو بات سمجھ آسکے۔

نمونہ:

اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَکَ بَیْتاً فِی الْجَنَّةِ وَنَجِّنِیْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَ عَمَلِهٖ وَ نَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ - (التریم: 66:11)

ترجمہ: "جب اس نے دعا کی کہ اے میرے رب! میرے لیے اپنے پاس جنت میں ایک گھر بنادے۔ مجھے فرعون سے اور اس کے عمل سے بچالے اور مجھے ظالم لوگوں سے بھی نجات دے۔"[226]

وضاحت:

موصوفہ نے موقع محل کی مناسبت سے قَالَتْ کا ترجمہ "اس نے کہا" کی بجائے "اس نے دعا کی" کیا تاکہ قارئین کو سمجھ آسکے کہ یہاں دعا مانگنے کی طرف اشارہ کیا جارہا ہے۔

اسی طرح موصوفہ نے کئی مقامات پر تاویل سے کام لیا ہے جیسے کہ آیت الکرسی کے ترجمے میں سمجھانے کی غرض سے مفہومی ترجمہ کیا۔

---

[225] انٹرویو، ڈاکٹر خالد ثمر، مورخہ: 13 جون 2021ء۔

[226] قرآن کے 30 پاروں کا تفسیری انتخاب، ص: 438۔

نمونہ:

وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

ترجمہ: "اس کی حکومت آسمان وزمین پر چھائی ہوئی ہے۔[227]

وضاحت:

موصوفہ نے کُرْسِیُّہٗ کا ترجمہ "اس کی کرسی" کی بجائے "اس کی حکومت" کیا ہے۔

" آپ نے ہر پارے کی صرف ان آیات کا انتخاب کر کے ترجمہ و تفسیر کی ہے جو آپ کو لگتا تھا کہ جب بچے قرآن پاک بمعہ ترجمہ تلاوت کرتے ہیں تو انہیں ان آیات کا ترجمہ پڑھ کر یہ خیال ذہین میں آتا کہ ہمارااس سے کیا تعلق (نعوذ باللہ)۔ تو محترمہ ڈاکٹر خالدہ ثمر نے اپنی آیات کو منتخب کر کے ان کا ترجمہ اور تشریح و تفسیر کیا۔ تاکہ آج کل کے بچوں کو سمجھ آسکے کہ قرآن پاک میں کوئی بھی بات بے مقصد نہیں ہے۔(بے شک)"[228]

آپ نے اکثر و بیشتر آیات کی وضاحت احادیث مبارکہ سے بھی کی ہے اور ان کا باقاعدہ حوالہ اسی صفحے کے آخر (فٹ نوٹ) میں دیا ہے۔ اور کتاب کے آغاز میں مضامین کی فہرست بیان کی ہے اور کتاب کے ہی آخر میں موضوعاتی فہرست بیان کی ہے کہ کون سی آیت میں کیا احکامات آئے ہیں اور ان کے سامنے باقاعدہ آیات نمبر بھی تحریر کیا ہے۔ تاکہ قاری کو سمجھنے میں آسانی ہو۔

مترجمہ نے پہلے پورے قرآن پاک کا ترجمہ نوٹس کے انداز میں ہاتھ سے لکھا پھر ان میں سے منتخب آیات کا ترجمہ اور مختصر تفسیر لکھ کر شائع کروایا1100 تعداد میں یہ ترجمہ چھپوا کر اپنے بچوں اور حلقہ دوست واحباب میں ہدیۃ تقسیم کیا تاکہ وہ ان کو پڑھیں اور اللہ نے اس کلام میں ہمیں کیا پیغام دیا ہے وہ سمجھ آسکیں آپ نے راولپنڈی کی یونیورسٹی میں بھی رکھوایا تاکہ لوگ اس سے استفادہ کر سکیں۔

نمونہ ترجمہ:

[227] قرآن کے 30 پاروں کا تفسیری انتخاب، ص:47۔

[228] انٹرویو، ڈاکٹر خالدہ ثمر مند، مورخہ: 13 جون 2021ء۔

سورۃالنساء

وَاٰتُوا الیَتٰمیٰ اَمْوَلَھُمْ صلے وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِیْثَ بِالطَّیِّبِ صلے وَلَا تَاکُلُوْا اَمْوٰلَھُمْ اِلیٰ اَمْوٰلِکُم ۔ ج اَنَّہُ کَانَ حُوْباً کَبِیْرًا۔(النساء4:2)

ترجمہ: "یتیموں کے مال ان کو واپس دے دو، اچھے مال کو برے مال سے نہ بدلو اور ان کے مال اپنے مال کے ساتھ ملا کر نہ کھاجاؤ، بے شک یہ بہت بڑا گناہ ہے"

تفسیر:

یہ آیت یتیم بچوں کے سرپرست کے لیے ہے کہ جب تک وہ بچے ہیں ان کے مال انھی کے مفاد پر خرچ کرو اور جب وہ بڑے ہو جائیں تو جو ان کا حق ہے وہ انہیں واپس کر دو اور واپس کرتے وقت ایسانہ کرنا کہ ان کی اچھی چیزیں اپنے پاس رکھ لو اور ان کے بدلے نکمی اور خراب چیزیں ان کو دے دو اور نہ ان کے مال اپنے مال کے ساتھ ملا کر کھا جانا۔ کسی بھی طریقے سے یتیم کا مال کھانا بہت بڑا گناہ ہے۔[229]

اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوٰلَ الْیَتٰمٰی ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْ کُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِھِمْ نَارًا صلے وَّ سَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا ۔ (النساء 4:10)

"جو لوگ ظلم کے ساتھ یتیموں کے مال کھاتے ہیں در حقیقت وہ اپنے پیٹ آگ سے بھرتے ہیں اور عنقریب وہ جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل ہوں گے۔"

تفسیر:

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا:"سات ہلاک کرنے والے گناہوں سے بچو۔" صحابہ نے پوچھا:وہ کون سے ہیں آپؐ نے فرمایا:

1. "اللہ کے ساتھ شرک کرنا
2. جادو کرنا
3. جس جان کو قتل کرنا اللہ نے حرام کیا ہے اسے ناحق قتل کرنا
4. سود کھانا
5. یتیم کا مال(ناحق طور پر کھانا)

---

[229] قرآن کے 30 پاروں کا تفسیری انتخاب، ص:113۔

6. جنگ میں پیٹھ پھیر جانا
7. پاک دامن بھولی بھالی مومن عورتوں پر (بدکرداری کی) تہمت لگانا۔ "(صحیح بخاری، الحدود، حدیث 6857)

روایت ہے کہ یتیم کا مال کھانے والے روز قیامت اس حال میں اٹھیں گے کہ ان کے منہ، کانوں اور پیٹ کے اندر سے آگ کی لپٹیں اٹھ رہی ہوں گی۔[230]

مقصد تالیف:

ڈاکٹر خالدہ ثمر مند کو زمانہ طالب علمی سے ہی نوٹس بنانے کا شوق اور عادت تھی۔ آپ جب بھی کوئی مضمون پڑھتی تھیں اس کے نوٹس اپنی یاد دہانی کے لیے ضرور بناتی تھی۔ پھر جب آپ نے قرآن پاک کو پڑھا اور اس کو سمجھا تو اس کے بھی نوٹس بنانے شروع کیے۔ یوں پورے قرآن پاک کا اردو ترجمہ اپنے ہاتھ سے 5 سے 6 سال کے عرصے میں لکھا۔ جو 12 نومبر 2019ء کو مکمل ہوا۔ کیونکہ کتاب شائع کروانے کے بھی باقاعدہ قواعد و اصول ہوتے ہیں۔ حوالے اور مناسب طریقہ کار وغیرہ ہوتا ہے تو بہت سے دوستوں کے اصرار پر آپ نے ان میں سے منتخب آیات کا ترجمہ اور تفسیر تحریر کر کے چھپوایا۔

آج کل کی نوجوان نسل اردو کے روز مرہ مستعمل الفاظ کے علاوہ دوسرے الفاظ جو گہرائی کی بات سمجھاتے ہوں سمجھنے سے قاصر ہے۔ اور بہت سی تفاسیر و تراجم ہیں جنہیں بچے زیادہ طویل ہونے کے باعث پڑھتے نہیں۔ اس کے علاوہ جب بچے ترجمہ پڑھتے ہیں تو اکثر کے ذہین میں یہ کئی خیال آتے ہیں جیسے کہ بنی اسرائیل کے بارے میں کیوں آیا اس سے ہمارا کیا تعلق وغیرہ؟ ایسی آیات کا انتخاب کیا جو ان کے ذہین میں پیدا ہونے والے سوالات کا جواب مل سکے پھر ان کا آسان ترجمہ کرنے کے بعد مختصر مگر جامع تفسیر انتہائی سہل انداز اختیار کرتے ہوئے آسان الفاظ میں کی۔ کہ بے شک اللہ کے کلام میں زندگی کے ہر پہلو پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اور پورا قرآن پاک انسانوں کو رہنمائی عطا کرتا ہے۔

موصوفہ کی ترجمہ قرآن لکھنے کی ایک اہم وجہ ان کے اپنے بچے اور گرینڈ چلڈرن ہیں۔ آپ نے اس لئے بھی لکھا کہ بچے یہ سوچ کر بھی پڑھیں گے کہ یہ ہماری ماں نے لکھا ہے۔ اور اپنے بچوں کو بھی پڑھائیں گے کہ یہ آپ کی دادی / نانی نے لکھا ہے۔ اور جب وہ پڑھیں گے تو قرآن پاک کے پڑھنے کا ثواب تو ہو گا ہی مگر ساتھ ہی ساتھ ان

[230] قرآن کے 30 پاروں کے تفسیری انتخاب، ص:114۔

کو سمجھ بھی آئے گی کہ اللہ تعالیٰ نے اس کلام میں کیسے کیسے پیغامات دیئے ہیں جو ہماری دنیوی واخروی نجات کا ذریعہ ہے اور وہ ان کو سمجھ کر اپنی دنیا اور آخرت سنواریں گے۔

آج کل کے بچے اردو بمشکل سمجھتے ہیں تو اپنے گرینڈ چلڈرن کے لیے موصوفہ نے اپنے شریک حیات ڈاکٹر ثمر مبارک مند سے انگریزی میں اس کا ترجمہ کروایا تاکہ وہ اس آسانی سے پڑھ کر سمجھ سکیں۔

موصوفہ نے جب پہلا پارہ پڑھا تو ساتھ ہی پڑھانا بھی شروع کیا اور لکھنا بھی کیونکہ اللہ کا حکم ہے کہ دین کی باتیں لوگوں کو بتائیں۔ پہلے یہودی اور عیسائیوں کو اس لئے بھی عذاب آیا کہ وہ اللہ کی باتیں چھپاتے تھے۔ اس لیے آپ نے ہمیشہ جو سیکھا پوری ایمانداری سے یہ کوشش کی کہ دوسروں تک پہنچا سکیں۔ ترجمہ قرآن لکھنے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ آپ چاہتی تھیں جو کچھ بحکم خداوندی آپ کو سمجھ آیا ہے وہ آپ دوسروں تک بھی پہنچائیں تاکہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی تامیل کر سکیں کہ علم سیکھو اور دوسروں کو سکھاؤ۔[231]

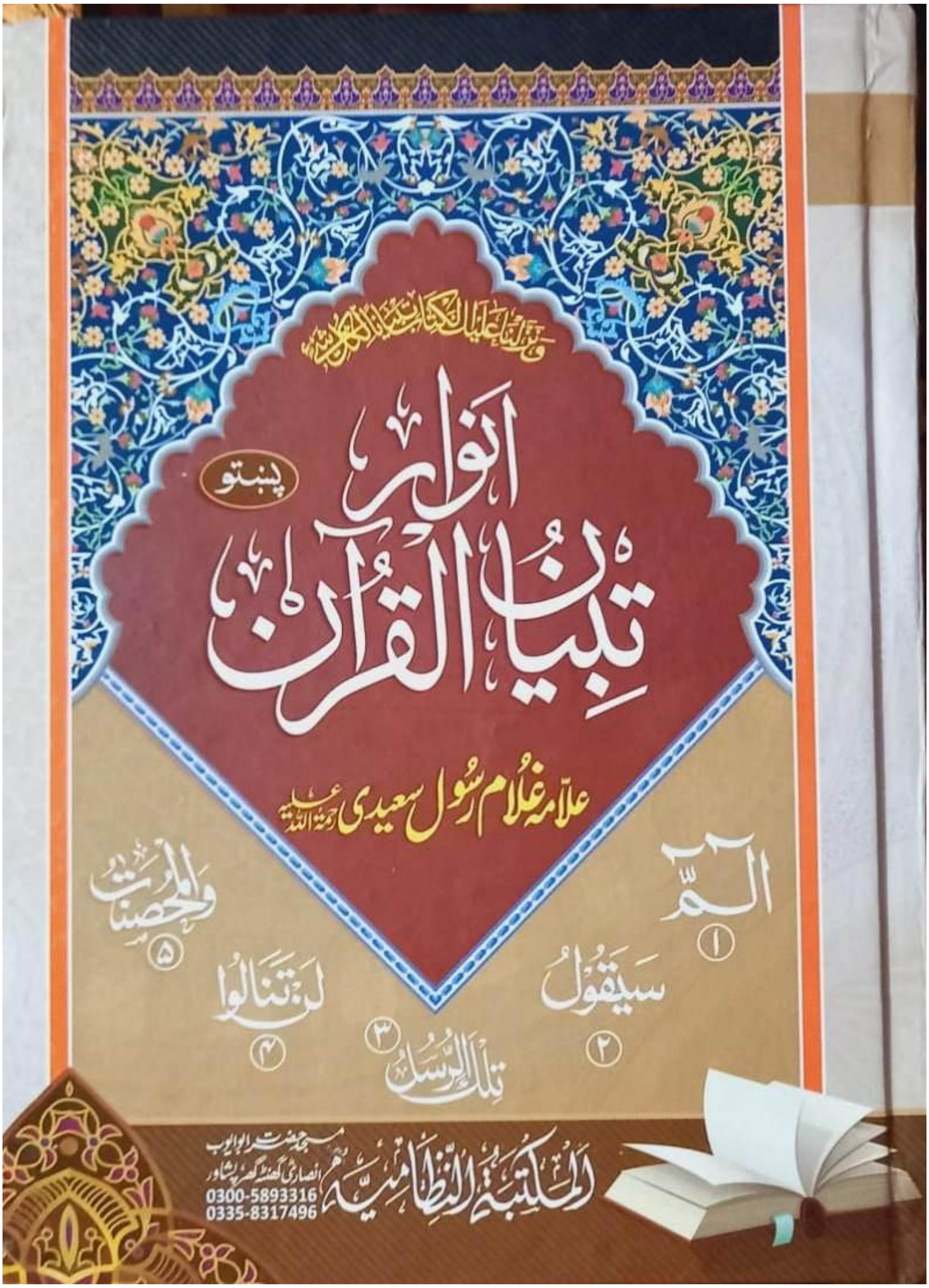
مستفاد / ماٰخذ ترجمہ:

ڈاکٹر خالدہ ثمر نے بہت سی تفاسیر، تراجم کا مطالعہ کرنے کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر فرحت ہاشمی کے ادارے الھدیٰ انٹر نیشنل سے کئی کورسز کئے۔ کئی احادیث کی کتب جن میں صحاح ستہ، مسند احمد شامل ہیں سے استفادہ کیا۔ سعودی ایمبیسی (Saudi Embassy) سے احسن البیان منگوائی جو سعودی تفسیر کہلاتی ہے اس کو زیر مطالعہ رکھ۔ اس کے علاوہ تفسیر ابن کثیر، تیسیر القرآن از عبد الرحمٰن کیلانی، تفہیم القرآن از ابو الاعلیٰ مودودی کو پڑھ کر چھ (6) جلدوں میں آیتوں اور لفظی اعتبار سے ترجمہ اور تفسیر لکھی اور اس کے بعد انہی میں سے آیات منتخب کر کے احادیث کے حوالات ساتھ شائع کروایا۔[232]

---

[231] انٹرویو، ڈاکٹر خالدہ ثمر، مورخہ: 13 جون 2021ء۔

[232] ایضاً


پښتو
انوار تبيان القرآن
علامه غلام رسول سعیدی رحمة الله علیه
الٓمٓ ۱
سیقول ۲
تلك الرسل ۳
لن تنالوا ۴
والمحصنات ۵
المكتبة النظامية
0300-5893316
0335-8317496

انوار تبیان القرآن (پښتو) از محترمہ صفیہ منہاس

تعارف:-

انوار تبیان القرآن (پښتو) یہ دراصل اردو کی تفسیر و ترجمہ انوار التبیان القرآن کا پشتو ترجمہ ہے۔ انوار تبیان القرآن علامہ محمد عبد اللہ نورانی کی تالیف کردہ ہے۔ زیر نظر کتاب دراصل تبیان القرآن کا خلاصہ ہے۔ تفسیر تبیان القرآن علامہ غلام رسول سعیدی نے بڑی تفصیل کے ساتھ لکھی ہے جس میں ہر آیت کے حوالے سے احادیث مبارکہ، مذاہب کے اختلافات اور مختلف کتب تفاسیر واحادیث مبارکہ، سے استدلال کرکے تفسیر لکھی ہے۔ اور یہ (12) بارہ ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔

علامہ غلام رسول سعیدی کا شمار عظیم علماء مفسرین و مترجمین میں ہوتا ہے۔ آپ اہل سنت و جماعت کے نمائندہ عالم دین، دارالعلوم نعیمیہ کراچی کے شید الحدیث، عظیم محقق، مفسر اور مترجم ہیں۔ علامہ سعیدی کی خواہش تھی کہ ان کا تحریر کردہ ترجمہ قرآن ایک جلد میں آجائے اور اس کے حاشیہ پر تفسیر تبیان القرآن کا خلاصہ چھپ جائے۔ علامہ صاحب یہ کام خود سر انجام دینا چاہتے تھے لیکن سید محسن اعجاز زید حبہ نے مشورہ دیا کہ آپ کوئی اور تخلیقی کام کریں اور یہ کام اپنے کسی قابل شاگرد سے کرائیں۔ تو علامہ صاحب نے بہت سوچ بچار کرنے کے بعد اپنے زہین، محنتی اور باصلاحت شاگرد مولانا حافظ محمد عبد اللہ نورانی کا انتخاب کیا۔ یہ کام ان کے سپرد کیا تاہم علامہ سعیدی صاحب ان کا مسودہ پڑھ کر ان کی رہنمائی کرتے رہے۔ مولانا محمد عبد اللہ نورانی نے بہت خوش اسلوبی سے یہ کام سر انجام دیا۔ تبیان القرآن کی 12 جلدوں کا خلاصہ ایک ضخیم جلد میں کیا۔ جس کا نام خود علامہ غلام محمد سعیدی نے انور تبیان القرآن رکھا۔[233]

یہ اردو زبان میں ہے اور فرید بک سٹال 38۔ اردو بازار لاہور سے نومبر 2010ء/ ذوالحج 1431ھ کو شائع ہوا۔ اس کے مطبع رومی پبلیکیشنز اینڈ پرنٹرز لاہور ہیں۔ اس کی پروف ریڈنگ حافظ محمد اکرم ساجد، حافظ شہزاد مسعود اور محمد اشتیاق نے کی۔

انوار تبیان القرآن یہ خصوصاً ان لوگوں کے لیے ہے جو مختصر وقت میں قرآن پاک کے مفاہیم اور احکامات کو سمجھنا چاہتے ہیں۔ اس کتاب میں تلخیص کے ساتھ قرآنی عبارت کو حل کیا گیا ہے۔ یعنی آیت میں جو مضامین اور مسائل بیان ہوئے ہیں انہیں مختصراً اجاگر کیا ہے۔ تاکہ قارئین کم سے کم وقت میں زیادہ سے زیادہ مفاہیم قرآن پاک کو سمجھ سکیں۔ جہاں کہیں مشکل الفاظ آئے وہی اس کی بھی وضاحت کی ہے جہاں شان نزول بیان کرنا مطلوب ہو وہاں موقع محل کے مطابق شان نزول بھی بیان کیا ہے۔ اور کسی آیت کے متعلق احادیث مبارکہ سے تفصیل کی

---

[233] 1 علامہ، محمد عبد اللہ نورانی، انوار تبیان القرآن، فرید بک سٹال اردو بازار لاہور، ذوالحج 1431ھ / نومبر 2010، ص:1۔

ضرورت ہو تو احادیث مبارکہ سے بھی استدلال کی اگیا ہے جہاں اصول فقہ بیان کرنے کی ضرورت ہو وہاں یہ پہلو بھی نظر آتا ہے۔

انوارِ تبیان القرآن (پسنبستو) اردو کی انوارِ تبیان القرآن کا پشتو ترجمہ ہے۔ جو مکتبہ نظامیہ پشاور کے بانی مولانا عبدالرحمٰن نظامی نے اردو سے پشتو میں ترجمہ کرا کر شائع کرایا۔ اب تک اس کے دس (10) پارے شائع ہو چکے ہیں جو دو جلدوں پر مشتمل ہیں۔ پہلی جلد میں پانچ پارے ہیں اور دوسرے جلد میں بھی۔ جب راقمہ نے محترم عبدالرحمٰن نظامی سے رابطہ کیا تو انہوں نے بتایا کہ انوار بتیان القرآن کا پشتو ترجمہ چھ جلدوں میں شائع کیا جائے گا۔ دو جلدیں شائع ہو چکی ہیں اور تیسری جلد زیور طباعت سے آراستہ ہونے کے مراحل میں ہے جس میں گیارویں پارے سے پندرویں پارے تک کا پشتو ترجمہ کیا گیا ہے۔[234]

اشاعت:

اب تک انوارِ تبیان القرآن (پسنبستو) کی صرف دو جلدین شائع ہوئی ہیں جن میں 10 پاروں تک کا پشتو ترجمہ ہوا ہے۔ یہ مئی 2020ء میں مکتبہ النظامیہ مسجد حضرت ابو ایوب انصاری گھنٹہ گھر پشاور سے شائع ہوا۔ پہلی جلد میں پہلے پانچ پارے ہیں۔ یہ کل 470 صفحات پر مشتمل ہے۔ اور دوسری جلد میں چھٹے پارے سے لے کر دسویں پارے تک ہے۔ اور اس میں صفحہ نمبر 471 سے 957 تک کی ترتیب شامل ہے۔ اس کی تصحیح و نظر ثانی علامہ رشید احمد فاضل جامعہ جنیدیہ غفوریہ پشاور اور عبدالرحمٰن نظامی فاضل جامعیہ نظامیہ لاہور نے کی۔

منہج و اسلوب:

انوار تبیان القرآن کا منہج و اسلوب انتہائی منفرد ہے۔ یہ انتہائی اختصار کے ساتھ ہے اور اس میں قرآنی عبارت کو حل کیا گیا ہے۔ کسی بھی آیت میں جو احکامات، مسائل معاملات یا مقصد ہے اس کی آسانی الفاظ میں مختصراً وضاحت بیان کی ہے۔ کئی آیات کی تفسیر، تفسیر قرآن بالقرآن، کبھی تفسیر قرآن بالحدیث، آثار صحابہ سے بھی استدلال کے ذریعے کی ہے اور موقعہ محل کے مطابق اصول فقہ اور فقہی احکامات کی وضاحت بھی کی گئی ہے۔

اس تفسیر میں جو ترجمہ ہے وہ بھی علامہ غلام محمد سعیدی کا تالیف کردہ ہے جس کا نام انہوں نے نور القرآن رکھا تھا۔ زیر بحث کتاب میں اسی ترجمے کو پشتو زبان میں تبدیل کیا گیا ہے۔ ہر آیت کی عربی عبارت پھر اس کا پشتو ترجمہ اور تفسیر بیان کیا گیا ہے۔ جو پشتون قوم کو قرآن فہمی میں مددگار ثابت ہوگی۔ ہر پشتون علاقے کی پشتو الگ ہوتی ہے۔ یعنی ان کے الفاظ، لغت وغیرہ ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔ اس کتاب میں وہی پشتو زبان کا استعمال کیا

[234] انٹرویو، عبدالرحمٰن نظامی فاضل، مکتبہ نظامیہ پشاور، مورخہ 11 اگست 2021ء۔

گیا ہے۔ جو سب سے زیادہ عام ہے پشتون برادری میں عام طور پر بولی جاتی ہے اور ہر تمام پشتون قوم آسانی سے سمجھ سکتی ہے۔ خواہ وہ افغانستان کی ہو یا پاکستان کی۔

محترمہ صفیہ منہاس نے ترجمے کے لیے پشاور کے علاقے کی عام بول چال کی زبان کو اپنایا اور کوشش یہی کی کہ آسان سے الفاظ استعمال کئے جائیں تاکہ قارئین کو کوئی پریشانی و تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ ساتھ ساتھ اس بات کا بھی خیال رکھا کہ اصل اردو ترجمہ کے اسلوب، لب و لہجے اور معنی و مفہوم میں تبدیلی نہ آئے یہ ترجمہ سہل، سلیس، مطلب خیز اور با محاورہ ہونے کے ساتھ ساتھ مروجہ پشتو زبان کے مطابق و موافق ہے۔ عقائد و افکار کے حوالہ سے اساطین اہل سنت و جماعت اور سلف صالحین کے نظریات کے عین مطابق ہے۔ اس میں تقدیس الوہیت، احترام و کرام انبیاء ورسل اور توقیر و تعظیم صحابہ اور ہل بیت کا خاص طور پر خیال رکھا گیا ہے۔ فرق مراتب و درجات کو بھی ملحوظ و پیش نظر رکھا گیا ہے۔

قرآن کریم کی جن آیات و مقامات پر حذف و زیجاز، اختصار و اقتصاد ہے وہاں قوسین (بریکٹس) کی مدد سے جامع الفاظ میں توضیع و تشریح کی گئی ہے۔ تاکہ ترجمہ پڑھنے والا ربط و تسلسل اور کیف و سرور سے لطف اندوز ہو سکے۔ یہ ترجمہ کامل تصحیص، غور و خوض، تحقیق و تدقیق اور انتہائی گہرائی و گیرائی سے کیا گیا ہے۔ اور اس قدر جامع ہے کہ آیات قرآنی پر وارد ہونے والے اعتراضات و اشکال محض ترجمہ ہی سے رفع ہو جاتے ہیں۔ اس ترجمہ میں مستند کتب احادیث، تفاسیر سے براہ راست اور بلاواسطہ بھی استفادہ کیا گیا ہے۔ مولانا عبدالرحمٰن فاضل نے موصوفہ کی بہت رہنمائی بھی کی اور حوصلہ افزائی کی پھر محترمہ صفیہ منہاس نے یہ عظیم کام سرانجام دیا۔ زیر نظر ترجمہ میں جہاں کہیں بھی حوالہ آیا ہے وہ باقاعدہ فٹ نوٹ کی صورت میں تحریر کیا گیا ہے۔ ہر سورت کے آغاز میں آیات اور رکوع کی تعداد کے ساتھ ساتھ اس کا مکی یا مدنی ہونا بھی تحریر کیا ہے۔

نمونہ ترجمہ:

سورۃ الاعراف

رکوعاتہا 24	7 سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ مَكِّيَّةٌ 39	اٰیاتہا 206

سورۃ الاعراف مکی دی، پہ دی کنبی دوہ سوہ شپږ، ایتونہ، خلیر سیشت رکوکانی دی،

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(ھم د) اللہ پہ نوم سرہ (شروع کوم) چی دیر زیات رحم کودنکی (او) دبر مهربانہ دی،

الٓمّٓصٓ ﴿١﴾ كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَ ذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢﴾

ترجمہ: الٓمٓصٓ، دا عظیم کتاب ستا طرف تہ نازل کری شوی دی، نو ستا پہ زرہ کنبی دی د دی (پہ تبلیغ) سرہ گنگی نہ وی دی پارہ چی تہ، او دیروی پہ دی سرہ او د دا ایمان والو د پارہ نصیحت دی۔[235]

مقصد/وجہ تالیف:

انوار اتبیان القرآن کو پشتو میں ترجمہ کرنے کی کئی وجوہات تھیں۔ ایک تو یہ کہ ان پشتون زبان دان کے لیے ترجمہ کیا جن کے پاس زیادہ وقت نہیں ہوتا۔ روزمرہ کی مصروفیات کی بناء پر وہ ضخیم جلدوں کی تفسیریں پڑھنے سے قاصر ہیں۔ تو وہ اس کو پرھ کر قرآنی مفاہم و احکام الٰہی کو سمجھ سکیں۔ اور دوسری سب سے اہم وجہ یہ ہے کہ پاکستان اور افغانستان میں کئی علاقے ایسے ہیں جہاں مدارس میں زبان تعلیم صرف پشتو ہی ہے۔ تو انوار تبیان القرآن جو کہ 12 ضخیم جلدوں پر مشتمل اردو میں تبیان القرآن کا خلاصہ ہے کا پشتو میں ترجمہ کیا تاکہ مدارس کے طلباء و طالبات با آسانی قرآن کے مطالت کو بمعہ امثال سمجھ سکیں اور جب دوسروں کو سمجھانا چاہیں تو ان کے لیے دلائل سے سمجھانا آسان ہو۔ یعنی جو اردو نہیں سمجھتے ان کی آسانی کے لیے انوار تبیان کا پشتو میں ترجمہ کیا ہے تاکہ انہیں قرآن فہمی میں آسانی ہو۔[236]

مستفادہ/ مآخذ تسوید:

مترجمہ نے مستند کتب احادیث اور قدیم معتبر و معتمد تفاسیر مثلاً تفسیر بطری، تفسیر امام ابن ابی حاتم، تفسیر مجاہد، تفسیر مقاتل بن سلیمان، تاویلات اہل السنہ لماتریدی، تفسیر بغوی، تفسیر قرطبی، تفسیر الکشاف، احکام القرآن اور بالخصوص تفسیر کبیر سے براہ راست اور بلا واسطہ استفادہ کیا ہے۔ اس کے علاوہ پشتو تراجم تدریس القرآن از شیخ

---

[235] علامہ، غلام رسول سعیدی، مترجم، صفیہ منہاس، مکتبہ النظامیہ مسجد حضرت ابو ایوب انصاری گھنٹہ گھر پشاور، مئی 2020ء، ج2، ص:699۔

[236] انٹرویو، مولانا عبدالرحمٰن نظامی، مکتبہ نظامیہ پشاور، مورخہ 11 اگست 2021ء۔

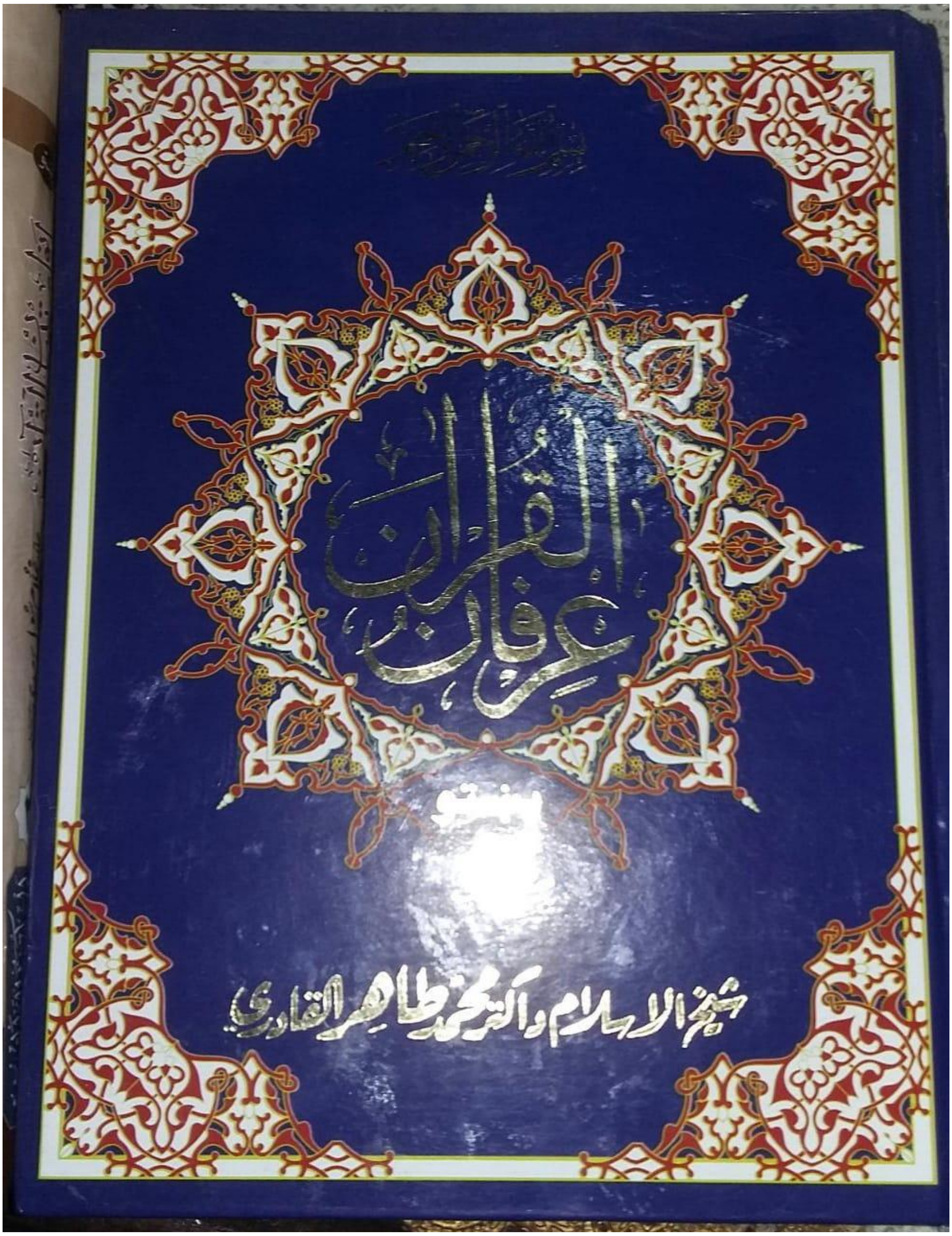
القرآن اور پشتو مترجم مولانا عبدالسلام عرف مشنغر ملا، شیخ القرآن علامہ ابو زکریا عبدالسلام الرستمی اور مولانا عبدالحق دار منگی کے پشتو تراجم سے بھی استفادہ کیا۔[237]

کتب کے علاوہ چند اشخاص ایسے بھی ہیں جنھوں نے مترجمہ کی رہنمائی اور حوصلہ افزائی کی۔ جن میں سر فہرست مولانا عبدالرحمٰن نظامی فاضل جامعہ مکتبہ نظامیہ لاہور، مولانا محمد ہمایوں قریشی، مولانا عبدالرحمٰن پشاوراور علامہ رشید احمد فاضل جامعہ جنیدیہ غفوریہ پشاور ہیں۔[238]

---

[237] انٹرویو، صفیہ منھاس، مورخہ 13 اگست 2021ء۔

[238] ایضاً


عرفان القرآن
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

عرفان القرآن (پسنبتو) از محترمہ صفیہ منہاس

تعارف:

زیر نظر کتاب دراصل شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا قرآن پاک کا اردو زبان میں تحریر شدہ ترجمہ عرفان القرآن کا پشتو ترجمہ ہے۔ عرفان القرآن اردو زبان میں اپنی نوعیت کا منفرد ترجمہ ہے۔ جو دیگر تراجم قرآن سے کئی طریقوں سے نمایاں مقام رکھتا ہے۔ یہ فہم قرآن میں معاون تاثیر آمیز بھی ہے اور عمل انگیز بھی۔ یہ ہر ذہنی سطح کے لوگوں کے لئے قابل فہم ہے۔ یہ ایک جلد میں ہے اور 1002 صفحات پر مشتمل ہے۔ اسے 2005ء میں منہاج القرآن پبلی کیشنز نے شائع کیا۔ اب تک اس کے کم و بیش 10 زبانوں میں تراجم ہو چکے ہیں۔ جن میں اردو، انگلش، ہندی، سندھی، یونانی، بنگالی، فن لینڈ، نارویجن زبانوں میں شامل ہیں۔ اس کے علاوہ فرانسیسی اور ڈینش زبانوں میں شائع ہونے والے ہیں۔ غالباً پشتو زبان میں ابھی تک اس کا ترجمہ نہیں ہوا۔ راقمہ کے تلاش کرنے کے باوجود بھی عرفان القرآن کا کوئی اور پشتو ترجمہ نہیں ملا۔ سوائے صفیہ منہاس صاحبہ کے تالیف کردہ عرفان القرآن (پسنبتو) کے۔ اب تک اس ترجمے کا پشتو ترجمہ 10 پاروں تک زیور طبع سے آراستہ ہو گیا ہے اور باقی تکمیلی مراحل میں ہے۔[239]

عرفان القرآن از ڈاکٹر طاہر القادری اردو زبان میں آسان اور عام فہم ترجمہ ہے تو زیر نظر ترجمہ بھی اسی خصوصیت کو مد نظر رکھتے ہوئے پشتو میں کیا گیا ہے۔ پشتو زبان میں ایک لفظ کو بیان کرنے کے لئے کئی پشتو الفاظ کا استعمال کیا جاتا ہے۔ مگر اس کتاب میں مختصر اور آسان پشتو الفاظ اور رسم الخط کو استعمال کیا ہے تاکہ پشتو بولنے والے کو قرآن پاک کے مفاہیم سمجھنے اور پڑھنے میں آسانی ہو۔

مترجمہ اس سے قبل انوار بیان القرآن کا پشتو ترجمہ کر چکی ہیں۔ اس لئے انہیں اس اردو ترجمہ کو پشتو زبان میں کرنے میں دشواری کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ محترمہ صفیہ منہاس نے یہ ترجمہ مولانا عبد الرحمٰن جو مکتبہ نظامیہ پشاور کے فاضل شیخ ہیں کہ کہنے پر تحریر کیا۔[240]

---

[239]۔ انٹرویو، صفیہ منہاس، مورخہ 9 اگست 2021ء۔

[240]۔ انٹرویو، صفیہ منہاس، مورخہ 9 اگست 2021ء۔

اشاعت:

عرفان القرآن (پشتو) میں دس (10) پاروں کا پشتو ترجمہ شائع ہو چکا ہے اور یہ ایک جلد پر مشتمل ہے۔ جس کے کل 307 صفحات ہیں۔ یہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے تحریر کردہ اردو ترجمہ قرآن کا پشتو ترجمہ ہے جو محترمہ صفیہ منہاس صاحبہ نے کیا اور المکتبہ النظامیہ مسجد ابو ایوب انصاری گھنٹہ گھر چوک پشاور سے جون 2020ء کو شائع ہوا ہے۔ اور اس کی تصحیح و نظر ثانی علامہ صاحبزادہ عبد الباسط قادری نے کی۔

منہج و اسلوب:

موصوفہ نے راقمہ کے دریافت کرنے پر بتایا کہ ترجمہ کرنے سے پہلے اس بات کا فیصلہ کرنا تھا کہ کون سی پشتو زبان میں ترجمہ لکھا جائے یعنی کس لہجے اور کن الفاظ کا انتخاب کریں، آیا پاکستان میں بولی جانے والی پشتو زبان چنیں یا پھر افغانی پشتو کا انتخاب کریں۔ محترمہ صفیہ منہاس اور مکتبہ نظامیہ پشاور کے بڑے علماء نے اس پر خوب غور کیا اور بالآخر اس نتیجے پر پہنچے کہ ایسے پشتو الفاظ کا انتخاب بہتر رہے گا جسے پاکستان اور افغانستان دونوں جگہوں کی پشتون قوم سمجھ سکے۔[241]

چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ اس ترجمہ کرنے کے لئے افغانی رسم الخط کا انتخاب کیا جہاں کہیں کوئی مشکل لفظ سامنے آیا تو اس کے لئے مختصر اور آسان پشتو لفظ منتخب کیا گیا ہے۔ اور اس کے پشتو معنی پارے کے آغاز میں لکھ دیئے گئے ہیں۔ کیونکہ کچھ الفاظ ایسے ہیں جو عام بولی جانے والی پشتو زبان کے الفاظ نہیں ہیں۔ لیکن اختصار کے لئے انہیں اپنی زبان کا حصہ بنا لیا ہے۔ کیونکہ اردو اور عربی زبان کی نسبت پشتو زبان میں بات کہنے کے لئے زیادہ الفاظ اور حروف کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ یعنی جو لفظ اردو اور عربی میں کم سے کم الفاظ میں بیان ہوتے ہیں وہی بات اگر پشتو میں کرنی پڑے تو زیادہ حروف اور الفاظ کی ضرورت ہوتی ہے۔ جیسے کہ پشتو میں ایک لفظ ہے "ترخو" جس کے پشتو معنی ہیں "ردی لپارہ چو" یا "لپارہ دری چی" اس سے صاف ظاہر ہے کہ لفظ ترخو دوسرے الفاظ کی نسبت مختصر ہے۔ اور رہی بات رسم الخط کی تو اس کے لئے موصوفہ نے افغانی رسم الخط کا انتخاب کیا لیکن کچھ الفاظ محترمہ نے پرانے رسم الخط کے ہی لئے ہیں تاکہ قرآن پاک کو سمجھنے میں کوئی دقت اور پریشانی پیش نہ آئے۔ مثال کے طور پر نئے رسم الخط میں "ہ" کا استعمال متروک ہو چکا ہے۔ لیکن موصوفہ نے "نہ" اور "نہ" کے الفاظ کا فرق واضح کرنے کے لئے "ہ" کو استعمال کیا ہے۔ یعنی بعض جگہوں پر انے رسم الخط کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ پشتو کے نئے رسم الخط کو سمجھنے کے لئے پشتو

[241] ۔ ایضاً

زبان کے معنی کو جاننا اور پہچاننا بہت ضروری ہے۔ اس کتاب کے مقدمے میں اس بات کو مختصر بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔[242]

مقصد تالیف:

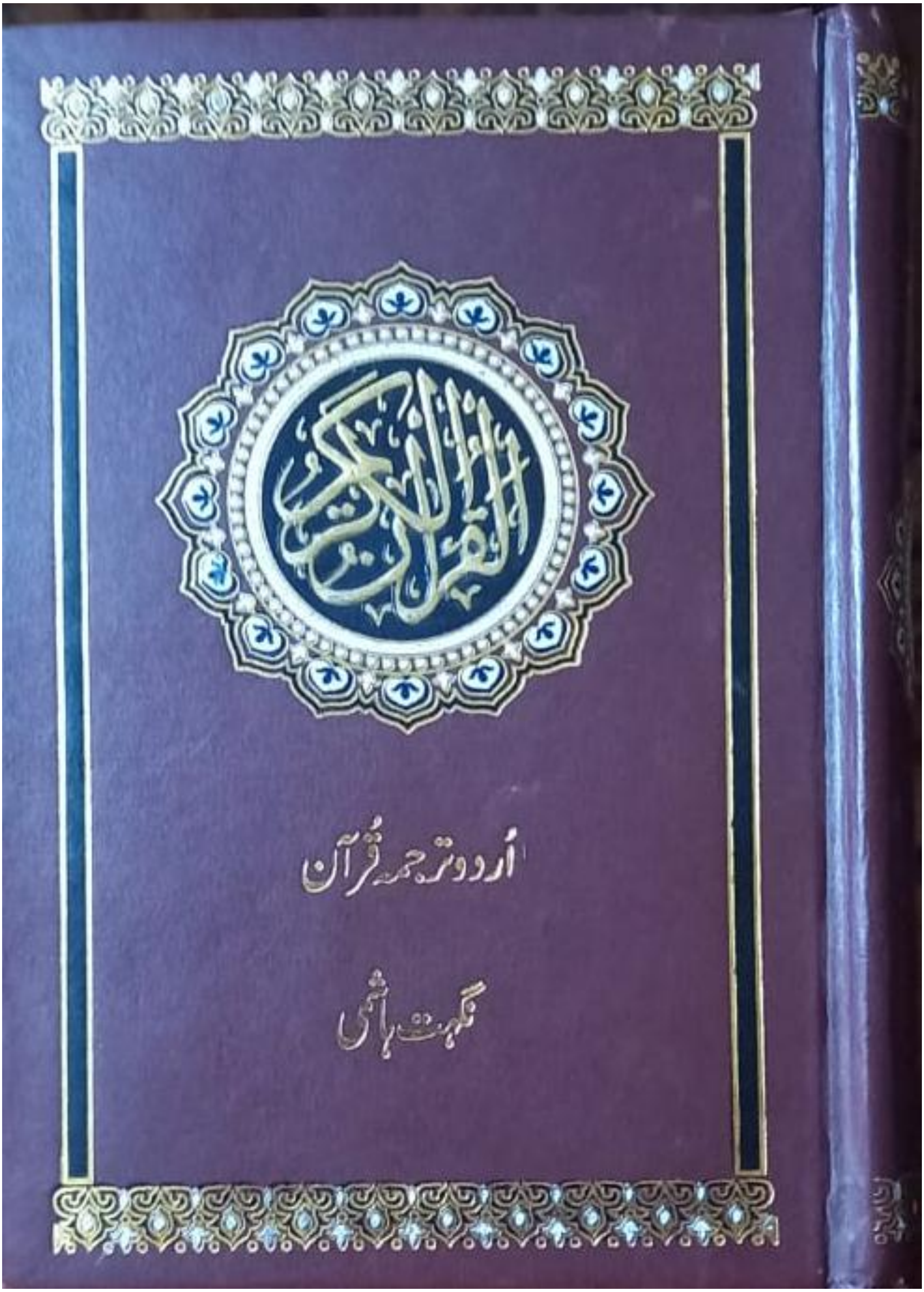
عرفان القرآن جو کہ علامہ ڈاکٹر طاہر القادری نے اردو میں قرآن پاک کا ترجمہ کیا ہے۔ یہ بہت آسان اور عام فہم ہے۔ ہر ذہنی سطح کے لوگ اسے پڑھ اور سمجھ سکتے ہیں۔ یہ قرآن پاک کا آسان اردو ترجمہ ہے۔ تو اس کا پشتو زبان میں ترجمہ اس لئے کیا تا کہ قرآنی تعلیمات و مفاہیم کو ان لوگوں کو بھی سمجھایا جاسکے جو صرف پشتو بولتے اور سمجھتے ہیں اکثر پاکستان اور افغانستان کے زیادہ تر مدارس میں تعلیمی زبان صرف پشتو ہے۔ تو یہ ترجمہ ان کو قرآن فہمی میں مددگار ثابت ہو گا۔ پشتون قوم خصوصاً خواتین جو صرف پشتو جانتی اور سمجھ سکتی ہیں۔ اس کتاب کے ذریعے انہیں قرآن کے مطالب سمجھنے اور اپنی زندگی قرآنی احکامات پر گزارنے میں آسانی ہو گی۔[243]

[242] ۔صفیہ منہاس، عرفان القرآن (پشتو)، مکتبہ النظامیہ مسجد ابوایوب انصاری گھنٹہ گھر چوک پشاور، جون 2020ء، ص:1

[243] ۔انٹرویو، محترمہ صفیہ منہاس، ۹ اگست 2021ء۔

فصل سوم

مکمل تراجم قرآن


القرآن الكريم
اردو ترجمہ قرآن
نگہت ہاشمی

"اردو ترجمہ قرآن از نگہت ہاشمی"

تعارف:

اردو ترجمہ قرآن جو استاذہ ڈاکٹر نگہت ہاشمی نے انتہائی عام فہم اور سادہ الفاظ میں لکھا ہے۔ پاکستان خواتین میں یہ پہلی خاتون ہیں جنہوں نے ایسا اردو ترجمہ قرآن لکھا ہے۔ یہ ایک عظیم کارنامہ ہے اور مسلمانوں خصوصاً خواتین کو قرآن کو سمجھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے میں مددگار ثابت ہوگا۔ مترجمہ نے اس ترجمہ قرآن میں قرآن کی زبان کو اردو دان قاری کی زبان میں منتقل کرنے کے لیے بھرپور کوشش کی ہے تاکہ بلاغت قرآن متاثر نہ ہو اور قرآن حکیم کے لفظی ترجمے کو ہی ترتیب دے کر رواں جملہ مکمل کیا جائے تفسیر و تاویل سے اجتناب کیا ہے۔ آیات کا جو مطلب لفظی ترجمہ سے واضح ہوتا ہے اسی کو بامحاورہ ترجمہ میں بیان کیا ہے۔

اس ترجمہ قرآن کو پاکستان اور کئی دوسرے ممالک میں بہت مقبولیت حاسل ہوئی۔ اسی لیے اس کے اب تک نو(9) ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ جن آیات میں تاکید آئی ہے وہاں تاکیدی انداز اپنایا گیا ہے۔ عربی گرائمر کے اصولوں کو بھی مد نظر رکھا گیا ہے اور کئی تفاسیر کو بھی مد نظر رکھا اور ایسا سادہ لفظوں میں یوں ترجمہ کیا کہ لفظی اور رواں ترجمے میں فرق نہ ہو۔

اشاعت:

اردو ترجمہ قرآن ایک جلد میں ستمبر 2007ء میں نگہت ہاشمی کے اپنے ادارے النور انٹرنیشل سے پہلی بار شائع ہوا۔ اب تک اس کے نو ایڈیشن زیور طبع سے آرستہ ہو چکے ہیں۔ طبع اول ستمبر 2007ء میں ہوا طبع دوم جون 2008، طبع سوم 2009ء طبع چہارم 2010ء، طبع پنجم 2011، طبع ششم 2012ء، طبع ہفتم 2013ء، طبع ہشتم 2014 اور طبع نہم فروری 2019ء میں ہوا۔ یہ کل 1221 صفحات پر مشتمل ہے۔

منہج واسلوب:

اس ترجمہ قرآن میں قرآن کی زبان کو آسان اردو زبان میں منتقل کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے۔ تاکہ اردو دان قاری کے لیے عام فہم ہو اور بلاغت قرآن بھی متاثر نہ ہو تاکہ قرآن حکیم کے لفظی ترجمے کو ہی ترتیب دے کر رواں جملہ مکمل کیا جائے۔ قرآن میں جہاں تاکیدی انداز اپنایا گیا ہے، مختلف تراجم میں وہاں تاکیدی انداز کی

انتہائی کمی محسوس ہوتی تھی۔ مگر اس ترجمے میں کوشش کی گئی ہے کہ ان مقامات پر توجہ دی جائے اور تاکیدی انداز کو برقرار رکھا جائے۔ جہاں اپنی زبان میں جملہ مکمل کرنے کے لیے کوئی لفظ شامل کرنا ناگزیر تھا ایسے مقامات کو بریکٹ کے استعمال سے واضح کیا گیا ہے۔ تاکہ قرآن کی زندہ عبارت کی تاثیر متاثر نہ ہو اور پڑھنے والا اس اعتماد سے پڑھے کہ یہ میرے رب کا کلام ہے اور اس میں انسانی کلام کی کوئی آمیزش نہیں ہے۔ اس کاوش کو واضح الفاظ میں ترجمہ کیا جاسکتا ہے کیونکہ اس میں ترجمانی کے طریقہ کار کو یکسر ترک کیا گیا ہے۔[244] تقریباً سات برس کے بعد نظر ثانی شدہ ایڈیشن طبع کیا گیا جس میں اسے پہلے سے بہتر بنانے کی خاطر عربی الفاظ کے مطابق ترجمہ کرنی کی مزید کوشش کی ہے۔ [245] اور گیارہ اصولوں کی بنیاد پر مزید کام کیا گیا وہ مندرجہ ذیل میں بیان کیا ہیں۔

نمونہ:

1. اللہ تعالیٰ کی صفات کا ترجمہ کرتے ہوئے خاص طور پر خیال رکھا گیا ہے کہ مبالغے کا مفہوم پوری طرح سے ادا ہو۔ مثال کے طور پر علیم کے معنی "خوب جانے والا" اور سمیع کے معنی "سب کی سننے والا" کیا گیا ہے۔
2. "ب" زائدہ کے مفہوم کو پیش نظر رکھتے ہوئے ترجمے کو بہتر بنایا گیا ہے۔ مثال کے طور پر **وَمَآ أُولَٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ**۔(النور 7-4) "اور یہ لوگ ہر گز ایمان لانے والے نہیں ہیں"
3. صیغے یعنی فعل ماضی، مضارع، اسم فاعل، معفول کے مطابق ترجمہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ جہاں کلام کے مطابق فعل ماضی کا معنی مضارع میں فعل مضارع کا معنی ماضی میں کرنا ضروری ہو اس کا خیال رکھا گیا۔
4. آسان اردو میں ترجمہ کرنے کی مزید کوشش کی گئی ہے۔
5. کَانَ" کا ترجمہ کرتے ہوئے یہ خیال رکھا گیا ہے کہ اس میں ہیشگی کا مفہوم واضح کرنے کی کوشش کی جائے۔ [246] اسی طرح حروف تاکید کا ترجمہ کرنے کی کوشش کی ہے، "مِن، اَل" کا صحیح معنی ادا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور یوں (11) اصولوں پر مزید کام کر کے اس ترجمہ کو اور آسان اور سہل بنایا ہے۔

---

[244] نگہت ہاشمی، پیش لفظ بطبع اول: ردو ترجمہ قرآن، النور انٹر نیشنل، ستمبر 2007۔

[245] نگہت ہاشمی، پیش لفظ بطبع ہشتم: ردو ترجمہ قرآن، النور انٹر نیشنل، ستمبر 2014۔

[246] نگہت ہاشمی، پیش لفظ بطبع اول: ردو ترجمہ قرآن، النور انٹر نیشنل، ستمبر 2007۔

ترجمے کا آغاز کرنے سے پہلے قرآن کے پاروں کی فہرست تحریر کی اور اس کے بعد ہر سورۃ کا ایک ایک رکوع کر کے پہلے عربی متن قرآن تحریر کیا ہے اور پھر آگے ان کا آسان الفاظ میں ترجمہ کیا ہے۔ ہر آیت کا ترجمہ کرنے کے بعد آیت نمبر لکھا ہے تا کہ ہماری آسانی ہو کہ یہ کس آیت کا ترجمہ ہے۔ اسی طرح پورے قرآن کا ترجمہ پیش کیا ہے۔ اس کے علاوہ ہر سورۃ سے پہلے بتایا ہے کہ سورۃ مکی ہے یا مدنی اور آیات اور رکوع کی تعداد بھی تحریر کی ہے۔

نمونہ ترجمہ:

"سورۃ نصر"

سورۃ نصر مدنی ہے اس میں تین آیات اور ایک رکوع ہے۔

اللہ تعالیٰ کے نام سے جو وسیع رحمت والا نہایت رحم والا ہے۔

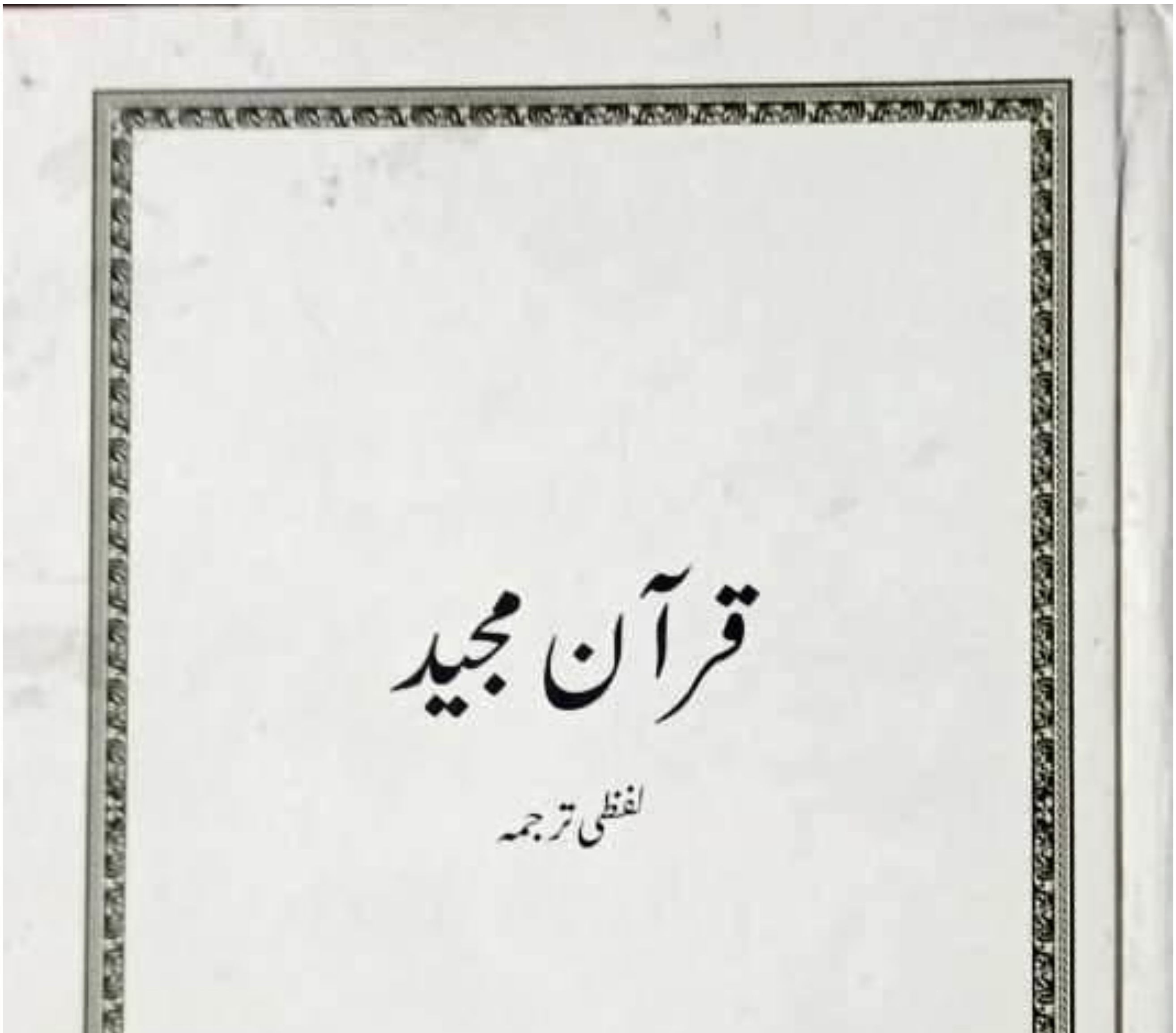
جب اللہ تعالیٰ کی مدد اور فتح آجائے (1) اور آپ دیکھیں کہ لوگ فوج در فوج اللہ تعالیٰ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں۔ (2) تو آپ اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کیجئے اور اس سے بخشش مانگیے یقیناً وہ ہمیشہ سے بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا ہے۔ (3) [247]

استاذہ نگہت ہاشمی اس ترجمے کے پیش لفظ میں لکھتی ہیں کہ قارئین کی نگاہیں ہمیشہ ایسے ترجمے کی تلاش میں رہی جس میں قرآن مجید کا اسلوب اور اللہ رب العزت کی طرف سے الفاظ کا انتخاب اپنے بھرپور رنگ سے نمایا رہے۔ جس سے قرآنیت یعنی قرآن کا مزاج واضح ہو۔ کہہ لیجئے کہ لفظی اور رواں ترجمہ میں فرق نہ ہو۔[248] سو مترجمہ نے اسی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے یہ ترجمہ کیا تا کہ ہر مومن مسلمان قرآن کو آسانی سے سمجھ کر اس پر عمل کر کے اپنی دنیا و آخرت سنوار سکے۔

---

[247] ردو ترجمہ قرآن، ص:1219۔

[248] نگہت ہاشمی، پیش لفظ طبع اول: ردو ترجمہ قرآن، النور انٹرنیشنل، ستمبر 2007۔


قرآن مجید
لفظی ترجمہ

قرآن مجید لفظی ترجمہ از ڈاکٹر فرحت ہاشمی

تعارف:

استاذہ فرحت ہاشمی ویسے تو قرآن کریم کا ترجمہ و تفسیر آن لائن پڑھاتی ہیں اور کئی دروس آڈیوز کی شکل میں موجود ہے مگر انہوں نے قرآن پاک کا لفظی ترجمہ کتابی شکل میں تحریر کیا۔ جو ایک جلد پر مبنی ہے آپ نے لفظی ترجمہ کرتے وقت تاویل سے گریز کیا ہے۔ اس ترجمہ قرآن میں آپ نے مقدمہ تحریر نہیں کیا۔ مگر ان کے شریک حیات سے جب رابطہ کر کے مترجمہ کے ترجمہ قرآن کا اسلوب دریافت کیا، معلوم ہوا کہ مترجمہ ڈاکٹر فرحت ہاشمی نے وہی ترجمہ بیان کیا ہے جو پڑھنے سے سمجھ میں آتا ہے۔ ہر قسم کی تاویلات سے اجتناب کیا ہے یعنی قرات کرتے وقت جو معنی قاری کو سمجھ آئے وہی معنی تحریر کیا ہے تاکہ لوگوں کے عقیدہ خراب نہ ہوں۔ استاذہ کا ماننا ہے کہ ترجمے کے بارے میں یہ دعویٰ کرنا کہ صرف یہی اس لفظ کا اصل مطلب ہے، یہ بات درست نہیں۔[249]

اس ترجمے میں جس لفظ کا جو مطلب لغت کے اعتبار سے ہوتا اور اس لفظ کے درست معنی کی ترجمانی کرتا وہی تحریر کیا ہے۔ اس میں ترجمانی یا تاویل سے بالکل اجتناب کیا گیا ہے۔

اشاعت:

یہ ترجمہ الھدیٰ پبلی کیشنز اسلام آباد سے مئی 2019ء رمضان 1440ھ میں شائع ہوا۔ یہ ایک جلد میں ہے۔ اب تک اس کے چار ایڈیشن زیور طبع سے آراستہ ہو چکے ہیں۔ ڈاکٹر ادریس زبیر نے اس ترجمے کی نظر ثانی کی۔ یہ لفظی ترجمہ کل 1018 صفحات پر مشتمل لفظی ترجمہ ہے۔

منہج و اسلوب:

مترجمہ فرحت ہاشمی نے انتہائی سادہ اور آسان اسلوب اپنایا ہے۔ مگر نہ ہی ترجمہ کے آغاز میں مقدمہ ہے نہ مضامین کی فہرست اور نہ ہی کسی بھی سورۃ کا خلاصہ یا تفصیل" قرآن مجید لفظی ترجمہ عنوان تحریر کرنے کے بعد سے لفظی ترجمہ لکھنے کا آغاز کیا۔ اور ہر لفظ کو بریکٹ میں لکھ کہ اس کے نیچے لفظی ترجمہ بیان کیا ہے۔ تاویل اور تفسیر سے اجتناب کیا گیا ہے۔ لفظ کا وہی مطلب لکھا ہے جو اس کو پڑھنے سے سمجھ میں آتا ہے۔ عربی لغت کو مد نظر رکھا ہے۔ اور وہی معنی لیا گیا ہے جو لغوی اعتبار سے درست ہو۔

زیر نظر ترجمہ میں مترجمہ نے آسان اردو میں لفظی ترجمہ کیا اس میں نہ تفسیری پہلو نظر آتا ہے نہ تاویل نہ تشبیہ دی گئی اور نہ ذاتی رائے۔ جیسے "کُرسِیُّہٗ" کا معنی "اس کی کرسی نے" ہی لکھا ہے۔[250] ترجمہ کرتے وقت لفظوں

---

[249] انٹرویو، مولانا زبیر ادریس (شوہر استاذہ فرحت ہاشمی)، مورخہ: 3 مارچ 2021ء۔

[250] فرحت ہاشمی، ڈاکٹر، استاذہ، قرآن مجید لفظی ترجمہ، الھدی پبلی کیشنز اسلام آباد، مئی 2019ء (رمضان 1440ھ)، ص: 72

کا چناؤ ایسا کیا گیا ہے جو عام فہم ہے یعنی سکیل لفظوں سے اجتناب کیا گیا ہے اور ترجمہ بھی ایسا کہ اگر انہیں جوڑ کر پڑھا جائے تو پوری آیت کا ترجمہ سمجھ آجاتا ہے یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے با محاورہ ترجمہ ہو۔ استاذہ صاحبہ نے تفسیر، تاویل اور تشبیہ سے مکمل اجتناب کیا ہے وہی ترجمہ بیان کیا جو لغوی اعتبار سے ہو۔

اور اسی طرح "یَدُ اللہِ" کا معنی "ہاتھ اللہ کا" بیان کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ترجمہ میں تفسیر یا تاویل نہیں۔[251] ڈاکٹر فرحت ہاشمی کا ترجمہ کرنے کا انداز اور ان کی بہن ڈاکٹر نگہت ہاشمی کا بھی اسلوب ترجمہ ایک جیسا ہی لگتا ہے وہ بھی تفسیر اور تاویل سے گریز کرتے ہوئے خالصتاً لفظ کے اصل معنی کو بیان کرتی ہیں۔ استاذہ فرحت ہاشمی نے ہر سورۃ کے نام کے ساتھ اس کا وہ مکی مدنی ہونا تحریر کیا اور دائیں اور بائیں جانب آیات اور رکوع کی تعداد بھی بیان کی ہے۔

نمونہ ترجمہ:

آیاتہا 38	سُوْرَةُ مُحَمَّدٍ مَدَنِيَّةٌ	رکوعاتہا 4

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	وَ صَدُّوْا	عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	اور انہوں نے روکا	اللہ کے راستے سے
اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ[1]	وَ الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ عَمِلُوا
اعمال ان کے	اور وہ جو	ایمان لائے	انہوں نے عمل کیے
الصّٰلِحٰتِ	وَ اٰمَنُوْا	بِمَا	نُزِّلَ
نیک	اور وہ ایمان لائے	اس پر جو	نازل کیا گیا
عَلٰى مُحَمَّدٍ	وَّ هُوَ	الْحَقُّ	مِنْ رَّبِّهِمْ
محمدؐ پر	اور وہی	حق ہے	ان کے رب کی طرف سے
كَفَّرَ	عَنْهُمْ	سَيِّاٰتِهِمْ	وَ اَصْلَحَ
اس نے دور کر دیں	ان سے	برائیاں ان کی	اور اس نے درست کر دیا
بَالَهُمْ			
حال ان کا [252]			

وجہ تسوید:

استاذہ فرحت ہاشمی ایک عظمی داعیہ اور مبلغہ ہیں آپ کا مقصد حیات ہے کہ "قرآن پاک ہر ایک کے ہاتھ اور دل میں" اسی مقصد کے پیش نظر آپ نے قرآن پاک کا لفظی ترجمہ کیا تاکہ ہر ذہنی سطح کے لوگ سمجھ سکیں اور قرآن پاک کی تعلیمات پر عمل بھی کر سکے۔ قرآن پاک کا اصل معانی اور مفہوم اس لیے تحریر کیا تاکہ قاری کو

[251] قرآن مجید لفظی ترجمہ، ص:840۔

[252] قرآن مجید لفظی ترجمہ، ص:851۔

پڑتے وقت جو معنی سمجھ آتے ہیں اس کو سمجھنے میں آسانی ہو۔ اور قرآن کے اصل معانی کو سمجھ سکے متشابہات سے بچیں اور ان کے عقیدے خراب نہ ہو۔ [253]

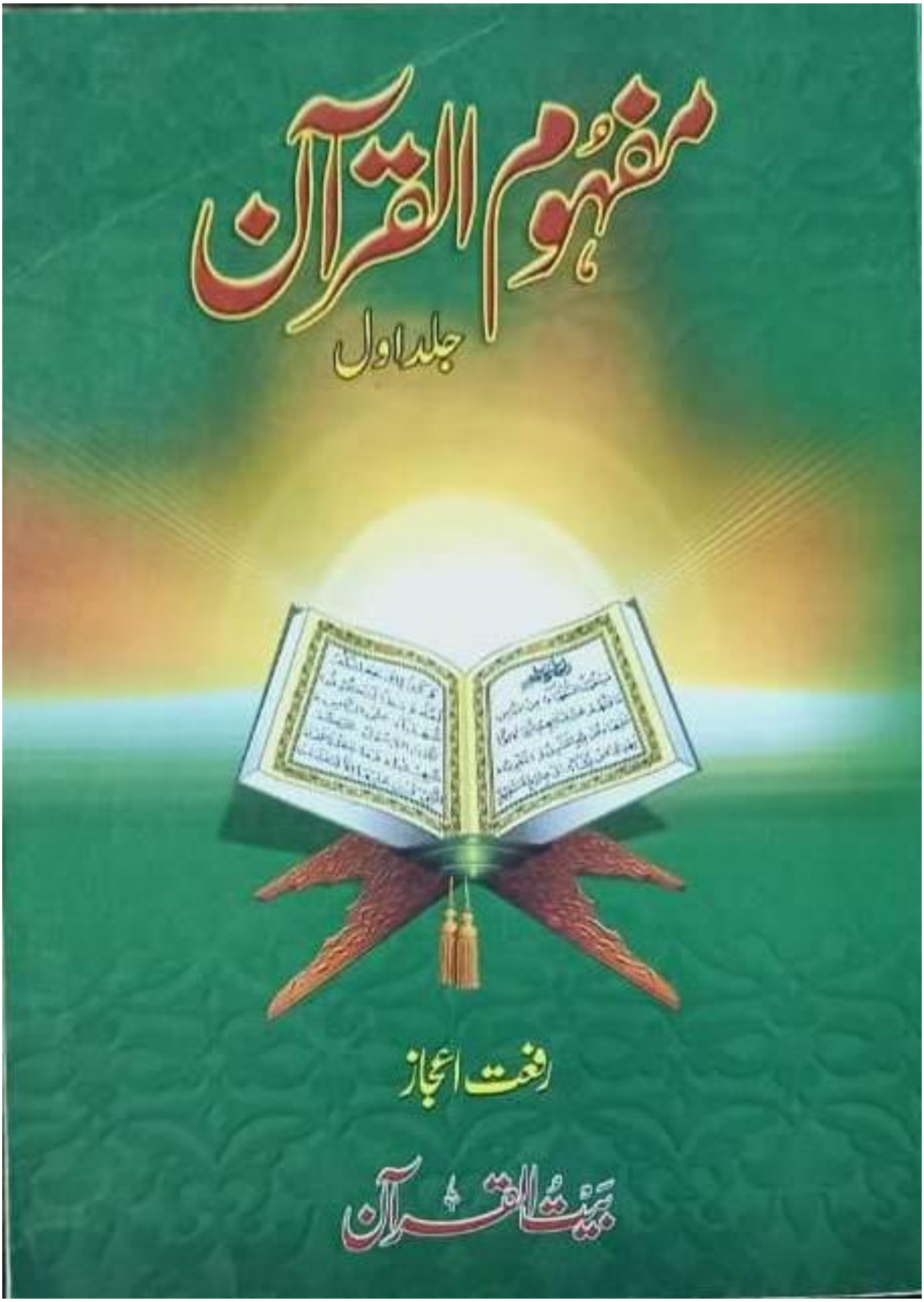
ماخذ:

استاذہ فرحت صاحبہ نے ترجمہ قرآن لکھتے وقت بہت سی تفاسیر اور تراجم کئی سالوں تک کا مطالعہ کیا اور کئی سالوں تک پھر اور نوٹس تحریر کیے اور اس کے بعد ترجمہ کیا۔ استاذہ نے کئی عربی لغت کی کتب جیسے الصحاح لالجوہری، ابن منظور افریقی کی لسان العرب، قصائد جاہلیہ یعنی قدیم شاعری کو زیر مطالعہ رکھا قصائد جاہلیہ یعنی قدیم شاعری کو زیر مطالعہ رکھا اور اس کے علاوہ بہت سی تفاسیر کا بھی کئی سالوں تک مطالعہ کرتی رہی۔ تفسیر بالماثور و بالرائے، کتب آیات الا احکام، تفسیری نکات از کتب امام ابن تیمیہ و امام ابن القیم، تفسیر التحریر و التنویر از ابن عاشور، تفسیر القرآن از شیخ ابن العثیمینؒ کے ساتھ ساتھ اور بھی کئی تفاسیر سے استفادہ کیا۔ استاذہ نے مولانا یوسف متالا کی اضواء البیان فی ترجمہ القرآن اور شاہ ولی اللہ کے فتح الرحمن (فارسی ترجمہ قرآن) کو بھی زیر مطالعہ رکھا۔ کئی سال باریک بینی سے مطالعہ کرنے کے بعد زیور طبع سے آراستہ کیا۔ اس عظیم کام میں آپ کے شریک حیات مولانا محمد زبیر ادریس نے بھی مدد کی اور اس ترجمہ کی نظر ثانی بھی فرمائی۔ [254]

---

[253] انٹرویو، مولانا زبیر ادریس (شوہر ڈاکٹر فرحت ہاشمی) مورخہ: 3 مارچ 2021۔

[254] انٹرویو، مولانا زبیر ادریس (شوہر ڈاکٹر فرحت ہاشمی) مورخہ: 31 اگست 2021ء


مفہوم القرآن
جلد اول
رفعت اعجاز
بیت القرآن

مفہوم القرآن از رفعت اعجاز

تعارف:

"مفہوم القرآن" محترمہ رفعت اعجاز کا ایک عظیم کارنامہ ہے۔ مترجمہ نے کئی سال بہت ساری تفاسری اور تراجم کا مطالعہ کیا اور س کے بعد قرآن پاک کا آسان فہم تشریحی انداز میں ترجمہ جو نوجوان نسل کے لیے کیا یہ غالباً پہلی خاتون ہیں جنہوں نے بچوں کو مد نظر رکھتے ہوئے اس انداز سے ترجمہ کیا۔

محترمہ رفعت اعجاز صاحبہ نے قرآن حکیم کی وضاحتوں کے لیے فیض کے متعدد سر چشموں سے استفادہ کیا ہے۔ یہ کتاب ہمیں بیک وقت قرآن کی متعدد تفاسیر اور مفسروں سے متعارف کرا دیتی ہے۔ محترمہ نے قرآن کے پیغام اور نبی رحمتؐ کے اسوہ حسنہ کو اکیسویں صدی میں عام کرنے کی بہترین کاوش کی ہے۔[255]

محترمہ نے انتہائی منفرد انداز میں قرآن پاک کی ہر آیت کی تشریح و تفسیر کی ے۔ یہ کل چھ (6) جلدوں پر مشتمل ہے۔ محترمہ نے اس کا مقدمہ خود تحریر کیا ہے اور مولانا اکرم کاشمیری جو ماہنامہ الحسن لاہور کے مدیر اعلیٰ، مولانا ضمیر احمد ساجد جو فاضل درس نظامی، خطیب جامع مسجد اسلام آباد ہیں اور فرخندہ جبیں جو علوم دینیہ کی عالمہ فاضلہ نے آپ کی عظیم کاوش کو سراہا اور تبصرہ بھی کیا۔ جس میں انہوں نے اس ترجمہ کا تعارف بھی پیش کیا۔

ڈاکٹر سدید انور نے بھی اس ترجمہ و تفسیر پر بہترین تعارفی تبصرہ کیا ہے جو کہ اس کی پہلی جلد میں موجود ہے۔

محترمہ رفعت اعجاز مقدمے میں لکھتی ہیں کہ قرآن کے تمام مضامین موتیوں کی لڑی کی طرح گزشتہ سے پیوستہ ہیں، حالانکہ قرآن پاک سائنسی کتاب نہیں ہے لیکن ایسا کوئی بھی مضمون نہین ہے جو اس کتاب مقدس (قرآن مجید) میں بیان نہ کیا گیا ہو یہ ایک مکمل ضابطہ حیات پیش کرتی ہے نیز تمام علوم سے متعلق حیرت انگیز پیغامات بھی اس کلام الٰہی میں موجود ہیں، قرآن پاک جو کائنات میں تمام دانائیوں کا منبع ہے اس کی کوئی آیت سائنس کے مخالف نہیں جاتی۔ یہی وجہ ہے کہ اہل علم نے قرآن سے پوری طرح استفادہ کر کے دنیا کو بے شمار بنیادی دریافتوں سے مستفید کیا۔ جس کا ثبوت یہ ہے کہ ظہور اسلام کے 100 سے 300 سالوں کے اندر اندر مسلمانوں نے طبعیات، ریاضی، طب، بیالوجی، ارضیات، فلکیات غرض یہ کہ ہر قسم کے علوم وفنون میں کمال مہارت حاصل کی۔[256]

مترجمہ نے قرآن پاک کی تعلیمات کے فضائل بیان کرتے ہوئے نوعمر نوجوان نسل کو ترغیب دلانے کی کوشش کی ہے کہ وہ قرآن پاک کو پڑھیں اور اس کو سمجھیں تا کہ وہ بھی اس کی برکات حاصل کر سکیں۔

---

[255] رفعت اعجاز، مفہوم القرآن، بیت القرآن پبلیشر لاہور پاکستان، اکتوبر 2006ء، ج 1، ص:16

[256] مفہوم القرآن، ج 1، ص:13

موصوفہ نے دور حاضر جو کہ ماڈرن اور جدید ٹیکنالوجی کادور کہلاتا ہے اس میں بلا شعبہ جدید نسل کو قرآن مطالب و مفاہیم سے روشناس کرانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ غالباً رفعت اعجاز پہلی خاتون ہیں جنھوں نے بچوں، نو عمروں، عام نوجوانوں اور کم پڑھے لکھے لوگوں کو پیش نظر رکھ کر قرآن مجید کا ترجمہ و تفسیر کیا۔

آپ نے دور حاضر کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے ایسا آسان اور عمدہ ترجمہ بمعہ تشریح تحریر کیا ہے کہ نوجوان نسل اور کم پڑھے لکھے سب کے لیے مستفید ہو گا یہ ترجمہ آسان اردو زبان میں ہے "یہ تحریر اس قدر جاذب نظر اور دلوں پر اثر انداز ہونے والی ہے کہ پڑھنے والے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔"[257]

یہ ترجمہ چھ (6) جلدوں پر مشتمل ہے ہر سورۃ کے آغاز میں اس کا تعارف بیان کر کے ہے پھر ہر آیت کا ترجمہ اور تشریح بیان کی گئی ہ۔ تاکہ قاری کو سمجھ آسکے کہ اس میں کیا بیان کیا گیا جارہا ہے۔ ہر جلد کے آغاز میں سورتوں کے مضامین مختلف عنوانات کے تحت کیے ہیں نیز ہر طرح سے آسانی پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ نوجوان نسل قرآن پاک کو سمجھ سکے۔

ڈاکٹر ندیم سحر عنبرین نے اس تفسیر کی سات (7) جلدیں بتاتی ہیں[258]۔ راقمہ کی تحقیق کے مطابق اس کی ساتھ نہیں(6) جلدیں ہیں۔

مقصد تالیف:

اس ترجمہ کے مقدمہ میں موصوفہ وجہ تالیف بیان کرتے لکھتی ہیں کہ اپنے زندگی میں اکثر و بیشتر اس کمی کا احساس رہا کہ قرآن مجید کے مفہوم کو یسر نا القرآن کے معیار پر ضرور لکھا جانا چاہیے۔ کیونکہ سکول و کالج کے طلباء قرآن کے نفس مضمون سے بالکل بے خبر ہیں۔ یا تو ناظرہ پڑھتے ہیں یا پھر ترجمہ پڑھتے ہیں اور کچھ فیض حاصل کیے بغیر یہ کہہ کر رکھ دیتے ہیں کہ (نعوذ باللہ) ہمیں یہ بے ترتیب لگتا ہے، اور ہماری موجودہ نسل اس وقت ذہنی طور پر بے حد مضبوط ہے مگر ان کی رہبری ناپید ہے۔ اسی لیے محترمہ کے ذہین میں خیال آیا کہ اس قدر بابرکت خزینہ علوم و فنون ہمارے بچوں سے صرف اس لی پوشیدہ ہے کہ وہ عربی نہیں جانتے تو موصوفہ نے سوچا کہ انتہائی عام فہم اور آسان الفاظ اور سہل ترین انداز تحریر میں وہ تمام نکات واضح طور پر بچوں کو بتادیے جائیں جو ان کے لیے دنیا و آخرت کی بھلائیوں، ترقیوں اور کامیابیوں کو واضح کر دے۔

قرآن پاک کی بہت سی تفسیریں چھپ چکی ہیں اور بہت سے بہترین کام ہو چکے ہیں اور ہو بھی رہے ہیں لیکن محترمہ رفعت کہتی ہیں کہ "میری نظر سے ابھی تک بچوں کے لیے ایسا کوئی کام نہیں گزرا جس میں یہ اسلوب اختیار کیا

---

[257] مفہوم القرآن، ج1، ص:15

[258] ندیم سحر عنبرین، خواتین اور خدمت قرآن، ناشر ندیم سحر عنبرین، 2018ء ص:308

گیاہو کہ عام نوجوان اور سکول کے بچے جس کو آسانی کے ساتھ سمجھ سکیں۔ چنانچہ میں نے اس کام کا بیڑا اٹھایا اور عزم کیا کہ میں ضرور قرآن کا اس انداز میں مفہوم پیش کروں کہ جس میں پڑھنے والے یا سمجھن والے کو دقت پیش نہ آئے۔[259]

مولانا اکرم کاشمیری یوں مقصد تالیف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ دور جدید ماڈرن سائنسز اور اور ٹیکنالوجی کا دور ہے اس میں جدید نسل کو قرآنی مطالب و مفاہیم سے روشناس کرنا اہل علم اور دانشوروں کی ذمہ داری ہے جس کا آغاز محترمہ رفعت اعجاز نے اللہ کے فضل سے کر دیا ہے۔[260]

مولانا ضمیر احمد ساجد وجہ تالیف اور تعارف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں برصغیر میں لوگوں کی دینی ومذہبی رہنمائی کی خاطر بڑے بڑے علماء اور فکری شخصیات نے اردو زبان میں قرآن مجید کی کئی تفاسیر تحریر کی ہیں مگر نئے دور میں داخل ہونے سے جہاں لوگوں کی مصروفیات میں اضافہ ہوا وہاں نئے نئے مسائل بھی سامنے آئے۔ ضرورت اس امر کی محسوس ہوئی کہ نئی نسل کے لیے عام فہم انداز میں قرآن کی تعلیمات عام کی جائیں۔ اس نازک دور میں جہاں دین اسلام کے خلاف کی قسم کے ہزاروں فتنے پیدا ہوئے ہیں۔ وہی محترمہ رفعت نے قرآن فہمی کو شدت سے محسوس کیا اور پھر کوشش کی کہ "مفہوم القرآن" کے نام سے قرآن مجید کی آسان معنوی تفسیر سے بچوں اور نوجوان نسل اور کم پڑھے لوگوں کو آگاہ کیا جائے۔ بلاشبہ موصوفہ اس کوشش میں کامیاب ہوئی[261]۔

فرخندہ جبین صاحبہ موصوفہ کا مقصد تالیف ان الفاظ میں بیان کرتی ہیں: کہ موصوفہ کی یہ کوشش نوعمر بچوں کے ذہین سنوانے کے لیے ہے۔[262]

ڈاکٹر انور سدید تبصرہ کرتے ہوئے مقصد ترجمہ ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

محترمہ رفعت اعجاز نے اپنے گرد و پیش پر نظر دوڑائی تو انہیں لاکھوں گمراہ انسانوں کا ہجوم نظر آئے جو قرآنی تعلیمات اور مفاہیم سے بالکل بے بہرہ تھے۔ چنانچہ موصوفہ نے قرآن پاک کے مطالب و مفاہیم عام فہم اور آسان زبان میں واضح کرنے کا بیرہ اٹھایا اور پھر زیر نظر کتاب تالیف کی جو ان سب بچوں اور بڑوں کے لیے ہے جو عربی سے ناواقف ہیں۔ حالانکہ ناظرہ قرآن کی روزانہ تلاوت تو کرتے ہیں مگر اس کے وسیع تر پیغام کو زندگی کی کامیابی کی تیر بہدف نصیحتوں سے ناآشنا ہیں((روزنامہ نوائے وقت لاہور، 16 نومبر 2003ء)[263]

---

[259] مفہوم القرآن، ج1، ص:13 -14۔

[260] مفہوم القرآن، ج1، ص:15۔

[261] ایضاً۔

[262] مفہوم القرآن، ج1، ص:16۔

[263] ایضاً

اشاعت:

یہ کل 3 جلدوں پر مشتمل ہے پہلی جلد میں پارہ 1 تا5 تک ترجمہ و تشریح ہے اور 396 صفحات پر مشتمل ہے ۔اس کا پہلا ایڈیشن اکتوبر 2006ء کو بیت القرآن پبلیشرز لاہور سے شائع ہوا ابو نعمان بشیر احمد، ابو عکاشہ عبد الطیف حلیم نے نظر ثانی کی دوسری جلد میں پارہ 6 تا10 کی تشریح ہے۔ تیسری جلد میں پارہ 11 تا15، چوتھی جلد میں 16 تا 20، پانچویں جلد میں 21 تا25 اور چھٹی جلد میں 26 تا30 پاروں کو چھ جلدوں میں تقسیم کیا ہے۔

منہج واسلوب:

محترمہ رفعت اعجاز جو کہ عربی، فارسی اور اردو کے ساتھ جدید علوم میں مہارت رکھتی تھیں انہوں نے نوجوان اور نئی نسل کو قرآنی مطالب و مفاہیم سے روشناس کرائے کے لیے انتہائی سہل اور آسان اسلوب اختیار کرتے ہوئے ترجمہ اور تشریح کی ہے۔ موصوفہ نے کتاب اللہ کے معنی کو اردو زبان میں نکھارنے کے لیے ایسے خوبصورت الفاظ کا انتخاب کیا ہے جس کو دس، گیارہ سال کا بچہ بھی آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔ اگرچہ محترمہ کا مقصد تالیف ابتدائی فہم و فراست کے حامل بچوں کو قرآن حکیم سمجھانا ہے مگر یہ ترجمہ اتنی خوبصورتی سے لکھا ہے کہ بڑی عمر کے لوگ بھی اس سے مستفید ہو سکتے ہیں۔ یہ تحریر اس قدر جاذب نظر اور دلوں پر اثر انداز ہونے والی ہے کہ پڑھنے والے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

یہ ترجمہ و تشریح کل چھ (6) جلدوں پر مشتمل ہے موصوفہ نے مقدمہ خود تحریر کیا جس میں آپ نے تحریر سے متعلق ضروری معلومات واضح کی اور جن علماء سے مشورہ لیا ان کا شکریہ ادا کرنے کے بعد آخر میں شائع کرنے والے ادارے کا بھی تذکرہ کیا ہے۔ مولانا اکرم کاشمیری، مولانا ضمیر احمد ساجد اور محترمہ فرخندہ جبین کے تقاریظ بھی شامل کیا گئے ہے اور ڈاکٹر انور سدید نے مفہوم القرآن کے بارے میں جو تبصرہ کیا ہے جو پہلی جلد میں موجود ہے۔ مفہوم القرآن بہت سی خصوصیات کا حامل ہے۔ موصوفہ نے قارئین کی آسانی کے لیے آغاز میں مضامین کی فہرست تحریر کی ہے۔ جس میں پارہ نمبر بمعہ نام بیان کرنے کے بعد آیات میں کس بات کا بیان آیا ہے اس کا عنوان تحریر کیا ہے اس کے بعد ترجمہ کرتے وقت سب سے پہلے سورۃ کا نام لکھ کر اس کا مختصر اًتعارف بیان کیا ہے۔ اور سورۃ فاتحہ کے بعد ہی سورۃ بقرہ کو ترتیب کے اعتبار ہر سورۃ کو رکھا گیا ہے اس کی وضاحت پیش کی ہے سورۃ بقرہ میں کون کون سے معاملات کے بارے میں رہنمائی دی گئی ہے اس بارے میں بھی واضح کیا گیا ہے۔ یوں ہر سورۃ کا تعارف بیان کیا گیا ہے موصوفہ سورۃ کا تعارف یوں بیان کرتی ہیں کہ:

قرآن مجید کی ترتیب کے اعتبار سے سب سے پہلی سورۃ فاتحہ اور دوسری سورۃ بقرہ ہے یہ مدنی سورۃ ہے اور اس میں 266 آیات اور چالیس (40) رکوع ہیں جو تقریباً اڑھائی پاروں میں مکمل ہوتی ہے۔ آٹھویں رکوع میں

حضرت موسیٰؑ اور ان کی قوم کے درمیان جو مکالمہ ہوا تھا جس کا موضوع ایک گائے تھی اس کا بیان کیا ہے۔ سورۃ بقرہ میں اعتقادات، عبادات، معاملات، وراثت، ازدواجی زندگی، اخلاص و تصوف غرضیکہ تمام مسائل کا اجمالاً کر کیا ہے اور اس کے علاوہ تین گروہ مومن، منکر اور منافق، انعام یافتہ، قوم یہود کا ذکر بنی اسرائیل پر کئے گئے انعامات کا ذکر، آخر میں حضرت ابراہیمؑ کے فضائل اور ان کی دعاؤں کا ذکر کیا گیا ہے۔[264]

محترمہ رفعت اعجاز نے سورۃ کا تعارف بیان کرنے کے بعد ہر ایک آیت کا ناظرہ تحریر کر کے اس کا با محاورہ ترجمہ تحریر کیا ہے اور پھر اس کی آسان الفاظ میں تشریح بھی بیان کی ہے اور ہر پارے کے اختتام پر پارہ کا خلاصہ بھی تحریر کیا ہے تشریح / تفسیر کرتے وقت موصوفہ نے بعض جگہوں پر احادیث سے بھی استدلال کیا ہے۔ تا کہ بات قرآن و حدیث سے مکمل واضح ہو سکے۔ جہاں حدیث بیان کی ہے اس کے آگے حوالہ بھی تحریر کیا ہے جیسے کہ سورۃ النساء کی پہلی آیت جو کہ انسان کی پیدائش سے متعلق ہے کی تشریح کرتے وقت حدیث نقل کرتے ہوئے لکھتی ہیں۔ حدیث ہے "جو شخص اللہ کے خوف سے رویا ہو وہ آگ میں داخل نہ ہو گا۔[265]

کتاب کے آغاز میں مضامین قرآن پاک بیان کئے ہیں اور بعنوان ہر سورۃ اور آیت نمبر لکھا ہے کہ اس میں کیا احکامات واضح کیے ہیں۔

نمونہ تسوید:

مضامین قرآن

عقائد

سورۃ	آیت	سورۃ	آیت
البقرہ	164	البقرہ	258
الانعام	17-14	الانعام	40-41
الانعام	76-77	الانعام	79[266]

---

[264] مفہوم القرآن، ج 1، ص:22۔

[265] مفہوم القران، ج 1، ص:313۔

[266] مفہوم القران، ج 1، ص:11۔

مسائل جہاد و غنیمت و فے و اسیر

البقرہ	190تا194	البقرہ	217	النساء	-84تا71-75 81
النساء	94	الانفال	1	الانفال	12تا16
الانفال	45تا47	الانفال	57-58	الانفال	60تا61
الانفال	72تا73	التوبہ	1تا7	التوبہ	11تا12
التوبہ	36تا41	التوبہ	73تا74	النحل	126
الاحزاب	60تا62	محمد	4	الحشر	5تا10 [267]

موصوفہ نے تشریح کرتے وقت بعض جگہ پر صحابہ کے اقوال، بعض کتب سے اولیاء کے اقوال، اور کہیں پر کئی معروف شاعروں علامہ اقبال بشمول خالد نعایت، میر انیس اور الحاکی وغیرہ کے اشعار بھی لکھے ہیں۔ غرضیکہ نو عمر نسل کے لیے دلچسپی پیدا کرنے کے لیے خوبصورت اسلوب اپنایا ہے۔ اس کے علاوہ اکثر مقامات پر نقشے بنا کر بھی وضاحت بیان کی ہے۔ قوم نوح کا علاقہ اور جبل جودی کا نقشہ بھی اس ترجمہ کی تیسری جلد کا حصہ ہے۔[268] اور سورۃ کہف میں سیدنا موسیٰؑ اور سیدنا خضرؑ کا قصہ اور کئی نصیحتیں سے آیات کی تشریح کے دوران نقشہ بسلسلہ قصہ خضرو موسیٰؑ بھی واضح کیا ہے۔ [269] اس کے علاوہ اور بھی کئی نقشے اس ترجمے کا حصہ ہیں موصوفہ نے سورۃ الروم کا خلاصہ میر انیس کے اشعار کی صورت میں بیان کیا ہے۔[270]

خلاصہ سورۃ الروم

گر لاکھ برس جئے تو پھر مرنا ہے

پیمانہ عمر ایک دن بھرنا ہے۔

ہاں توشہ آخرت مہیا کر لے

غافل تجھے دنیا سے سفر کرنا ہے۔

جو شے ہے فنا، اسے بقا سمجھا ہے

جو چیز ہے کم اسے سوا سمجھا ہے۔

---

[267] مفہوم القران، ج1، ص:34۔

[268] مفہوم القران، ج3، ص:83۔

[269] مفہوم القران، ج3، ص:313۔

[270] مفہوم القران، ج1، ص:32۔

ہے بحر جہاں میں عمر مانند حباب

غافل! اس زندگی کو کیا سمجھا ہے؟

کیا کیا دنیا میں صاحب مال گئے

دولت نہ گئی ساتھ نہ اطفال گئے

پہنچا کے لحد تک پھر آئے سب لوگ

ہمراہ اگر گئے تو اعمال گئے

توقیر تیرے آستانے میں ملی

عزت تیرے در پہ سر جھکانے سے ملی

مال وزر و آبرو و دین و ایمان

کیا کیا دولت تیرے خزانے میں ملی (میر انیس) [271]

جلد ششم کے بالکل اختتام پر دعا لکھنے کے بعد اور خلاصہ قرآن بھی قلم بند کیا گیا ہے ہر سورت کے آغاز میں سورۃ کا تعارف اور اس کے اختتام پر خلاصہ سورت بھی بیان کیا ہے۔ اس کے علاوہ جلد کے آخری صفحے پر ادارہ بیت القرآن کا تعارف و مقاصد بیان کئے گئے۔

نمونہ ترجمہ:

تعارف سورۃ المطففین

یہ سورۃ ترتیب کے لحاظ سے 83 نمبر پر آتی ہے اس میں 36 آیات اور ایک رکوع ہے یہ بھی مکہ کے ابتدائی دور میں نازل ہوئی۔ اس کا خاص موضوع ہے "آخرت" کیونکہ اسلام کے ابتدائی دور میں لوگ آخرت سے بالکل ناواقف تھے۔ اسی لیے وہ ہر قسم کی اخلاقی برائیوں میں مبتلا تھے کیونکہ ان کے خیال میں بس زندگی یہی ہے جو اچھا برا کرنا ہے کرلو۔ مر گے تو بس ختم غرض وہ لوگ "بابر باعیش کوش کہ دنیا بارہ نیست" کے قائل تھے۔

اسلامی تعلیمات سے صرف مسلمان ہی مستفید نہیں ہوئے بلکہ ان کے قریب ترین غیر مسلموں پر بھی ان کے بڑے اچھے اثرات ظاہر ہوئے جیسا کہ ڈاکٹر تاراچند لکھتے ہیں " اگر ہندوستان کی اقتصادی زندگی میں پیدا شدہ تبدیلیاں قابل توجہ تھیں تو معاشرتی اور سیاسی زندگی میں عظیم تر تھیں۔ معاشرتی زندگی کے متعلق اسلام کا نقطہ نظر

271 مفہوم القران، ج5، ص:33۔

مساوات پسندانہ تھا۔ اسلام نے موروثی اور نسلی امتیازات کو زیادہ قابل قدر نہیں سمجھا۔ یہ اسی کا اثر تھا کہ ہندو مت میں معاشرتی مساوات کا احساس زندہ ہوا اور یہ مذہب سماجی حدبندیوں کو توڑنے کے لیے آمادہ ہو گیا۔[272]

ناپ تو میں کمی اور آخرت میں پیشی سورۃ المطففین

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ﴿۱﴾ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ﴿۲﴾ وَ اِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ﴿۳﴾ اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ﴿۴﴾ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ۔

ناپ اور تول میں کمی کرنے والوں کے لیے خرابی ہے (1) جو لوگوں سے ناپ کر لیں تو پورا لیں (2) اور جب انہیں ناپ کر یا تول کر دیں تو کم دیں (3) کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ اٹھائے بھی جائیں گے (4) یعنی ایک برے سخت دن میں (5)

تشریح:

اس پوری سورۃ کا مرکزی مضمون آخرت ہے یعنی انسان کا انجام مر جانا یعنی مادی جسم کا ختم ہو جانا اور دوسری زندگی کی ابتداء ہو جانا۔ دنیا کی زندگی میں انسان روح اور شیطان کی طاقت سے لڑتا لڑتا رخصت ہو جاتا ہے۔[273]

خلاصہ سورۃ المطففین۔

اس سورۃ کا خلاصہ یہ ہے کہ اس میں انسانی ندگی کی کہانی ازل سے ابد تک بڑے خوبصورت انداز میں بیان کر دی گئی ہے۔

1. انسان کی اصل حقیقت۔
2. زمان وہ مکاں میں اس کا مقام۔
3. روح و جسم کی حقیقت۔
4. عالم الغیب کی خبریں۔
5. موت اور زندگی بعد الموت کے راز۔
6. قیامت روز جزا جنت اور جہنم۔

[272] ڈاکٹر تاراچند، تمدن پذیر اسلامی اثرات، اردو ترجمہ، ص:231

[273] مفہوم القرآن، ج4، ص:259 تا 361۔

اسلام کا غلبہ پہلے جزیرہ نمائے عرب پر ہوا جو بڑی تیزی سے مشرق و مغرب پر چھا گیا۔ اس کی وجہ ی ہے کہ اسلام کا نظریہ

حق اسلام کا بہترین نعرہ ہے انسانی مساوات
لیکن بلال رضی اللہ عنہ حبشی، وہ زادہ حقیر
فطرت تھی جس نور نبوت سے مستیز
جس کا امین ازل سے ہوا سینہ بلالؓ
محکوم اس صدا کے ہیں شہنشاہ و فقیر
ہوتا ہے جس سے اسود و احمر میں اختلاط
کرتی ہے جو غریب کو ہم پہلوئے۔ امیر

علامہ اقبالؒ [274]

[274] مفہوم القران، ج6، ص: 362 تا 363۔

ماخذ ترجمہ / مستفاد:

محترمہ رفعت اعجاز نے کئی تفاسیر، کتب اور صحاستہ کا کئی سالوں تک مطالعہ کیا اور اس کے بعد مفہوم القرآن تحریر کرنے کی جسارت کی ہے۔ آپ نے کئی مقامات پر ان کا حوالہ بھی تحریر درج کیا ان میں سے بعض کے نام یہ ہیں:

1. تفسیر ابن کثیر
2. تفہیم القرآن از ابوالاعلیٰ مودودی
3. مشکوۃ، کتاب فضائل القرآن
4. ضیاالقرآن از پیر کرم شاہ ازہری
5. صحیح بخاری
6. صحیح مسلم
7. سنن نسائی
8. سنن ابی داؤد۔
9. سنن ابن ماجہ
10. جامع ترمذی
11. مسند احمد
12. انوار القرآن از ڈاکٹر ملک غلام مرتضیٰ
13. اسوہ حسنہ از بنت اسلام
14. جنت القناعتہ از محمد موسیٰ
15. قیامت اور حیات بعد الموت از سلطان بشیر محمود۔
16. طبقات ابن سعد
17. قرآنی آیات اور سائنسی حقائق

18. ازو پیتا نسانیت از مولوناوحید الدین خان

19. تاریخ عرب اردو ترجمہ از قلب حتی۔

20. تاریخ سائنس از جارج سارٹن۔

21. تشکیل انسانیت اردو ترجمہ از ریفالف۔

22. The Mystererious Universse

23. Horizons by michaels A.Seeds از ڈاکٹر دلدار احمد قادری

24. خداموجود ہے از جرمن فلاسفر کانٹ

25. گلستان قناعت از محمد موسیٰ روحانی بازی

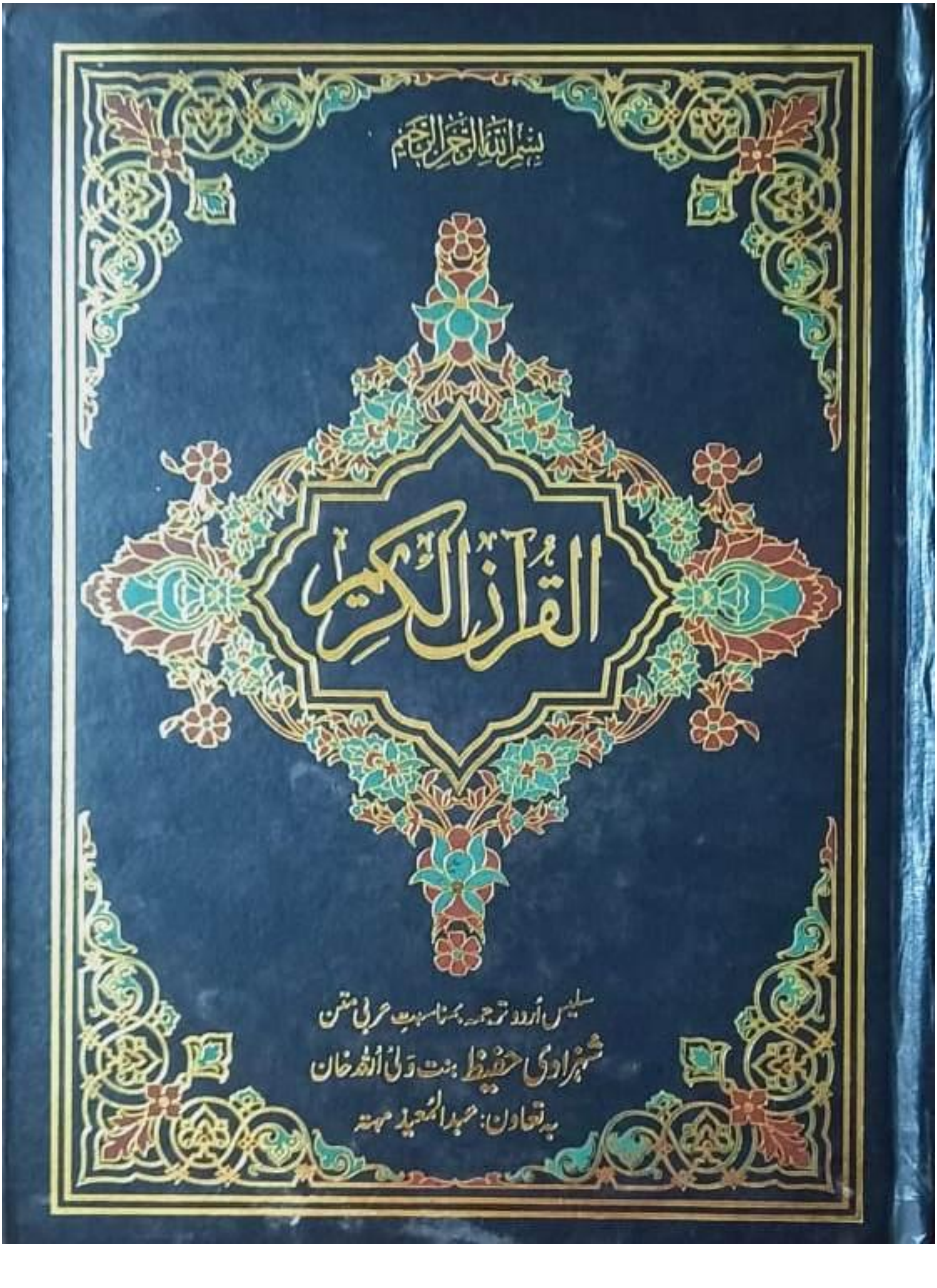
26. اسلام میں سائنس اور تہذیب از سید حسین نصر۔

27. آرٹیکل سنڈے میگزین جنگ مرسلہ از صبیحہ اشرف روالپنڈی

ان کتب کے علاوہ موصوفہ نے کچھ معروف شاعروں کے اشعار بھی شامل تحریر کیے ہیں جن میں علامہ محمد اقبال، الطاف حسین حالی، انجم بدایونی، فیض لدھیانی، مولانا ظفر علی خان، ظفر اقبال، ساقی جاوید اور میر انیس سر فہرست ہیں۔

موصوفہ نے چند ایک بڑے عالم دین اور علم دان سے بھی رہنمائی اور مشورہ لیا جن کا تذکرہ اور شکریہ موصوفہ نے مقدمہ میں بھی کیا ہے۔ ان میں سابق دائریکٹر جنرل اٹامک انرجی کمیشن پاکستان ڈاکٹر غلام مرتضی ملک، مولانا ضمیر احمد ساجد، ڈاکٹر انیس، مولانا محمد اکرم کاشمیری، محترمہ تنویر مسعود صاحبہ، یسیمین جزب اللہ صاحب، محترمہ کلثوم صاحبہ اور محترمہ فرخندہ شاہد صاحبہ شامل ہیں۔ [275]

[275] مفہوم القرآن، ج، ص14۔



بسم الله الرحمن الرحيم
القرآن الكريم
سلیس اردو ترجمہ بمع مناسبت عربی متن
شہزادی حفیظ بنت ولی اللہ خان
بہ تعاون: عبدالمعید مہتہ

القرآن الکریمہ سلیس اردو ترجمہ بمناسبت عربی متن

از شہزادی حفیظ بنت ولی اللہ خان

تعارف:

یہ ترجمہ شہزادی حفیظ نے لکھا۔ مترجمہ نے بہت لگن اور ذوق و شوق سے لکھا جس کا نام "القرآن لکریمہ سلیس اردو ترجمہ بمناسبت عربی متن" ہے۔ جیسا کہ نام سے واضح ہے کہ یہ ترجمہ آسان سلیس زبان میں ہے یہ ایک جلد میں ہے ہر زمانے میں یہ ضرورت محسوس کی جاتی رہی کہ قرآن کریم کا ترجمہ رائج زبان میں کیا جائے تاکہ تمام انسانوں کو اس سے بہرہ مند کیا جاسکے تاکہ قرآنی ہدایات کے مطابق زندگی بسر کر سکیں۔ محترمہ بنت ولی اللہ خان کا کیا ہوا ترجہ قرآن کریم بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ قرآن کریم کے ترجمہ کا حق تو یہ ہے کہ انسان کسی ماہر اور مستند استاد سے پڑھنے کے باوجود سو بار سوچے کیونکہ یہ ایک بہت بڑی سعادت ہونے کے ساتھ ساتھ بہت بڑی ذمہ داری کا کام بھی ہے لیکن قلبی واردات اور وفود اشتیاق کے سبب تلاطم خیر جذبات بھی ہوتے ہیں جنہیں انسان قلم کے ذریعے الفاظ کا روپ دیتا ہے یہی سب کچھ اس ترجمہ میں نظر آتا ہے۔[276]

ترجمے کو قاری کے ذہن کے قریب کرنے کے لیے جا بجا با محاورہ ترجمہ کے ساتھ ساتھ لفظی ترجمہ کی آمیزش بھی دکھائی دیتی ہے۔ موصوفہ کسی مدرسہ سے باقاعدہ طور پر نہیں پڑھی مگر قرآن پاک کو پڑھنے اور سمجھنے کا اتنا شوق تھا کہ انہوں نے قرآن پاک کا بہترین انداز میں بمعہ عربی متن ترجمہ خود اپنے ہاتھ سے لکھا اور محترمہ نے اس کاوش کے ذریعے اپنا نام قرآن کو کریم کے خدام میں لکھوا دیا ہے یہ انتہائی آسان فہم اور موجودہ اردو زبان میں ہے موصوفہ نے بہت سے تراجم قرآن کو سامنے رکھ کر ان میں سے جو الفاظ ترجمے کے اعتبار سے بہتر لگا اس کا انتخاب کیا اور ساتھ ساتھ لفظی اور با محاورہ ترجمہ دونوں کی رعایت کی گئی ہے جہاں اختلافی بات ہوئی تھی یا مسلک کی کوئی چھاپ نظر آئی تو تمام باتوں سے اجتناب کیا ہے۔ جہاں عربی کے الفاظ ایسے آجاتے ہیں جن کے معنی آج کل کے محاورے میں مشکل ہوتا ہے ان کے لیے آسان الفاظ کا انتخاب کیا۔

اس ترجمہ کو لکھنے سے قبل محترمہ شہزادی حفیظ نے کئی سال مختلف تراجم و تفاسیر کو پڑھا اور اس کے ساتھ عربی گرائمر کی بھی کئی کتب سے استفادہ کیا۔ موصوفہ نے انے بچوں کی شادی کے بعد دن رات صبح شام قرآن پاک کے لیے صرف کر دیئے اور اللہ تعالیٰ کے قرآن میں عائد احکامات اور ارشادات کو سمجھنے میں مصروف عمل رہیں آپ نے کبھی کسی سے باقاعدہ نہیں پڑھا مگر اللہ رب العزت کے اذن سے یہ بہترین عام فہم اردو سلیس ترجمہ لکھنے کی

---

[276] شہزادی حفیظ، القرآن الکریمہ سلیس اردترجمہ بمناسبت عربی متن، معھد الترمذی للغۃ العربیۃ والعلوم الاسلامیۃ الدور الاول عیادۃ منھاس۔ شارع الفتح۔ استرہ لاہور، 4، 10، 1431 4ھ، ص:797۔

سعادت حاصل کی۔ جو تمام مسالک کی بحث سے پاک عربی گرائمر کی روسے لکھا جانے والا اتنا آسان ترجمہ کیا کہ بچوں کو بھی سمجھ آجائے۔

محترمہ شہزادی حفیظ صاحبہ نے 6 کاپیوں میں پورے قرآن کا ترجمہ لکھا ہر کاپی میں 5 پارے لکھے آپ نے اپنا اوڑھنا بچھونا صرف قرآن سمجھایوں پورے قرآن کا ترجمہ ہاتھ سے لگا اور ام منیب صاحبہ نے اسے کمپوز کیا اور سید عبد العظیم ترمذی نے تقریظ تحریر کیا اور قاری محمد اشرف خوشابی نے اس کی پروف ریڈنگ کی۔[277]

اشاعت:

یہ ترجمہ ایک جلد10 ربیع الثانی 1431 ھ بمطابق 2020ء میں معھد الترمذی للغۃ العربیۃ و العلوم الا سلامیہ لشارع الفتح۔اِشرہ لاہور۔

(Ma'HAD-T-TIRMAZI (institute of Arabic language and Islamic Science) Al-Fatah Road-Ichhra,Lahore.

سے شائع ہوا۔ یہ کل 793 صفحات پر مشتمل ہے۔

منہج و اسلوب:

اس ترجمہ کا منہج و اسلوب انتہائی سہل اور عام فہم ہے اس ترجمہ میں سہل ترین الفاظ جدید اردو محاورات کے عین مطابق اس طرح استعمال کیے ہیں کہ قاری ان الفاظ کو اپنے ذہن میں جاگزین ہوتا اور بغیر کسی دقت ورکاوٹ کے محفوظ ہوتا محسوس کرتا ہے۔ جو لوگ عدیم الفرصتی اور قلت وقت کے باعث باقاعدہ طور پر کسی استاد سے ترجمہ نہیں پڑھ سکتے ان کے لیے یہ ترجمہ انتہائی نافع ہو گا۔

بہت سی چیزیں ایسی ہوتی ہیں جنہیں انسان اپنی ذاتی محنت وکاوش سے تخلیق کرتا ہے جب کہ کئی ایسی بہت سی چیزیں بھی ہوتی ہیں جو خالصتاً عطیہ خداوندی اور موہوب من اللہ ہوتی ہیں۔ جن میں انسان کی کوشش کا کوئی عمل دخل نہیں ہوتا۔ موصوفہ کا ماننا ہے کہ یہ ترجمہ بھی اللہ تبارک وتعالیٰ انہی موہوبہ احسانات میں ہے۔ یہ جو اللہ تعالیٰ نے موصوفہ کے ذہن میں القاء کئے[278]

موصوفہ نے کئی عرصہ قرآن پاک کے مختلف تراجم و تفاسیر اور عربی گرائمر کی کتب کا مطالعہ کیا۔ پھر یہ ترجمہ لکھنے کی جسارت کی۔ انتہائی عام فہم اور آسان انداز اپنایا۔ آپ نے رائج الوقت زبان کو استعمال کیا۔ جن تمام تراجم کا مطالعہ کیا پھر ان کو سامنے رکھ کر جن میں سے جس لفظ کا ترجمہ بہتر لگا اس کا انتخاب کیا موصوفہ نے لفظی اور

---

[277] انٹرویو، شہزادی حفیظ بنت ولی اللہ، مورخہ:27 جولائی 2021۔

[278] القرآن الکریمہ سلیس اردو ترجمہ، بمناسبت عربی متن، ص:798۔

بامحاورہ دونوں ترجمے کی رعایت رکھی ہے۔ایسانہیں کہ بامحاورہ ترجمہ ہو تولفظی رعایت بالکل ختم کر دی جائے بامحاورہ ترجمہ کے ساتھ ساتھ لفظی ترجمہ کی بھی رعایت رکھی ہے اور جہاں کہیں بھی ترجمہ اختلافی بن جاتا ہو جس میں کسی بھی مسلک کا عکس پایا جاتا ہو تو اس سے موصوفہ نے اجتناب کیاہے مشکل الفاظ کے استعمال سے گریز کیاہے اردو با محاورہ ترجمہ کے ساتھ ساتھ قرآن پاک کا عربی متن بھی اس ترجمہ میں لکھاہے ہر آیت کا ترجمہ اس کے زیر میں تحریر کیاہے ہر سورۃ کے آغاز میں اس کے نام کے ساتھ آیات اور رکوع کی تعداد بھی بیان کی ہے اور سورۃ مکی یا مدنی مدنی یہ بھی واضح کیاہے۔ہر آیت کے نیچے اس کا آسان بامحاورہ ترجمہ بیان کیاہے محترمہ نگہت اور فرحت ہاشمی کی مثل موصوفہ نے بھی ترجمہ کرتے وقت تفسیر تاویل اور تشبیہ سے پرہیز کیاہے یوں لگتاہے کہ لفظی ترجمے کو ترتیب دے کر بامحاورہ ترجمہ قرآن کیاہے آخر میں دعائے ختم قرآن بھی تحریر کیاہے۔

جہاں بھی کسی لفظ کے معنی سمجھانے کی خاطر تاویل و تفسیر کی حاجت ہوتی تب بھی آپ نے اجتناب کیا جسے پارہ نمبر 3 میں سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 255 میں آیاہے۔

وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ

ترجمہ: چھائی ہوئی ہے اس کی کرسی آسمانوں اور زمین پر۔

اسی طرح سورۃ الفتح پارہ نمبر 26 اور آیت نمبر 10 میں آیاہے۔

يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ان کے ہاتھ سے اوپر ہو گا۔

موصوفہ نے ید اللہ کا ترجمہ " اللہ کا ہاتھ " ہی کیاہے ایسے بہت سے الفاظ ہیں جن کا ترجمہ کرتے وقت کئی مترجمین نے تاویل سے کام لیامگر محترمہ نے عربی گرائمر کی روسے جو ترجمہ درست لگاوہی بیان کریا۔ آپ نے قابل قدر مصادر کی کتب سے رجوع کرکے اور انتہائی لگن اور محنت سے ترجمہ کیا۔ موصوفہ نے باقاعدہ ترجمہ کسی سے نہیں پڑھابلکہ محض قرآن پاک کے اردو تراجم سے استفادہ کیا۔

نمونہ ترجمہ:

أیاتہا 135	20 سُوۡرَةُ طٰهٰ مَكِّيَّةٌ 45	رکوعاتہا 8

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

طٰهٰ ﴿۱﴾ مَاۤ اَنۡزَلۡنَا عَلَيۡكَ الۡقُرۡاٰنَ لِتَشۡقٰٓى ﴿۲﴾ اِلَّا تَذۡكِرَةً لِّمَنۡ يَّخۡشٰى

طہ۔ ہم نے آپ پر یہ قرآن اس لیے نہیں نازل کیا کہ آپ مشقت اٹھائیں۔ بلکہ اس کی نصیحت کے لیے جو شخص ڈرتا ہے۔

تَنۡزِيۡلًا مِّمَّنۡ خَلَقَ الۡاَرۡضَ وَالسَّمٰوٰتِ الۡعُلٰى

یہ اتارا ہوا ہے اس کا جس نے زمین کو پیدا کیا اور بلند و بالا آسمان کو [279]

مقصد تالیف:

محترمہ شہزادی حفیظ قرآن پاک سے بے انتہاء لگاؤ رکھنے والی خاتون ہیں۔ گھر کی چار دیواری میں رہنا اور دن رات صرف کتاب اللہ اور عبادت میں مشغول رہنا موصوفہ کا شیوہ ہے۔ آپ کی ہمسائی اور دوست آپا رضیہ مدنی تھیں۔ جنہوں نے اپنے گھر میں درس قرآن کا آغاز کیا تو آپ کو بھی دعوت دی۔ آپ وہاں کاپی پنسل لے کر جاتی اور قرآن کا فیض حاصل کیا۔ اس کے بعد قرآن کو خود پڑھنا شروع کیا اور گھر میں کئی ساری تفاسیر اور تراجم کا مطالعہ کیا۔ پھر اللہ نے دل میں یہ تمنا پیدا کی کہ اپنے ہاتھ سے لکھوں اس کے بعد موصوفہ نے قرآن پاک کا ترجمہ لکھنا شروع کیا۔ 15 سپارے لکھنے کے بعد تھک گئی پھر تو اللہ سے دعا میں مدد طلب کی پھر اللہ نے ہمت عطا کی اور دوبارہ لکھنا شروع کیا یوں ترجمہ مکمل ہو گیا آسان سلیس اردو موجودہ زبان میں لکھنے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ موجودہ دور کے بچوں کو اللہ تعالیٰ کے کلام کو سمجھنے میں آسانی ہو۔ آپ نے 11 سال کے عرصہ میں ہاتھ سے لکھے ہوئے ترجمے کے مسودے کو لے کر لکھا محترمہ شہزادی حفیظ اسلام آباد ڈاکٹر فرحت ہاشمی کے پاس گئی اور ان کو دکھایا اور کہا کہ یہ ترجمہ بہت محنت سے اور آسان اسلوب اختیار کرتے ہوئے لکھا ہے جو بچوں کو بھی با آسانی سمجھ آسکتا ہے اور انہیں قرآنی

[279] القرآن الکریمہ سلیس اردو ترجمہ بمناسبت عربی متن، ص:406۔

تعلیمات کو سمجھنے اور اس پر عمل پیرا ہونے میں مددگار ثابت ہو سکتا ہے ڈاکٹر فرحت ہاشمی نے زیادہ توجہ نہ دی تو موصوفہ ترجمہ لیے واپس چلی آئیں۔

ایک دن آپ کے چھوتے بیٹے عبدالمعیز نے پوچھا کہ آپ قرآن پاک کا ترجمہ لکھ رہی تھیں وہ کہاں ہیں آپ کے بیٹے نے وہ ترجمہ لے کر گھر ملنے آئے مولانا مکی صاحب کو دکھایا۔ مولانا نے پڑھا اور کافی حوصلہ افزائی بھی کی۔ پھر آپ نے ام منیب صاحبہ سے کمپوز کروایا اور پروف ریڈنگ قاری محمد اشرف خوشابی نے کی جب عبدالمعیز کو معلوم ہوا کہ کمپوز جس کی پروف ریڈنگ ہو چکی ہے تو انہوں نے چھپوایا یہ قرآن پاک دبئی بھی بھیجا مگر وہاں ڈرائی پورٹ پر روک لیا گیا اور تصدیق کے لیے بھیجا گیا کے آیا یہ درست بھی ہے یا نہیں پھر 17 دن کے بعد اسے دبئی جانے کی اجازت دی گئی اور اب وہاں کے مدارس میں یہ موجود ہے اور پڑھا بھی جاتا ہے۔[280]

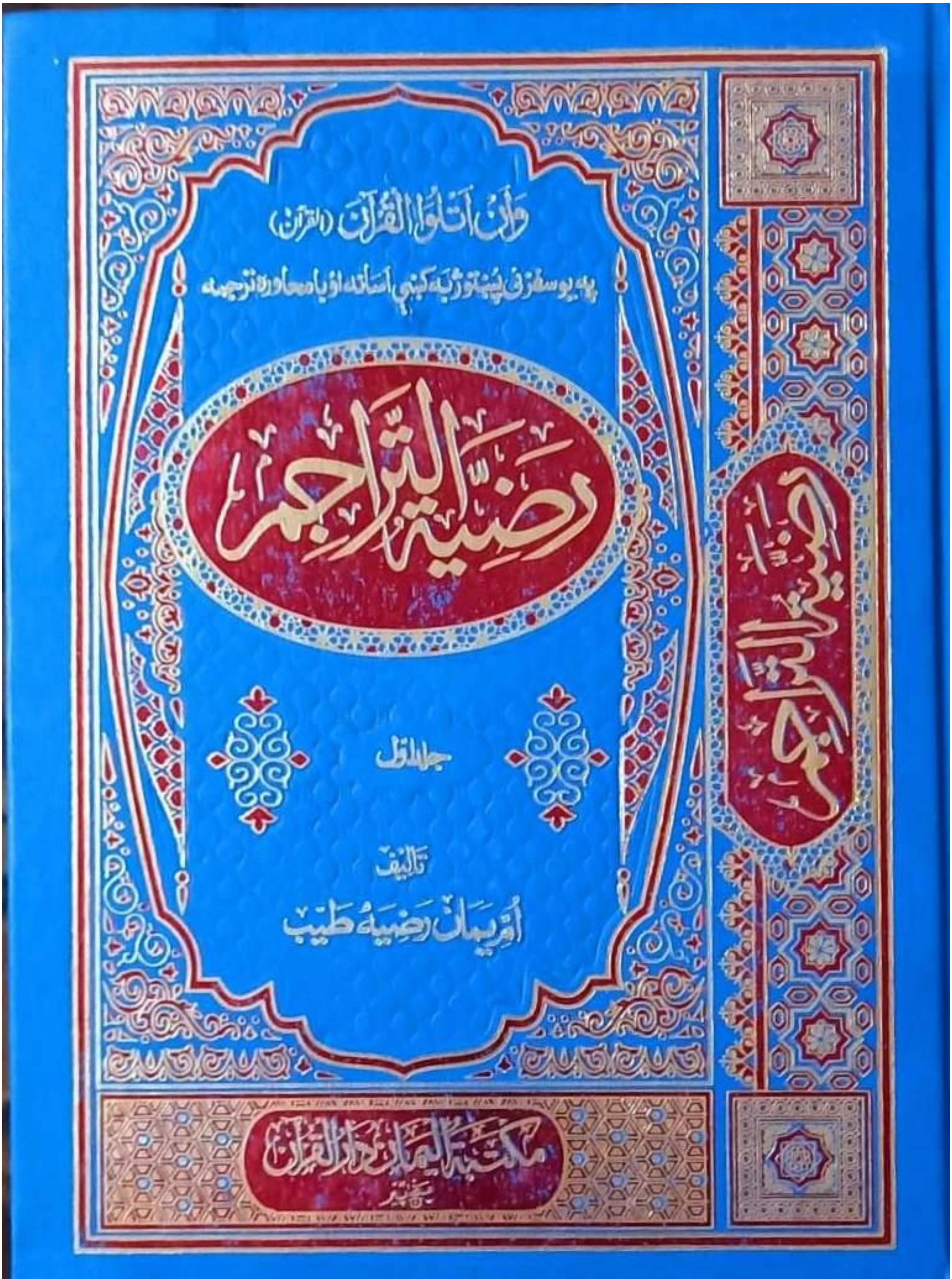
مآخذ تالف / مستفاد:

محترمہ نے کئی تفاسیر و تراجم کا مطالعہ کیا اور آپا رضیہ مدنی کے دروس سے بھی استفادہ کیا خصوصاً ابو الاعلی مودودی کی تفہیم القران اشرف علی تھانوی کی تفسیر بیان القرآن، تیسیر االقرآن، آسان قرآنی / عربی گرائمر از پروفیسر عطاء الرحمن ثاقب شہید، شیخ الہند مولانا محمود الحسن کا ترجمہ قرآن ایضاح الا دلۃ اور الا دلۃ الکامۃ، مفتی محمد شفیع کا معارف القرآن اور کئی عربی گرائمر اور تفاسیر کی کتب اور مختلف تراجم قرآن سے استفادہ کیا۔[281]

---

[280] انٹرویو، شہزادی حفیظ بنت ولی اللہ، مورخہ: 27 جولائی 2021ء۔

[281] ایضاً


وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْآنَ (القرآن)
په یوسفزئ پښتو ژبه کښې اسانه او با محاوره ترجمه
رضیة التراجم
جلد اول
تالیف
اُمِ یمان رضیه طیب
مکتبة الیمان دار القرآن

رَضِیّۃُالتَّراجِم [1] از ام یمان رضیہ طیب

تعارف:

رضیہ التراجم پشتو زبان میں مکمل قرآن پاک کا با محاورہ ترجمہ ہے۔ یہ دو جلدوں میں ہے۔ پشتو زبان کی کئی قسمیں ہیں جن میں سے ایک قسم یوسفزئی ہے۔ یہ ترجمہ یوسف زئی لغت کے مطابق با محاورہ اور انتہائی آسان انداز سے کیا ہے۔ اگر اس ترجمے کو اردو میں ترجمہ کر کے پڑھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ واقعی ہی نہایت آسان اور سادہ الفاظ میں ہے۔ ام یمان رضیہ صاحبہ نے اپنی پشتون برادری کی خاطر پشتو میں لکھا۔ تاکہ پٹھان قوم کو قرآن کا ترجمہ سمجھنے میں آسانی ہو۔ یہ مکمل قرآن پاک کا با محاورہ ترجمہ ہے۔ جو ہر سورۃ کے شان نزول، امتیازات و خصوصیات کے ساتھ لکھا گیا ہے۔ موصوفہ نے رضیہ التراجم اپنے اکلوتے بیٹے یمان بن طیب کے شہید ہونے کے بعد لکھنا شروع کیا۔ آپ کہتی ہیں کہ یہ ترجمہ ایک درد بھرے دل کے سکون کا مؤجب بنا۔ اس کتاب نے ایک ماں کے دردمندانہ دل کو تسکین بخشی اور بے معنی زندگی کو با معنی زندگی میں بدل دیا۔ اور وہ احساس جو دکھی دلوں کا ساتھی ہوتا ہے، اسے جھنجھوڑ کر سنوارنے میں اسی ترجمے کا ہاتھ ہے۔[282] یہ موصوفہ کی سب سے پہلی تصنیف ہے جسے بہت پذیرائی حاصل ہوئی۔ یہی وجہ ہے کہ ایک ہی سال میں یہ چار (4) مرتبہ زیور طبع سے آراستہ ہو چکی ہے۔ رضیہ التراجم یوسفزئی لغت و اصلاح کے اعتبار سے لکھا جانے والا پہلا ترجمہ ہے۔

جو ایک پشتون خاتون نے لکھا۔ اور یہ اعزاز ام یمان رضیہ کو حاصل ہوا۔ یہ ترجمہ انتہائی سادہ اور مدلل الفاظ کے ساتھ لکھا گیا ہے۔ ہر سورۃ سے قبل اس کا انتہائی آسان انداز مین تعارف بھی بیان کیا ہے۔ محترمہ نے یہ ترجمہ خود اپنے ہاتھ سے لکھا اور یہاں تک کہ عربی متن بھی خود تحریر کیا جسے بعد میں کمپوز کرا کر کتابی شکل دی گئی۔ یہ ترجمہ با محاورہ ہے مگر لفظی ترجمہ کو ایسے ترتیب سے لکھا ہے کہ بات سمجھ آجاتی ہے کہیں پر بھی تاویل اور تشبیہ اور تفسیری پہلو بھی نظر نہیں آتا۔ دوسری جلد کے آخری صفحے ہر سورۃ اور پارہ نمبر اور ان کے صفحات کے نمبر کی فہرست درج کی گئی ہے۔

مترجمہ کو اپنے شریک حیات (مولانا محمد طیب طاہر) کا بھی بھرپور تعاون حاصل رہا اور چونکہ آپ کا گھر مہمانوں سے بھرا رہتا ہے تو مولانا محمد طیب نے مترجمہ کے کاموں میں مدد کے لیے ایک الگ حصہ میں خانسامہ کا انتظام کر دیا جس سے آپ کی ذمہ داریوں میں کمی ہوئی اور مترجمہ نے یہ ترجمہ تحریر کیا۔[283]

---

[282] انٹرویو، ام یمان رضیہ طیب، مورخہ: 20 اگست 2021۔

[283] انٹرویو، ام یمان رضیہ طیب، مورخہ 12 اگست 2021ء۔

مترجمہ نے باقاعدہ طور پر کسی استاد سے ترجمہ نہیں پڑھا سوائے اپنے شریک حیات کے انہوں نے یہی مترجمہ کی رہنمائی کی اور جہاں کہیں آپ کو مدد کی ضرورت محسوس ہوئی وہاں مولانا طیب نے صحیح گائیڈ کیا۔ اس ترجمہ یا سورتوں کے تعارف و خلاصہ میں کہیں پر بھی حوالہ جات نہیں تحریر کیے گئے۔ موصوفہ سے جب راقمہ نے دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ آپ نے باقاعدہ طور پر کسی کتاب کو مد نظر کہیں رکھا بلکہ اپنے شریک حیات مولانا طاہر طیب کی رہنمائی حاصل کی اور جو جو تفاسیر اور تراجم ان سے پڑھے تھے انہی کو مد نظر رکھا۔

اشاعت:

یہ ترجمہ جس کا نام رضیہ التراجم ہے۔ دو جلدوں پر مشتمل ہے۔ یہ مکمل قرآن پاک کا بامحاورہ ترجمہ ہے۔ پہلی جلد میں (15) پندرہ پارے کا ترجمہ ہے اور یہ کل 616 صفحات پر مشتمل ہے۔ دوسری جلد میں بھی سولہویں (16) پارہ سے لے کر (30) تیسویں پارہ تک کا بامحاورہ ترجمہ کیا گیا ہے اور یہ کل 1304 صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ دونوں جلدیں چار مرتبہ زیور طبع سے آراستہ ہو چکی ہیں۔ طبع اول مارچ 2020ء بمطابق شعبان 1441ھ، طبع دوم جولائی 2020ء بمطابق ذوالقعدہ شعبان 1441ھ ق اور طبع سوم اکتوبر 2020 بمطابق صفر المظفر 1442ھ اور چہارم مارچ 2021ء بمطابق 1442ھ ق کو مکتبہ ایمان دارالقرآن پنج پیر سے شائع ہوا۔ الھدی پرنٹرز محلہ جنگی پشاور نے اسے چھاپہ۔ اس کی کمپوزنگ حماد پنج پیری نے کی۔ مفتی خالد الرحمٰن ناصح اور مفتی اکمل محمد سعید ادینوی نے نظر ثانی کی۔

منہج واسلوب:

رضیہ التراجم انتہائی سادہ اور عام فہم ترجمہ ہے موصوفہ نے آسان اور مدلل الفاظ کا چناؤ کر کے بامحاورہ ترجمہ کیا ہے۔ اس ترجمہ کا مقدمہ مترجمہ نے خود لکھا اور مولانا مفتی سراج الدین جو کہ جامعہ دارالقرآن پنج پیر کے امام اور شیخ القرآن والحدیث ہیں اور محمد عبدالجبار باجوری یہ بھی جامعہ دارالقرآن پنج پیر میں شیخ القرآن والحدیث ہیں اور دونوں علماء نے تقریظ لکھا جو کہ اس ترجمے کی پہلی جلد کے آغاز میں ہے۔

رضیہ التراجم میں ہر سورۃ کے آغاز میں اس سورہ کا تعارف بیان کیا گیا ہے۔ جن میں پانچ نکات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ سورۃ کا ماقبل سورۃ سے ربط بیان کیا گیا ہے کہ اس سورۃ کا پہلی آنے والے سورۃ سے کیا اور کن وجوہات کی بنا پر ربط ہے، سورۃ کا مقصد کیا ہے کہ شان نزول کیا ہے، سورۃ کا دعویٰ، سورۃ کے امتیازات کیا ہیں اور تقسیم سورۃ وغیرہ یہ تمام چیزیں ہر سورۃ کے آغاز میں بیان کی گئی ہیں۔ یعنی ہر سورۃ کا مختصر خلاصہ ذکر کیا گیا ہے تاکہ لوگوں کو ہر سورۃ کا مقصد نزول بھی سمجھ آجائے اور اس میں اللہ تعالیٰ نے جو بیان فرمایا ہے اسے سمجھ کر عمل پیرا ہونے میں آسانی ہو سکے۔ ویسے تو سورۃ کا خلاصہ بھی کافی تفصیلاً ہوتا ہے مگر مترجمہ نے اس خلاصے کا بھی نچوڑ لکھا ہے تاکہ لوگ ترجمہ

پڑھنے سے پہلے سورۃ کا تعارف بھی پڑھ سکیں۔ موصوفہ نے قارئین کی اکتاہٹ کو مد نظر رکھتے ہوئے بے جا طوالت سے گریز کیا ہے۔

موصوفہ نے ترجمہ میں تفسیر اور تاویل سے بھی اجتناب کی ہے۔ با محاورہ مگر آسان اور مدلل الفاظ کے ساتھ ترجمہ کیا ہے۔ لفظی ترجمہ کو بامحاورہ انداز میں یوں بیان کیا ہے کہ ہر لفظ کا معنی با آسانی سمجھ آسکے۔ ترجمے کے ساتھ ساتھ عربی متن بھی تحریر کیا ہے اور عربی لفظ کا معنی با محاورہ انداز میں تحت اللفظ تحریر کیا ہے۔ تاکہ قاری کو معلوم ہو سکے کہ کس لفظ کا کیا ترجمہ ہے۔ ترجمے کے آغاز میں فہرست مضامین نہیں لکھا گیا۔ مقدمہ، تقریظ تحریر کرنے کے بعد سورۃ کا مختصر تعارف بیان کر کے ترجمہ شروع کیا ہے۔

ہر سورۃ کے نام کے ساتھ یہ بھی واضح کیا ہے کہ مکی ہے یا مدنی اور آیات اور رکوع کی تعداد بھی بیان کی گئی ہے۔ پورا قرآن پاک کا ترجمہ کرنے کے بعد دوسری جلد کے اختتام پر فہرست بھی لکھی ہے جس میں پارہ اور سورۃ اور ان کے صفحات کے نمبر واضح گئے ہیں تاکہ پڑھنے والوں کو معلوم ہو سکے کہ کس صفحے پر کون سی سورۃ ہے اور وہ کس پارے میں ہے۔[284] اور کتاب کے آخر میں دعا ختم قرآن بھی لکھی ہے۔

نمونہ ترجمہ:

سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ

وجوہ تقدیم وسورۃ فاتحۃ:

اولہ وجہ: پہ قرآن کریم کنبی خلور قسمہ علوم زکر دی چی پہ ھغیی باندی پخوانی دینونہ قائم و اوھغہ تول سورۃ الفاتحۃ کنبی ذکر دی حکہ ئی مقدم کری دہ۔

1. علم الأصول
2. علم العبادات
3. علم السلوک
4. علم القصص

دویمہ وجہ: قرآن کریم اسماء، صفات، وعد، وعید او احکام ذکر کئی۔

اودا تول سورۃ فاتحۃ کنبی ذکر دی۔ دعوی د سورۃ فاتحۃ: پہ دی سورہ کنبی مقاصد اربعہ عالیہ ذکر کیری۔

1. اثبات د توحید
2. اثبات د رسالت

[284] ام یمان، رضیہ طیب، رضیۃ التراجم، مکتبہ الیمان دار القرآن پنج پیر، ط چہارم مارچ 2021، ج2، ص:1305

3. صداقۃ الکتاب یا صداقۃ القرآن۔

4. الایمان بالآخرۃ یا اثبات د قیامت۔

امتیازات د سورۃ فاتحہ:

1. دا سورۃ ممتاز دے د نورو سورتونہ پہ دیرونو مونو باندی۔

2. پہ اجمالی بیان د تول قرآن کریم باندی

3. پہ دی چی دا خلاصہ د آسمانی کتابونو دہ[285]

"اس کا اردو ترجمہ کچھ یوں ہے"

سورۃ الفاتحۃ

سورۃ الفاتحۃ کی تقدیر کی وجوہات۔

پہلی وجہ: قرآن کریم میں چار قسم کے علوم کا ذکر ہے۔

اس پر پرانے ادیان قائم تھے۔ اور وہ سارے سورہ فاتحہ میں زکر ہے۔ اس لیے اسے مقدم رکھا گیا ہے۔

1. علم الاصول

2. علم العبادات

3. علم السلوک

4. علم القصص

دوسری وجہ: قرآن کریم اسماء صفات، وعد، وعید اور احکام کا ذکر کرتا ہے۔ اور یہ سب سورۃ الفاتحۃ میں ذکر ہے۔

دعویٰ سورۃ الفاتحہ: توحید کے اثبات۔

خلاصہ سورۃ الفاتحہ: اس سورت میں مقاصد اربعہ عالیہ ذکر کیا گیا ہے۔

1. اثباتِ توحید

2. اثباتِ رسالت

3. صدقۃ الکتاب یا صداقۃ القرآن

4. الایمان بالاخرہ یا اثبات قیامت۔

---

[285] رضیۃ التراجم، ج1، ص:1

سُورَةُ الفَلَقُ

ربط سورة الفلق:

1. مخکنبی سورت کنبی ذکر د قیمتی خازنی (توحید) او شو دلته وائی چی د دی خزانی حفاظت او کہ۔
2. مخکنبی سورت آیت اکنبی اعلان بالتوحید باندی امر ذکر شو دلته آیت اکنبی امر بالتعوذ دے پہ یو صفت د اللہ تعالیٰ باندی چی (رَبِّ الفَلَقِ) دے۔
3. مخکنبی سورت آیت 1، 2 کنبی اسم علم درب العزت (اللہ) ذکر شو دلته آیت اکنبی ئی صفتی نوم ذکر کرئ رَبِّ الفَلَقِ

امتیازات د سورت الفلق:

1. سورت ممتاز دے پہ استعاذی باندی د ستر مطلق نہ مِنْ شَرِّمَا خَلَقَ
2. پہ ذکر د سفت خصوصی درب العزت باندی قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ
3. پہ لفظ دَغَاسِقٍ باندی دعوی د سورت الفلق: التعوذ الصفة الرب من الأفات الدنیویة۔

خلاصہ د سورت الفلق:

سورت کنبی د خلور قسمہ شر ورونہ پہ صفت د اللہ تعالیٰ پناھی عو بنتل دی د پارہ د حفاظت د توحید چی زمونر دنا کارہ مخلوق د شبھات باطلوپہ وجہ د توحید نہ کارہ نشبی، آیت 2 کنبی شتر مطلق او آیت 2 تا 5 کنبی شرور ثلاثہ خاصہ ذکر کرئ۔[286]

سورۃ الفلق

سورۃ الفلق کا ربط:

(1) پہلی سورت میں قیمتی خزانے (توحید) کا ذکر ہوا۔ ادھر اس کی حفاظت کا کہا جارہا ہے۔

(2) پہلی سورت آیت نمبر 1 سے اعلان التوحید کا امر ذکر ہوا۔ ادھر آیت (1) میں امر بالتعوذ ہے۔ ایک صفت اللہ تعالیٰ کی یہ ہے کہ رب الفلق ہے۔

(3) پہلی سورت آیت 1، 2 میں اسم، علم، رب العزت (اللہ) کا ذکر ہوا ہے۔ ادھر آیت (1) میں صفتی نام ذکر کیا گیا ہے۔ (رب الفلق)

امتیازات سورۃ الفلق:

[286] رضیہ التراجم، ج2، ص:1303۔

1. سورۃ ممتاز ہے استعاذی پر شر مطلق سے مِن شَرِّ مَا خَلَقِ۔

2. رب العزت کے زکر صفت خصوصی پر قُل اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۔

3. لفظ غَاسِقٍ پر دعویٰ سورت الفلق: التعوذ بصنعۃ الرب من الأفات الدینویۃ

سورۃ الفلق کا خلاصہ:

سورت میں چار (4) قسم کے شر سے صفت اللہ تعالیٰ کے ساتھ پناہ مانگی گئی۔ اس لیے کے توحید سے ہمارے ناکارہ مخلوق کے شبھات باطلا کی وجہ سے ٹیرھے نہ ہو جاؤ۔

آیت 2 مین شر مطلق اور آیت 2 سے 5 میں شر ثلاثہ خاصہ ذکر کیا گیا ہے۔

نمونہ ترجمہ:

اٰیاتہا 6	114 سُوْرَۃُ النَّاسِ مَکِّیَّۃٌ 21	رکوعہا 1

سورۃ الناس

قُلْ	اَعُوْذُ	بِرَبِّ	النَّاسَ
اووایہ	زہ پنا غورام	پہ رب د	خلقو
مَلِکِ	النّاسِ	اِلٰہِ	النَّاسِ
بادشاہ	د خلقو	حاجت روا	د خلقو باندی
مِنْ	شَرِّ	الْوَسْوَاسِ	الْخَنَّاسِ
د	شر د	وسوسے اجونکی	پٹ رائکلونکی نہ
یُوَسْوِسُ	فِیْ	صُدُوْرِ	النَّاسِ
حی وسوسی اچئی	پہ	سینو د	خلقو کنبی
مِنَ	الْجِنَّتِ	وَ	النَّاسِ
د	پیرنانو	او	انسانانو نہ۔[287]

مقصد تالیف:

ام یمان رضیہ طیب کا شروع سے ہی ایسے گھرانے سے تعلق رہا جس میں علم کا چراغ روشن تھا۔ آپ کا سسرال تو بہت ہی درس و تدریس سے وابستہ ہے۔ موصوفہ کو سیکھنے اور سکھانے کی بہت طلب تھی لیکن گھریلو

[287] رضیہ التراجم، ج2، ص:1304ء۔

مصروفیات اور علماء و فضلاء کی خدمت میں یہ موقع میسر نہیں آسکا کہ کچھ دینی خدمت سرانجام دے سکیں۔ کبھی کبھی کوئی صدمے کا نعم البدل اللہ تعالیٰ بہترین انداز میں عطا کرتا ہے۔ ہمارا ایمان بھی ہے کہ اللہ بہتر لے کر بہترین عطا کرتا ہے۔ ایسا ہی موصوفہ کے ساتھ ہوا۔[288]

بہت عرصے سے محترمہ رضیہ طیب کا یہ ارادہ تھا کہ وہ بھی قرآن اور دین کی کچھ خدمت کا کام کر سکیں۔ شوق بھی بہت تھا اور اللہ تعالیٰ نے ایسا گھر بھی عطا کیا تھا کہ قرآن فہمی کی تحریک جو چلائی گئی تھی۔ جس کے بانی موصوفہ کے سسر شیخ القرآن مولانا محمد طاہرؒ تھے اس میں اپنا حصہ ڈال سکیں۔ موصوفہ کی زندگی خوشی سے اپنے گھر مہمانوں اور مدرسے کے کاموں میں چلتے پھرتے گزر رہی تھی مگر اچانک ایک بہت بڑا پہاڑ موصوفہ اور ان کے شریک حیات مولانا طاہر طیب پر آگرا کہ ان کے اکلوتے بیٹے محمد یمان طیب کی شہادت ہوگئی[289]

موصوفہ نے بیٹے کے غم سے نڈھال، دنیا سے ناواقف اور اپنی زندگی کو وہیں پر ختم ہوتے پایا۔ اچانک اللہ نے موصوفہ کے دل میں ایک جذبہ پیدا کیا اور کچھ سوچے سمجھے بغیر آپ قلم کاپی اٹھا کر لکھنے لگی۔ اور اللہ کے فضل و کرم سے آپ نے عربی متن کے ساتھ یہ ترجمہ ہاتھ سے تحریر کیا جسے بعد میں کمپوز کرا کر باقاعدہ شائع کرایا گیا۔ موصوفہ بتاتی ہیں کہ رضیہ التراجم لکھنے سے میرے درد بھرے دل کو سکون ملا۔ جینے کی امنگ جاگی، بے معنی زندگی، با معنی زندگی میں بدل گئی۔ زندگی کو سنوارنے میں کتاب الٰہی کے ترجمہ لکھنے کا ہاتھ ہے۔ چنانچہ موصوفہ کے بیٹے کی شہادت کے بعد اللہ تعالیٰ کی کتاب سے جڑ کر بحکم خداوندی یہ ترجمہ تحریر کیا۔ اس کے بعد موصوفہ کے لکھنے کا سلسلہ جاری ہوا ہے۔ آپ نے رضیہ التراجم کے بعد "تدبر القرآن پر الوابل الصیب فی دروس شیخ محمد طیب" کو اپنے انداز میں اردو میں لکھا ہے۔ اور اب اللہ کے فضل و کرم سے قرآن پاک کا اردو میں ترجمہ لکھ رہی ہیں۔ جو ابھی زیر تسوید ہے[290]

مستفادہ:

محترمہ ام یمان رضیہ طیب نے باقاعدہ طور پر کسی کتاب سے استفادہ نہیں کیا۔ اپنے شریک حیات سے قرآن کریم بمعہ ترجمہ پڑھا اور انہیں سے سیکھا۔ وہی آپ کے استاد ہیں اور مولانا طاہر طیب کی چند ایک بزرگ شاگردوں سے کسی لفظ کے معنی میں شک کی بنیاد پر پوچھا تاکہ تسلی بخش لفظ کا ترجمہ تحریر کر سکیں۔ اور اس کے علاوہ کسی سے مدد نہیں لی۔[291]

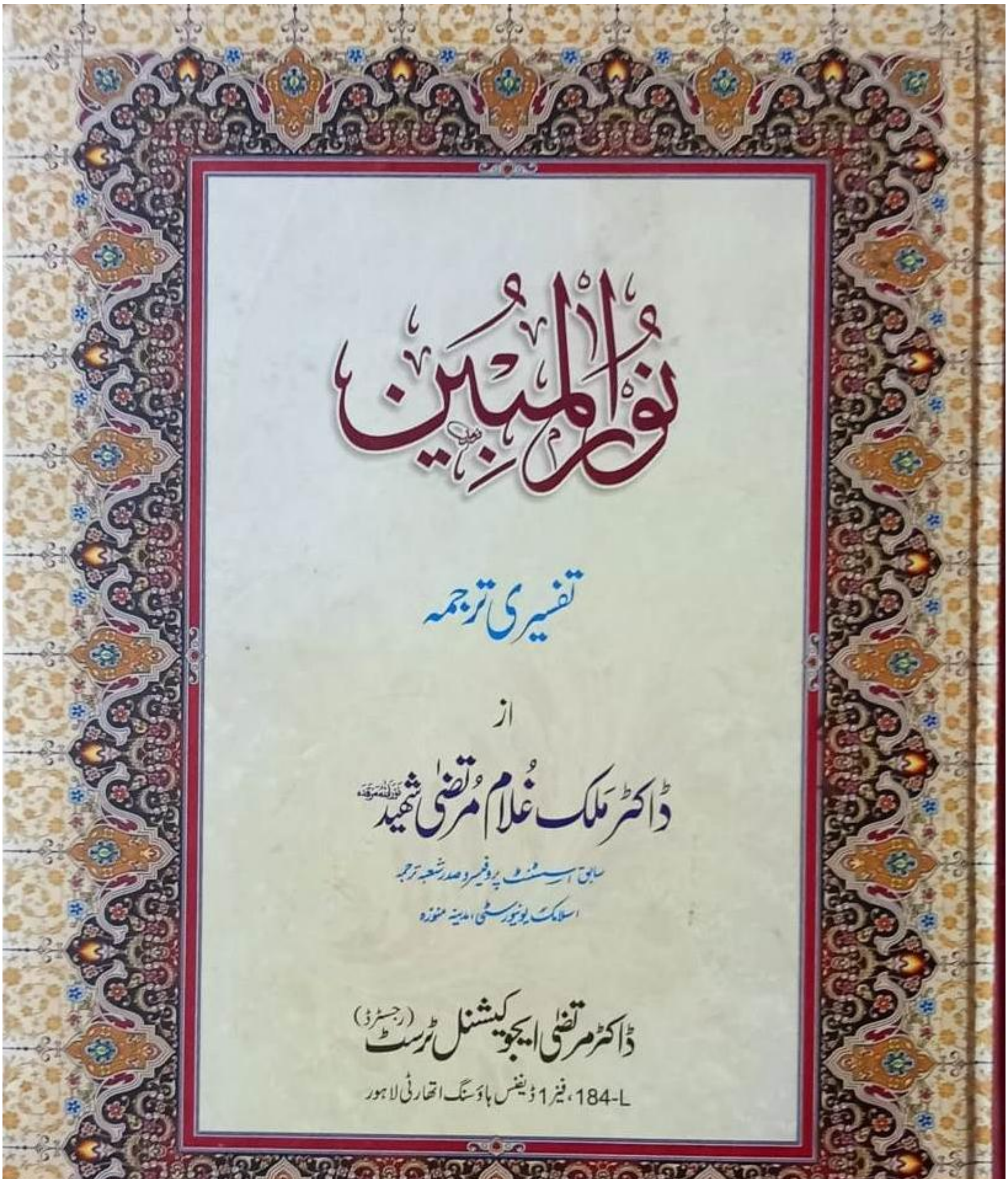
---

[288] انٹرویو، ایم یمان رضیہ طیب، مورخہ 16 اگست 2021ء۔

[289] رضیہ التراجم، ج 1، ص: 1

[290] انٹرویو، ام یمان رضیہ طیب، مورخہ: 12 اگست 2021ء۔

[291] انٹرویو، ام یمان رضیہ طیب، مورخہ: 12 اگست 2021ء۔


نور المبین
تفسیری ترجمہ
از
ڈاکٹر ملک غلام مرتضیٰ شہید
سابق اسسٹنٹ پروفیسر و صدر شعبہ ترجمہ
اسلامک یونیورسٹی، مدینہ منورہ
ڈاکٹر مرتضیٰ ایجوکیشنل ٹرسٹ (رجسٹرڈ)
L-184، فیز 1 ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی لاہور

نورالمبین از محترمہ ڈاکٹر میمونہ مرتضیٰ

تعارف:

نورالمبین تفسیری ترجمہ ہے جو ایک ضخیم جلد پر مشتمل ہے۔ یہ دراصل مشہور عالم دین مفسر و مترجم ڈاکٹر ملک غلام مرتضیٰ (شہید) کے دروس تھے۔ جو آج سے تقریباً 20 یا 21 سال پہلے پی ٹی وی (PTV) پر نشر ہوتے تھے۔ ڈاکٹر ملک غلام مرتضیٰ مرحوم نے کئی عرصہ مختلف ٹی وی چینلز پر قرآن پاک کی تفسیر و ترجمہ کا درس دیا۔ جو مختلف ڈی وی ڈی اور کیسٹس میں بھی دستیاب تھا۔ مولانا صاحب کا پی ٹی وی چینل پر پروگرام آتا تھا جس میں وہ قرآن پاک کا ترجمہ و تفسیر کا درس دیتے تھے۔ ان کی شہادت کے بعد ان کی صاحبزادی محترمہ ڈاکٹر میمونہ مرتضیٰ جو اپنے والد گرامی سے بہت محبت کرتی تھیں، ان کے دروس کو جمع کر کے کتابی شکلوں میں دینے کا عزم کیا۔ اس کام میں آپ کی چھوٹی بہن ڈاکٹر بشریٰ مجاہد اور ان کے شوہر مجاہد حسین نے بھی تعاون کیا۔

نورالمبین کے نام سے یہ تفسیری ترجمہ کیسٹ اور تقریروں میں اور پھر صفحہ قرطاس میں ڈاکٹر ملک غلام مرتضیٰ کی حیات میں ہی پایہ تکمیل تک پہنچا اور اس کی تصحیح بھی مولانا نے بذات خود فرمائی[292]۔ اور ڈاکٹر میمونہ مرتضیٰ نے ان کے ساتھ مل کر اس کام کو سرانجام دینے میں اہم کردار ادا کیا۔

مرتضیٰ صاحب مختلف اداروں، مساجد اور ٹی وی چینلز ہر درس قرآن دیتے رہے جسے کتابی شکل دے کر ان کی صاحبزادی ڈاکٹر میمونہ مرتضیٰ نے شائع کروایا۔ یہ قرآن پاک کا تفسیری ترجمہ ہے۔ جس میں مترجمہ نے جہاں خود سے کچھ بھی تحریر کیا اسے قوسین اور بریکٹس میں بیان کیا۔ یہ عربی متن کے ساتھ لکھا گیا ہے۔ اس میں نہ حوالہ جات ہیں اور نہ ہی مصادر و مراجع۔

موصوفہ کو جہاں جہاں ترجمے میں مزید وضاحت کی ضرورت محسوس ہوئی وہاں قوسین یعنی بریکٹس ( ) میں بیان کی ہے۔ مرتضیٰ صاحب کے تحریر کردہ ترجمے میں شامل نہیں کیا بلکہ الگ بریکٹس میں بیان کیا۔ تاکہ واضح ہو سکے کہ ان کے والد نے کیا لکھا اور اس کی مزید وضاحت میں اضافہ کے لیے مترجمہ نے کیا شامل ترجمہ کیا۔ اس کتاب میں سورتوں کا تعارف وغیرہ بیان کیے بنا ہی تفسیری انداز میں ترجمہ کیا گیا ہے۔

اشاعت:

نورالمبین (تفسیری ترجمہ) ایک ضخیم جلد پر مشتمل ہے۔ یہ ڈاکٹر مرتضیٰ ایجوکیشنل ٹرسٹ سے 17 ستمبر 2018ء کو شائع ہوا[293] اس کی کمپوزنگ مشتاق احمد بیرونی نے کی۔ یہ کل 1088 صفحات پر مشتمل ہے۔

---

[292] ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک، نورالمبین، ڈاکٹر مرتضیٰ ایجوکیشنل ٹرسٹ L-184 فیز 1۔ ڈی۔ ایچ۔ اے لاہور، اگست 2018ء، ص:VI

[293] اخبار تازہ ترین، اردو پوئنٹ۔ اے پی پی لاہور، 17 ستمبر 2018ء۔

(۲) اخبار تازہ ترین، اردو پوائنٹ، اے پی پی لاہور، ۷ا ستمبر ۲۰۱۸ء کتاب میں سن اشاعت تحریر نہیں کیا گیا اور جب راقمہ نے مشتاق احمد بیرونی سے رابطہ کیا تو انہوں نے بتایا کہ اس تفسیری ترجمہ کا نام نورالمبین اگست 2018ء میں رکھا گیا اور غالباً شائع بھی اسی مہینے ہوا۔[294]

منہج واسلوب:۔

نورالمبین مکمل قرآن پاک کا تفسیری ترجمہ ہے۔ ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک کے دروس قرآن کو موصوفہ ڈاکٹر میمونہ مرتضیٰ نے والد گرامی کی شہادت کے بعد کتابی شکل دی ہے۔ اور اس میں خود سے بھی مزید ترجمے میں وضاحت قوسین بریکٹس [ ] کی صورت میں شامل کیا ہے۔ اس سے ترجمے میں مزید نکھار پیدا ہوا ہے اور ترجمے کو سمجھنے میں آسانی پیدا ہوئی ہے۔ ترجمہ کرتے وقت نہ ہی کسی کتاب کا حوالہ دیا گیا ہے اور نہ ہی کوئی حدیث بیان کی گئی ہے۔ اس لئے قاری کو یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ تفسیری ترجمہ کرتے وقت کن کن کتب تفاسیر و تراجم سے استفادہ کیا گیا ہے۔

کتاب کا آغاز فہرست سے کیا گیا ہے جس میں سورتوں کے نام، پارہ نمبر اور صفحہ نمبر بیان کیا ہے۔ ہر سورۃ کے ساتھ اس کا مکی یا مدنی ہونا بھی کیا ہے۔

مثال:

نمبر شمار	نام سورۃ	شمارہ پارہ	صفحہ
.1	سورۃ الفاتحہ مکی	1	1
.2	سورۃ البقرہ مدنی	1-2-3	2
.3	سورۃ آل عمران مدنی	3-4	89
.4	سورۃ النساء مدنی	4-5-6	129
.5	سورۃ المائدہ مدنی	6-7	180[295]

اس کے بعد مقدمہ تحریر کیا گیا ہے۔ جس میں موصوفہ نے اپنے والد گرامی کے لیے احترام اور محبت کے جذبات کا اظہار کیا ہے اور ساتھ ساتھ نورالمبین کا سرسری تعارف بیان کرنے کے بعد اپنی بہن بشریٰ مجاہد اور ان کے

[294] انٹرویو، مشتاق احمد بیروتی، مورخہ: 3 ستمبر 2021ء۔

[295] نورالمبین، ص: III

شوہر مجاہد حسین کا شکریہ ادا کیا ہے۔ اس کے بعد حرف آغاز ڈاکٹر ملک غلام مرتضیٰ کا تحریر کردہ ہے۔ جس میں انہوں نے مولانا مودودی سے اپنی ملاقات کا احوال اور مکالمہ بیان کیا کہ کس طرح ان کی زندگی بدلی اور دین کی اشاعت میں سرگرم عمل ہوئے۔ اس کے بعد تفسیری ترجمہ کا آغاز کیا گیا ہے۔ پہلے پانچ(۵) آیات کا عربی متن تحریر کیا گیا ہے۔ اور پھر اس کا تفسیری ترجمہ بیان کیا گیا ہے۔ پورے ترجمے میں یہی اسلوب اختیار کیا ہے پانچ آیات کا عربی متن لکھ کر پھر تفسیری ترجمہ کیا گیا ہے ایسے ہی پانچ آیات کا اکٹھا عربی متن لکھ کر پھر انہی آیات کا تفسیری ترجمہ بیان کیا گیا ہے اسی تفسیری ترجمے میں موصوفہ نے اپنا حصہ بھی ڈالا ہے اور اپنے والد گرامی کے لکھے گئے ترجمہ میں مزید توضیح کی۔ اس کتاب میں سادہ اور آسان الفاظ کا انتخاب کر کے ترجمہ کیا ہے۔ جو کہ قارئین کرام کے سمجھنے میں معاون ثابت ہو گا۔ اور وہ قرآنی آیات کے مفاہیم کو باآسانی سمجھ سکیں گے۔

نمونہ ترجمہ:

اٰیاتہا182	37 سُوْرَةُ الصّٰٓفّٰت مَكِّيَّةٌ 56	رکوعاتہا5

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ﴿۱﴾ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ﴿۲﴾ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ﴿۳﴾ اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ﴿۴﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا وَ رَبُّ الْمَشَارِقِ۔

سورة الصّٰٓفّٰت

سورة الصفت مکی ہے اور اس میں ایک سو بیاسی آیتیں اور پانچ کورع ہیں۔

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔

قسم ہے قطار در قطار صف باندھنے والوں کی، (1) پھر ان کی قسم جو ڈانٹ ڈپٹ کرنے والے ہیں، (2) پھر ان قسم جو کلام نصحیت سنانے والے ہیں (3) بلاشبہ تم سب کا معبود ایک ہی ہے۔ (4) وہ آسمانوں اور زمین کا، اور جو کچھ ان دونوں کے مابین ہے، ان سب کا وہ رب ہے، اور وہ رب ہے سارے مشرقوں کا (سارے اطراف مشرق کا) (5)[296]

[296] نور المبین، ص:779

نمونہ ترجمہ:

رکوعاتہا2	77 سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ مَكِّيَّةٌ 33	اٰیاتہا50

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ﴿۱﴾ فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ﴿۲﴾ وَّ النّٰشِرٰتِ نَشْرًا ﴿۳﴾ فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ﴿۴﴾ فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا۔

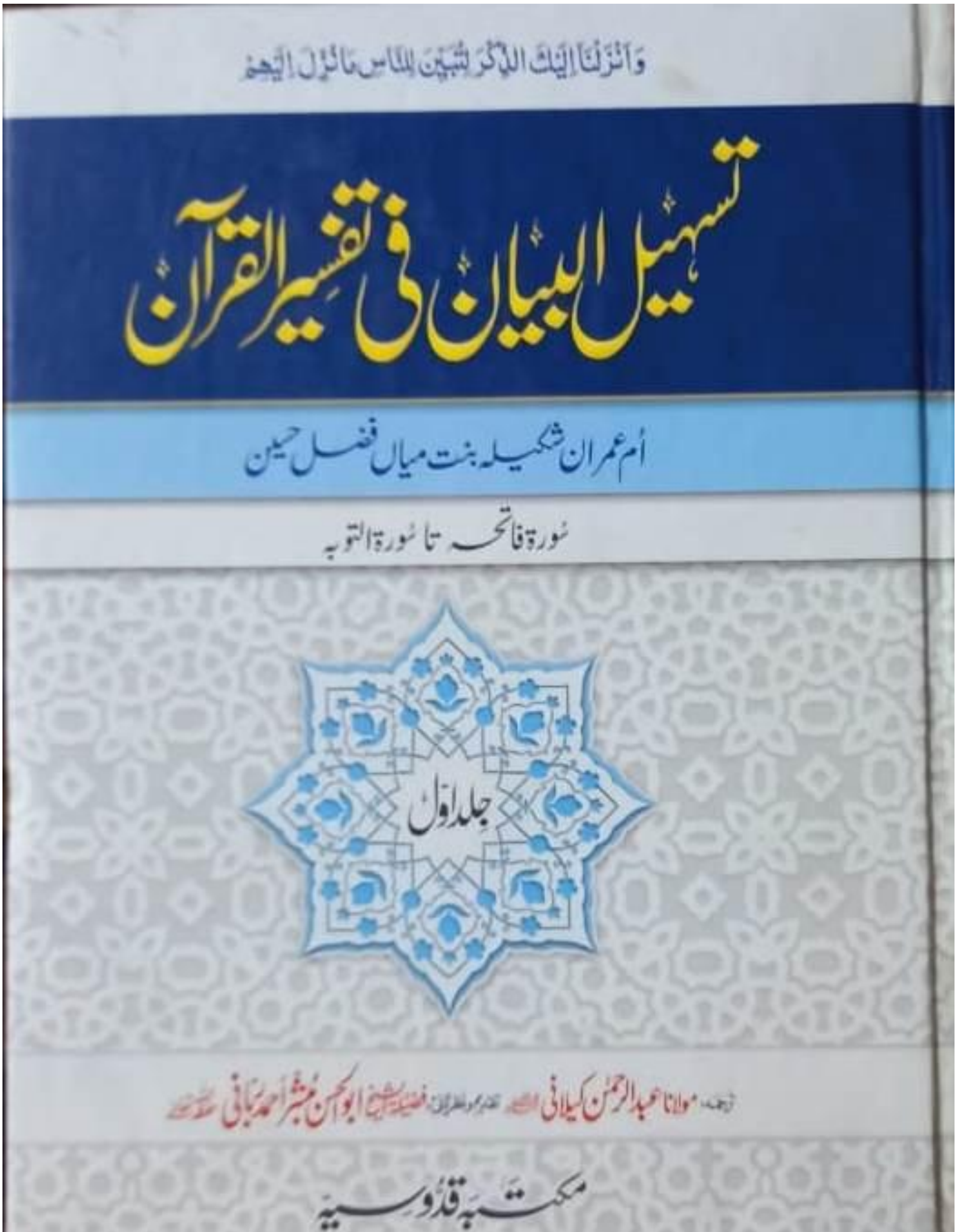
سورۃ مرسلات

سورۃ مرسلات مکی ہے۔ اور اس میں پچاس آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

"شروع اللہ کے نام لے کر جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے"

قسم ہے ان ہواؤں کی جو ابتداء میں معمولی رفتار سے چلائی جاتی ہے (جن کی باگ چھوڑ دی جاتی ہے)(1) پھر یکایک زور پکڑ کے تیز ہو جاتی ہیں (پس وہ اڑتی ہیں غبار اندھا دھند)، (2) پھر بادلوں کو چاروں طرف پھیلا دیتی ہیں۔(3) پھر انہیں پھاڑ کر الگ کر دیتی ہیں، (4) پھر ڈالتی ہیں یاددہانی اتمام حجت کے طور پر یا آگاہ کر دینے کو۔(5)[297]

[297] نور المبین، ص:1034


وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ
تسہیل البیان فی تفسیر القرآن
ام عمران شکیلہ بنت میاں فضل حسین
سورۃ فاتحہ تا سورۃ التوبہ
جلد اول
ترجمہ: مولانا عبدالرحمن کیلانی
مکتبہ قدوسیہ

تسہیل البیان فی تفسیر القرآن از ام عمران شکیلہ بنت میاں فضل حسین

تعارف:۔

تسہیل البیان فی تفسیر القرآن ایک مکمل تفسیر ہے یہ کل تین جلدوں پر مشتمل تفسیر ہے۔ اگرچہ اس میں موجود ترجمہ ام عمران شکیلہ نے خود نہیں کیا بلکہ مولانا عبد الرحمن کیلانی کا تحریر کردہ جملہ قرآن لیا ہے۔ مگر راقمہ ان کا تذکرہ یہاں اس لئے کر رہی ہے کہ مفسرہ نے مکمل قرآن پاک کی تفسیر کئی تفاسیر کو مد نظر رکھ کر کی ہے۔ اور یہ آپ کی بہترین کاوش ہے۔

سلف صالحین کا تفسیری منہج یہ ہے کہ اگر کسی آیت کریمہ کی تفسیر احادیث و سنن سے معلوم نہ ہو رہی ہو تو پھر صحابہ کرامؓ اور پھر ان کے معروف ترین تلامذہ سے رہنمائی لی جاسکتی ہے۔ مفسرہ نے بھی اس تفسیر میں یہی منہج سامنے رکھ کر تفسیر لکھی۔ یہ تفسیر عام فہم، سلیس اور قارئین کرام کے لیے مطالب و معانی سمجھنے میں بڑی مدد معاون ہے اور پھر اس پر مستزاد یہ کہ اس کی تخریج محترم حافظ ثناءاللہ خان سندھی نے بڑی عرق زیری اور جانفشانی سے سرا نجام دی۔[298] اس تفسیر سے ہر طبقہ خصوصاً خواتین سب سے زیادہ مستفید ہو سکتی ہیں کیونکہ ان کے پاس گھریلو مصروفیات کی بناء پر زیادہ وقت نہیں ہوتا کہ بڑی بڑی تفاسیر کا گہرائی سے کر سکیں۔ اس تفسیر میں مفسرہ نے کئی تفاسیر کو مد نظر رکھا اور آسان سہل انداز میں تفسیر لکھی۔

منہج و اسلوب:

تفسیر تسہیل البیان فی تفسیر القرآن، سلف صالحین کے تفسیری منہج کو سامنے رکھتے ہوئے لکھی ہے۔ یہ قرآن کا خلاصہ تفسیر ہے۔ یہ تفسیر تین جلدوں پر مشتمل ہے۔ پہلی جلد سورۃ فاتحہ سے سورۃ التوبہ تک ہے۔ یعنی پارہ ایک تا دس پھر دوسری جلد سورۃ التوبہ تا سورۃ العنکبوت تک ہے۔ اور تیسری جلد سورۃ العنکبوت سے سورۃ الناس تک ہے۔

مجموعی طور پر اس تفسیر کو تحریر کرتے وقت محترمہ نے تین تفاسیر کو مد نظر رکھا ہے۔ ایک تفسیر ابن کثیر از امام ابن کثیر دوسری تفسیر احسن البیان از حافظ محمد صلاح الدین یوسف اور تیسری تفسیر القرآن از مولانا عبد الرحمن کیلانی جبکہ سورتوں کے تعارف میں تفہیم القرآن سے رہنمائی لی ہے اور شروع کے دس پاروں یعنی پہلی جلد میں معروف داعیہ استاذہ نگہت ہاشمی کے لیکچرز سے استفادہ کیا ہے۔ مفسرہ نے تفسیر لکھتے وقت یہ کوشش کی ہے کہ اپنی طرف سے کوئی بحث شامل نہ کی جائے اور نہ کسی اختلافی بحث کو شامل کیا جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ صحابہ کرامؓ، تابعین اور ائمہ تفاسیر کے اقوال بھی تفسیر طبری بحوالہ ابن کثیر کا بھی تذکر کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ کئی

[298] ام عمران، شکیلہ بنت فضل حسین، مکتبہ قدوسیہ لاہور، طبع دوم 2019ء، ج1 ص:34

مقامات پر امام ابن جریر طبری، امام ابن کثیر اور امام ابن ابی حاتم کے تفسیر اقوال بھی نقل کئے ہیں جو ان کے اسلاف سے جہاں محبت کی دلیل ہے وہاں ان کا اپنی آراء سے اجتناب اور مفسرین پر اعتماد کا بھی نمونہ ہیں اس کے تقریباً ۹۵ فیصد احادیث صحیحہ وحسنہ کا ذخیرہ اس تفسیر میں ہے۔[299]

مفسرہ نے تفسیر خود نہیں کی بلکہ مندرجہ بالا ذکر تفاسیر کا بغور مطالعہ کیا اور ان میں سے جو آسان اور سہل لگا ۔اس کو اختصار کے ساتھ لکھ کر اس تفسیر میں جمع کیا۔ تاکہ قارئین کرام کم سے کم وقت میں قرآن پاک کی مطالب و مفاہیم کو سمجھ سکیں۔[300]

مفسرہ نے ہر سورۃ کے آغاز میں نہایت خوبصورت مگر سادہ الفاظ میں تمہید باندھی ہے۔ جس میں سورۃ کا مختصراً تعارف، اس کے فضائل اور شان نزول وغیرہ تحریر کیا ہے۔ پھر آیت مبارکہ کا عربی متن درج کرنے کے بعد با محاورہ ترجمہ لکھا جو کہ عبدالرحمن کیلانی کا تحریر کردہ ہے۔ اختصار کے ساتھ تفسیر کی ہے۔ اس تفسیر میں قارئین کی سہولت کے لیے ذیلی سرخیاں بھی دی گئی ہیں اور ان ذیلی سرخیوں کی فہرست اس لئے مرتب کی گئی ہے۔ تاکہ اگر کسی کو خاص عنوان تلاش کرنا ہو تو اسے با آسانی مل جائے۔

اشاعت:

یہ تفسیر تین جلدوں پر مشتمل ہے۔ جس میں ترجمہ مولانا عبدالرحمن کیلانی کا ہے۔ اور اس کی تقدیم و نظر ثانی شیخ ابوالحسن مبشر احمد ربانی نے کی۔ اس کا مقدمہ مفتی مبشر احمد ربانی نے لکھا ہے۔ یہ تفسیر دو مرتبہ زیور طبع سے آراستہ ہو چکی ہے۔ پہلی مرتبہ 2015ء اور دوسری مرتبہ 2019ء میں مکتبہ قدوسیہ رحمان مارکیٹ اردو بازار لاہور پاکستان سے شائع ہوئی۔

---

[299] تسہیل البیان فی تفسیر القرآن، ج۱، ص:34

[300] انٹرویو، ام عمران شکیلہ، مورخہ :9 اگست 2021ء۔

نمونہ تفسیر:

اٰیاتہا 176	4 سُوْرَةُ النِّسَآءِ مَدَنِيَّةٌ 92	رکوعاتہا 24

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَاۗءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَاۗءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ﴿۱﴾

ترجمہ: اے لوگو اپنے اس رب سے ڈرتے رہو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا پھر اسی سے اس کا جوڑا بنایا۔ پھر ان دونوں سے محبت سے مرد اور عورتیں پھیلا دیں۔ نیز اس اللہ سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے اپنا حق مانگتے ہو اور قریبی رشتوں کے معاملے میں بھی اللہ سے ڈرتے رہو۔ بلاشبہ اللہ تم پر ہر وقت نظر رکھے ہوئے ہے۔

تفسیر:

سیدہ عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ سورۃ بقرہ اور سورۃ نساء ایسے زمانہ میں نازل ہوئیں جس میں رسول ﷺ کے پاس تھی۔

اے لوگ! یعنی اولاد آدم سے خطاب کر کے ان کو ان کی اصل بتائی جا رہی ہے۔ ایک جان سے مراد ابو البشر حضرت آدمؑ ہیں (مِنْهَا زَوْجَهَا) میں " مِنْهَا " سے وہی جان یعنی آدم سے ان کی بیوی حضرت حوا کو پیدا کیا۔[301]

مستفادہ / ماخذ تفسیر:

محترمہ شکیلہ نے اس تفسیر میں ترجمہ عبد الرحمٰن کیلانی کی تفسیر القرآن سے نقل کیا ہے اور تفسیر کرتے وقت تفسیر ابن کثیر از امام ابن کثیر، تفسیر احسن البیان از حافظ صلاح الدین یوسف، تفسیر القرآن از مولانا عبد الرحمٰن کیلانی، تفہیم القرآن از مولانا مودودی اور استاذہ نگہت ہاشمی کے لیکچرز سے بھی استفادہ کیا ہے۔

[301] تسہیل البیان فی تفسیر القرآن، ج1، ص:313

فصل چہارم

جزوی منظوم تراجم قرآن کا تعارف

ثمینہ راجہ

تعارف:-

ثمینہ راجہ ایک مشہور شاعرہ، مصنفہ، ایڈیٹر اور مترجمہ تھیں۔ آپ نے کئی نظمیں، غزلیں، شاعری اور نثری کتب تالیف کیں۔ آپ کی خواہش تھی کہ قرآن پاک کا اردو میں ترجمہ کر کے پھر اسے شاعری میں بیان کریں۔ جو دنیا میں کسی نے نہ کیا ہو۔ مترجمہ نے اپنے خواب کو عملی جامہ پہنانے کا آغاز کیا۔ آپ نے سورۃ فاتحہ، سورۃ الناس، سورۃ اخلاص، سورۃ الفلق کا مفہومی ترجمہ شاعرانہ انداز میں تحریر کیا۔ اور سورۃ البقرہ کی ابھی 49 آیات کا منظوم ترجمہ کیا تھا کہ آپ کی طبعیت شدید خراب ہو گئی تھی۔ آپ یہ عظیم کام پایہ تکمیل تک نہ پہنچا سکیں۔ اور کینسر کے مرض میں مبتلا ہو کر اس دنیافانی سے کوچ کر گئیں۔ یہ عظیم کام آپ کی زندگی کا آخری پروجیکٹ تھا۔ ایک ویب سائٹ پر یہ بات کچھ یوں بیان ہوئی ہے۔

One of her (ambition) was to translate the Quran in urdu and convert the urdu Translation into poetry, which was never done by anyone in the world. She started her project without know that this will be the last project of her life, just before getting ill, she started with " surah baqarah" and kept on going, she wanted to complete and publish but couldn't finish [302]

غیرہ مطبوعہ:

مترجمہ نے تین قُل، سورۃ فاتحہ اور سورۃ البقرہ کی 49 کا منظوم ترجمہ کیا مگر وہ زیور طبع سے آراستہ نہ ہو سکا۔ مگر ایک ویب سائٹ جس کا نام

" Translation of Holy Quran in urdu verse by Samina Raja"

پر راقمہ نے اس ترجمے کے نمونے دیکھے ہیں۔ وہاں تاریخ 28 دسمبر 2009ء ذکر کی گئی ہے۔ [303]

ثمینہ راجہ کے منظوم ترجمہ قرآن کے بارے میں کافی کوشش کے بعد بھی اس نے زیادہ معلوم نہ ہو سکا۔ جو معلومات ملی ہیں وہ بیان کر دی گئی ہیں۔

---

[302] https://ww.wikiwand.com/en/samia_Raja.
[303] http://quran-in-verse-by-saminaraja.blogspot.com

سورۃ الفاتحۃ

اللہ کے نام سے ہے آغاز
رحمٰن ہے جو رحیم بھی ہے(۱

اللہ کے واسطے ہے تعریف
جو رب ہے تمام عالموں کا(۲
جو حد سے زیادہ مہرباں ہے
اور حد سے زیادہ رحم والا(۳
اور روزِ جزا کا جو ہے مالک(۴

ہم کرتے ہیں تیری ہی عبادت
اور تیری مدد ہی مانگتے ہیں(۵
سو ہم کو دکھا دے سیدھا رستہ(۶
اُن لوگوں کا راستہ کہ جن پہ
انعام کیا ہے تُو نے اپنا
معتوب نہیں جو لوگ تیرے
گمراہ نہیں جو لوگ یکسر(۷

منظوم ترجمہ ثمینہ راجہ

سورۃ الفلق

اللہ کے نام سے ہے آغاز
رحمٰن ہے جو رحیم بھی ہے

کہہ دو، میں پناہ مانگتا ہوں
(اپنے لیے) مالکِ سحر کی
ہر شے کی بُرائی سے (ہمیشہ)
ہر شے کہ جو اُس نے پیدا کی ہے،
تاریکی شب کے ہر ضرر سے
جب اُس کا اندھیرا چھا چکا ہو،
اور اُن کی بُرائی (اور شر سے)
جو گنڈوں پہ (پڑھ کے) پھونکتی ہیں،
حاسد کی بُرائی سے کہ جب وہ
آمادہ حسد پہ ہو رہا ہو!

منظوم ترجمہ ثمینہ راجہ

سورۃ اخلاص

اللہ کے نام سے ہے آغاز
رحمٰن ہے جو رحیم بھی ہے

کہہ دو کہ وہ ذاتِ پاک، جس کا
اللہ ہے نام، ایک ہے وہ
معبود ہے، بے نیاز و برحق،
اُس نے نہ جنا کبھی کسی کو
اور وہ نہ جنا گیا کسی سے
اور کوئی نہیں ہے اُس کا ہمسر!

منظوم ترجمہ ثمینہ راجہ

نمونہ ترجمہ:

سورۃ الفاتحہ از ثمینہ راجہ

اللہ کے نام سے آغاز

رحمٰن ہے جو رحیم بھی ہے۔(1)

اللہ کے واسطے ہے تعریف

جو رب ہے تمام عالموں کا(2)

جو حد سے زیادہ مہرباں ہے

جو حد سے زیادہ رحم ولا(3)

اور روزِ جزا کا جو ہے مالک(4)

ہم کرتے ہیں تیری ہی عبادت

اور تیری مدد ہی مانگتے ہیں(5)

سو ہم کو دکھا دے سیدھا راست(6)

ان لوگوں کا راستہ کہ جن پر انعام کیا ہے تو نے اپنا

معطوب نہیں جو لوگ تیرے

گمراہ نہیں جو لوگ یکسر(7)

منظوم ترجمہ ثمینہ راجہ [304]

[304] http://quran-in-verse-by-saminaraja.blogspot.com

سورۃ اخلاص

اللہ کے نام سے ہے آغاز
رحمن ہے جو رحیم بھی ہے۔

کہہ دو کہ وہ ذات پاک، جس کا
اللہ ہے نام، ایک ہے وہ
معبود ہے، بے نیاز و بر حق،
اس نے نہ جنا کبھی کسی کو
اور وہ نہ جنا گیا کسی سے
اور کوئی نہیں ہے اس کا ہمسر ا!

منظوم ترجمہ ثمینہ راجہ[305]

سورۃ الفلق

اللہ کے نام سے ہے آغاز
رحمن ہے جو رحیم بھی ہے۔

کہہ دو، میں پناہ مانگتا ہوں
(اپنے لیے) مالک سحر کی
ہر شے کی برائی سے (ہمیشہ)

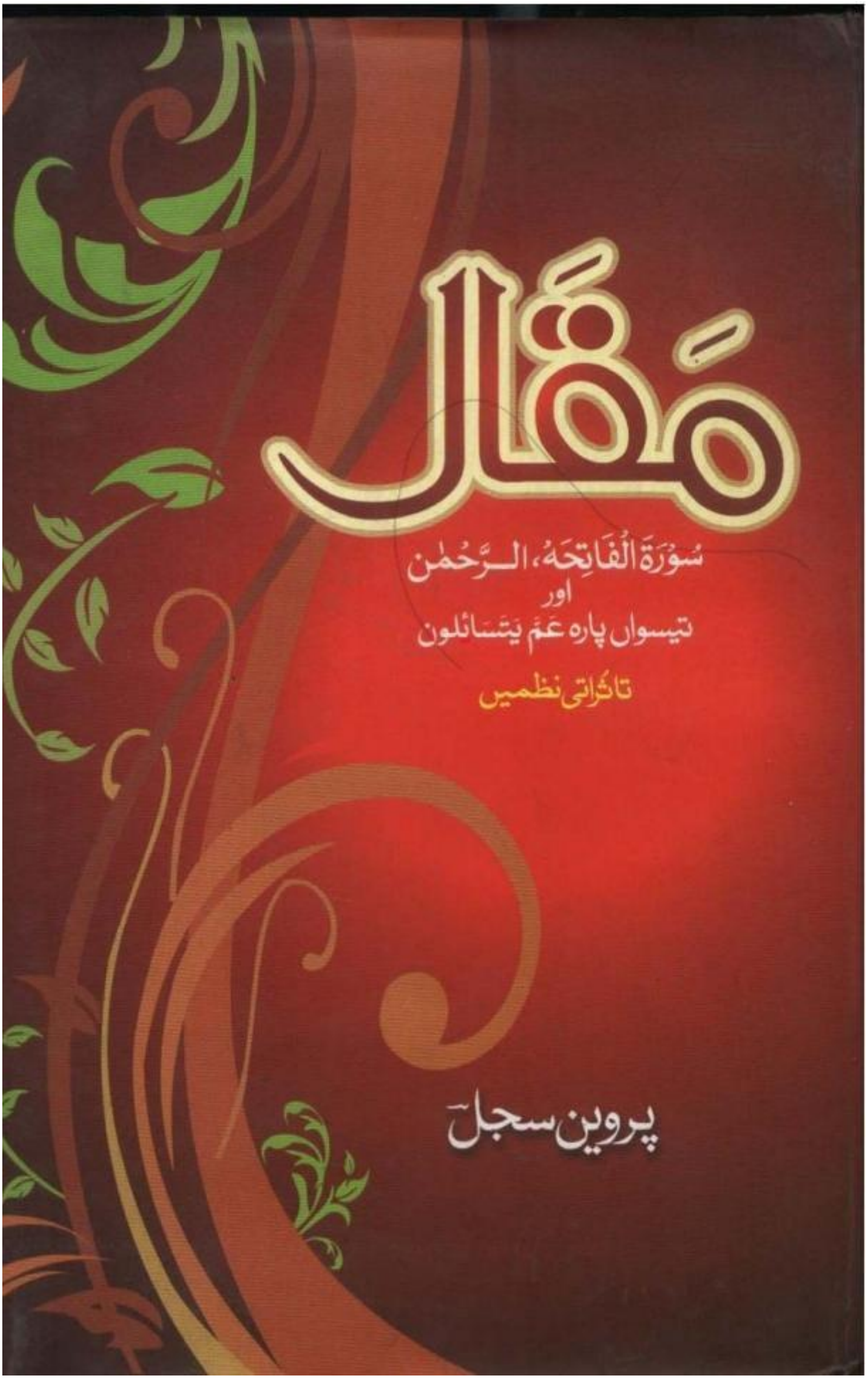
[305] ایضاً

ہر شے کہ جو اس نے پیدا کی ہے،
تاریکی شب کے ہر ضرر سے

جب اس کا اندھیرا چھا چکا ہو،
اور ان کی برائی (اور شر سے)
جو گنڈوں پہ (پڑھ کے) پھونکتی ہیں،
حاسد کی برائی سے کہ جب وہ
آمادہ حسد پہ ہو رہا ہو!

منظوم ترجمہ ثمینہ راجہ [306]

[306] http://quran-in-verse-by-saminaraja.blogspot.com


مقال
سُورَۃُ الفَاتِحَہ، الرحمٰن
اور
تیسواں پارہ عَمّ یتسائلون
تاثراتی نظمیں
پروین سجل

مقال از پروین سجل

تعارف:

قرآن پاک میں موجود پیغام الٰہی کو دوسروں تک پہنچانے کے لیے کام کرنے والوں میں ایک نام محترمہ پروین سجل کا بھی ہے۔ پروین سجل اردو اور پنجابی کی منفرد شاعرہ ہیں جنہوں ے ندرت خیال اور قدرت کلام میں اپنا ایک منفرد اور مخصوص اسلوب اپنائے رکھا۔ زیر نظر کتاب آپ کی نظموں کا وہ مجموعہ ہے جن میں محترمہ نے قرآن مجید کے تیسویں پارے کی تمام سورتوں کے ساتھ ساتھ سورۃ الفاتحہ (سورۃ حمد) اور سورۃ الرحمٰن کے مطالب کی بھی ترجمانی کی ہے۔ موصوفہ کی شخصیت اور شاعری کی مانند آپ کا قرآن مجید کا یہ ترجمہ بھی جداگانہ ہے [307]

موصوفہ نے مقال کے نام سے نثری نظموں کا مجموعہ مرتب کیا ہے اور اِن نظموں میں وہ بیان کیا جو قرآن پاک کی آیات کو پڑھ کر تاثر آتا ہے۔ قرآن پاک کا ترجمہ ایک طرح ممکن نہیں ہوتا۔ اس لیے مترجمہ نے نہایت دانشورانہ حکمت عملی سے کام لیتے ہوئے اپنی ان نثری نظموں میں قرآن مبین کے سمجھنے اور سمجھانے کی ایک مفکرانہ اور منفرد سعی کی ہے۔ پروین صاحبہ نے عام ڈگر سے ہٹ کر قرآن حکیم کو بالکل انوکھے انداز میں سمجھنے اور سمجھانے کا طریقہ اختیار کیا۔

سید مشکور حسین یاد اس مقال کے بارے میں تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

پروین سجل نے نہایت دانشورانہ حکمت عملی سے کام لیتے ہوئے اپنی ان نثری نظموں میں قرآن مبین کے سمجھنے اور سمجھانے کی ایک مفکرنہ کوشش کی ہے۔ پروین سجل نے جب مجھے ان نظموں پر کچھ لکھنے کے لیے کہا تو میرا پہلا تاثر یہی تھا کہ ان محترمہ نے بھی عام اہل قلم کی طرح قرآن پاک کا ترجمہ کرنے کی سعی فرمائی ہوگی، اور اپنی کم سمجھی کا اظہار کیا ہوگا۔ لیکن جب میں نے ان نظموں کا مطالعہ کیا، تو پتہ چلا کہ قرآن مجید کو عام راستے سے ہٹ کر سمجھنے کا یہ تو بالکل انوکھا انداز ہے۔ [308]

اس مقال میں اردو زبان کے ساتھ ساتھ عربی متن قرآن حکیم کی آمیزش بھی نہایت دلکش انداز میں کی گئی ہے جو قارئین کے لیے قرآن فہمی میں انتہائی مددگار ثابت ہونگے۔ اس کے علاوہ ہر سورت کا واختتام اسماء الہیٰ میں سے کسی خاص ایک نام سے کیا ہے جو ایک منفرد اور جداگانہ انداز ہے۔ یہ ایک جلد پر مشتمل تاثراتی نظموں کا مجموعہ ہے یہ مقال نہ تو قرآن حکیم کا باقاعدہ ترجمہ ہے اور نہ ہی مفہوم بلکہ شاعرہ نے ایک منفرد اسلوب اپنایا ہے اور ہر سورہ

---

[307] سجل، پروین اختر، مقال، سجل پبلی کیشنز لاہور، 2011، ص:10 –

[308] مقال، ص:13

کے مطالعہ کے بعد جو مجموعی تاثر لیا ے بناء قرآنی آیتوں کی ترتیب کا لحاظ رکھتے ہوئے اس مجموعی تاثر کو نثری نظم میں ڈھال کر بیان کر دیا ہے۔

اشاعت:

یہ تاثراتی نظموں پر مشتمل مقال ایک جلد پر مشتمل ہے یہ 2011ء میں سجل پبلیکیشنز لاہور سے شائع ہوا۔ اور اس کے مطبع لاہور پر نٹر رہے یہ کل 161 صفحات پر مشتمل ہے اس کو شائع کرنے کا اہتمام شہزادہ علی ذوالقرنین نے کیا اور تقاریظ ڈاکٹر سید نیاز محمد ہمدانی اور سید مشکور حسین یاد نے لکھی۔ جس میں ان دونوں نے محترمہ سجل پروین اور مقال پر بہترین تبصرہ کیا پھر "چلو کہ" عنوان سے مقال کا آغاز ہوا ہے پس سرورق جناب احمد جاوید (اقبال اکادمی لاہور) کا تحریر کردہ ہے۔

منہج و اسلوب:

محترمہ پروین سجل ندرت خیال اور قدرت کلام میں منفرد اسلوب رکھتی ہیں۔ زیر بحث مقال آپ کی تاثراتی نظموں کا مجموعہ ہے۔ جس میں آپ نے قرآن حکیم کے تیسویں پارے کی تمام سورتوں نیز سورۃ الحمد یعنی سورۃ الفاتحہ اور سورۃ الرحمن کا منظوم ترجمہ کر کے ان کے مطالب کی منفرد انداز میں ترجمانی کی ہے۔ اگرچہ یہ قرآن پاک کا باقاعدہ ترجمہ یا مفہوم نہیں ہے بلکہ صرف تاثراتی نظموں کا مجموعہ ہے۔ شاعرہ نے ہر سورہ کے مطالعہ سے قرآنی آیات کا مجموعی طور پر جو تاثر لیا اسے نثری نظم کی شکل میں اس مقال میں بیان کیا ہے۔ ایسا منفرد نرالا اسلوب آپ سے پہلے کسی نے اختیار نہیں کیا۔

شاعرہ تصوف کی طرف رجحان رکھتی ہیں اپنے قرآن پاک کا مطالعہ بھی اسی انداز سے کیا اور بعد از مطالعہ کلام ربانی سے قلب اور باطن پر جو روحانی اثرات مرتب ہوئے اور وہ آپ نہایت منفرد اور مئوثر انداز میں اس کتاب میں تحریر کیے ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ، حضرت محمد مصطفیٰؐ انبیاء کرام، آخرت، گزشتہ اقوام کی سرگزشت اور دیگر کسی دنیاوی اور دینی معاملات کے بارے میں انتہائی جاندار اور طاقتور انداز ابلاغ کے ذریعے قاری کے دل و دماغ کے اندر زبردست انقلاب پیدا کرتا ہے مگر بدقسمتی سے اکثر مترجمین اپنے تراجم میں قرآن مجید کے الفاظ اور جملوں کے لفظی معانی کو منتقل کرنے تک ہی محدود کوشش کرتے ہیں جب کہ پروین سجل کی نظموں میں یہ معاملہ کافی حد تک مختلف ہے۔ اس بات کی وضاحت تقریظ میں ڈاکٹر سید نیاز محمد ہمدانی کچھ یوں بیان کرتے ہیں۔

اس مقال میں قرآن مجید کے کسی جملے کا مطلب ایک سطر یا ایک جملے میں بیان کرنے کی کوئی شعوری کوشش سرے سے نظر نہیں آئی بلکہ قرآن پاک جن احساسات کو اپنے قاری کے دل و دماغ میں پیدا کرنا چاہتا ہے اور جس طرح وہ احساسات پروین سجل نے اپنے اندر محسوس کئے ہیں، انہوں نے اسے بیان کرنے کی کافی موثر سعی

کی ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے بعض مقامات پر قرآن پاک کسی ایک جملے کی ترجمانی ایک سے زیادہ سطروں یا اس سے بھی طویل عبارت میں کی گئی ہے۔ [309]

اس تاثراتی نظموں کی ایک خاصیت اور بھی ہے جو کسی تفسیر اور ترجمہ میں نظر نہیں آئی وہ یہ کہ شاعرہ نے قرآن حکیم کی جن جن سورتوں کے مطالب اپنی نظموں مین بیان کئے ان میں ہر سورۃ میں اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنی میں سے کسی خاص اسم کی تجلی کو محسوس کیا اور پھر نظم کا آغاز بھی اسی اسم الہی سے کیا اور اختتام بھی تا کہ قارئین کے ذہن اور دل میں مسلسل اسم الہی کی معنویت سایہ فگن رہے۔

نمونہ:

سورۃ الفیل

(مکی، 5 آیات، تاثراتی نظم)

" الوالی جل جلالہ "

اسم کارساز سے عقدہ ضوفشاں کرو

بے شک

جو خوب معاملہ فہم ہے

اور ہے کارساز

مُخاطب ہے ذات الوالی

اور دلا رہی ہے یاد وہ واقعہ

اور کہہ رہی ہے کہ کیا تو نے نہیں دیکھا

یمن سے آنے والے ہاتھوں پر " [310]

شاعرہ نے اپنا فہم قرآن بہ انداز نظم قارئین کے مطالعے کی خاطر پیش کیا ہے، اس سے زیادہ کچھ نہیں مگر قارعین اس تاثراتی نظموں کے مجموعے کی جس بھی نظم کا مطالعہ کریں، تو ایک تو طرح طرح سے وہ سورۃ ان کے سامنے رہے گی اور اس کے ساتھ ساتھ اس سورۃ کے مضامین ان کے ذہن کو مختلف زاویوں سے سرشار و شاداب کرتی چلے جائیں گے۔

---

[309] مقال، ص: 11

[310] مقال، ص: 140

پروین سجل کی ان نظموں میں اردو اور عربی کی آمیزش بھی ہے اردو کے ساتھ عربی کے الفاظ قرآن مجید کو سمجھنے میں قارئین مقال کی مدد کریں گے۔ کہیں کہیں اردو اور عربی متن کا یہ حسین امتزاج ان نظموں میں بیان تاثرات کو سمجھنے میں مدد گار ثابت ہو گا۔

نمونہ:

سُوۡرَةُ الرَّحۡمٰنِ

(مدنی،78 آیات 3رکوع، تاثراتی نظم)

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ۔

اُسی ذاتِ رحمن کے ہیں جہاز

سمندر پہ جو بڑی آن بان سے

پربتوں کے مانند دکھائی دیتے ہیں۔

یہ ساری امثال ہیں جن و انساں کے ہیں"[311]

[311] مقال، ص:22۔

سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ

(مکی،22 آیات، تاثراتی نظم)

القوی جل جلالہ

اسم اعظم سے آغاز ثنا کرو

جو عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیر

ظاہر و باطن، ہر شے پر رکھتی ہے مکمل

قابو پانے کی طاقت"[312]

"مقال" ایک طرح سے قرآن حکیم کے جمالیات تاثیر کے چند مظاہر کا مجموعہ ہے۔ شاعرہ نے قرآن پاک کو پڑھتے وقت جو تاثر لیا وہی نثری نظم کی شکل میں بیان کر دیا۔ اسی لیے اسے نہ ہی باقاعدہ ترجمہ قرآن کہ سکتے ہیں اور نہ ہی مفہوم۔ مگر پروین سجل نے منتخب تمام سورتوں میں اپنی استعداد غوامی کے مطابق غوطہ زنی کی ہے اور بعض ایسی گہرائیوں سے سیر کرائی جو محض فہم الفاظ کی گرفت سے باہر ہیں۔

شاعرہ نے ہر سورۃ کے نیچے آیات، رکوع کی تعداد کے ساتھ یہ بھی تحریر کیا ہے کہ سورۃ مکی ہے یا مدنی۔ اور ہر سورۃ کی نظم سے پہلے "تاثراتی نظم" عنوان تحریر کیا ہے تا کہ معلوم ہو سکے کہ یہ ترجمہ یا مفہوم نہیں۔

[312] مقال، ص:80

سُورَۃُ التین

(مکی،8 آیات، تاثراتی نظم)

الخالق جل جلالہ

ذات قدیر کے نام سے ہر لمحہ حمد و ثنا کروں

جس نے پیدا کیا انسان کو

احسن تقدیم کے ساتھ، جو

اشرف المخلوقات کہلایا

تو کھا رہی ہے قسم، ذات خالق

انجیر کی اور زیتون

پھر طور سنین کی

جہاں پر موسیٰ کو ہوئی نبوت عطا

معجزے میں ملا تھا جن کو عصا

کھا رہی ہے قسم ذات خالق

اس خاص، امن والے شہر کی

یعنی مکہ کی۔[313]

مستفادہ / ماٰخذ تسوید:۔

پروین سجل نے کسی ایک قرآن پاک کے ترجمہ یا تفسیرے استفادہ نہیں کیا بلکہ جو ہمارے گھروں میں عموماً پڑھے جاتے ہیں انہی کا مطالعہ کیا اور ایک قرآن پاک بالخصوص ہے جو بطور حوالہ ہے اور شاعرہ نے اس سے استفادہ بھی کیا وہ شاہ فہد قرآن کریم پرنٹنگ کمپلیکس ہے۔[314]

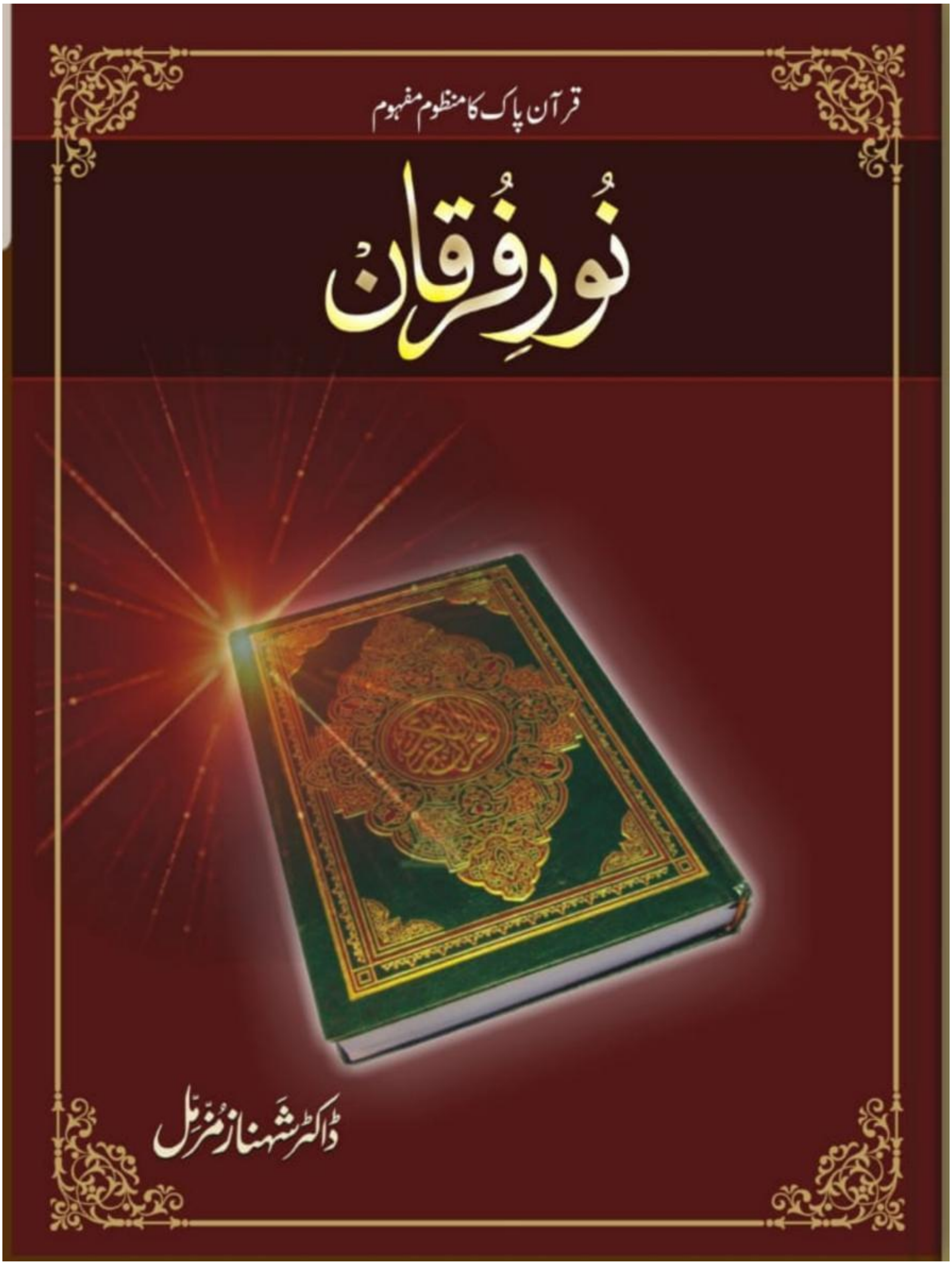
---

[313] مقال، ص:115۔

[314] انٹرویو، پروین سجل، مورخہ:12 اگست 2021ء۔

فصل پنجم

مکمل منظوم تراجم قرآن


قرآن پاک کا منظوم مفہوم
نورِ فرقان
ڈاکٹر شہناز مزمل

نورِ فرقان از ڈاکٹر شہناز مزمل

تعارف:

ڈاکٹر شہناز مزمل دور جدید کے شعراء خصوصاً اردو کے شعراء میں ایک منفرد مقام رکھتی ہیں۔ وہ لوگ جو محترمہ کی شاعری پڑھتے ہیں وہ آپ کے دینِ حق اور قرآن پاک، حدیث نبویہؐ سے لگاؤ سے بخوبی واقف ہیں۔ آپ کی متعدد تحریریں اس بات کی بھرپور عکاسی کرتی ہیں۔ آپ کے کلام سے بڑھ کر آڈیو پیغامات ''آج کی بات'' سے بھی عیاں ہیں کہ آپ کا دل محبت الٰہی سے سرشار ہے۔ شاعرہ نے قرآن مجید کا منظوم مفہومی ترجمہ کر کے خواتین شعراء کے لیے ایک مثال قائم کی اور انہیں دعوت دی ہے کہ وہ بھی اس میدان میں آگے بڑھیں اور قرآن مجید کے زیر سایہ روحانیت اور تصوف کی روشنی سے ذہن و قلب کو منور کر سکیں۔

ڈاکٹر شہناز صاحبہ کا تحریر کردہ یہ منظوم کلام جس کا نام ''نورِ فرقان'' نہ تو ترجمہ قرآن حکیم ہے اور نہ ہی تفسیر ہے بلکہ یہ اردو کے مستند تراجم قرآن حکیم سے استفادہ کر کے قرآنی مفہوم کی منظوم شکل تحریر کی ہے۔ جو موصوفہ کا قرآن پاک سے لگاؤ اور محبت کو ظاہر کرتی ہے۔ اس کتاب ''نورِ فرقان'' میں قرآن پاک کی تمام سورتوں جس میں سورۃ الفاتحہ تا سورۃ الناس تک شامل ہیں، کے مفہوم کو منظوم انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ نور فرقان دنیا میں پہلا منظوم مفہومی ترجمہ قرآن ہے جو کسی خاتون نے لکھا ہے اور یہ اعزاز ڈاکٹر شہناز کو حاصل ہے۔ جنہوں نے پورے قرآن حکیم کا منظوم مفہوم تحریر کیا ہے۔ میاں اشرف عاصمی نے تقریظی مضمون تحریر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ڈاکٹر شہناز کا یہ منظوم ترجمہ درحقیقت قرآن پاک کی تفسیر ہے اور لکھتے ہیں کہ جس طرح محترمہ نے خالق کے عشق میں ڈوب کر لکھا ہے وہ یقینی طور پر ایک کامل ولی ہی کر سکتا ہے۔ نور فرقان سب کے لیے ایک ایسا شجر سایہ دار ہے جس سے ہر کوئی فیض لیتا ہے۔[315]

نورِ فرقان میں ہر آیت کا منظوم مفہوم نہیں لکھا بلکہ پوری سورت کا ترجمہ کیا ہے۔ اس میں عربی متن نہیں لکھا گیا۔ ہر سورت کا نام لکھ کر بہترین اسلوب اختیار کر کے منظوم مفہوم لکھا۔ یہ ایک ضخیم جلد پر مشتمل ہے۔ اس کتاب میں کئی نامور شخصیات تبصرہ میں تقریظی مضامین میں شامل ہیں۔ پروفیسر ڈاکٹر مجبہ منیر جو شعبہ علوم اسلامیہ لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی لاہور اس منظوم ترجمہ ہر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتی ہیں کہ:

---

[315] ۔ شہناز مزمل، ڈاکٹر، نور فرقان، ناشر: ادب برائے پبلیکیشن لاہور، معاونت: اردو سخن پاکستان، طباعت: شہر زبانی پریس ملتان، ص:۱۹۔

''ڈاکٹر شہناز مزمل کی شاعری کو بہت ہی کثیر تعداد کے افراد پسند کرتے ہیں اور آپ کی شاعری کے خواص سے خوب واقف ہیں۔ اس لیے موصوفہ کی طرف سے یہ عظیم تحفہ ہے جو ان لوگوں کو آپ کا مزید گرویدہ کر دے گا۔ قرآن پاک کا منظوم مفہوم موصوفہ کی بہت عمدہ کاوش ہے۔''[316]

ڈاکٹر فوزیہ فیاض جو اسسٹنٹ پروفیسر اسلامک اسٹڈیز یونیورسٹی آف سیالکوٹ اور وہ جامع النور گلشن راوی لاہور کی پرنسپل اور علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد کی ای ٹیوٹر ہیں، نے بھی نور فرقان اور موصوفہ کی کاوش کو سراہا ہے۔

''محترمہ شہناز صاحبہ کا انتہائی محبت و عقیدت میں ڈوبا ہوا نذرانہ عقیدت ہے جس میں سورۃ الفاتحہ تا سورۃ الناس قرآن پاک کے مفہوم کو منظوم انداز میں پیش کیا گیا ہے۔''[317]

اس میں کوئی حوالہ جات درج نہیں ہے اور نہ ہی مصادر و مراجع موصوفہنے سب سے پہلے تیسویں پارے کا منظوم مفہوم تحریر کیا۔ پھر اذن ربانی جب آپ ریاض میں تھیں وہاں بڑی سورتوں کا منظوم مفہوم لکھا جس میں سورۃ رحمٰن، سورۃ مزمل اور سورۃ یٰسین شامل تھیں۔ ہر سورۃ کے اختتام پر آپ کو اللہ نے اپنے در پہ حاضری کا موقع عطا کیا۔ پھر آپ نے انتسویں پارے (۲۹) کا منظومی مفہوم کیا اور پیچھے سے آگے کی طرف مفہوم لکھنا شروع کیا۔ پچسویں (۲۵) پارے تک پہنچی تو پاکستان واپس آ گئیں اور تیسویں پارہ کا منظوم مفہوم شائع کرایا۔ پھر سورۃ بقرہ کا منظوم مفہوم کرنے کا حکم مل گیا۔ ۲۰۱۷ء میں جب دوبارہ سعودی عرب گئی تو کرم کی انتہا ہو گئی۔ قرآن مجید کا منظومفہوم ستمبر میں مکمل ہو گیا۔ ۲۰۱۷ء میں یہ کام مکمل طور پر موصوفہ تحریر کر چکی تھیں اور کئی مرتبہ اس کی پروف ریڈنگ بھی ہو چکی تھی۔ پھر کئی دانشوروں اور یونیورسٹیوں میں اس کے نسخے تبصرے کے لیے بھیجے بارہا تسلی کر لینے کے بعد ۲۰۲۰ء کو اسے باقاعدہ طور پر شائع کرایا گیا۔ محترمہ شہناز نے نور فرقان موجودہ صدرِ پاکستان محترم عارف علوی کو بطور تحفہ بھی پیش کیا اور انہوں نے بھی آپ کی اس کاوش کو بہت سراہا اور نیک تمناؤں کا اظہار بھی کیا۔(۴)

316۔ شہناز مزمل، ڈاکٹر، نور فرقان، ناشر: ادب برائے پبلیکیشن لاہور، معاونت: اردو سخن پاکستان، طباعت: شہر زبانی پریس ملتان، ص:۱۹۔

317۔ نور فرقان، ص:۱۱۔

اشاعت:

نور فرقان (قرآن پاک کا منظوم مفہوم) ہے۔ یہ ایک ضخیم جلد میں ہے اور کل ۴۷۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کی کمپوزنگ محبوب اقبال نے کی، تزئین پروفیسر نعمانہ فاروق اور ڈاکٹر میمونہ عمران (شہناز مزمل کی صاحبزادیاں) نے کیا۔ ادب سرائے پبلیکیشن لاہور سے ۲۰۲۰ء میں شائع کیا۔ اس کی طباعت شیر ربانی پریس ملتان نے کی۔

منہج و اسلوب:

نورِ فرقان شاعرانہ طراز پر قرآن پاک کا مفہومی ترجمہ ہے جو ڈاکٹر شہناز مزمل کی انتہائی منفرد کاوش ہے۔ اس میں موصوفہ کا منہج و اسلوب منظوم ہونے کے ساتھ ساتھ آسان اور عام فہم بھی ہے۔ محترمہ نے قرآن پاک کے کسی ہر سورۃ کے مفہوم کو آسان شعری طرز پر بیان کیا ہے۔ اس طرح کا منظوم مفہوم قرآن عصر حاضر میں کم ہی دیکھنے کو ملتا ہے۔ اس کتاب کو مکمل کرنے کے لیے بڑی مشقت طب مراحل سے گزرنا پڑا۔ یہ ایک ضخیم جلد پر مشتمل ہے جس کے ۴۷۲ صفحات ہیں۔ اس کے آغاز میں فہرست بیان کی گئی ہے۔ جس میں تقریظی مضامین بیان کرنے والوں کے نام، سورتوں کے نام، پارہ نمبر اور ان کے صفحہ نمبر تحریر کیے گئے ہیں۔ تاکہ قارئین کو پڑھنے میں دقت پیش نہ آئے۔ تقریظی مضامین لکھنے والوں میں جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور کے مفتی حافظ امیر علی صابری، لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی کی چیئرپرسن شعبہ زوالوجی جو سابق وائس چانسلر بھی ہیں۔ پروفیسر ڈاکٹر فرخندہ منظور، لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی شعبہ علوم اسلامیہ کی پروفیسر ڈاکٹر محسنہ منیر، یونیورسٹی آف سیالکوٹ اور اسسٹنٹ پروفیسر آف اسلامک سٹڈیز ڈاکٹر فوزیہ فیاض، برمنگھم انگلینڈ سے ڈاکٹر رضیہ اسماعیل MBE، ڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندوی شعبہ علوم اسلامیہ انڈیا، پروفیسر میمونہ مرتضیٰ ملک (دختر ڈاکٹر ملک غلام مرتضیٰ)، ڈی پی ایس اسکول اینڈ انٹر کالج ماڈل ٹاؤن لاہور کے شعبہ اردو کے صدر پروفیسر محمد حسین شاہین بھٹی، میاں اشرف عاصمی، کالم نگار و شاعرہ، نعت خواں ثوبیہ خان نیازی، شاعر ادیب، کالم نگار، مرتب، کارپوریٹ ٹریز، بزنس کنسلٹینٹ پرنسپل کنسلٹینٹ، مارول سسٹم، ڈائریکٹر آپریشنز، نیازی گروپ فاؤنڈر، وقارِ پاکستان، ایڈوائزر ادب انہیں اختصار کے ساتھ ذکر گیا ہے۔ قرآن پاک کی تفسیری روایات کے اختلاف میں حتی المقدور آسان ترین مفہوم بیان کرنے کی سعی کی گئی ہے۔ اس منظوم مفہوم قرآن کو قرآن حکیم کے ترجمہ کے قریب ترین رکھا گیا ہے اور حتی الامکان عربی گرائمر کے قوانین کو ملحوظ حاضر رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ نور فرقان منظوم مفہوم کو عوام الناس کی دلچسپی اور استفادہ کی غرض سے مشکل اور مبہم تفسیری روایات سے دور رکھا گیا ہے۔ اس بارے میں ڈاکٹر فوزیہ فیاض لکھتی ہیں کہ:

''قرآن پاک کے اس منظوم مفہوم کو عوام الناس کے استفادہ اور دلچسپی کی غرض سے پیچیدہ اور مبہم تفسیری روایات سے دور رکھا گیا ہے۔ لہٰذا اسے فقہی مباحث، لغوی وضاحت، تراکیب، گرائمر کے تسامحات سے صرف نظر کرتے ہوئے پڑھا جائے کیونکہ یہ قرآن حکیم کا مفہوم منظوم ہے نا کہ ترجمہ۔''[318]

موصوفہ نے سب سے پہلے تیسویں پارے کا منظوم ترجمہ تحریر کیا۔ پھر بحکم الٰہی جب آپ ریاض میں تھیں وہیں قرآن مجید کی اہم سورتوں کے منظوم مفہوم لکھنے کا آغاز کیا جس میں سورۃ رحمٰن، سورۃ مزمل اور سورۃ یٰسین شامل تھیں۔ اس کے بعد باذن الٰہی سورۃ بقرہ کا منظوم مفہوم تحریر کیا۔ اور ۲۰۱۷ء میں مکمل قرآن کا مفہوم نظم کے انداز میں تحریر کرکے ۲۰۲۰ء میں شائع کرایا۔ یہ اردو زبان میں کیا گیا منظوم مفہوم ہے۔ انتہائی سادہ اور عام فہم اردو کے الفاظ استعمال کیے ہیں کہ بچے بھی آسانی سے سمجھ جائیں کہ اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے کیا احکامات دیے ہیں۔ اس کو پڑھتے وقت قارئین خصوصاً نوجوان، کم عمر نسل کو اکتاہٹ اور تھکاوٹ کی بجائے دوران مطالعہ لطف آئے گا۔

موصوفہ نے عربی متن تحریر کیے بنا ہی مفہوم بیان کیا ہے۔ پہلے پارہ نمبر اور سورۃ کا نام بیان کر کے درمیان میں لائن لگا کر اندازِ نظم میں مفہوم بیان کرنے کی سعی کی ہے۔ سورتوں کا تعارف اور شان نزول بھی تحریر نہیں کیا۔ صرف پارہ نمبر اور سورۃ کا نام تحریر کیا۔ آپ نے مفہوم بیان کرتے وقت آسان اردو الفاظ استعمال کیا ہے تا کہ قارئین کو اصل بات ٹھیک ٹھاک سمجھ آسکے۔ ہر سورت یا پارہ کے اختتام پر لائن لگا کر نئی سورۃ یا پارے کا نام بیان کر کے وہی سے ہی منظوم مفہوم کا آغاز کر دیا ہے۔ کتاب کے آخری صفحے پر بعنوان کچھ ''مصنفہ کے بارے میں''ڈاکٹر شہناز کی ادبی مسافت کی جھلکیاں بیان کی ہیں جس میں آپ کی تحقیقات و تخلیقات کے بارے میں چودہ چودہ نکات ایک صفحے پر بیان کیے ہیں۔[319]

ڈاکٹر شہناز مزمل دنیا کی پہلی پاکستانی خاتون ہیں جنہوں نے مکمل قرآن کریم کا منظوم مفہوم تحریر کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اس کاوش کو دنیا و آخرت میں قبول فرما کر آپ کے لیے اخروی نجات کا ذریعہ بنا دے۔ (آمین)

---

[318] ۔نورِ فرقان، ص:۱۲۔

[319] ۔نور فرقان، ص:۴۷۲۔

نمونہ تسوید:

نور فرقان سے سورۃ الضحیٰ کا منظوم مفہوم:

سورۃ الضحیٰ

ہے اللہ کے نام سے ابتداء
وہ رحمان ہے، رحمت بے بہا

مجھے چاشت کے وقت کی ہے قسم
قسم رات کی جب وہ چھائے بہم
تمہیں رب نے ہر گز بھی چھوڑا نہیں
کبھی اپنا رخ تم سے موڑا نہیں
خوشی ہو گی آئندہ اوقات سے
کہ بہتر ہے وہ گزرے لمحات سے
کرے گا عطا تم کو رب عنقریب
خوشی دلکشا پھر ملے گی عجیب
ترے رب نے جب تم کو پایا یتیم
عطا کر دیا اک ٹھکانہ عظیم
جب اس نے پایا تمہیں راہ پر
جو دیکھی تمہاری ذرا مفلسی
غنی کر کے دولت تمہیں بخش دی
کبھی بھی یتیموں کو جھڑکی نہ دیں
کبھی سائلوں کو نہ ڈانٹا کریں
عطا اپنے رب کی عیاں کیجئے

سدا اس کی نعمت بیاں کیجئے[320]

سورۃ الفیل

ہے اللہ کے نام سے ابتداء
وہ رحمان ہے، رحمت بے بہا

نہیں دیکھا کیا آپ نے ماجرا
کیا ہاتھی والوں سے اللہ نے کیا؟
کیا ان کی ہر چال کو رائیگاں
ابابیل بھیجے پرندے وہاں
وہ آئے تھے پنجوں میں کنکر لئے
جو پھینکے تو ہاتھی فنا کر دیے
پرندوں نے وہ حال ان کا کیا
ہوئے جیسے بھوسا چبایا ہوا۔[321]

---

[320]۔ نور فرقان، ص:459

[321]۔ نور فرقان، ص:466

خلاصہ تحقیق

مقالہ ہذا میں ترجمہ کا تعارف، اس کی اقسام پر تفصیلاً بحث کی ہے اور ترجمہ کی اہمیت وضرورت کو دلائل کے ساتھ واضح کیا ہے۔ ترجمہ کرنے کے آغاز اسلامی دور میں ہی ہو گیا تھا۔ اور قرآن میں بھی ترجمے کے بارے میں وضاحت موجود ہے۔ ترجمہ نگاری کی عموماً، موضوعاتی اور مختلف ترجمہ نگاروں کے مطابق کئی اقسام ہیں۔ ترجمہ کی اقسام حرفی، معنوی، تفسیر، مفہومی ہیں اور ماہرین فن نے بنیادی دو اقسام بیان کی ہیں۔ زبانی اور تحریری ان کی آگے کئی اقسام ہیں۔ ترجمہ کرنے کے بھی کچھ اصول، شرائط اور آداب ہیں۔ اور اسی طرح مترجم کے لئے بھی شرائط ہیں۔

ترجمہ قرآن کی موجودہ دور میں ضرورت ناگزیر ہے۔ تاکہ عربیت ناآشنا اشخاص اور غیر مسلم بھی قرآن مجید کی زبان کے ترجمہ کے توسط سے سمجھ کر اللہ کی مراد کا فہم حاصل کر سکیں۔ ترجمہ قرآن کی ضرورت و اہمیت ناگزیر ہے۔ شاہ ولی اللہ نے بھی ترجمہ کی اہمیت کو بھرپور انداز میں بہت سے موقعوں پر کتابوں میں واضح کیا ہے۔ ترجمہ قرآن و آغاز وارتقاء آپ ﷺ ، صحابہ کرام تابعین کے دور سے ہی چلا آرہا ہے۔ ترجمہ قرآن کی بھی اقسام ہیں۔ اور مترجم کے لئے علماء نے بعض شرائط و اصول بھی بیان کئے ہیں۔ جن کو پورا کئے بنا کوئی بھی قرآن عظیم کا ترجمہ کرنے کا اہل نہیں پوری دنیا میں مختلف زبانوں انداز اور طریقے کار سے قرآن پاک کا ترجمہ کیا جارہا ہے۔ اس کام میں جہاں مردوں نے حصہ لیا وہاں خواتین نے بھی اہم کردار ادا کیا ہے۔ اور پاکستانی خواتین نے بھی مختلف زبانوں اور انداز اپنا کر یہ عظیم کام سرانجام دیا ہے۔ بعض پاکستانی خواتین نے اپنا موقف بیان کرنے کے لئے قرآن پاک سے استدلال کیا ہے چند آیات کو منتخب کرکے ان کا ترجمہ و تشریح کی ہے۔ جن میں یاسمین حمید، اسماء برلاس، ثریا بتول علوی، ثریا عندلیب، خالدہ تنویر شامل ہیں۔ بعض خواتین نے قرآن پاک کی چند ایک سورت یا پارہ کا ترجمہ کیا ہے۔ جن میں ذاکرہ سیدہ رباب کاظمی، صفیہ منھاس، شہریار بانو، خالدہ ثمر مند شامل ہیں۔

بعض پاکستانی خواتین نے مکمل قرآن پاک کا ترجمہ لفظی اور بامحاورہ انداز میں کیا ہے۔ اور کچھ خواتین ایسی بھی ہیں جنہوں نے قرآن پاک کا ترجمہ شاعرانہ انداز میں کیا ہے۔ انہوں نے قرآن پاک کی چند ایک سورتوں کا مفہوم منظوم انداز میں بیان کیا ہے۔ ان میں ثمینہ راجہ اور پروین سجل شامل ہیں۔ اور ایک خاتون ایسی بھی ہیں جنہوں نے پورے قرآن پاک کا مفہوم منظوم انداز میں پیش کیا ہے۔ جن کا نام ڈاکٹر شہناز مزمل ہے۔ آپ دنیا کی پہلی خاتون ہیں جنہوں نے مکمل قرآن پاک کا ترجمہ منظوم انداز میں کیا ہے مقالہ ہذا میں ان تمام خواتین کا تعارف اور ان کے تحریر کردہ تراجم کا بھی تعارف بیان کیا گیا ہے۔

سفارشات

قیام پاکستان سے اب تک بہت سی خواتین ایسی ہیں جنہوں نے قرآن پاک کا ترجمہ و تفسیر کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ راقمہ نے حد المقدور ایسی خواتین کے بارے میں معلومات اکٹھی کی ہیں جنہوں نے کسی نہ کسی اسلوب کو اختیار کر کے کسی نہ کسی زبان میں ترجمہ کیا ہے۔ چونکہ میرا موضوع تحقیق "پاکستان کی خواتین کے ترجم قرآن کا علمی جائزہ" ہے۔ اس لیے مقالہ ہذا میں ان مترجمات کا تعارف اور ان کے تحریر کردہ تراجم کا عمومی جائزہ پیش کیا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ان تمام تراجم کا متعدد تراجم و تفاسیر کے ساتھ مختلف زاویوں سے تقابلی، تحقیقی و تنقیدی جائزہ لیا جائے۔ اگر محققین اس موضوع کو زیرِ تحقیق لائیں تو یقیناً یہ ایک مفید کام ہو گا۔

دوران تحقیق کئی مترجمات کے حالات زندگی تک رسائی انتہائی مشکل مرحلہ رہا۔ ان مترجمات کے حالات زندگی اور تراجم قرآن جو کہ پردہ خفاء میں ہیں مزید تحقیق کر کے ان تراجم و تفاسیر سے افادہ و استفادہ کرنے کی راہیں ہموار کرنے کی ضرورت ہے۔

کئی پاکستانی خواتین کے تراجم و تفاسیر ایسے بھی ہیں جو غیر مطبوعہ ہیں۔ ان پر مزید تحقیق کی جائے تاکہ وہ زیور طباعت سے آراستہ ہوں تاکہ اہل علم و دانش اس ابحاث کو پڑھنے کے بعد خاص طور پر اپنی تحقیق کو آگے بڑھا سکیں۔

پاکستانی خواتین کے ان تراجم کو تمام سرکاری و غیر سرکاری اور کالج یونیورسٹی کی لائبریریوں کی زینت ہونا چاہیے۔ عامۃ الناس اور طلبہ و طالبات بھی اس سے بہت زیادہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ یہ ایک اہم موضوع تحقیق ہے جس پر مزید کام کرنے کی گنجائش باقی ہے۔

کتابیات

1۔ قرآن الکریم

2ا۔ بن منظور، لسان العرب، دارالمعارف بیروت، س ن، ج3، ص:1603، ذیل مادہ رجم؛ جوہری، الصحاح، ج5

3۔ الاصابہ، مطبوعہ احیاء التراث العربی، بیروت، 1/ 561، عدد، 288

4۔ اختر الواسع، پروفیسر، فرحت احساس، مقدمہ در قوانین ترجمہ از شاہ ولی اللہ، بحوالہ امام شاہ ولی اللہ (افکار و آثار) البلاغ پبلی کیشنز، نئی دہلی

5۔ اکواتہ تشابہ، عبد الرحمٰن، الفصیل، صعوبات الترجمہ لمعانی القرآن الکریم

6۔ ام عدنان، بشریٰ قمر، زاد المبلغات، مکتبہ کتاب و سنت ریحان چیمہ ڈسکہ، فروری2020ء

7۔ ام یمان، رضیہ طیب، رضیۃ التراجم، مکتبہ الیمان دارالقرآن پنج پیر، ط چہارم مارچ 2021، ج2

8۔ ام عمران، شکیلہ بنت فضل حسین، مکتبہ قدوسیہ لاہور، طبع دوم2019ء، ج1

9۔ باقر حسین، سید، ترجمے کے اصول، ترجمہ روایت اور فن، مرتبہ اسلام آباد، مقتدرہ قومی زبان، ستمبر 1958ء۔

10۔ برلاس، اسماء، ہیلیونگ ویمن ان اسلام، یونیورسٹی آف ٹیکساس، 2019ء،

11۔ بخاری محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح بخاری، کتاب بدؤالوحی

12۔ بیگم اسحاق، امتہ الکریم، مقدمہ: تجلیات قرآن کے چند عجائبات، مطابع فضلی سنز، 1970ء۔

13۔ بنت بشیر، جامع علم و عمل مولانا عبد الوکیل علوی، پاکستانی رائٹس، 6 جنوری2020ء

14۔ تسلیمی، مرتضیٰ ساحل، مولانا محمد عبدالحیؒ (حیات و خدمات)، مکتبہ الحسنات دہلی، 2006ء

15۔ تاراچند، ڈاکٹر، تمدن پذیر اسلامی اثرات، اردو ترجمہ

16۔ ثریا عندلیب، مقدمہ (حرف اول) آیات بنیات، سنگ میل پبلی کیشنز لاہور، 1992ء،

17۔ جالبی، جمیل، ڈاکٹر، تاریخ اردو ادب، مجلس ترقی ادب لاہور، 1966ء

18۔ جوہری، اسماعیل بن حماد، الصحاح تاج اللغۃ و صحاح العربیۃ، تحقیق: احمد عبد الغفور عطار، دارالعلم للملایین بیروت، ط:3، 1404ء/1984ء، ج5،

19۔ چغتائی، محمد اکرم، قرآن کے اردو تراجم، المعارف لاہور، جولائی، اگست 1985ء

20۔ حامد بیگ، مرزا، فن ترجمہ کے اصول و مبادیات، مطبوعہ اوراق، لاہور، شمارہ، س ن

21۔ حجازی، علی حجازی، اسسٹنٹ پروفیسر، فن ادارت، ذوالفقار اینڈ کو پریمئر پرنٹرز لاہور، مرکزی اردو بوڈ 1۔ اے گلبرک لاہور، 1976ء

22۔ حریری، غلام احمد، تاریخ تفسیر و مفسرین، مطبوعہ: اے این اے پرنٹرز لاہور کشمیر بک ڈپو فیصل آباد، 1999 – 2000،

23۔ خالدہ ثمر، ڈاکٹر، قرآن کے 30 پاروں کا تفسیری انتخاب، دارالسلام انٹرنیشنل پرنٹنگ پریس لاہور

24۔ خلیق انجم، فن ترجمہ نگاری، ثمر آفسٹ پرنٹرز نئی دہلی انڈیا، طبع اول: اپریل 1995ء

25۔ رائے پوری، مفتی عبد الخالق آزاد، قرآنی ترجمہ نگاری کی اہمیت اور اصول و قوانین، رحیمیہ مطبوعات، لاہور

26۔ رباب کاظمی، سیدہ، ذاکرہ، مصحف الکریمہ، الخانیہ انٹرنیشنل اسلامک ایجوکیشن ویل فیئر آرگنائزیشن، نومبر 2020ء، جلد دوم،
27۔ راہی، اعجاز، اُردو زبان میں ترجمہ کے مسائل، مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد، مطبوعہ، المعارف گنج بخش لاہور
28۔ زبیدی، محمد مرتضیٰ، تاج العروس من جواھر القاموس، منشورات دار مکتبۃ الحیاۃ بیروت، س ن، ج8، ص 311
29۔ زرقانی، عبد العظیم (م: 1367) مناھل العرفان فی علوم القرآن، عیسیٰ لابانی الحلمی مصر، ط: ص1928 دار الحیاء الکتاب العربیہ 3 ، س ن، ج:5،
30۔ سجل، پروین اختر، مقال، سجل پبلی کیشنز لاہور، 2011،
31۔ سکند، یوکیند، وہکی پونیس، سننے کے لیے جدوجہد: جنوبی ایشیائی مسلمانوں کی آوازیں، عالمی میڈیا پبلی کیشنز، 2004ء
32۔ سرخسی، شمس الآئمہ، المبسوط، مطبوعہ بیروت، دار المعرفۃ، 1324ھ
33۔ سلیم طارق خان، ڈاکٹر، پروفیسر، مقالات قرآن کانفرنس، 6 اپریل، 2008 جلد 1
34۔ شاہ ولی اللہ دہلوی، مقدمہ فتح الرحمٰن، ص: د، ھ، مطبوعہ: تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور
35۔ شاہ ولی اللہ دہلوی، رسالہ دانش مندی، مطبوعہ بمع تکمیل الاذہان از مدرسہ نصرۃ
36۔ شیخ الہند، محمود الحسن، موضع فرقان علی، ہامشہا تفسیر عثمانی، تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور، س ن
37۔ شہریار بانو، پیش لفظ: منتخب تفسیر، قرطاس (ادارہ تصنیف و تالیف و ترجمہ)، دسمبر 2000ء
38۔ شہناز مزمل، ڈاکٹر، نور فرقان، ناشر: ادب برائے پبلیکیشن لاہور، معاونت: اردو سخن پاکستان، طباعت: شہر زبانی پریس ملتان،
39۔ صالحہ عبد الحکیم شرف الدین، ڈاکٹر قرآن حکیم کے اردو تراجم، قدیمی کتب خانہ کراچی، س۔ن
40۔ صدف رانی، تحقیقی مقالہ برائے ایم فل اردو اقبالیات، بعنوان شہناز مزمل شخصیت و فن، اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور
41۔ صفیہ منہاس، عرفان القرآن (پشتو)، مکتبہ النظامیہ مسجد ابو ایوب انصاری گھنٹہ گھر چوک پشاور، جون 2020ء
42۔ ظہور الدین، پروفیسر، فن ترجمہ نگاری، طباعت: کلاک آرٹ پرنٹرز، دریا گنج، نئی دہلی انڈیا،
43۔ عامر احسان، اکیسویں صدی اور مسلمان عورت، ادارہ عفت روالپنڈی، 2008
44۔ عامرہ احسان، واپسی، گوشہ علم و فکر اسلام آباد، خورشید پرنٹرز اسلام آباد، 2014
45۔ عسکری، حسن، مضمون: گر ترجمے سے فائدہ اخفائے حال، مشمولہ مجموعہ، محمد حسن عسکری، لاہور سنگ میل پبلی کیشنز، 2008ء، ص205
46۔ عنوان چشتی، ڈاکٹر، منظوم ترجمے کا عمل، مضمون، (استفادہ) مشمولہ: ترجمہ کا فن اور روایت، علی گڑھ، ایجوکیشنل بک پلوش، 2004ء
47۔ علوی، سعید الرحمٰن، قرآن مجید اور اس کے تراجم ماہنامہ، الحق، خٹک، اکتوبر 1996ء،
48۔ علوی، ثریا بتول، اسلام میں عورت کا مقام و مرتبہ، حرا پبلی کیشنز، میٹرو پرنٹر لاہور، جنوری 1999ء
49۔ علوی، ثریا بتول، تحریک نسواں اور اسلام، منشورات لاہور، اکتوبر 1998
50۔ غلام مرتضیٰ، ملک، ڈاکٹر، نور المبین، ڈاکٹر مرتضیٰ ایجوکیشنل ٹرسٹ L-184 فیز 1۔ ڈی۔ ایچ۔ اے لاہور، اگست 2018ء
51۔ غلام رسول، سعیدی، علامہ، مترجم، صفیہ منہاس، مکتبہ النظامیہ مسجد حضرت ابو ایوب انصاری گھنٹہ گھر پشاور، مئی 2020ء، ج2

52۔ فرحت ہاشمی، ڈاکٹر، سورۃ البقرہ رواں ترجمہ، الھدیٰ پبلی کیشنز، اسلام آباد دسمبر 2019ء
53۔ فرحت ہاشمی، ڈاکٹر، سورۃ ال عمران رواں ترجمہ، الھدیٰ پبلی کیشنز، اسلام آباد جنوری 2020ء
54۔ قمر رئیس، ڈاکٹر، ترجمہ کا فن اور روایت، تاج پبلشنگ ہاؤس، دہلی
55۔ قریشی، نثار احمد، ترجمہ اور روایت اور فن، نظر ثانی محمد شریف گنجاہی، مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد، سن اشاعت 1985، ص 4
56۔ قزلباش، ڈاکٹر، سلیم آغا، مغرب کے انشائے، لاہور، مکتبہ فکر وخیال، 182 ستلج بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور، 1989ء
57۔ قاسمی، مولانا، محمد سعود عالم، شاہ ولی اللہ کی ایرانی فکر کا مطالعہ، مطبوعہ محمود اکیڈمی لاہور، س ن
58۔ محمد موسیٰ خان کلیم، ترجمہ کی اہمیت اور دشواریاں، ماہ نو کراچی، فروری 1955ء
59۔ مناع الخلیل القطان، مباحث فی علوم القرآن، مکتبہ وھبہ القاہرہ، 2000،
60۔ معراج الاسلام، ڈاکٹر، پروفیسر، پشتو زبان میں قرآن پاک کی تفاسیر وتراجم، ضیاء مکمل پشتو تراجم وتفسیر قرآن کی الف بائی ترتیب
61۔ مجتبیٰ فاروق، خواتین کی تفسیری خدمات: ایک مطالعہ، غیر مطبوعہ
62۔ نگہت ہاشمی، پیش لفظ بطع اول: ردو ترجمہ قرآن، النور انٹر نیشنل، ستمبر 2007۔
63۔ ندیم سحر عنبرین، خواتین اور خدمت قرآن، ناشر ندیم سحر عنبرین، 2018ء
64۔ یاسمین حمید، سخن محب: خدوالکتب بقوۃ، تحریک اسلامی پاکستان حلقہ خواتین، تمبر 2011ء
65۔ یاسمین حمید، حدیث پر عمل کیسے، تحریک اسلامی پاکستان حلقہ خواتین، جون 2010ء

انٹرویوز

1۔ انٹرویو، یاسمین حمید، مورخہ 1 جولائی 2021ء
2۔ انٹرویو، صفیہ منہاس، مورخہ 14 اگست 2021ء
3۔ انٹرویو، سیدہ رباب کاظمی، مورخہ 12 اگست 2021ء
4۔ انٹرویو، کورڈینٹر (النور انٹر نیشنل بہاولپور)، مورخہ 20 جولائی 2021ء
5۔ انٹرویو مولانا زبیر ادریس (شوہر ڈاکٹر فرحت ہاشمی)، مورخہ 12 مارچ 2021ء
6۔ انٹرویو، تابندہ نعمان (رفعت اعجاز کی بہو)، مورخہ 30 جولائی 2021ء
7۔ انٹرویو، شہزادی حفیظ، مورخہ 23 جولائی 2021ء
8۔ انٹرویو، ڈاکٹر میمونہ مرتضیٰ، مورخہ 16 اپریل 2021ء
9۔ انٹرویو، ڈاکٹر خالدہ ثمر مند، مورخہ 28 جون 2021ء
10۔ انٹرویو، ام عمران شکیلہ بیگم، مورخہ 9 جولائی 2021ء
11۔ انٹرویو، مولانا مفتی محمد صابر (ناظم ومنتظم اعلیٰ جامعۃ الامام محمد طاہر دار القرآن پنج پیر، مورخہ 11 اگست 2021ء
12۔ انٹرویو، پروین سجل، مورخہ 11 جولائی 2021ء

13۔انٹرویو،ڈاکٹر شہناز مزمل، مورخہ 16 جنوری 2021ء
14۔انٹرویو، مولانا ابوعدنان قمر (شوہر ام عدنان بشریٰ قمر) مورخہ 3 جولائی 2021ء
15۔انٹرویو مولانا عبدالرحمن (مکتبہ نظامیہ پشاور) مورخہ، 17 اگست 2021ء
16۔انٹرویو، ام یمان رضیہ طیب، مورخہ 2 اگست 2021ء

Websites

1. https://www.taemeernews.com/2019/07abdul-malik-saleem-idara-alhasanat
2. https://urdupoint.k.7.blogspot.com/2020
3. https://ur.m.wikipedia.org/wiki
4. https:// Pakistaniwrites.pk
5. https://www.badbaan.com
6. https://alnoor internationalofficialwebsite.
7. User nighat hashmi.wikivisually.com
8. www.alnoorinternational.pk
9. www.urdumaglis.net
10. https://www.farhathashmi.com
11. https:// www.alhudapk.com
12. https://www.bhatkallys.com, article
13. https://www.wikiwand.com
14. https://SaminaRaja-winmand.com
15. https://urdu.web.org, threads
16. URDU ADAB: SAMINA RAJA, Urduadab 4U Blogspot.om

17. Samina Raja; a column by Amjad Islam Amjad on Samina Rajas Demise.
18. www.shahnazmuzamil.com
19. www.adabsaraee.com
20. https://www.adabsaraee.com/about/

فہرست آیات

نام سورۃ	آیت نمبر
الفاتحہ	7-1
البقرہ	68،255،44
النساء	1،2،10
الاعراف	1،2
التوبہ	23،122
الرعد	29
طٰہٰ	1،2،3،4،113
العنکبوت	43
الاحزاب	40
الصفت	5-1
الزخرف	34
محمد	1،2
الفتح	10
التحریم	11
القمر	18،19،20
الرحمٰن	5
الجمعہ	2
القیامۃ	17،18،19
المرسلت	5-1

1،2،3،4،5	المطففين
8-1	التين
5-1	الفلق
6-1	الناس

فہرست اعلام

امام ابن تیمیہ	201
اسماعیل بخاری	33
امام ابن الحاج القشیری	33
ابو الاعلیٰ مودودی	40،48،69،97،101،102،106،151،164، 168،155،219،226
ابو الکلام آزاد	40،53،155،
امجد اسلام امجد	111
امام ابن کثیر	254،253،255
امام جعفر صادق	179
امام زین العابدین	179
جمیل جالبی	8
جلال الدین سیوطی	54،167،182
حضرت محمد ﷺ	34،،95،171،179،181،264
حضرت بلال حبشیؓ	34،33
حسن الدین	7،8
حضرت ابو ہریرہؓ	224
حضرت سلمان فارسیؓ	34،33
حضرت صہیب رومی	33،34
حافظ صلاح الدین	61،106
حضرت علیؓ	179،181

179	حضرت فاطمہؓ
179	حضرت حسینؓ
179	حضرت حسنؓ
93	حضرت ابو بکر صدیق
206،205	ڈاکٹر انور سدید
103،102،101	ڈاکٹر غلام مرتضیٰ
265	سید محمد مہدی
12	سید باقر حسین
148	سمعیہ مسعودہ عبدہ
101،193،101،49،39،38،36،28	شاہ ولی اللہ
89،38،37	شاہ رفیع الدین
39،38،6	شاہ عبد القادر
18	عنوان چشتی
211،272	علامہ اقبال
4	عبد العزیز زرقانی
254،69	عبد الرحمن کیلانی
83،81	عبد الرحمن ہاشمی
40	فتح محمد جالندھری
190،191	قاری محمد مستر خان
213	فیض لدھیانی
213	مولانا ظفر
213	ظفر اقبال

مولانا اکرم کاشمیری	13
مولانا ضمیر احمد ساجد	213،206،205،203

فہرست اماکن

اکبرپورہ	80
المیسٹرڈیم	63
اٹک	94 ،93
انڈیا	119،74،64،37،274
اسلام آباد	272
امریکہ	103،90،74،65،64،63
برطانیہ	103
بوسٹن	102
بلوچستان	98
بہار	73
بڈھنی	80
بہاولپور	129،111،101،84،74
پٹنہ	73
خیبر پختونخواہ	73
سمن آباد	115
پشاور	244-241-24-239-238-99-96-81-80
پاکستان	70-69-60-67-64-63-59-57-108
خیبر پختونخواہ	98-75
کشمیر	80
دمام	61-60-59

219-85	دبئی
136-62	ڈسکہ
119-74-64-37-274	انڈیا
111	رحیم یار خان
6-78-154	رام پور
275-273-103-102-175	ریاض
223-984-94-76	راولپنڈی
136-103-102-101-90-60-59-273	سعودی عرب
96-89-83-115	سرگودھا
272-36-79-75-59-62	سیالکوٹ
89	سکاٹ لینڈ
117	علی گڑھ
120-119	فیصل آباد
78	کیلیفورنیا
137-176-175-170-7398-67-65	کراچی
103-74	کینیڈا
-94-90-89-84-76-69-67-36-105 130-116-115-102	لاہور
268-209-91-176	مکہ
102-91-181	مدینہ
273-162-121-35-120	ملتان